

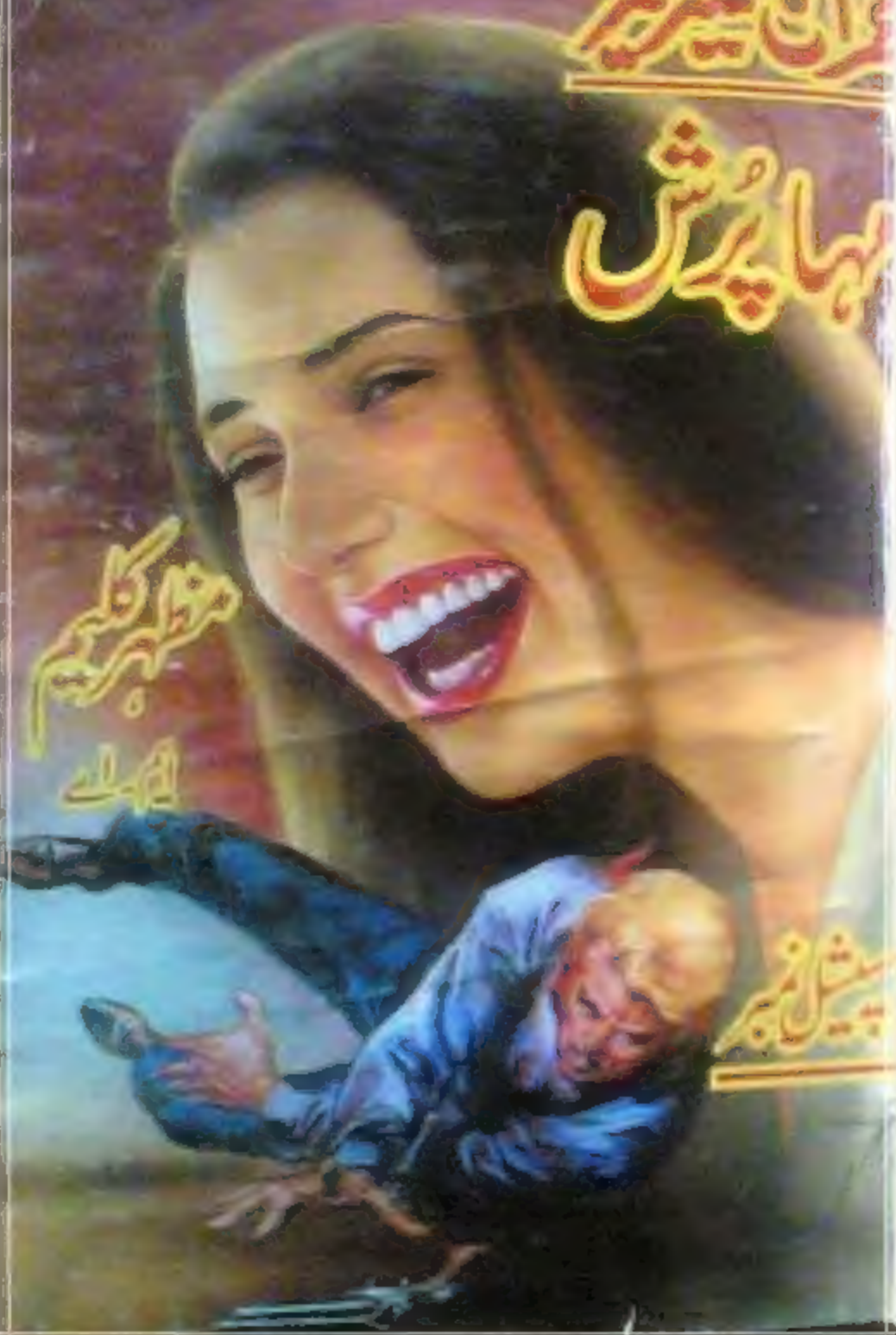
عزیز میر

بہا پرش

میرزا کاظم

الحق

پیشانی



عشق سیریز

پیش نمبر

مہا پرش

I

منظہ کلیم امیر

مجموعہ کی سب سے نئی اور عمدہ ہر ای

کتاب نمبر

مکتبہ کشمیر لائبریری

بک سٹرز، اسٹیشنرز، آڈیو ویڈیو ڈی کامرگز

پاک گیٹ

543513

یوسف برادر

ملتان



صندوق اپنے فلیٹ میں بیٹھا ایک رسالے کے مطالعہ میں مصروف تھا کہ کال بیل کی آواز سنائی دی۔ صندوق نے ایک طویل سانس لیچہ ہوئے رسالہ میو پر رکھا اور اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف چلا گیا۔
 "کون ہے؟" صندوق نے عادت کے مطابق دروازہ کھولنے سے پہلے پوچھا۔

"دروازہ کھولیں۔" باہر سے ایک مردانہ آواز سنائی دی لیکن یہ ابھی تھا۔ صندوق نے لاک ہٹا کر دروازہ کھولا تو سامنے ایک آدمی کھڑا تھا جس نے گہرے رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے تھے اور سر پر گہرے رنگ کی بیس بیگزی تھی۔ صندوق اسے حیرت بھری نظروں سے دیکھنے لگا۔

"کیا آپ کے ہاں مہمان کو اندر بلانے کا طریقہ نہیں ہے؟"

بے اختیار ہو نک چلا۔

فرمائیے۔ کیسے آتا ہوا۔ حضور نے ہونٹ ہنسنے ہوئے

کہا۔

”میں جس اگاہ کرنے آیا ہوں کہ تم لوگ کالراستان کے خلاف کام کرنا بعد کرو اور نہ شکر مہاراج نے فیصلہ کر لیا ہے کہ تم سب کو جہاد پر یاد کر دیا جائے گا۔“ پلٹتے ہوئے ساتھ سے لگے میں کہا تو حضور بے اختیار ہنس چلا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ آدمی بہروریا ہے اور ابھی اپنے کامیاب بہرورپ بھرنے پر انعام طلب کرے گا کیونکہ اس نے دیکھا تھا کہ ان دونوں دارالحکومت میں اکثر ایسے بہرورپے چوتے رہتے تھے۔

”کالراستان سے ہمارا کیا تعلق۔“ حضور نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اس بہرورپے کے سامنے وہ آسانی سے ہار نہیں مانے گا۔

”حضور صاحب۔ آپ کا تعلق پاکیشیا سیکٹ سرورس سے ہے۔ آپ کے تمام ساتھیوں کو بھی میں جانتا ہوں۔ ساگر آپ کہیں تو ان کے نام بتاؤں۔“ خاص طور پر آپ کا ساتھی عمران تو بے حد مشہور ہے۔ آپ سب نے مل کر کالراستان کو بے حد نقصان پہنچایا ہے اس لئے کالراستان کے یہاں گرو شکر مہاراج نے آپ کا خاتمہ کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا لیکن پھر انہوں نے سوچا کہ ایک بار آپ کو اطلاع دے دی جائے اور یہ بھی سن لیں کہ شکر مہاراج اگر چاہیں تو ہمیں

آدمی نے مت جانتے ہوئے کہا۔

”تجربہ۔“ حضور نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا۔ اس آدمی نے کہا اور اندر داخل ہوا تو حضور نے پلٹ کر دیکھا اور اسے لے کر ڈرائیونگ روڈ میں آگیا۔ شکر مہاراج کہیں۔ حضور نے آجہالی سمجھو لیجئے میں کہا تو وہ آدمی مسکراتا ہوا ایک مونس پر بیٹھ گیا۔

”آپ کیا بیٹھا چھو کر رہ گئے۔“ حضور نے کہا۔

”جو مرضی آئے پلاؤں حضور صاحب۔“ اس آدمی نے کہا تو حضور ایک لمحے کے لئے چونک چا لیکن پھر ایک سائیز پر رگے ہوئے ریشم کے پیرے اس نے جوس کا ایک فن ٹالا اور اس میں سٹراؤل کر اس نے فن اس آدمی کے سامنے رکھ دیا۔

”شکر۔“ اس آدمی نے کہا اور فن اٹھا کر جسے اطمینان بھرے انداز میں جوس سب کرنا شروع کر دیا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ چپاں آیا ہی جوس پینے کے لئے ہو جبکہ حضور سامنے والی کرسی پر بیٹھ کر اسے غور سے دیکھنے لگا۔ وہ دہلے چلے جسم کا ٹانگ تھا۔ اس کا چہرہ سوکھا ہوا تھا البتہ آنکھیں جلی جلی اور خوب ناک قسم کی تھیں۔ بیٹھائی حد میانی تھی اور سر پر موجود بالوں کو گردن کی طرف کر کے منسوب کیا تھا۔ وہ کہیں ٹھیک تھا۔ اس آدمی نے جوس کا فن خالی کر کے صبر رکھا دیا۔

”میں انعام بڑھتے کٹھنی خزان ہے۔“ اس آدمی نے کہا تو حضور

میں نے جو کہا تھا کہ دیا ہے۔ پطرت نے مڑے بغیر کہا اور دروازہ کھول کر باہر چلا گیا۔ حضور کا دم سے جھٹکتا ہوا اس کے پیچھے گیا۔ اس نے دروازہ کھول کر باہر جھانکا اور اس نے پطرت کو سرخیاں اترتے دیکھ لیا۔ اس نے ایک طویل سانس لیا اور دروازہ بند کر کے وہ طرا اور دائیں سٹپ روم میں آکر اس نے کرسی پر بیٹھ کر رسالہ اٹھایا اور دوبارہ پڑھنا شروع کر دیا۔ پھر اس نے رسالہ بند کیا اور اسے میچ دکھ کر رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیے۔

ایکسو۔ دوسری طرف سے ایکسو کی مخصوص آواز ملانی دی۔

حضور محل رہا ہوں بھاب۔ حضور نے منہ دبانے لگے میں کہہ۔

نہیں۔ کیوں براہ راست کال کی ہے۔ دوسری طرف سے سونے لگے میں پوچھا گیا تو حضور نے پطرت کے آنے اور اس کی بتائی ہوئی ساری بات دہرا دی۔

فی الحال کارستان کے خلاف کوئی مشن نہیں ہے لیکن اس آدمی کی بات کہ وہ سیکرٹ سرس کے بارے میں جانتا ہے بہت اہم ہے تم کمیشن فیل کو ساتھ لے کر اسے اخرا کر کے وائس منزل پہنچاؤ تاکہ اس سے اصل بات کا پتہ چلا یا جاسکے۔ دوسری طرف سے مخصوص لگے میں کہا گیا۔

بیٹھے بیٹھے ہاں آپ سب کو بلا کر ماکہ کر دیں۔ وہ بے پناہ طاقتور فکٹریوں کے مالک ہیں۔ مجھے انہوں نے بھیجا ہے کہ میں آپ کو اطلاع دے دوں۔ پطرت نے اچانک سنجیدہ لگے میں کہا تو حضور بھی ہلکتا سنجیدہ ہو گیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ اس کا یہ خیال کہ یہ شخص بہرہ دیا ہے غلط ہے۔

آپ ہاں کہاں رہتے ہیں۔ حضور نے کہا۔ میں کینٹ میں رہتا ہوں۔ وہاں ایک محلہ ہے کال کرتی۔ میں وہاں کے مسجد کا پڑھتا ہوں۔ پطرت نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

تو آپ سرے پاس کیوں آتے ہیں۔ کسی اور کے پاس کیوں نہیں گئے۔ کیا اس کی کوئی خاص وجہ ہے۔ حضور نے کہا۔ مجھے آپ کے پاس آنے کا خاص حکم دیا گیا تھا۔ شکر مہاراج نے حکم دیا ہے۔ کیونکہ ان کے مطابق ساری ٹیم میں سے آپ سب سے زیادہ گھم دار آدمی ہیں۔ سب میں چلتا ہوں۔ اس جوش کا شکر آپ اپنے ساتھیوں کو بتا دیں اور سن لیں کہ یہ خالی غولی دھکی نہیں ہے۔ اگر آپ میں سے کسی نے کارستان کی سرحد پار کی تو آپ کی موت یقینی ہوگی۔ پطرت نے ایک جھلکے سے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ توجہ سے قدم اٹھاتا ہر دو طرف سے طرف بد گیا۔

ایک منٹ۔ حضور نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

کرنے شروع کر دیتے۔

• سلیمان بول رہا ہوں۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔

• سلیمان۔ میں صفورہ بول رہا ہوں۔ عمران صاحب کہاں ہیں۔ صفورہ نے کہا۔

• صاحب تو اپنی اماں بی کے ساتھ کسی رشتہ دار سے ملنے کے لئے کل سے گئے ہوئے ہیں۔ ابھی تک تو ان کی واپسی نہیں ہوئی۔ سلیمان نے جواب دیا۔

• ٹھیک ہے۔ شکریہ۔ صفورہ نے کہا اور رسید رکھ دیا۔ اب اسے کیپٹن فکیل کا انتظار تھا اور پھر قہوڑی رو بہو کیپٹن فکیل آ گیا تو صفورہ نے اسے ساری بات بتا دی۔

• اس کا مطلب ہے کہ پھر کوئی ماورائی سلسلہ شروع ہونے والا ہے۔ کیپٹن فکیل نے صفورہ کی بات سن کر کہا۔

• ہاں۔ لگتا تو ایسا ہی ہے۔ میں تو اسے جیلے بیروہیا سمجھا تھا لیکن بوجہ اس نے باتیں کیں تو مجھے سنجیدگی اختیار کرنا پڑی۔ صفورہ نے جواب دیا۔

• تم نے اسے واپس ہی نہ جانے دیا تھا۔ یہیں اس سے پوچھ گچھ ہو جاتی۔ کیپٹن فکیل نے کہا۔

• نہیں۔ ایک تو وہ مہمان تھا۔ دوسری بات یہ کہ اس نے فوری طور پر کوئی دھمکی بھی نہیں دی تھی۔ صفورہ نے کہا۔

• سر۔ کہیں انہوں نے خاص طور پر یہ پلان نہ بنایا ہو کہ اس آدمی کو سیکرٹ سروس کے ہیڈ کو اور اثر پہنچایا جائے اس لئے کہیں نہ اسے رانا ہاؤس لے جایا جائے اور پھر اس سے اسلیٹ انگوٹھی بنائے۔ صفورہ نے متوجہ نہ لگے میں کہا۔

• جہاں کیا فیل ہے کہ یہ آدمی داخل منزل میں داخل ہو کر کوئی کاندہ دانی کر سکے گا۔ آئندہ ایسی بات دہن میں مت لانا اور جسکے میں نے حکم دیا ہے وہی کرو۔ ریگسٹرونے قورے خصلے لگے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو صفورہ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور کریڈل دبا دیا اور پھر نوٹ آنے پر اس نے ایک بار پھر تیری سے خبر پرسی کرنے شروع کر دیتے۔

• کیپٹن فکیل بول رہا ہوں۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے کیپٹن فکیل کی آواز سنائی دی۔

• سرے فیلٹ پر آجاذ سہیل نے ایک حکم دیا ہے اور ہم دونوں نے مل کر کامروائی کرنی ہے۔ صفورہ نے کہا۔

• کیا کوئی مشن شروع ہو گیا ہے۔ کیپٹن فکیل نے پوچھا۔

• نہیں۔ تم آجلا۔ پھر تفصیل سے بات ہو گی۔ صفورہ نے کہا۔

• ٹھیک ہے۔ میں آ رہا ہوں۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو صفورہ نے ایک بار پھر کریڈل دبا دیا اور نوٹ آنے پر اس نے خبر پرسی

”ٹھیک ہے۔ آؤ پلیس دیکھتے ہیں۔“ کیپٹن ہیل نے اٹھتے ہوئے کہا تو صفدر بھی سر ہٹاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ لیکن جب وہ کینٹ کے محلہ لال کرتی پہنچے تو وہاں مسجد تو موجود تھا لیکن وہاں بظورت کھلی ترافٹ تھا اور نہ ہی وہاں اسے کوئی جانا تھا۔ صفدر نے اس کا طلب بھی تفصیل سے لوگوں کو بتایا لیکن تھوڑی سی کوشش کے بعد بہر حال انہیں یقین ہو گیا کہ واقعی ایسا آدمی یہاں نہیں رہتا۔ ”مسجد کے پرست سے ملے۔ اس پرست کا نام رام کرشن تھا۔ اس نے بھی اس آدمی کی موجودگی سے انکار کر دیا۔ صفدر نے اس سے کافرستان کے شکر مہاراج کے بارے میں بھی پوچھا لیکن وہ اس سے بھی بے خبر تھا۔ چنانچہ صفدر اور کیپٹن ہیل واپس ٹیٹ پر آگئے اور صفدر نے ایکسٹو کو رپورٹ دے دی۔“

”ٹھیک ہے۔ جب وہ بارہ مہمان بن کر آئے تو اسے واپس دے جانے دیا۔“ ایکسٹو نے جواب دیا اور رابطہ ختم ہو گیا۔ ”میرا خیال ہے کہ اس بارے میں سید چراغ شاہ صاحب سے بات کی جائے۔“ کیپٹن ہیل نے کہا۔

”بہت جلد چرگ ہیں۔ چھلی چھلی باتوں پر انہوں نے کیا توجہ دیتی ہے۔“ صفدر نے کہا لیکن کیپٹن ہیل نے ہاتھ چھاکر ریسورسٹ لکھایا اور ٹیبلٹس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لالہ کا بن بھی پریس کر دیا۔

”اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں عاجز چراغ شاہ عرض کر رہا

ہوں۔“ دوسری طرف سے سید چراغ شاہ صاحب کی نرم اور علمی سے بھرپور آواز سنائی دی۔

”والیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ بھابھ۔ میں علی عمران کا ساتھی کیپٹن ہیل بول رہا ہوں۔ اپنے ایک ساتھی صفدر سعید کے فلیٹ سے۔“ کیپٹن ہیل نے اجتنابی مودبانہ لہجے میں کہا۔

”جی فرمائیے۔ بعد کیا خدمت کر سکتا ہے۔“ سید چراغ شاہ صاحب نے نرم لہجے میں کہا تو کیپٹن ہیل نے انہیں تفصیل بتا دی۔

”اس آدمی کا کوئی تعلق ماورائی قوتوں سے نہیں ہے بلکہ اس کا تعلق کافرستان کی کسی خصوصی ایجنسی سے ہے اور یہ سب کچھ آپ لوگوں کو اٹھانے کے لئے کیا گیا ہے۔ آپ اپنے چیف سے کہیں کہ وہ اس مسئلے میں کوئی کارروائی مناسب طور پر کریں۔“ سید چراغ شاہ صاحب نے جواب دیا۔

”جی بہتر۔ شکریہ۔“ کیپٹن ہیل نے کہا۔

”اللہ تعالیٰ آپ سب کا عالی و نامور ہو۔ اللہ حافظ۔“ سید چراغ شاہ صاحب نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کیپٹن ہیل نے ریسورسٹ دکھ دیا۔

”اس کا مطلب ہے کہ کافرستانی ایجنسی کوئی مشن مکمل کرنا چاہتی ہے اور انہوں نے ہمیں اٹھانے کے لئے یہ نیا طریقہ اپنایا ہے۔ اب تو اس کی تلاش ضروری ہو گئی ہے۔“ صفدر نے کہا۔

ہاں۔ سر اخیال ہے کہ جو دیا سے بات کی جائے اور پوری نیم کو اس آدمی کو نہیں کرتے پرنگا دیا جائے۔ کیپٹن فہیل نے کہا تو صفحہ نے اجابت میں سر ہلا دیا اور پھر اس نے ہاتھ چھڑکا کر رسیہ اٹھایا اور جو دیا کے شہر رسی کرنے شروع کر دیے۔

کلاستان کے نو منتخب وزیراعظم رام ناتھ اپنے آفس میں بیٹھے ایک فائل کے مطالعہ میں مصروف تھے کہ صبح پر موجود انترکام کی محترم گھنٹی بج اٹھی تو انہوں نے چونک کر سر اٹھایا اور پھر ہاتھ چھڑکا کر رسیہ اٹھایا۔

”ہی۔۔۔ وزیراعظم نے کہا۔

”سر۔ ملٹری انٹیلی جنس کے جنرل بدوم طاقت کے لئے حاضر ہیں۔۔۔ دوسری طرف سے ایک نوڈ بانڈ نسوانی آواز سنائی دی۔

”جیگ۔۔۔“ وزیراعظم نے نرم لہجے میں کہا اور رسیہ روک دیا۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے فائل بند کر کے اسے صبح کی دوا میں رکھ دیا۔ ساتھ لگن لگتے دوا والے پر نوڈ بانڈ انداز میں دستک ہوئی اور پھر دوا لگھلا اور ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی جس کے جسم پر

یہ رپورٹ سرسری سی ہے۔ آپ نے صرف کارروائی مکمل کی ہے۔
وزیراعظم نے جواب دیا۔

”جواب دیا۔ ایسے تجربات تو دونوں اطراف سے ہوتے رہتے ہیں۔
آپ حکم فرمائیں کہ آپ کس طرح کی رپورٹ چاہتے ہیں۔ آپ کے
حکم کی تعمیل کر دی جائے گی۔“ جنرل پروم نے مؤدبانہ لہجے میں
جواب دیتے ہوئے کہا۔

”جنرل پروم۔ حکومت نے اعلیٰ سطح پر اس معاملے ایکس کو
اجتائی سمجھ گئی سے لیا ہے کیونکہ اس بارے میں جو رپورٹس ملی ہیں
ان کے مطابق یہ معاملہ پاکستان کے لئے اجتائی خطرناک ہے۔
اس معاملے سے پورا پاکستان پاکستانیوں کے ہستی قتل کی رو میں آجاتا
ہے اور یہ معاملہ پاکستانیوں کے شہرگاہوں سے مل کر اجتائی جو یہ انداز
میں تیار کیا ہے۔ اس کے اندر ہی معاملے حکم دفاع کا سسٹم بھی
موجود ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اس معاملے کو فائر کرنے کے بعد
کسی بھی سسٹم کے تحت اسے تیار نہیں کیا جاسکتا اس لئے یہ معاملہ
پاکستان کے لئے اجتائی خطرناک ہے۔“ وزیراعظم نے کہا۔
”یہی سر۔“ جنرل پروم نے جواب دیا۔

”یہاں یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ اس معاملے کی اس لیبارٹری کو
تیار کر دیا جائے اور اس پر کام کرنے والے ساتس دانوں کو ہلاک
کر دیا جائے۔“ وزیراعظم نے کہا۔

”یہی سر۔“ جنرل پروم نے کہا۔

کارستانی فریڈیو میڈام قہی اندر داخل ہوا۔ اس نے وزیراعظم کو
سلیٹ کیا۔

”یہی جنرل پروم۔“ وزیراعظم نے سر ہٹا کر سلیٹ کا
جواب دیتے ہوئے کہا تو جنرل پروم سچ کی دوسری طرف کرسی پر
مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔

”جنرل پروم۔ آپ کب سے ملٹری اتیلی جنس کے چیف بنے
ہیں۔“ وزیراعظم نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔
”دو سال سے بحال۔“ جنرل پروم نے مؤدبانہ لہجے میں
جواب دیا۔

”اس سے پہلے آپ کہاں تھے۔“ وزیراعظم نے پوچھا۔

”میں شروع میں ہی ملٹری اتیلی جنس میں ہوں بحال۔ پہلے میں
سیکٹر ان کمان تھا اور چیف جنرل پرشاد تھے جن کی ریٹائرمنٹ کے
بعد میں چیف بنائوں۔“ جنرل پروم نے مؤدبانہ لہجے میں جواب
دیتے ہوئے کہا۔

”آپ کو معلوم ہو گا کہ پاکستانیوں نے ابھی حال ہی میں ایک طویل
فاصلے تک مار کرنے والے معاملے کا تجربہ کیا ہے جسے معاملے ایکس کا
نام دیا گیا ہے۔“ وزیراعظم نے کہا۔

”یہی سر۔ اس بارے میں ہم نے رپورٹ ابھی حکومت کو بھجوا
ہے۔“ جنرل پروم نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ میں نے یہ رپورٹ چھی ہے۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ

چلے ہوئے انہیں کام کار سیر انہیں اور کے بعد دیکھتے ہیں بن پرکس کر دیتے۔

نہیں سر۔ دوسری طرف سے منو بان نسوئی آواز سنا دی۔
 رام دیو کو کال کر کے صبح سے پاس لگائیں۔ وزیراعظم
 نے کہا اور دسیور دکھ دیا اور ایک بار پھر میز کی ورا کھول کر انہوں
 نے قافل باہر نکالی اور اسے کھول کر سامنے رکھا اور پھر مطالعہ میں
 مصروف ہو گئے۔ تقریباً نصف گھنٹے بعد انہیں کام کی گھنٹی ایک بار پھر
 بجی تو انہوں نے باہر چھا کر دسیور انہیں لایا۔
 نہیں۔ وزیراعظم نے کہا۔

رام دیو صاحب طاقت کے لئے حاضر ہیں۔ دوسری طرف
 سے کہا گیا۔

لگائیں انہیں۔ وزیراعظم نے کہا اور دسیور دکھ دیا۔
 تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک درمیانے قد اور پیر چیلے جسم کا
 اوصاف مرآوی اندر داخل ہوا۔ اس نے سوت بچھا ہوا تھا۔ اندر آتے
 ہی اس نے منو بان اندر اس میں سلام کیا۔

نہیں۔ وزیراعظم نے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا تو
 رام دیو منو بان اندر اس میں کرسی پر بیٹھ گیا۔

انہیں مشن کے بارے میں کیا رپورٹ ہے۔ وزیراعظم
 نے رام دیو سے مخاطب ہو کر کہا۔

مخاطب۔ ہم نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف ایک نئے

ہم نے اس سلسلے میں ایک خصوصی ایجنسی کو مصلحت
 حاصل کرنے کا حکم دیا ہے اور انہوں نے بتایا ہے کہ اس میزائل کی
 تیاری کے سلسلے میں لیبارٹری ایک پہاڑی علاقے گھان میں بنائی
 گئی ہے اور اسے اچھائی غیب رکھا گیا ہے۔ ہم نے اس لیبارٹری کو ہر
 صورت میں تباہ کرنا ہے اور اس کے ساتس دانوں کو ہلاک کرنا
 ہے۔ خاص طور پر ایک ساتس دان ڈاکٹر اویس ہمارا ٹارگٹ ہے
 کیونکہ ڈاکٹر اویس نے اس میزائل کے فارمولے کا بنیادی کام کیا ہے
 آپ کو میرے اس لئے طلب کیا ہے کہ آپ اس لیبارٹری کے
 بارے میں تفصیلی رپورٹ ایک ہفتے کے اندر پیش کریں تاکہ اسے
 تباہ کرنے کے سلسلے میں کوئی خصوصی منصوبہ بندی کی جائے۔
 وزیراعظم نے کہا۔

نہیں سر۔ اگر آپ حکم دیں تو یہ مشن ملٹی اسٹیجی ہنس پوراکر
 دے گی۔ جنرل بدوم نے کہا۔

نہیں۔ آپ نے صرف مصلحت مہیا کر لی ہیں کیونکہ ہم نے یہ
 مشن ایک خصوصی ایجنسی کے ذریعے مکمل کرانا ہے۔ وزیراعظم
 نے کہا۔

نہیں سر۔ حکم کی تعمیل ہوگی سر۔ جنرل بدوم نے کہا۔
 لاگے۔ اب آپ جا سکتے ہیں۔ وزیراعظم نے کہا تو جنرل

بدوم اٹھے اور انہوں نے سیٹ کیا اور پھر طر کر تیجی سے دروازے
 کی طرف چلے گئے۔ ان کے باہر جانے کے بعد وزیراعظم نے میز

مردہ پارہوتے ہی ان کو شکستوں کی مدد سے بٹا کر رکھ کر دیا جاتے گا۔
 ایسی یقین تھا کہ اس پیغام سے یہ حضور دہنی طور پر لکھ جاتے گا اور
 یقیناً اس آدمی کو لپٹے ساتھیوں کے ساتھ مل کر ٹریس کرنے کی
 کوشش کرے گا۔ چنانچہ ہم نے اس کی نگرانی جاری رکھی اور حضور
 نے ایک دوسرے آدمی کو لپٹے فلیٹ پر کال کیا اور پھر وہ دونوں اس
 ایڈریس پر حقیقت کرتے رہے جو ایڈریس انہیں دیا گیا تھا اور
 دوسرے آدمی کو وہ کیپٹن حقیل کے نام سے پکار رہا تھا۔ اس طرح وہ
 آدمی سلسلے آگے۔ پھر معلوم ہوا کہ کچھ اور لوگ بھی ہمارے آدمی کو
 ٹریس کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ اس میں وہ عورتیں بھی ہیں۔ ایک
 سونے والا اور ایک مقامی عورت ہے۔ ایک کا نام جو دیا اور دوسری
 کا نام سادہ ہے۔ اس طرح پانچ مزید آدمی بھی سلسلے آگئے ہیں جن
 کے نام تھیں نعمانی، جوبان، خاور اور صہبائی معلوم ہوئے ہیں لیکن
 ابھی ان کی نگرانی جاری ہے تاکہ ان کے مزید ساتھی بھی سلسلے آ
 جائیں تو پھر ایک ہی رات کو بیک وقت آپریشن کر کے ان کا خاتمہ کر
 دیا جائے۔ رام دیو نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

وری گا۔ آپ نے تو میرے تصور سے بھی زیادہ جلدی کا سیاسی
 حاصل کر لی ہے۔ جین کیا آپ کو ان کی کل تعداد کا علم نہیں
 ہے۔ اور اعظم نے گھسین آسیجے میں کہا۔

نہیں جواب۔ اسی لئے تو ہم ابھی تک صرف نگرانی کر رہے
 ہیں۔ رام دیو نے جواب دیا۔

معلوم ہے یہ کام شروع کیا ہے اور جلد ہی ہم اسے مکمل طور پر ٹریس کر
 کے ختم کر دیں گے۔ اس کے بعد انکس مشن کے راسخ میں کوئی
 رکاوٹ نہیں رہے گی۔ رام دیو نے دوبارہ لگے میں جواب دیا۔
 تفصیل سے رپورٹ دیں۔۔۔ اجتنابی اہم مسئلہ ہے۔۔۔
 وزیراعظم نے قدم سے ہم سے لگے میں کہا۔

جواب۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے سلسلے میں صرف ایک آدمی
 سلسلے رہا ہے اور اب بھی سیکرٹ سروس کے خلاف کام کیا جاتے
 تو ہمیشہ۔۔۔ عوامی ہی سلسلے آتا ہے اس لئے اس بد عوام کو نظر انداز
 کر کے ہم نے اصل سیکرٹ سروس کو ٹریس کرنے کی منصوبہ بندی
 کی اور اس سلسلے میں جو اہل اہل ہم ہوا ہے اس سے ایک آدمی حضور
 مسیح کا نام سلسلے آیا ہے۔ اب مسئلہ یہ تھا کہ اس حضور کے ذریعے
 باقی ٹیم کو کیسے ٹریس کیا جائے۔ یہ لوگ جو کہ اجتنابی قسمت یافتہ
 ہیں اس لئے ایسا تو ممکن نہیں ہے کہ اس حضور سے نکل کر کے اس
 سے معلومات حاصل کی جائیں اس لئے اس کی نگرانی کی گئی لیکن
 یہ زیادہ تر لپٹے فلیٹ میں ہی رہ رہا تھا اس لئے ایک یا منصوبہ
 بنایا گیا کہ انہیں اس طرح دہنی طور پر لٹایا جائے کہ یہ لوگ
 خود خود سلسلے آجائیں۔ چنانچہ ہم نے اب ایک خاص آدمی حضور
 وہاب میں اس حضور کے فلیٹ پر بھیجا اور اسے بتایا کہ کارستان کے
 ایک بہت مہان گرد نے حکم دیا ہے کہ اب اگر حضور اور اس کے
 ساتھیوں میں پاکیشیا سیکرٹ سروس نے کارستان میں قدم رکھا تو

ایک ہفتے کے بعد اور اس معاملے کو طم ہو جانا چاہئے کیونکہ
ایک ہفتے بعد ہم نے پاکیشیا میں مشن مکمل کرنا ہے۔۔۔ دیرا علم
نے کہا۔

بھاب۔۔۔ یہ لوگ تو ہماری نظروں میں ہیں۔ ان کو تو کسی بھی
وقت طم کیا جاسکتا ہے۔ اگر فوراً ایسا کیا گیا تو ان کے دوسرے
ساتھی سامنے نہیں آئیں گے اس لئے آپ جسے حکم دیں ویسے ہی عمل
ہوگا۔۔۔ رام دیو نے کہا۔

کس طرح ان کی اصل تعداد کا علم ہو جائے تو پھر اس معاملے
کو حتی طور پر طم کیا جاسکتا ہے۔۔۔ دیرا علم نے کہا۔

بھاب۔ ایک تجویز ہے۔۔۔ رام دیو نے کہا۔

کیا۔۔۔ ہاتھیں۔۔۔ دیرا علم نے کہا۔

بھاب۔ سب کے گروہ ملت جیسے شکر بہت فکریوں کے مالک
ہیں۔۔۔ فوراً بتا دیں گے کہ ان کی تعداد کتنی ہے۔۔۔ رام دیو نے
جواب دیا۔

یہ دیہاتی معاملات ہیں۔ ان میں گروہ کیسے کام کریں گے۔۔۔
دیرا علم نے کہا۔

بھاب۔ فکریوں کے ذہنی کم لاکھ معلومات تو حاصل کی جا
سکتی ہیں۔۔۔ رام دیو نے جواب دیا۔

ہم ابھی معلوم کرتے ہیں۔ اگر گروہ مہاراج بتا دیں تو واقعی
معالجہ جلد ہی مل جاسکتا ہے۔۔۔ دیرا علم نے کہا اور اس کے

ساتھ ہی انہوں نے انتظام کار سپور اٹھایا اور کچے پتھر دنگے سے تین فیبر
پیس کر دیئے۔

پیس سر۔۔۔ دوسری طرف سے نو دہائی نو دہائی آواز سنائی دی۔

گروہ بڑھتے ہوئے شکر سے میری بات کراڈ۔ جہاں بھی وہ

ہوں۔۔۔ دیرا علم نے کہا اور سپور رک دیا۔ پھر تقریباً دس منٹ

بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو دیرا علم نے ہاتھ بڑھا کر سپور اٹھایا۔

پیس۔۔۔ دیرا علم نے کہا۔

گروہ صاحب فون پر ۲۲۲۲۲۲۲۲ بھاب۔۔۔ دوسری طرف سے

کہا گیا۔

ہرے رام۔ میں آپ کا سیرک رام تاج محل دہا ہوں۔۔۔

دیرا علم نے اس طرح مابعد کے لیے کہا جیسے وہ گروہ کے مقابلے

میں واقعی دیا کا حیرتیں آوی ہو۔

ہرے رام بھاب۔ کیا مسٹر ہے۔۔۔ کچے ہٹاؤ۔۔۔ دوسری

طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

گروہ مہاراج۔ کالرسٹان پاکیشیا میں ایک اہم مشن مکمل کرنا

چاہتا ہے لیکن اس معاملے میں پاکیشیا سیکرٹ سروس تلاشے آ رہی

ہے۔ ہماری ایک خصوصی جینسی نے ان کا سراغ لگایا ہے ساتھ مرد

اور دو عورتیں سامنے آئی ہیں لیکن ان کی اصل تعداد کا علم نہیں ہو

ہا۔ اگر آپ اپنی فکریوں سے معلوم کر کے ان کی تعداد بتا دیں تو

ایسے جے جے سپور ہو جائے گی۔۔۔ دیرا علم نے اچھائی نو دہائی

سے بات کرنے کا حکم دے کر دوسرے کو دیا۔ قہوڑی سے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وزیراعظم نے دوسرا انجلیا۔
"نہیں۔۔۔ وزیراعظم نے کہا۔

گر وہاں سے بات کیجئے جلد۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"پر نام مہاراج۔ رام ناتھ بھل مہا ہوں۔۔۔ وزیراعظم نے کہا۔

پر نام ہالک۔ میں نے معلوم کر لیا ہے۔ پاکپیا سیکرٹ سروس میں لے کر ہی مرد اور عورتیں ہیں۔ حاصل اور نام آدمی عمران ہے اور یہ بھی مہا ہوں ہالک کہ قہارے آدمیوں نے ان کا سراغ تو لگایا ہے لیکن وہ انہیں ہالک نہ کر سکیں گے بلکہ قہارے آدمی ان کے ہاتھوں ہالک ہو جائیں گے۔ گرو نے کہا تو وزیراعظم نے اختیار چھوٹک چس۔

گر وہاں سے کیا ایسا ممکن نہیں ہے کہ آپ اپنی فیکٹوں سے ان کا خاتمہ کر دیں۔ وزیراعظم نے کہا۔

ہاں۔ کیوں نہیں۔ لیکن وہاں ایسا ممکن نہیں ہے۔ البتہ ابھی جہاں پاکستان میں بلوا کر آسانی سے ان کا خاتمہ کیا جاسکتا ہے۔ گرو نے جواب دیا۔

لیکن مہاراج۔ وہاں کیوں اور کیسے آئیں گے۔ وزیراعظم نے مت ہلکتے ہوئے کہا۔

نہیں کیا۔
"جی کا حکم ہوا ہے ان کے نام کیا ہیں۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو وزیراعظم نے نام بتا دیے۔

"وہ سنٹ مہا بات کرتا۔ میں اس دوران فیکٹوں کو بھیج کر تمام باتیں معلوم کر لوں گا۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ قائم ہو گیا تو وزیراعظم نے دوسرے کو دیا۔

گرو نے جس اور اس معلومات حاصل کرنے کا کہا ہے اس سے سچے دہن میں ایک اور خیال آیا ہے۔ وزیراعظم نے پھر لگے خاموش رہنے کے کہہ دیا۔

"نہیں سر۔ رام دیو نے پھانسی کے مطابق لفظ کیا استعمال کرنے کی بجائے صرف یہی سرکہ۔

"کیوں نہ ان لوگوں کو فیکٹوں کے قریب قائم کر دیا جائے۔ وہ پھر الزام کے خاتمے سے سیکرٹ سروس تو قائم نہیں ہو سکتی اور لوگ بھی سامنے آجائیں گے اور لانا انہوں نے سراغ لگایا ہے کہ ان کا خاتمہ کسی شخص نے کیا ہے۔ اس طرح مصلحت جیسے جگو بھی سکتے ہیں لیکن اگر ان فیکٹوں کی مدد سے ان کا خاتمہ کر دیا جائے تو کسی کو کانوں کان بھی خبر نہ ہو سکے گی۔ وزیراعظم نے کہا۔

"نہیں سر۔ آپ کا خیال درست ہے سر۔ رام دیو نے جواب دیا لیکن وزیراعظم نے کوئی جواب نہ دیا اور خاموش بیٹھ رہے۔ یہ سنٹ مہا انہوں نے الزام کا دوسرا الحاکم دہا کر دیا کہ گرو مہاراج

- یس سر - رام دیو نے اسی طرح خود ہاتھ لگے میں جواب دیا
تو دھرا گم نے اطمینان پھرے انداز میں سر ہٹا دیا اور رام دیو قدم
اٹھاتا ہوا آؤس سے باہر چلا گیا۔

- اس کے سنے میں کوئی پتہ نہ گیا پڑے گا۔ تم سوچ لو۔ اگر
جہادے نے ضروری ہے تو ہم اس معاملے میں ہاتھ دھیں وہ ہمیں
اپنی پوجا پاٹ سے ہی فرمت نہیں ہے۔ گرد نے کہا۔
- مہاراج۔ یہ جہادے وطن کے لئے اجتنائی ضروری ہے۔
دھرا گم نے کہا۔

- تو تم اپنے آدھی رام دیو کو جہادے پاس بھیج دو۔ ہم میں لوگوں
کا اپنے گرد ہیں گے۔ یہ ہمارا کام ہے۔ گرد نے کہا۔
- بہت بہتر مہاراج۔ دھرا گم نے کہا تو دوسری طرف سے
راجہ ختم ہو گیا اور دھرا گم نے رسیورہ رکھ دیا۔
- تم فوری طور پر جا کر گرد مہاراج سے ملو اور اپنے قوموں کو
واپس بلا لو۔ اب گرد نے کہا دیا ہے کہ یہ لوگ جہادے قوموں
کے ہاتھوں ہلاک نہیں ہوں گے اس لئے اب میں کا اپنے گرد ہی
کریں گے۔ دھرا گم نے کہا۔

- یس سر۔ رام دیو نے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے
دھرا گم کو سلام کیا۔

- گرد مہاراج سے جتنی کرنا کہ فرما میں کا خاتمہ کر دیں تاکہ ہم
اپنا مشن اطمینان سے مکمل کر سکیں۔ دھرا گم نے کہا۔

- یس سر۔ رام دیو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

- اور یہی ان کا خاتمہ ہو تم نے مجھے فوری رپورٹ دینی
ہے۔ دھرا گم نے کہا۔

سائنس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

”بھر منٹ تو تعارف میں ہی گزر جائیں گے۔“ عمران نے
چپکاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے سلیمان کمرے میں داخل ہوا اور اس نے
ایک بیگ عمران کے سامنے میز پر رکھ دیا۔

”یہ کیا ہے؟“ عمران نے بھٹک کر پوچھا۔

”آپ کی عدم موجودگی میں ایک صاحب دے گئے تھے۔ ان کا
نام اسلم تھا اور انہوں نے کہا تھا کہ یہ بیگ آپ کے بہنوئی وقار
حیات صاحب نے لگایا ہے اس لئے میں نے رکھ دیا۔“ سلیمان
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اے بھیک کیا ہے۔“ سلیمان نے کہا کہ اس کے اندر موجود ہم پھٹ
جائے اور ہم دونوں کی حیات کا وقار ہی ختم ہو جائے۔“ عمران
نے بیگ کو اٹھا کر ہلکے پلٹے کر دیکھتے ہوئے کہا۔

”میں نے بھیک کیا ہے۔“ اندر کوئی زعمہ ہم نہیں ہے۔“ سلیمان
نے جواب دیا تو عمران بے اختیار بھٹک چلا۔

”زعمہ ہم۔“ کیا مطلب؟“ عمران نے بھٹک کر کہا۔

”گائیکو نے بھٹکے نوں نوں نہیں کی اس لئے اگر کوئی ہم ہوگا
بھی ہی تو بہر حال زندہ نہیں ہوگا۔“ سلیمان نے جواب دیا تو
عمران بے اختیار مسکرا دیا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ اسے کھل کر
بھیک کر کاٹل بیل کی آواز سنا دے تو عمران نے بیگ ایک طرف
رکھ دیا۔ وہ اسلم صاحب سے فارغ ہو کر اطمینان سے اسے دیکھتا

عمران ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی دائیں فلیٹ پر بیٹھا تھا کہ فون کی
گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ چھوڑ کر رسیور اٹھایا۔

”علی عمران ایم ایس سی۔ ای ایس سی آؤگن جاپن فوڈ مل ما
ہوں۔“ عمران نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

”سر اسلم اسلم ہے۔“ کیا آپ مجھے بھر منٹ حیات کر سکتے
ہیں؟“ دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنا دی۔

”کیا فون ہے؟“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”جی نہیں۔ میں آپ کے فلیٹ پر حاضر ہوا ہوں۔“ دوسری
طرف سے جیسے مہذب لہجے میں کہا گیا۔

”آپ کا تعارف کیا ہے؟“ عمران نے کہا۔

”میں وہیں آکر عرض کر سکتا ہوں۔“ دوسری طرف سے کہا گیا اور
اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بے اختیار ایک طرف

پاہا تھا۔ سجدہ کر کے بعد وہ دوا دیکھنے کی آواز سنانی دی۔

”میں نے عمران صاحب سے فون پر وقت مانگا تھا۔“
آواز سنانی دی۔

”جی نیسے۔ تشریف لائیے۔“
تو عمران سمجھ گیا کہ آنے والے کی شخصیت ساڑ کر کے والی ہے اس لئے سلیمان سوہب ہو گیا تھا۔

”اعظم صاحب آئے ہیں۔“
درائینگ روم میں بٹھا کر خود سنگ روم کے دروازے کے سامنے آتے ہوئے کہا تو عمران سر ملاتا ہوا اٹھا اور سنگ روم سے نکل کر درائینگ روم کی طرف چلا گیا۔ جب وہ درائینگ روم میں داخل ہوا تو بے اختیار ہونک چا گیا۔ صوفے پر ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا اوجھڑا ہوا لڑکا اس کا چہرہ چاند اور بارعب تھا اور اس نے سوٹ پہنا ہوا تھا۔ اس کی شخصیت واقعی ساڑ کر کے والی تھی۔ گو آواز سے اس کی شخصیت کا وہ ساڑ کرنے والا تھا۔ عمران کے اندر داخل ہوتے ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

”اسلام علیکم۔“
”سبحانہ اعظم ہے۔“
”نپ کی مہربانی کہ نپ نے مجھے وقت دیا ہے۔“
اعظم نے اٹھ کر مصافحہ کے لئے ہاتھ دھاتے ہوئے کہا۔

”وعلیکم السلام۔“
”میرے پاس وقت ہی تو ہے کسی کو دینے کے لئے اس لئے اس میں غریبہ ادا کرنے والی کوئی بات نہیں ہے۔“

عمران نے جواب دیا تو اعظم صاحب بے اختیار مسکرا دیے۔

”عمران صاحب۔“
”نپ کے پاس ایک ٹیکس جینا ہو گا۔“
اعظم صاحب نے کہا تو عمران بے اختیار ہونک چلا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھرتے تھے۔

”جی ہاں۔“
”میری عدم موجودگی میں کوئی دیکھ صاحب دے گئے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ میرے بہنوئی وقار حیات نے بھیجا ہے۔“
عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”نپ کی حیاں موجودگی کا مطلب ہے کہ نپ نے اسے ابھی کھولا ہی نہیں۔“
اعظم نے کہا۔

”کیا مطلب۔“
”کیا اس میں کوئی ہم ہے جو کھولتے ہی پھٹ جاتا۔“
عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”جی نہیں۔“
”ابت یہ بتاؤں کہ نپ کے تمام ساتھیوں کو ایسے پینڈے پہنانے گئے ہیں اور انہوں نے انہیں کھول دیا تھا۔ اس کے نتیجے میں اس وقت وہ پاکیشیا کی بھانے کا فرستان میں ہیں۔“
اعظم نے کہا تو عمران کا چہرہ حیرت سے بگڑ کر رہ گیا۔

”یہ کیسا مذاق ہے اعظم صاحب۔“
عمران کے لہجے میں ہلکا سا خند تھا۔

”نپ کا قصہ بجا ہے عمران صاحب۔“
”لیکن آپ پہلے میری بات دھیان سے سن لیں۔“
”اس میں نپ کا اور ہم سب کا فائدہ ہے۔“
”کافرستانی حکومت کوئی اہم مشن پاکیشیا میں مکمل کرنا چاہتی ہے اور

اس مشن کے راستے میں آپ اور آپ کے ساتھی بہت جلد رکاوٹ بن سکتے ہیں اس لئے حلقہ اقدام کے طور پر انہوں نے یہ پتہ لگایا ہے۔
غریب تفصیل کے مطابق کالریسٹان کی ایک خصوصی ایجنسی جس کا سربراہ ایک آدمی رام دیو ہے اس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ٹریس کرنے کے لئے ایک ٹیم بھیجی۔ آپ دارالحکومت میں موجود نہیں تھے۔ بہر حال انہوں نے آپ کے ایک ساتھی صفدر سعید کو ٹریس کر لیا۔
پھر اس ایجنسی کا ایک آدمی پٹنٹ کے روپ میں صفدر سے ملا اور اس نے انہیں کہا کہ اگر انہوں نے احمد کالریسٹان کے خلاف کسی بھی مشن کے لئے کالریسٹان کی سرحد کو اس کی توہ اور اس کے ساتھی سب ہلاک کر دیتے جانتے تھے۔ اس کے ساتھ ہی اس نے صفدر صاحب کو بتایا کہ وہ کینٹ کے محاذ پر لڑ رہے ہیں ایک چمے صعبہ کا پرہیز ہے۔ صفدر صاحب نے اس کی بدنامی کی۔ البتہ سیکرٹ سروس کے چیف کو رپورٹ دے دی۔ چیف صاحب نے اس آدمی کو اٹھا کر سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر پہنچانے کا حکم دے دیا جس پر صفدر صاحب اپنے ساتھی کیپٹن گھیل کے ساتھ وہاں گئے لیکن وہاں اس آدمی کا پتہ نہ ملا۔ البتہ اس طرح صفدر صاحب کے ساتھ کیپٹن گھیل صاحب بھی ان کی نگاہوں میں آ گئے۔ اس کے بعد پولی ٹیم نے اس آدمی کو تلاش کرنا شروع کر دیا لیکن وہ آدمی تو نہ ٹریس ہو سکا البتہ آپ کے باقی ساتھی جن میں حمزہ نعمانی، صدیقی، بھٹان، خاں اور دو خواتین بھی تھیں اور ساتھ کو انہوں نے ٹریس کر لیا

لیکن انہیں یہ معلوم نہ تھا کہ سیکرٹ سروس کے کل ممبران کی تعداد کتنی ہے اس لئے یہ مسلسل ٹریس کرنے پر لگے رہے۔ اس کی رپورٹ کالریسٹان کے نو منتخب وزیراعظم رام دیو کو دی گئی اور ساتھ ہی رام دیو نے انہیں جرح پیش کر دی کہ وزیراعظم کے گرو مہاراج اگر اپنی فکریوں سے تعداد معلوم کر لیں تو ان سب کا خاتمہ کر دیا جائے۔ سچا فوجی وزیراعظم نے اپنے گرو سے بات کی تو گرو نے بتایا کہ میں کی تعداد ہی ہے اور آپ کے علاوہ کوئی آدمی باقی نہیں رہا جس پر وزیراعظم نے ایک اور بات سوچی کہ اگر کسی سپیشل ایجنسی کے ذریعے آپ سب پر ہاتھ لگا دیا گیا تو کالریسٹان سیکرٹ سروس کا کوئی بھی سپیشل انتقال کارروائی کرے گا اور اگر گرو کی فکریوں کے ذریعے آپ سب کا خاتمہ کر لیا گیا تو پھر کسی کو معلوم نہ ہو سکے گا کہ یہ کارروائی کس نے کی ہے۔ سچا فوجی وزیراعظم دیو کو گرو کے پاس بھیجا گیا گرو نے ایک پتہ لگایا۔ اس نے ریٹکوں کے احمد سور کی ہڈی لیٹ کر آپ سب کو لگا دی۔ آپ کے ساتھیوں نے جیسے ہی اس ہڈی کو ہاتھ میں لیا ان سب پر شیطانی قوتوں نے قابو پا لیا۔ انہیں کالریسٹان کے ایک علاقے ملاک لگے اور دیا گیا۔ آپ کو یہ پتہ لگ گیا لیکن آپ سب اس وقت نہیں تھے کہ آپ ایک سرے نوٹس میں یہ بات آئی تو میں نے آپ کو فون کیا اور یہ اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ آپ کے ریٹک کھٹے سے پہلے ہی میں آپ کے پاس پہنچ گیا۔۔۔ اعظم نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

تب کا تعلق کیا یہ چراغ شاہ صاحب کے ساتھ ہے۔۔۔ عمران نے ہوسٹ بھیجے ہوئے کہا۔ اسے احساس ہو گیا تھا کہ ایک بار پر ان کے خلاف شیطانی کھیل شروع ہو گیا ہے۔

”سب صاحب تو بہت چمے اور صاحب تعریف ہوگے ہیں۔ ہم جیسے لوگ تو ان کے سلسلے آنکھ اٹا کر بھی نہیں دیکھ سکتے۔ میں تو بس اللہ تعالیٰ کا ایک عام سادہ ہوں۔ البتہ مجھے رعایت میں کچھ شکت ہے۔ میں اس سلسلے میں بس ایک چھائی ملائے میں جا کر بیروں مراقبہ کرتا رہتا ہوں۔ ایسے ہی ایک مراقبہ کے دوران مجھ پر یہ ساری باتیں مشکف ہو گئیں اور میں تب کے پاس حاضر ہو گیا۔“

اعظم صاحب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”توبہ مجھے کیا کرنا ہوگا۔“ عمران نے کہا۔

”تب اس رینک کو کھول کر دیکھیں یکن اس ہڈی کو ہاتھ مت لگائیں اور جب آپ کی تسلی ہو جائے کہ میں نے جو کچھ بتایا ہے وہ درست ہے تو آپ اس رینک کو بلا کر راکہ کر دیں۔ اس کے بعد تب اپنے ساتھیوں کو اس گرو کے پنجے سے چھالنے کے لئے کوشش کریں۔ اس سلسلے میں اگر آپ چاہیں تو سید چراغ شاہ صاحب کی خدمت میں بھی عرض کر سکتے ہیں۔ مگر یہ صاحب چاہیں تو وہ صرف حکم دے کر آپ کے ساتھیوں کو واپس بلا سکتے ہیں۔“ اعظم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اس مجلس کی کیا تفصیل ہے اور وہ مشن کیا ہے جو کالرسٹان

جہاں پاکیشیا میں کھل کر پایا جاتا ہے۔“ عمران نے کہا۔

”جو کچھ مجھ پر مشکف ہوا وہ میں نے آپ کو بتا دیا۔ اس سے فریاد مجھے علم نہیں ہے۔ اب مجھے اجازت دیں۔ میں نے اپنا فرض پورا کر دیا۔“ اعظم صاحب نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اس لئے سلیمان نرالی و حکیمتا ہوا اللہ داخل ہوا۔

”تشریف رکھیں۔ چائے تو پی لیں اور مجھے بتائیں کہ اگر آپ سے دوبارہ رابطہ کرنا ہو تو کہاں اور کیسے کیا جاسکتا ہے۔“ عمران نے کہا۔

”میں سلطانہ سرکاری افسروں۔ میری اصل رہائش گاہ پاکیشیا کے مرکزی شہر کاتہ میں ہے۔ سلطانہ منت کے بعد جو رقم مجھے ملی ہے میں نے ایک سو ستر بتایا جس پر اب میرے بیٹے کام کرتے ہیں۔ میں دوبارے کرم کے حوازی پر جاتا رہتا ہوں اور وہ صرف پاکیشیا بلکہ کالرسٹان بھی میرا نور رہا ہے اس لئے میں تو ایک سیالائی آدمی ہوں۔ مراقبہ معاف کی ہے اور اکثر مراقبہ کے دوران ایسے حالات مشکف ہو جاتے ہیں جیسے اب ہوتے ہیں۔ میں نے آپ کو بتا دیا ہے۔ اب میں جہاں سے آگے جوہ جاقوں گا۔ ویسے میں آپ کے کسی کام نہیں آسکتا کیونکہ میرے اندر ایسی روحانی قوتیں نہیں ہیں کہ آپ جیسے چمے لوگوں کے کام آسکوں۔“ اعظم صاحب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ سلیمان نے چائے کی پیالی اس دوران اس کے اور عمران کے سلسلے رکھ دی تھی۔ ساتھ ہی اس نے

و دیگر لوازمات کی بیلیں بھی رکھ دی تھیں۔
 آپ سید چراغ شاہ صاحب کو جلتے ہیں۔ عمران نے کہا۔
 جی ہاں۔ جب بھی میں دارالحکومت آتا ہوں سید صاحب کی
 خدمت میں سلام ضرور عرض کرتا ہوں اور دعا میرے حق میں دعا
 کرتے ہیں اللہ دعا میرے لئے بہت قیمتی ہوتی ہے لیکن اس سے
 زیادہ اور کچھ نہیں۔ اہم صاحب نے جواب دیا۔
 سید صاحب کے علاوہ ہاں پاکشیا میں اور کون سی روحانی
 شخصیات ہیں۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں۔ عمران نے کہا۔
 جی سب شہر لوگ ہوں گے لیکن میں جو لوگوں کو جانتا ہوں
 لیکن وہ اب وقت پانچ بجے ہیں۔ ویسے بھی میں ان سے براہ راست کوئی
 تعلق نہیں ہے اور نہ ہی ضرورت۔ میں چلتے ہیں جی مگر رہتا ہوں
 میرے طرف کے لئے یہی بہت ہے۔ اہم صاحب نے جواب
 دیا اور اٹھ کھڑے ہوئے۔ عمران نے ان کا شکریہ ادا کیا اور پھر انہیں
 دروازے تک چھلانے گیا۔ وہاں آکر اس نے سید اٹھایا اور تیزی
 سے صفحہ کے نمبر پر لے گئے شروع کر دیے بائیں دوسری طرف سے
 گھنٹی بجنے کی گواہ سنائی دیتی رہی لیکن کسی نے رسیروٹ اٹھایا تو
 عمران کے گھٹنے جوتے ہوئے حریف بھاگ گئے۔ اس نے ہانسی ہانسی
 تمام ساتھیوں کو کال کیا لیکن کسی طرف سے کوئی جواب نہ ملا تو
 اس نے بلیک بورڈ کے نمبر پر لے گئے شروع کر دیے۔
 روکٹرو۔ رابطہ قائم ہوتے ہی محسوس آواز سنائی دی۔

عمران بول رہا ہوں۔ پوری سیکرٹ سروس کہاں غائب ہو گئی
 ہے۔ عمران نے کہا۔
 سیکرٹ سروس غائب ہو گئی ہے۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔
 بلیک بورڈ نے اس بار اپنی اصل آواز میں کہا۔
 جیسے معلوم ہی نہیں ہے۔ میں نے جیسے کہا ہوا ہے کہ ان
 کے ساتھ وقتاً فوقتاً رابطہ رکھا کرو۔ اس وقت کوئی بھی سوچ نہ نہیں
 ہے۔ عمران نے کہا۔
 جب تک کوئی مسئلہ نہ ہو عمران صاحب میں کیسے ان سے
 رابطہ رکھ سکتا ہوں۔ لیکن ہوا کیا ہے۔ وہ کہاں جا سکتے ہیں۔ بلیک
 بورڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
 کوئی کارستانی صفحہ سے ملے گا۔ جیسے صفحہ نے رپورٹ دی
 تھی۔ عمران نے کہا۔
 جی ہاں۔ اور ابھی تک وہ ٹریس نہیں ہو سکا۔ بلیک بورڈ
 نے کہا۔

تم اسے ٹریس کرتے رہو جبکہ انہوں نے اس دوسرے سے پوری
 سیکرٹ سروس کو ٹریس کر کے کارستان پہنچا دیا ہے۔ میں آ رہا
 ہوں۔ عمران نے فیسٹ لے میں کہا اور کرپٹل دیا دیا اور پھر نوٹ
 آئے پر اس نے تیزی سے سید چراغ شاہ صاحب کے نمبر پر لے گئے
 شروع کر دیے۔

اسلام علیکم اور صحت اند وبراکات۔ میں عابد چراغ شاہ بول رہا

ہوں۔ رابطہ قائم ہوتے ہی سید پران غلام صاحب کی ضرورت
فرم آواز ملانی دلی۔

”وعلیکم السلام ورحمت اللہ وبرکاتہ۔ سید علی عمران عرض کر
ہوں غلام صاحب۔ عمران نے اجائی منو باند لگے میں کہا۔
”بیچے رو۔ اللہ تعالیٰ قسمیں لہنے حلقہ دامن میں رکھے۔ میں نے
خدمت کر سکتا ہوں۔ سید پران غلام صاحب نے کہا تو عمران
نے انہیں اعظم صاحب کے آنے سے لے کر ان سے ہونے والی رہ
باتیں دہرا دیں۔

”جہاں سے ساتھی کمیشن تھیل نے مجھے فون کیا تھا لیکن اس
وقت چونکہ کوئی ماہر لئی مسک نہیں تھا اس لئے میں نے اسے کہا کہ
”لہنے چیف سے بات کرے فوراً جب بھی یہ کام سامست نہ۔
کافرستان کے ایک شیطان گرد نے اپنی قبائلی طاقتوں کو جہا۔
اور جہاں سے ساتھیوں پر استحصال کیا ہے۔ تم کافرستان میں اپ
آوی کو کہہ دو کہ وہ خاکال کی کسی جہی قلم میں ہے ہوش نہ۔
جہاں سے ساتھیوں کو رہائش ملے گا وہ۔ اسے کہہ دیا کہ وہ پانی
یوئل پر چھو بہ لا حول ولا قوۃ اللہ باللہ اصلی العظیم چھو کر چھو کہ
وے اللہ اس پانی کے چھیننے ان پر مادے جانیں گے تو وہ ہوش میں
جانیں گے۔ سید پران غلام صاحب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
”لیکن یہ لوگ دہباند بھی تو اٹھا کر نکلتے ہیں۔ عمران۔
کہا۔

”ہاں۔ لیکن تم لہنے ساتھیوں کو کہہ دینا کہ وہ باوضو نہیں اور
غلام نہیں۔ اللہ حافظ۔ سید پران غلام صاحب نے کہا اور اس
کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بے اختیار طویل سانس لیا
”مجھ گیا تھا کہ سید پران غلام صاحب اس مسئلے میں کوئی دلچسپی
نہیں لے رہے اس لئے وہ سالہ کوئی چار مسٹر نہیں ہو گا لیکن اس نے
فیصلہ کر لیا تھا کہ اس گرد کو جس نے یہ حرکت کی ہے اسے اس کی
مرا ضرور دے گا۔ پتا چنچ اس نے ایک طرف صبر کر دیکھا ہوا بیسکٹ
اٹھایا اور فلیٹ سے اتر کر گیناچ سے کار نکالی اور پھر دانش منزل کی
طرف روانہ ہو گیا۔

”عمران صاحب۔ ٹاپ کافون سننے پر میں نے سب صحرا ان کو کال
کیا ہے لیکن واقعی کوئی بھی موجود نہیں ہے۔ کیا پھر کوئی ماہر لائی چکر
شروع ہو گیا ہے۔ سلام دعا کے بعد بلیک فون دے گئے۔
”ہاں۔ لیکن یہ کوئی جہاں سے نہیں ہے اس لئے سید پران
غلام صاحب نے اس میں کوئی دلچسپی نہیں لی۔ اس پر ایات دے دی
”ہیں۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا
”یہ نہیں ہے کسی کرنے شروع کر دیتے۔

”تاثران بول رہا ہوں۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف
سے تاثران کی آواز ملانی دلی۔
”علی عمران ایم ایس سی۔ ای ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔
عمران نے اصل لگے میں کہا۔

ایک طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”کیا۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ پوری سیکرٹ سروس سے آپ ہاتھ دھو بیٹھے۔ کیا مطلب۔“ نازان نے اچھاتی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”میں نہیں تفصیل بتاتا ہوں۔ میں انان بی کے ساتھ دارالحکومت سے باہر گیا ہوا تھا۔ مجھے وہاں چار پانچ روز لگ گئے۔ اب واپس آیا ہوں تو ایک صاحب نے مجھے اطلاع دی ہے کہ افغانستان کی کسی سینٹرل بینکی نے جس کا چیف رام دیو نامی آدمی ہے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ایک ٹریپ کے ذریعے شکست کیا اور پھر اس نے یہ رپورٹ افغانستان کے نو منتخب وزیراعظم کو دی۔ ان کا مقصد یہ تھا کہ مجھ سمیت پوری سیکرٹ سروس کو ختم کر دیا جائے لیکن وزیراعظم صاحب نے سوچا کہ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ سینٹرل بینکی کے ذریعے کر دیا گیا تو کاملاً سیکرٹ سروس کے دوسرے میکن سلسلے آجائیں گے سہیل انہوں نے پہلے کسی گرو سے بات کی اور اس گرو نے اپنی کالی فیکٹریوں کے ذریعے سیکرٹ سروس کے تمام ممبران کے پاس رینٹ لگائے جن میں سود کی ہڈی رکھی ہوئی تھی۔ تمام ممبران نے بینک اکاؤنٹس اور سود کی ہڈی کو ہاتھ میں لیتے ہی وہ پاکیشیا کے حصار سے نکل گئے اور ان پر شیطانی طاقتوں نے قبضہ کر لیا اور پھر انہیں افغانستان کے بھاری علاقے شمال کی کسی جلی غار میں پھنسا دیا گیا جہاں وہ بے ہوش پڑے

”اے۔ عمران صاحب آپ۔ توجہ کیسے یاد کر لیا آپ نے۔“ دوسری طرف سے نازان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”جہاں ہم اتنا مسئلہ ہے کہ مجھے اسے باقاعدہ دھماکا چننا ہے لیکن اس کے باوجود جب بھی فون کا رسیور اٹھاتا ہوں تو بھول جاتا ہوں اس لئے مجبوری ہے۔“ عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف سے نازان بے اختیار ہنس پڑا۔

”آپ نام لے بھر کال کر لیا کیجئے۔“ نازان نے کہا۔

”پھر مجھے کیسے پتہ چلے گا کہ میں نو سے بات کر رہا ہوں یا کر رہا ہے۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”نو وہ نہیں۔ کیا مطلب۔“ نازان نے ہنک کر کہا۔

”اگر خواتین نو کہیں تو اس کا مطلب نہیں ہوتا ہے اور سیاست دان نہیں کہیں تو اس کا مطلب تو ہوتا ہے اور جہاں ہم بھی نو سے شروع ہوتا ہے۔ مطلب ہے نازان۔“ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نازان کالی رنگ ہنسا رہا۔

”مطلب ہے کہ آپ نے مجھے خواتین میں شامل کر لیا ہے۔“

بہر حال یہ آپ کی مرضی ہے۔“ نازان نے کہا۔

”جہاں سے اسے ایک فوری کام ہے۔ میں نے ابھی چیف اطلاع نہیں دی کیونکہ چیف کو اطلاع مل جاتی تو پوری پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ ہو جاتا اور میں نہیں چاہتا کہ اسے اچھے ساتھیوں سے ہاتھ دھو بیٹھوں۔“ عمران نے سلسلے میں بولے

انہیں وہاں سے لے کر چار ٹراکٹوں کے درمیان فوراً پکڑ لیا گیا تھا۔
جمدادہ ناک کے حریف کی ٹرانسنگ سے چاہا جاسکے۔ عمران نے کہا۔
عمران صاحب۔ سیکٹ سرورس کے ممبران پر یہ شیطانی طاقتیں
بہادر بھی تو حملہ کر سکتی ہیں۔ کیا آیت الکرسی ان کے لئے بھی لکھا
کر ساتھ لے لی جائے۔ ٹرانان نے استہانی سنجیدہ لہجے میں کہا۔
ان کے لئے اتنا ہی کافی ہے ورنہ سید چراغ شاہ صاحب خود اس
بارے میں ہدایت دیتے۔ عمران نے کہا۔

اوکے عمران صاحب۔ میں ابھی کارروائی کرتا ہوں۔ ٹرانان
نے کہا تو عمران نے اوکے کہہ کر رسیور کو دیا۔
سب کیا ہوا ہے عمران صاحب۔ بلیک زرو نے جواب
دیا۔ خوش بیخوار تھا چاہو چھا تو عمران نے اعظم صاحب کے آنے
سے لے کر جس تک پہنچنے تک کے تمام واقعات بتا دیئے۔
تو وہ سیکٹ جی اسی سے بھیجا گیا ہے۔ تب اسے کھولیں نہیں
تو بلا لیا۔ بلیک زرو نے کہا۔

ہاں۔ ملے اسے ہی کر لو۔ لے جاؤ اور ہتھیار بھنی میں ڈال دو۔
عمران نے کہا تو بلیک زرو نے جیب سے دھمال نکال کر اسے ہاتھ پر
سیکا اور پھر سیکٹ الکا کر وہ ایک دروازے کی طرف بڑھ گیا۔
لب رو گیا مسٹر اس گرو کا۔ اسے تو ایسا سبق ملنا چاہئے کہ اس
کی مدد بھی صدیوں تک ملتی رہے۔ عمران نے خود کلامی کے
انداز میں پوچھتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے اسے اعظم صاحب کی یہ

ہوئے ہیں۔ اب اس گرو کو میری تلاش تھی۔ میرے فلیٹ پر بھی
ایک سیکٹ بھجوا دیا گیا لیکن وہ ویسے ہی چلا ہوا کیونکہ میں فلیٹ پر
موجود نہیں تھا۔ اب جب میں واپس آیا ہوں تو اس سے پہلے کہ میں
سیکٹ کھولتا ہوں تعالیٰ نے رحمت کی اور ایک صاحب نے خود آکر مجھے
اس کارروائی کی اطلاع دی۔ میں نے جہاں کے ایک ہندو گھر
چراغ شاہ صاحب سے رابطہ کیا تو انہوں نے بتایا کہ یہ عام دیوان
معاذ ہے جسے میں خود ہی حل کروں۔ البتہ انہوں نے کہا ہے کہ
اس کار میں بے ہوش چہے ہونی سیکٹ سرورس کی مدد کی جائے و
کہا ہے کہ پانی کی ایک بوتل پر چھ بار احوال دلا تو وہ ہاتھ اٹھ
الاعظم پڑھ کر پھونک دیا جائے اور پھر پانی ان سیکٹ سرورس کے
ممبران پر چھونکا جائے تو یہ ہوش میں آجائیں گے۔ سب میرے پاس
موجود تھے۔ ایک تو یہ کہ میں حریف کو اطلاع دے جائیں گے
معلوم ہے کہ حریف نے عمران کو ان کی کوئی بھی رحمت دلا دی۔
اور ہو سکتا ہے کہ پوری سیکٹ سرورس ہی جانوں سے ہاتھ دھ
بخشنی اس لئے میں نے انہیں فون کیا ہے کہ تم اپنے ساتھیوں
سمیت وہاں ٹھاکر پہنچو۔ بارہو اور پاکیزگی کی حالت میں اور اگر
مکے تو اپنی اور اپنے ساتھیوں کی جیسوں میں آیت الکرسی لکھ کر
یہاں اس طرح تم پر شیطانی طاقتیں حملہ نہ کر سکیں گی۔ پھر پانی
بوتل پر چھ بار احوال دلا تو وہ ہاتھ اٹھ الاعظم پڑھ کر وہ
ساتھ لے جاؤ اور سیکٹ سرورس کے ممبران پر دم کیا پانی چھو کر

بہت یاد آگئی کہ کھڑستان نے یہ سارا کھیل اس لئے کیا ہے کہ وہ
پاکستانیوں کو قتل مشق کھیل کرنا چاہتے ہیں اس لئے گروہ سے جیل میں
مقام دیو کو نہیں کرنا چاہتے تاکہ اصل بات کا علم ہو سکے۔ لیکن عام
ہے یہ کام بھی نازان ہی کر سکتا تھا اس لئے عمران خاموش ہو گیا کہ
نازان سیکرٹ سروس کے ممبران کو نہیں سمجھا دے تو صوبہ ہی میں
سے بات ہو گی۔

ایک جیسے اور قدیم مسجد سے ملا ایک محل کی عمارت کے
ایک کمرے میں فرش پر تگے قالین اور قالین کے اوپر بچی ہوئی ہرن
کی کھال پر ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا تھوڑی آلتی پالتی مارے بیٹھا
ہوا تھا جس کے جسم پر گہرے سرخ رنگ کا لباس تھا اور اس کی ہڈی
جیسی مٹھکیں نہیں بلکہ غیر کالی ہڈی ہوتی تھی۔ اس کی آنکھیں ہڈی
اور سرخ تھیں۔ یہ گروہ بڑھت ہو رہے شکر تھے۔ اس مسجد کے جیسے
بادست اور گروہ۔ پورے کھڑستان میں انہیں سب سے بڑا گروہ سمجھا
جاتا تھا اور کہا جاتا تھا کہ وہ کالے بادو کے بہت جیسے حامل ہیں اور
ہزاروں کالی فلتیاں ان کے ماتحت ہیں۔ اس کا سراستری سے ملتا
ہوا تھا اور سر کی بائیں طرف ایک ہڈی سی لڑا اس کے کانوں میں
تنگ تنگ رہی تھی سہجے پر شیطیت جیسے جیت تھی۔ اس کے ہاتھ

میں ایک ترشون تھا جبکہ دوسرے ہاتھ میں شرب کی بوتل تھی اور
سلطنت اور بصورت لڑکیاں کاسیکل اور میں ہاتھ دہری تھیں۔ ان
وکیوں نے نہ ہونے کے برابر لباس پہنا ہوا تھا۔ گروہ کی منہ سے
ٹاٹا کر گھونٹ گھونٹ شرب پی رہا تھا کہ اپنا تک کرے کے کونے سے
کسی عورت کی ایک پنج ستانی دی تو گروہ نے اختیار ہو تک چلا۔

”ہاؤ“ اس نے ان تلپتے دائیوں سے گرج کر کہا تو وہ
دونوں کھلی کی سی تیزی سے سامنے دوڑنے کی طرف دوڑیں اور دو
لوہوں پر دو کمرے سے غائب ہو گئیں۔

”حاضر ہو ہاؤ کالی بھروس“ گروہ نے کمرے کے اس کونے ز
طرف دیکھتے ہوئے گرجا مار لگے میں کہا تو دوسرے لگے کونے سے
ایک گہرے سیاہ رنگ کی نوٹنے قد کی عورت جس کے سارے جسم
پر دھبے کی طرح سیاہ رنگ کے جیسے جیسے بال تھے اور آنکھیں سنہ
تھیں اور اس کا چہرہ کسی چوڑی جیہا تھا۔ سی سے آگے جسی ہو :
گروہ کے سامنے بچا کر بھروس کے اندر اس میں گر گئی۔

”آگیا بچے مہاراج“ اس عورت کے منہ سے نکلتی :
اور اسانی دی۔

”آگیا دے دی۔ ہو لو“ گروہ نے مدد دیتے ہوئے کہا :
عورت اٹھ کر دوڑا انوں ہو کر گروہ کے سامنے پہنچ گئی۔

”معاقل کی نگاہ میں موجود تمام پاکیشیانی داییں پاکیشیا بھاؤ
ہیں۔“ اس عورت نے کہا تو گروہ اس طرح اچھل چلا کہ اس۔

ہاتھ سے بوتل ایک طرف جا گری اور اس کا چہرہ بھگت سی ہو گیا تھا
”سی۔ کیا بک رہی ہو۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ تم کی کونسی ہی
ہو۔“ گروہ نے حق سے بلی گرجتے ہوئے کہا۔

”میں درست کہہ رہی ہوں مہاراج۔“ تب کی دی ہوئی آگیا کی
وجہ سے مجھ میں ایسا کہنے کی ہمت ہوئی ہے۔“ اس عورت نے
بے ہوش لگے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”یہ کیسے ہو سکتا ہے۔“ اس غار پر کالی ہاتھ کا ٹھل تھا۔ پھر
لوگ وہاں سے کیسے نکل سکتے ہیں۔ نہیں۔ تم جھوٹ بول رہی ہو۔
گروہ نے اجائی گرجا مار لگے میں کہا۔

”میں درست کہہ رہی ہوں۔“ تب اپنی ٹھکیوں کی مدد سے دیکھ
سکتے ہیں کہ غار خالی ہے۔“ اس عورت نے جواب دیا تو گروہ نے
بے اختیار آنکھیں بند کر لیں۔ سچا کون ہو اس نے ایک جھٹکے سے
آنکھیں کھول دیں۔ اس کے چہرے پر استانی حریت کے تاثرات تھے۔

”ہاں۔“ غار تو خالی ہے۔“ لیکن یہ کیسے ممکن ہے۔ کالی ہاتھ
ہماری سب سے طاقتور شکتی ہے۔ وہ کیسے ناکام ہو گئی۔“ گرو
نے کہا۔

”وہ صرف ناکام ہو گئی ہے بلکہ ہل کر راکھ ہو چکی ہے گرو
مہاراج۔“ میں نے جو کچھ معلوم کیا ہے اس کے مطابق ان کا ایک
ساتھی باقی رہا تھا۔ اس کی وجہ سے انہیں ہلاک نہیں کیا گیا تھا۔
تب کی ٹھکیوں نے سور کی ہڈی اس کی ہانسی گاؤر بھیگی لیکن وہ اس

وقت طے سے باہر تھا۔ پھر جب وہ واپس آیا تو اس نے وہ بڑی بات
 میں لپٹ کر کہنے لگا کہ راکہ کو وہی اور اس طرح اس پر ہاتھ مارا جا
 سکتا ہے۔ یہ سنا کر راکہ نے اس کا تو خاتمہ کر دیا جیسے نیک
 عجب میں شاکل کی خاک کے سلسلے پہنچی تو غار میں تیرہ روشنی ہو رہی
 تھی۔ وہی قدر تیر کہ گئے یوں نگاہیں اگر میں آگے چلی تو جل کر
 راکہ ہو جائی گی۔ میں وہاں بھی رہی اور پھر آہستہ آہستہ وہ روشنی
 ظہور ہوئی تو میں غار میں داخل ہوئی۔ غار خالی تھا اور پھر گئے یہ جل
 گیا کہ کالی ہاتھ بھی جل کر راکہ ہو چکی ہے۔ میں نے سلوم کیا تو
 مجھے یہ چلا کہ تمام واپس پاکیا پہنچا بھی گئے ہیں اور اب وہ سب
 روشنی کے ہالے میں ہیں۔ سب ان پر وہ ہاتھ نہیں مارا جاسکتا اس
 لئے میں آپ کے چرنوں میں حاضر ہوئی ہوں۔ کالی بھروس نے
 تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

اس کا مطلب ہے کہ ان پاکیشیاؤں کے ہمارے میں ہم نے
 عقد اہل لگایا تھا کہ یہ عام لوگ ہیں۔ ان کے ہاتھ جیٹا کوئی جی
 طاقت ہے۔ تم ہا سکتی ہو۔ گردنے ہاتھ لے خاموش رہنے کے
 بعد کہا اور وہ عورت ایک بار پھر ہمارے کے اندر میں چلی اور اس
 کے بعد وہ اٹھ کر مڑی اور تیری سے کمرے کے اس کونے کی طرف
 بھاگ گئی بعد اس کے وہ آئی تھی اور پھر اگلی سی پہلی کی تھوڑا سا تھی وہی جس
 کی گونج آہستہ آہستہ ہم چ گئی تو گردنہ لگا اور کمرے کی عقی دیوار
 میں موجود وہاں سے کی طرف بھاگ گیا۔ اس نے ترشول کی حد سے

دورانہ کمرہ اور دوسری طرف ایک چلنے کمرے میں پہنچ گیا۔ اس
 کمرے میں ایک قدم آدم بہت موجود تھا۔ یہ عورت کا تھا جس کی
 سرخ رنگ کی دہان اس کے منہ سے باہر نکلی ہوئی تھی۔ اس کے چہ
 ہاتھ تھے اور ہر ہاتھ میں انسانی کو پڑی پکڑی ہوئی تھی۔ گرد اس کے
 سلسلے وہ دونوں ہو کر بھاگ گیا اور اس نے ترشول کو لپٹ گھسنوں پر
 رکھا اور پھر دونوں ہاتھ جو ذکر اس نے آنکھیں بند کر لیں اور سستہ ہی
 منہ میں کچھ چوسا رہا۔ اچانک کمرے میں ساتھی ساتھی کی تیر آواز
 سنائی دینا شروع ہو گئیں۔ سبھ لوگوں کو ایک سیارہ رنگ کا پردہ جو
 ہمیں کی شکل کا تھا اس بہت کے قدموں میں گرد اور پھر لٹ پوٹ کر
 انسانی شکل میں آ گیا لیکن اس کا رنگ ہے وہ سیاہ تھا اور وہ کوئی
 چمکا سا چہرہ کھائی دے ہاتھ۔

کالی پر غلہ۔ ہمارے گرد ہمارا۔ اس نے نے پیچھے ہونے
 لگے میں کہا تو گرد نے آنکھیں کھول دیں۔

کالی پر غلہ۔ ہم نے ہاتھ پاکیشیاؤں کا خاتمہ کرنا ہے لیکن ان
 کی بہت پر روشنی کی کوئی جی طاقت ہے۔ تم کالی دیوی کے سب
 سے ہمارے ہماری ہو۔ ہمیں آگیا کہ ہم ان کا خاتمہ کر سکیں۔ گرد
 نے کہا۔

بڑے گرد شکر۔ تم نے ایسے لوگوں پر ہاتھ لال دیا ہے جو
 جہاد اور جہاد کی فکریوں کا خاتمہ کر سکتے ہیں۔ ہمارے پاس جو بھی
 فکریوں اور وہ ان کے مقابلے میں نکلے جیسی اہمیت بھی نہیں

رکھیں۔ البتہ اگر تم واقعی ان کا خاتمہ کرنا چاہتے ہو تو پھر کاشام کے پرانے معبد کا فرش توڑ دو۔ اس کے نیچے ایک جہہ غلام ہے جو صدیوں سے بچہ ہے۔ اس جہہ خانے میں کارستان کے اچانی قدیم دور کا ایک یاد ہے جسے کاشام یاد کیا جاتا ہے اور وہ صدیوں سے یہ ہے۔ قدیم دور میں پورے کارستان میں اس کاشام یاد کا بہت دور تھا۔ اس کاشام یاد کی حد سے پورے کارستان میں مسلمانوں کا خاتمہ کیا جاتا رہا تھا لیکن پھر اس دور میں کسی اور ملک سے مسلمانوں کا ایک بہت چارشی کارستان آیا اور اس نے اس یاد کا خاتمہ کر دیا اور اس یاد کے اس دور کے مہارشی جس کا نام کاشام تھا کو ہلاک کر کے بٹا دیا اور پھر اس کی راکھ کو ایک ٹار میں دفن کر دیا گیا۔ پھر بہت عرصے بعد اس ٹار کے اوپر معبد حیدر کر دیا گیا لیکن اسے کھیلنے کا طریقہ کسی کو نہ آتا تھا اور جس نے بھی اسے کھیلنے کی کوشش کی وہ خود اور اس کی پوری نسل جلا وطن ہو کر رہی گئی۔ البتہ اس جہادی مصلحت کا نام اس طرح کاشام ہی رہا۔ پھر یہ یاد لوگوں کے دلوں سے گری ہو گیا۔ اگر تم اس جہہ خانے کو کھول کر اندر دیکھو تو کاشام یاد کے مہارشی کاشام کی راکھ کو باہر لے آؤ اور اسے گنگا کے پوتر پانی میں حل کر کے پی جاؤ تو کاشام رشی کی اس دیا میں بھشتی ہوئی روح کو طاقی مل جائے گی اور وہ تم پر ہریان ہو کر جہیں کاشام یاد کا مہارشی بنا دے گی۔ جیسے ہی تم کاشام یاد کے مہارشی بنو گے پورا کارستان تو کیا پوری دنیا جہادی مافی ہو جائے گی اور تم

اس طرح یادوں ان مسلمانوں کے خانے پر قابو ہو جاؤ گے۔۔۔ کالی پرشاد نے مسلسل بولتے ہوئے کہا تو گرو مہکمان کے چہرے پر اچانی حرکت کے تاثرات ابھرتے۔۔۔
"میں اسے کیسے کھول سکتا ہوں۔ اس کا کیا طریقہ ہے۔۔۔ گرو مہاراج نے پوچھا۔

"یہ عورتوں کے دس انگوتے ہیں گو اس معبد میں لاکھوں معبد کے رشی رہا کیا جائے اور ان کا خون وہاں بہتے دیا جائے تو اس طرح رشی خود بخود نوت بن جائے گا اور جہہ غلام سے آجائے گا۔ اس کے بعد اس کو اوتے جو انوں اور دس کنواری لڑکیوں کو اس جہہ خانے میں لایا کر کے ان کا خون وہاں جذب کیا جائے تو پھر تم پر کوئی سخت نہیں آئے گی۔ کالی پرشاد نے جواب دیا۔

"لیکن کیا کاشام یاد کا اثر روشنی کی طاقتوں پر نہیں ہوتا۔۔۔ گرو مہاراج نے پوچھا۔

"ہو تا ہے لیکن یہ طاقتور رشی اس کا پائے کر سکتا ہے۔ عام رشی نہیں کیونکہ کاشام یاد کی ٹھکیاں ہے وہ طاقتور ہوتی ہیں۔ اس طاقتور کہ تم ان کی طاقت کا اندازہ بھی نہیں کر سکتے لیکن ایک بات میں بتا دوں کہ اگر تم کاشام یاد کے مہارشی بن جاؤ تو پھر جہیں صرف وہ مسلمانوں کا خاتمہ نہیں کرنا بلکہ ان ٹھکیوں کی مدد سے تم نے کارستان اور پاکیشیا میں موجود تمام مسلمانوں کا مسلسل خاتمہ کرنا ہے۔ جہل پاکیشیا سے کرنا۔۔۔ کالی پرشاد نے

میں آتے گا۔ اس کے آنے سے سائیں کسانیں کی توجہ آوازیں سنائی
دیجی رہیں اور پھر آہستہ آہستہ یہ آوازیں ختم ہو گئیں اور اس کے
ساتھ ہی گرو مہاراج نے آنکھیں کھولیں اور اس بات کے سلسلے سمجھ
کیا اور پھر اٹھ کر قہرل سنبھالے واپس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

کہا۔
"کیسے خاتمہ ہو گا ان کا۔ کیا کوئی خاص طریقہ استعمال کر
ہو گا۔" گرو مہاراج نے کہا۔

"یہ کام کاشام جادو کی ہتھکڑیاں خود کریں گی۔ ان ہتھکڑیوں کو دے
بھی دروازہ دس مسلمانوں کی بھیٹ چاہئے ہیں۔ ایک ہ
مسلمانوں کو دروازہ ہلاک کرنے کی طاقت رکھتی ہیں اس لئے تم نے
صرف انہیں حکم دیا ہے۔ باقی کام وہ خود کر لیں گی۔" کالی پرورد
نے کہا۔

"مجھے اس سے کیا فائدہ ہو گا۔" گرو مہاراج نے کہا۔
"تم پوری دنیا کے سب سے جڑے ہمارے ہیں جلائے۔
جہازے منہ سے نکلا ہوا ہر حکم فوری طور پر پورا ہو جاتا ہے گا اور تو
اس وقت تک ہلاک نہ ہو سکو گے جب تک مسلمانوں کا کوئی
حافظہ رشتی جہازے دونوں ہاتھوں کی چھوٹی انگلیاں نہ کاٹ دے۔
جہازے ان انگلیوں کی حفاظت بھی کاشام جادو کی وہ اجنبائی طاقت
ہتھکڑیاں خود کریں گی اس لئے تم وہ تک زندہ اور اسی حالت میں رہ
گے۔ پوری دنیا جہازے قدموں میں ہو گی اور تم سے پوری دنیا
خوف کھائے گی اور جہازے نام کی بلا ہے گی۔" کالی پرورد نے
کہا تو گرو مہاراج کے چہرے پر تیو ملک ابھرا۔ اس نے ایک ہ
پھر آنکھیں بند کر لیں اور منہ ہی منہ میں کچھ پڑھا شروع کر دیا۔
تھوڑی دیر بعد وہ بچے لوٹ پوٹ ہو کر دوبارہ قہرل میں گیا اور پھر جہازے

میں سر۔ اس نے دوسری طرف سے منہ کر جواب دیا اور

پھر سیدہ دنگہ دیا۔

تب سیشنل روم شہرہ میں تشریف لے جائیں۔ وزیراعظم

صاحب وہاں آپ سے ملاقات کریں گے۔ منہ دھوئی نے رام

دیو سے مخاطب ہو کر کہا۔

لوگے۔ رام دیو نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ توجہ توجہ

الٹا ہوا ایک دروازے کی طرف چلا گیا۔ دروازہ کھول کر وہ ایک

راہداری سے جوتا ہوا ایک چمے کمرے میں داخل ہوا۔ یہ کمرہ

سیٹنگ روم کے اندر میں سما ہوا تھا۔ رام دیو ایک کرسی پر بیٹھ گیا

تھوڑی دیر بعد عقیبی دیوار میں موجود دو دروازے کھلا اور وزیراعظم رام

ناچ اندر داخل ہوئے تو رام دیو ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا اور اس

نے سونہارا انداز میں سلام کیا۔

بجلیں۔ وزیراعظم نے غصے سے کہا اور خود وہ سر کی

دوسری طرف چلی ہوئی اونٹنی پشت کی کرسی پر بیٹھ گئے۔ ان کے

پیشے کے بعد رام دیو بھی کرسی پر سونہارا انداز میں بیٹھ گیا۔

کیا بورت ہے۔ وزیراعظم نے کہا۔

بجلیں۔ اگرہ ہمارا ج نے اپنی شکلیوں کی حد سے ان تمام

لوگوں کو جن کی نظامی سیشنل ایجنسی نے کی تھی انہوں نے

تمام جہازوں کے ایک ٹار میں ال ڈیا۔ وہ سب شکلیوں کے

اثر تھے۔ ان میں سے سب سے خطرناک آدمی عمران ابھی ملک میں

کافرستان کے پرائم منسٹر بادشاہی بس سیاہ

کافرستان کے پرائم منسٹر بادشاہی بس سیاہ رنگ کی کار داخل ہوئی

جس کی چھٹی سیٹ پر رام دیو بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا چہرہ دکھایا تھا اور

آنکھیں بھی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ کار ایک کونے میں بی

ہوئی پارکنگ میں جا کر رک گئی تو رام دیو کار سے نچے اتر اور تین

قدم الٹا ایک دروازے کی طرف چلا گیا۔ کمرے میں داخل ہو

کر اس نے سید کے پیچھے بیٹھی ہوئی پرائم منسٹر کی سیشنل سیکرٹری

منہ دھوئی کو سلام کیا۔

تشریف رکھیں سر۔ وزیراعظم صاحب آپ کی آمد کے وقت سے

منتظر ہیں۔ میں انہیں اطلاع کرتی ہوں۔ منہ دھوئی نے کہا اور

اس کے ساتھ ہی اس نے سیدہ الٹا ہوا ایک شہر میں گر دیا۔

سر۔ رام دیو صاحب ملاقات کے لئے حاضر ہیں۔

منہ دھوئی نے اجنبی سونہارا انداز میں کہا۔

گئے۔ ان کے اٹھتے ہی رام دیو بھی ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔
 "کب جا سکتے ہیں" وزیراعظم نے کہا تو رام دیو نے سلام کیا
 اور پھر تیزی سے مڑ کر دروازے سے باہر آ گیا۔ اس راجپوت کو سلام کر
 کے وہ واپس پارکنگ میں چلا گیا۔ کار ڈرائیور نے دروازہ کھولا تو وہ
 کار کی عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ ڈرائیور نے دروازہ بند کیا اور پھر گھوم
 کر وہ ڈرائیونگ سیٹ پر آکر بیٹھ گیا۔

"تھیرے کب جا رہے ہیں" رام دیو نے ڈرائیور سے کہا تو ڈرائیور
 نے اجابت میں سر ہلاتے ہوئے کار کو سولہ اور پچاس کی طرف چھ
 گیا۔ رام دیو نے کب جا کر پہنچے پلانے کا سوچا تھا کیونکہ ایک لحاظ
 سے اس کا کام ختم ہو گیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد کار کب میں داخل ہوئی
 اور پھر اس کے مین گیٹ کے سامنے رکی تو رام دیو کار سے نیچے اترا اور
 تھوڑے قدم اٹھاتا گیٹ کی طرف چلا گیا۔ گیٹ پر موجود دربان نے
 جھٹک کر اسے سلام کیا اور ٹیبلٹ کا دروازہ کھول دیا۔ رام دیو سر ہلاتا
 ہوا داخل ہوا اور پھر وہ لپٹے لئے قفسوں کے کمرے کی طرف چھٹا
 جا گیا۔ دروازہ کھول کر وہ کمرے میں داخل ہوا اور ایک کرسی پر بیٹھ
 گیا۔ سیدہ اٹھایا اور وہ خبریں کر رہے تھے۔

"نہیں۔ رام دیو سر" دوسری طرف سے ایک موبائل

"نہیں۔ سیشنل پبلس ان کے سامنے آئی ہے۔ ہم اس سٹیشن پر پہنچے ہیں۔
 میں کوئی غلطی باقی نہیں رہتے رہا پہلے۔ تب ابھی خاموش رہا۔
 وزیراعظم نے کہا کہ اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر کمرے میں جیسی رہیں گے۔
 رام دیو نے کہا۔

ایا تھا اس لئے اس کا انتظار تھا کہ اسے جی اس کار میں پہنچا کر ان
 سب کا اگلے ہی غاص کر دیا جائے لیکن پھر ایک سب لوگ اس
 کار سے لاسب ہو گئے اور ابھی معلوم ہوا کہ چارٹرڈ طیارے کے
 دروازے وہ پکڑیا پہنچ گئے ہیں اور اس کے ساتھ ہی دروازے کے اندر
 پکڑیا میں سیشنل پبلس کے تمام آدمیوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔
 میں نے گروہ ہمارے ساتھ کیا تو انہوں نے بتایا کہ وہ کوئی قریب
 دور کے کام ہمارے کام کر رہے ہیں۔ سب کام مکمل ہو جانے کا
 پھر یہ چھ لوگ تو کیا پورے پکڑیا کے مسافروں کا غاص کر دیا
 جائے گا۔ میں نے انہیں بتایا کہ یہ کام فوری طور پر ہونا چاہئے کیونکہ
 ہمارا مشن مکمل ہوتا ہے لیکن انہوں نے اٹھ کھڑے ہوئے۔ رام دیو
 نے خود ہاتھ لگے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نہی بل۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ کچھ پہنچتے تھے وہ نہیں۔
 اب وہ گروہ میں ان سے کچھ کچھ بھی نہیں چاہتا اس لئے اس
 ہو سکتا ہے کہ ہم مبینوں کو مشن پر روانہ کر دیں۔" وزیراعظم
 نے کہا۔

"نہی سر۔ تب پہلے وہی تو اس مشن پر سیشنل پبلس اس کے سامنے
 کرے۔" رام دیو نے کہا۔

"نہیں۔ سیشنل پبلس ان کے سامنے آئی ہے۔ ہم اس سٹیشن پر پہنچے ہیں۔

میں کوئی غلطی باقی نہیں رہتے رہا پہلے۔ تب ابھی خاموش رہا۔
 وزیراعظم نے کہا کہ اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر کمرے میں جیسی رہیں گے۔
 رام دیو نے کہا۔

کرے سو پر فیاض کا۔ بے چارہ مجھے اجازت دے کر صوبہ ملتان چلا گیا۔
 رہتا ہے۔۔۔ عمران نے جواب دیا تو سلسلے چلتا ہوا بلیک لکس میں
 اختیار سسکرا دیا۔

۔ صوبہ ملتان۔ کیا مطلب ہوا اس کا۔۔۔ ناثران نے چونک کر پوچھا۔

۔ اے جیسے اتنی مرنی میں نہیں آتی۔ صوبہ کا مطلب ہوتا ہے
 اللہ تعالیٰ کے نزدیک اور ملتان کا مطلب ہوتا ہے اجر دیا گیا۔ اس کا
 مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے اس کا اجر و ثواب دے گا۔۔۔ عمران نے
 وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

۔ اس کا مطلب ہے کہ تب نے سو پر فیاض کو آج تک اس کا
 مطلب نہیں بتایا اور سرکاری فون میں قیامت پر اسے ثواب کی
 بجائے عذاب ہی ملے گا۔۔۔ ناثران نے ہنستے ہوئے کہا۔

۔ اے۔۔۔ اے۔۔۔ تم نے بتا دیا اس کا مطلب۔ بے چارہ لپٹے
 بگ تو خوش رہتا ہے۔ بہر حال رپورٹ کیا ہے۔۔۔ عمران نے
 کہا۔

۔ عمران صاحب۔ میں نے رام دیو کو آفسیڈر کلب کے ایک
 کمرے سے اخرا کیا تھا اور پھر اس نے زبان کھول دی۔ اس کے
 مطابق نو منتخب وزیراعظم رام ناتھ پاکیشیا کے رئیس میاں سے بے
 حد خوف ہیں اور اس میاں کی لیڈر ٹری جو پاکیشیا کے پہاڑی
 علاقے میں ہے جہاں کرنا چلتے ہیں۔ کافرستان کی ملٹری اٹیلی جس

کر اس نے خبر نہیں کرنے شروع کر دی۔

۔ ناثران بول رہا ہوں۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف
 سے ناثران کی آواز سنائی دی۔

۔ علی عمران ایم ایس سی۔ ائی ایس سی (آکس) شکر پورٹ بول
 رہا ہوں۔ عمران نے دھپے خصوص لگے ہیں کہا۔

۔ عمران صاحب۔ میں نے آپ کے فلیٹ پر فون کیا تھا۔ وہاں
 سے سلیمان نے جواب دیا کہ تب ابھی اٹھ کر کہیں گئے ہیں۔
 ناثران نے کہا۔

۔ سرکاری فون کاش کرنا چاہتا ہے اور تم تو جانتے ہو کہ آج کل
 پاکیشیا میں سارا سسٹم بلوں کی لٹائی کا ہے۔ ہر آدمی بلوں کے
 خوف سے سارا ہسپتہ تر کر لایا رہتا ہے اس کے باوجود سارے بل
 ادا نہیں ہو سکتے۔ کوئی نہ جاتا ہے اور گھر والے جس
 دھولے سے کلشن کھانے کے لئے بیٹھ جاتے ہیں۔ عمران نے
 زبان دھس ہو گئی اور دوسری طرف سے ناثران کے ہنسنے کی آواز
 سنائی دی۔

۔ تو ب آپ وائٹل منزل سے فون کر رہے ہیں۔ ناثران نے
 کہا۔

۔ اے۔۔۔ اے۔۔۔ خدا کا خوف کرو۔ یہ تو دیکھ ہی رہا ہے
 صاحب بن کر بیٹھا رہتا ہے۔ بھال ہے جو ایک پیہ بھی اور کا اور
 کرے اور تم کہہ رہے ہو کہ مجھے فون کرنے دے گا۔ یہ تو اللہ کا

ہمارے سے پاکیشیا لگا دیا۔ اس رام دیو نے بتایا کہ اسے جب اس کی رپورت ملی تو اس نے پردت سے بات کی لیکن پردت نے اسے یہ کہہ کر ٹال دیا کہ وہ کاشام کا صدیوں پرانا جادو دھارہ زندہ کر رہا ہے۔ جب یہ جادو زندہ ہو جائے گا تو پھر وہ صرف پاکیشیا سکھٹ سکرے گا۔ سردس جگہ پاکیشیا کے تمام مسلمانوں اور پھر کافرستان کے تمام مسلمانوں کا خاتمہ آسانی سے کر دے گا اور وہ خود بھی پوری دنیا پر حکومت کرنے لگے گا۔ اس نے رام دیو کو بتایا کہ کاشام جادو کی شکلیں روزانہ کم از کم دس مسلمانوں کو ہلاک کریں گی۔ اس کے بعد رام دیو وزیراعظم سے ملا اور اس نے انہیں پردت کے بارے میں رپورت دی تو وزیراعظم نے کہا کہ پردت جو تکہ ان کا گرو ہے اس لئے وہ اسے کچھ نہیں کہہ سکتے اور اب وہ خود کسی اور ایجنسی کو مبالغہ بیارہی جہاد کرنے کے مشن پر نکالیں گے۔ رام دیو نے انہیں کہا کہ سیکرٹری ایجنسی یہ کام کرے گی جین وزیراعظم نے انکار کر دیا ہے۔ یہ رپورت ہے اس رام دیو کی طرف سے۔ ناظران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

اس رام دیو کے کارستانی سیٹ اب کے بارے میں کیا کیا ہے تم نے۔ عمران نے پوچھا۔

اس سیٹ میں کا پورا سیٹ اب ختم کر دیا گیا ہے۔ عمران صاحب۔ البتہ اب میں انہیں میزائل کے سسٹم میں حریف کو اطلاع دے رہا ہوں۔ ناظران نے کہا۔

نے انہیں اس کی لوگیشن و فوج کی رپورت دے دی ہے لیکن کافرستان کے صدر نے انہیں کہہ دیا ہے کہ جب تک پاکیشیا سکھٹ سردس کا خاتمہ نہ کر دیا جائے ان کا کوئی مشن کامیاب نہیں ہو سکتا۔ جس پر تو مقتبہ وزیراعظم نے ایک سیکرٹری ایجنسی بھائی اور رام دیو جو ملٹری اتیلی جنس میں تھا اور ان کا دور کارشت دار بھی ہے اسے اس سیکرٹری ایجنسی کا سربراہ بنا دیا۔ اس ایجنسی کے دستے پاکیشیا سکھٹ سردس کا سربراہ صفور کے دستے لگایا گیا لیکن ان کی درست تعداد کا علم نہ ہو سکا جبکہ اور وزیراعظم صاحب بے حد بددی میں تھے اس لئے جب رام دیو نے انہیں رپورت دی تو ساتھ ہی فوج دے دی کہ ان کے گروہ اگر اپنی شکلیں کی مدد سے تھوڑے پتا دیں تو سیکرٹری ایجنسی میں سب کا خاتمہ کر دے گی لیکن وزیراعظم صاحب کے ذہن میں یہ آئیہا گیا کہ اگر ان کے گروہ جی کا نام بدلتا ہے۔ شکر ہے اور کاشام پہاڑی علاقے کے نزدیک واقع ہے علاقے کے سب سے بڑے مسجد کے پردت ہیں اگر اپنی شکلیں کے دستے پاکیشیا سکھٹ سردس کا خاتمہ کر دیں گے تو پاکیشیا والوں کو اصل بات کا علم نہ ہو سکے گا۔ اس کے بعد اس پردت نے اپنی شہابی جاتوں کے دستے پاکیشیا سکھٹ سردس کو اطلاع کے سہاں کاشام پہنچا دیا جبکہ تب ابھی باقی رہتے تھے۔ پھر فوج نے مجھے کال کر کے بتایا تو میں نے تب کی ہوا کے مطابق وہاں کارروائی کی اور پاکیشیا سکھٹ سردس کے عمران کو وہاں سے نکل کر چاروا

”چیف کو اس کی اطلاع پہلے سے ہے۔ البتہ تم سے معلوم کر چاہیے کہ اطلاع دو کہ کارستانی وزیراعظم کس پجنس کو اس مشن روانہ کر رہے ہیں اور اس کی کیا تفصیل ہے۔“ عمران نے کہا۔
”ٹھیک ہے۔“ سرے آؤںی کام کر رہے ہیں اور جیسے ہی کہ اطلاع ملی میں چیف کو رپورٹ دے دوں گا۔“ ناظران نے کہا۔
”اوکے۔“ شگرے۔“ عمران نے کہا اور ریسورسز دیکھ دیا۔
”ایکس میڈی مشن کو ہمیں ہر صورت میں مدد کنا ہو گا۔“ صاحب نے بلیک نونے کہا۔

”ہاں۔ اس سلسلے میں سرور سے ہمت کرتا ہوگی ورنہ ہم نہ تک وہاں پہنچ سکتے ہیں۔“ جب ناظران کی طرف سے کوئی ام لے گی تو پھر دیکھا جانے گا۔“ عمران نے کہا تو بلیک نونے اجیت میں سرگرا دیا جبکہ عمران نے ایک بار پھر ریسورسز دیکھا کہ اس خبر پر کسی کرنے شروع کر دیتے۔

”واحد بل رہا ہوں۔“ دوسری طرف سے سرور اور ن سٹائی دی۔

”حقیر فکیرے نکسیر۔“ بندہ ناظران علی عمران ایم ایس سی۔ ایس سی (آکسین) کو اگر اجازت ہو تو سلام پیش کرے۔“
”کی زبان دواں ہو گئی۔“

”اجازت ہے۔“ سرور نے کہا تو بلیک نونے نے ایم معاملات میں سرور ہیں اور صرف غلامی ہی ایسا معاملہ ہو سکتا مسکرا دیا۔

”اس اجازت پر میں ہے۔“ مسکرا دواں اور سرے لے اواز ہے کہ حضور فطی گنجد۔“ سوتی عور۔“ عمران کی زبان ایک بار پھر دواں ہو گئی لیکن وہ بولے بولے رک گیا کیونکہ دوسری طرف سے ریسورسز دیکھ دیا گیا تھا۔

”اے۔“ ایسی تو میں نے سلام پیش نہیں کیا۔ ایسی تو میں اجازت دینے کا شکر ادا کر رہا تھا۔“ عمران نے منہ ہلاتے ہوئے کہا تو بلیک نونے نے ہاتھ اٹھا کر نہیں چا۔ عمران نے کریڈل دیا اور پھر نون آئے پر اس نے دوبارہ خبر پر کسی کرنے شروع کر دیتے۔

”واحد بل رہا ہوں۔“ اگر تم عمران ہو تو پانچ تقریرات کرد۔ میں اجاتی ایم معاملات میں سرور ہوں۔“ دوسری طرف سے سرور نے اجاتی تہذیب لکے میں کہا۔

”مجھے اگر چیف ایسا معاملہ فہموسی بتاتا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ میں ماضی ہوں اور باطل بھی اور یہی وہ شرائط ہوتی ہیں نکاح کے گواہان کی اس نے آپ میری خدمات حاصل کریں۔ میں پوری دنیا تو ایک طرف افرات میں بھی گواہی دوں گا کہ آپ نے واقعی نکاح کیا ہے۔“ عمران کی زبان ایک بار پھر پل چلی۔

”نکاح۔ گواہ۔“ کیا جہاد اور داغ واقعی غراب ہو گیا ہے۔“ سرور اور نے اجاتی فہموسی لکے میں کہا۔

”اے۔“ اے۔“ آپ ابھی خود ہی تو کہہ رہے تھے کہ آپ اجاتی ایم معاملات میں سرور ہیں اور صرف غلامی ہی ایسا معاملہ ہو سکتا

ہے کہ جیسے اجتماعی اہم کہا جاسکتا ہے۔ - عمران نے کہا تو وہ دوسری طرف سے سرواڑہ ہے ایسی کے اندر میں جس چلے۔

- تم سے تو واقعی ناراض بھی نہیں ہوا جاسکتا اور تم نہیں کہیں تک پہنچ جاتے ہو۔ بہر حال بناؤ کیا مسئلہ ہے۔ - سرواڑہ۔

کہا۔

- سید اعلیٰ ایکس کا تجربہ ابھی حال ہی میں کیا گیا ہے۔ اس کارستانی کام ہے۔ - جیسی بھی ہو رہے ہیں اور انہوں نے اس

یہاں بھی کو عید کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ - ہمیں اس مسئلے پر

ادھائی ضرورت مل رہی ہیں اس لئے فی الحال آپ وہاں کی سکیورٹی

کو الٹ کر دیں۔ - جسے ہی اس معاملے میں مزید پیش رفت ہو گی۔

چیف اس کا بددعا کر دیں گے۔ - عمران نے کہا۔

- - تو اجتماعی سرخس معاملہ ہے۔ کیا جہاد اہمیت اس

کوئی حتی بددعا نہیں کر سکتا۔ - سرواڑہ نے پریشان ہو۔

ہوئے کہا۔

- "چیف کے کوئی کام کر رہے ہیں۔ ابھی کارستانی نے کر

دیکھی کہ اس مٹنے پر تعینات کرنا ہے۔ - جسے ہی اس بارے

اطلاع ملی تو وہ اس کا بددعا کر دیں گے لیکن اس سے پہلے ہمارے

صرف نگرانی نہیں کی جاسکتی۔ - عمران نے کہا۔

- "اوکے۔ ٹھیک ہے۔ - میں وہاں ریٹائرڈ کر ادیتا ہوں۔ - یہ

میری طرف سے اپنے چیف کو وہ خواہش کر رہا کہ پاکیشیا کے

سید اعلیٰ اجتماعی اہمیت رکھتے ہیں۔ - سرواڑہ نے کہا۔

- ٹھیک ہے۔ - آپ کا یہ کام یہی تک پہنچا دیا جائے گا۔ - عمران

نے کہا۔

- "فکر ہے۔ - سرواڑہ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ قائم

ہو گیا تو عمران نے بھی ایک طویل سانس لیچے ہوئے وسیع روک دیا۔

- عمران صاحب۔ - سرواڑہ دوست کہہ رہے ہیں۔ - اس سید اعلیٰ

یہاں کی طاقت کے لئے ہمیں وہاں کام کرنا چاہئے۔ - ہو سکتا ہے

کہ ہمارے کو اطلاع ہو میں ملے اور کارستانی وہاں کام دیکھا جائیں۔ -

بلکہ نہ روئے کہا۔

- تو ٹھیک ہے۔ - تم وہاں نعمانی اور مدنی کو اپنے جھٹ کر دو۔

- عمران نے کہا تو بلکہ نہ روئے شبہات میں سر ہلا دیا۔

- عمران صاحب۔ - ہمارے کی اس اطلاع کا آپ نے کوئی نوٹس

لیا ہے یا کہ کلام جادو کو دعوہ کیا جا رہا ہے جس سے صرف پاکیشیا

سکے اس میں بلکہ سینکڑوں مسلمانوں کا بھی روزانہ خاتمہ کیا جاسکتا

ہے۔ - بلکہ نہ روئے مدنی کے غامض ہونے کے بعد کہا۔

- "ایسا ہوتا ممکن ہی نہیں ہے۔ - اگر ایسا ہوتا تو اب تک دنیا میں

مسلمان قتل ہو چکے ہوتے۔ - شیطانی طاقتیں تو کوشش کرتی ہی رہتی

ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی قدرت کے سامنے ان کی تمام شیطانی چالیں

ناکام ہو جاتی ہیں۔ - ویسے بھی یہ ہمارا کام نہیں ہے۔ - یہ شر کی طاقتوں

کا کام ہے۔ - عمران نے کہا تو بلکہ نہ روئے شبہات میں سر ہلا دیا۔

ہوا۔ تھوڑی دیر بعد سفید ریش چرگ نے سبق مکمل کر دیا اور پھر
بچوں کو چینی دے دی۔ بچوں نے پیارے پیارے کئے اور انہیں ملاؤں
میں بھر کر کے رطوں سمیت ایک الماری میں رکھا اور پھر سب باری
پانی سلام کر کے کمرے سے باہر چلے گئے۔

• السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔۔۔ نوحمان نے سفید ریش
چرگ سے مخاطب ہو کر کہا۔

• وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کیسے آیا ہوا سلام حسین۔
کوئی خاص بات۔۔۔ سفید ریش چرگ نے مسکراتے ہوئے کہا۔
• سچ پر واضح اللہ صاحب نے مجھے بھیجا ہے۔۔۔ نوحمان نے
خود بخود کہے میں کہا۔

• اچھا۔ کیوں۔ سفید ریش چرگ نے بے تک کر پوچھا۔
• میں کا پیغام ہے کہ یہاں کالرسٹن میں کلام جادو کو دوبارہ
دعا کرنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ تب ان کو روکیں۔
نوحمان نے اس طرح خود بخود کہے میں کہا تو سفید ریش چرگ
بے تک چلے۔

• کلام جادو کو روک دیا جا رہا ہے۔ مگر کون کر رہا ہے۔۔۔ سفید
ریش چرگ نے بے تک کر پوچھا۔

• انا کال ملانے کا چارہ دات ہرے شکر۔۔۔ وہ دیکھ بھی شیطان کا
بیٹا ہے اور لپٹے ملانے میں خاصا مانتور کھا جاتا ہے۔ شیطان نے
اسے کلام جادو روک دینے پر کسایا ہے۔۔۔ نوحمان نے جواب

ایک خلعے وسیع کمرے میں فرش پر پڑھائیں بھی ہوئی تھیں میں
یہ چھوٹی عمر کے قریب اور توکیاں لڑائی میں رطوں پر دنگے چلتے میں
مصرف تھیں۔ ان کی تعداد پچاس کے قریب تھی۔ سلسلے ایک
بھاری جسم کے سفید پوش صاحب پہنے ہوئے تھے۔ انہوں نے سفید
رنگ کا لباس پہنا ہوا تھا جس پر ٹیلے سے رنگ کی دھبہ تھی۔
سر پر سرخ اور سفید خاتون والا بادل بھرا ہوا تھا اور ان میں کو
لڑائی میں چھوڑا ہے تھے۔ ان کی سفید رنگ کی دھبہ ان کے سینے
تک آ رہی تھی کہ لپٹا کر کے کے کٹے دھالے سے ایک نوحمان
احد مائل ہوا۔ اس کی سیلہ رنگ کی دھبہ تھی اور اس نے سر
پکڑی میں پاندی ہوئی تھی اور سفید رنگ کی دھبہ لپٹیں اس نے جن
ہوئی تھی۔ اس نے احد مائل ہو کر اجماعی خود بخود احد میں اس
سفید ریش چرگ کو سلام کیا اور پھر ایک طرف مٹاؤں ہو کر بیٹے

دیا۔

”یہیں۔ دیوٹی تو سید چراغ شاہ صاحب کی ہے کہ وہ ایسے نو
ہونے چاہو کہ دوبارہ زندہ ہونے سے روکیں۔ انہوں نے قہر
میرے پاس کیوں بھیجا ہے۔“ سفید ریش چرگ نے جواب دیا۔
”اے کاہل ہے کہ یہ چارہ مسلمانوں کے لئے اجنبی خطرناک۔
اسے زندہ ہونے سے کپ ہی روک سکتے ہیں۔ وہ تو اس وقت میرے
کام کر سکتے ہیں جب یہ زندہ ہو جائے گا اور اگر یہ زندہ ہو گیا تو یہ
اسے ختم کرنے کے درمیان ہے شہر مسلمان ہلاک کر دیتے جانے
میں اس لئے بہتر یہی ہے کہ اسے مرے سے زندہ ہی نہ ہونے
جائے۔“ تو جوان نے خود ہاتھ لگے میں کہا۔

”یہ خبر۔ بات تو شاہ صاحب کی نصیحت ہے۔ تم جلا۔ میں اس
مصلحت کو دیکھتا ہوں۔“ سفید ریش چرگ نے کہا تو نوجوان
الٹا۔ اس نے جسے خود ہاتھ انداز میں سلام کیا اور مجھے مڑ کر کہ
سے باہر چلا گیا۔ سفید پوش چرگ نے جب سے ایک مسجد نکلی
اسے ہاتھ میں لے کر انہیں نے آنکھیں بند کیں اور تسبیح چسکا شہر
کر دی۔ کالی درخت تسبیح چسکے کے بعد انہیں نے ایک طویل
سانس لیٹے ہوئے آنکھیں کھولیں۔ تسبیح کو انہیں نے پھانسی پر رکھا
تقریباً پانچ منٹ بعد کمرے کے دروازے سے ایک لمبے قد اور بھاری
جسم کا آدمی اندر داخل ہوا اس کی چھوٹی سفید ریش قمی اور سرے
پل بھی برف کی طرح سفید تھے لیکن آنکھوں میں تیز سرفی تھی۔

”اسلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ کیا میں حاضر ہو سکتا
ہوں۔“ آتے والے نے دھیرے دھیرے میں ہی روک کر سر
جھکاتے ہوئے کہا۔

”وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ آؤ اندر آ جاؤ۔“ سفید
ریش چرگ نے نرم لہجے میں کہا تو وہ آدمی اندر داخل ہوا اور اس
سفید ریش چرگ کے سامنے دو لڑکوں ہو کر بیٹھ گیا۔

”علم فرمائیے۔“ آتے والے نے نظریں جھکاتے ہوئے کہا۔
”روشن علی۔ تم فاکل کے علاقے کے جسے چھوٹے پنڈت
ہرے شکر کو بلاتے ہو۔“ سفید ریش چرگ نے کہا۔
”جانتا ہوں۔“ روشن علی نے جواب دیا۔

”وہ میرے بچے ختم کئے جانے والے کا ختم چاہو کہ دوبارہ زندہ
کرنے کی کوشش کر رہا ہے اور اگر یہ چارہ زندہ ہو گیا تو بے شمار
مسلمان ہلاک ہو جائیں گے۔ ہم پہنچتے ہیں کہ اس پنڈت کو ہی ختم
کر دیا جائے تاکہ یہ معاملہ ہمیں ختم ہو جائے۔“ سفید ریش
چرگ نے کہا۔

”علم کی تعمیل ہو گی حضرت۔“ لیکن۔۔۔ روشن علی کچھ کہتے کہتے
رک گیا۔

”لیکن کیا۔“ سفید ریش چرگ نے چونک کر پوچھا۔
”پنڈت ہرے شکر کے خاتمے کے بعد شیطان کا لڑا کسی اور کو یہ
کام سونپ دے گا جبکہ پنڈت ہرے شکر کو زندہ آدمی ہے۔ اس کا خاتمہ

کسی بھی وقت کیا جاسکتا ہے لیکن اور آدمی کس طرح کا ہو۔ آپ بہت کچھ سیکھتے ہیں۔ روشن علی نے جواب دیا۔

”تم نے جو نقشہ ظاہر کیا ہے وہ جیل سے باہر سے دیکھا گیا ہے۔ پانڈت نے کامیاب جادو کو دہرایا کرتے کے تمام انتظامات مکمل کر لے لیے اور کل وہ اس کا پانچواں آغاز کر رہا ہے اس لئے اس کا فوری خاتمہ ضروری ہے۔ اس کے بعد اگر شیطاں زمین نے کسی آدمی سے کام لینا چاہا تو پھر ایسے بھی دیکھ لیں گے۔ سفید ریش چدرنگ نے کہا۔ حکم کی تعمیل ہوگی۔ روشن علی نے کہا۔

”جدا آدمی یہ کام کر کے ہمیں صبح کی غلا سے پہلے اطلاع دو۔ سفید ریش چدرنگ نے کہا تو روشن علی اٹھا اور اس نے سو دیا آدمی میں سلام کیا اور پھر دو آدمی کی طرف چلا گیا جبکہ سفید ریش چدرنگ نے بھائی پر دیکھ کر ہنسی بھری نگاہوں میں دیکھی اور پھر ان کو الماری سے قرآن مجید اور رحل نکال کر انہوں نے رحل سلنے کے کہہ کر کھولی اور اس پر قرآن مجید رکھا اور اسے کھول کر پوچھی آواز میں نکالت کرنا شروع کر دی۔ صبح کی آواز سے کچھ پہلے انہوں نے نکالت غم کی سڑتوں میں کہ وہاں لطف میں رکھ کر رحل صیت الہی کہ المادی میں رکھا اور دائیں آکر اپنی جگہ پر بیٹھ گئے۔ اس نے دو آدمی پر روشن علی کو دیکھا۔

”آؤ روشن علی۔ ہم تمہارا ہی انتظار کر رہے تھے۔ سفید ریش چدرنگ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے۔ روشن علی نے کہا۔ ٹھیک ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اس کی جزا دے گا۔ سفید ریش چدرنگ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے باہر سے آواز سنی دینے لگی تو سفید ریش چدرنگ اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ پھر وہ کمرے سے نکل کر صحن میں آئے تو جہاں میں بیسیں بھائی آدمی جمع ہوئے تھے۔ سب بھائی آدمی کی قمی۔ آواز کے بعد سفید ریش چدرنگ نے امانت کر آئی اور غلا کی آواز سننے کے بعد جب تمام غلا کی جگہ ملے تو روشن علی نے بھی امانت طلب کی تو سفید ریش چدرنگ نے اسے امانت دے دی اور پھر وہ خود بھی سب کے دو آدمی کی طرف چلا گئے۔ قہریزی وہ وہ سب سے باہر آ گئے۔ یہ ایک بھائی قصب تھا۔ وہ پیل پتلے ہونے ایک چھوٹے سے بازار میں بیٹھ گئے جہاں چالیس پچاس چھوٹی بڑی دکانیں تھیں۔ لوگ انہیں سو دیا آدمی میں سلام کرتے تو وہ مسکراتے ہوئے سلام کا جواب دینے آگے بڑھتے جے بار بڑھتے۔ سب سے آخر میں مٹی کے برتنوں کی ایک دکان تھی۔ دکان میں ایک اوجھ مڑ آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ وہ سفید ریش چدرنگ کو دیکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔

”نئے غلا پتل مل صاحب۔ میں آپ کا ہی انتظار کر رہا تھا۔ اوجھ مڑ آدمی نے سلام دعا کے بعد مسکراتے ہوئے کہا۔

”آپ صبح کی غلا کے لئے تشریف نہیں لائے اس لئے میں خود حاضر ہوا ہوں۔ سفید ریش چدرنگ نے دکان کی سائیل سے اٹھ

روشن علی کاغذ درست ہے۔ شیطان حسین واقعی اس معاملے میں دلچسپی لے رہا ہے اور ہم اسے مستقل تو نہیں روک سکتے اور کاشام جلاہ ایک بار پھر زندہ ہو کر پھیل گیا تو پھر حسداتوں کو ہاتھوں سے پھانسا خاصا مشکل ہو جائے گا۔ اوجھ عمر کھارنے کا۔

ابھی نے تو میں آپ کے پاس حاضر ہوا ہوں۔ آپ اس بارے میں کچھ تو بتا کریں۔ فلائنگ صاحب نے کہا۔ ایک صورت تو یہ ہے۔ میں میں ہے کہ میں کاشام پہلا ہی سلسلے کے گرد حسد قائم کر دوں۔ اگر جلاہ زندہ بھی ہو گیا تو اس حسد سے باہر نہ نکلے گا۔ اوجھ عمر کھارنے کا۔

نیشنل فیملی وین صاحب۔ یہ حسد تو زیادہ عرصہ تک قائم نہیں رہے گا۔ اس کی تو ایک معیار ہوتی ہے۔ فلائنگ صاحب نے کہا۔

ہاں۔ اس کی معیار زیادہ سے زیادہ دو سال تک ہے اور مسئلہ یہ ہے کہ اگر جلاہ زندہ ہو گیا تو پھر اس کے دوبارہ خاتمے کے لئے روشنی علی نے خوش فہم کیا تھا کہ اس معاملے میں شیطان دھوکہ دہی اور روحانی جدوجہد کرتا چلے گی اور ہم روحانی نہیں بے حد دلچسپی لے رہا ہے۔ اب وقتی طور پر تو اس کام کو روک دیا جائے تو کر سکتے ہیں لیکن دہائی جدوجہد ہمارے اس سے باہر دیا گیا ہے لیکن شیطان ہمیں لپٹے کسی اور جگہ کو کام سوچ رہا ہے۔ نیشنل فیملی وین صاحب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

ہاں۔ ان سے کہیں بات کی جائے۔ فلائنگ صاحب نے

داخل ہوتے ہوئے کہا۔ میں نے عصر کی نماز تو راج گھر میں ادا کی ہے۔ ابھی واپس آیا ہوں۔ اوجھ عمر نے کہا تو بدگ فلائنگ نے طبیعت میں سر ہل دیا اور پھر وہی چلی ہوئی ایک بھائی پر بیٹھ گئے۔ اوجھ عمر بھی اپنی گدی پر بیٹھ گیا۔

آپ کو معلوم ہے کہ میں نے روشنی علی کے فلسفے بظاہر سے شکر کاغذ کر دیا ہے کیونکہ کاشام جلاہ کو دوبارہ زندہ کرنا پڑتا تھا۔ فلائنگ صاحب نے کہا۔

ہاں۔ اسی لئے تو مجھے فوری راج گھر جانا چاہی تھا کیونکہ روشنی علی کو اس کام سے روکنے کے لئے راج گھر کے بھوت پر پارم کو حکم دیا گیا تھا اور آپ جانتے ہیں کہ کالی کا یہ دھوکہ ہے اور کالی کے پاس شیطان جنوں کی ایک بہت ہی جماعت موجود ہے اس نے روشنی علی کو روک سکتے تھے لیکن میں نے اس جماعت کو روک کر آنے سے روک دیا اور اس طرح روشنی علی کامیاب ہو گیا۔ اوجھ عمر کھارنے کا۔

روشنی علی نے خوش فہم کیا تھا کہ اس معاملے میں شیطان دھوکہ دہی اور روحانی جدوجہد کرتا چلے گی اور ہم روحانی نہیں بے حد دلچسپی لے رہا ہے۔ اب وقتی طور پر تو اس کام کو روک دیا جائے تو کر سکتے ہیں لیکن دہائی جدوجہد ہمارے اس سے باہر دیا گیا ہے لیکن شیطان ہمیں لپٹے کسی اور جگہ کو کام سوچ رہا ہے۔ نیشنل فیملی وین صاحب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

کہا۔ ٹھیک ہے۔ میں معلوم کرانا ہوں۔ فیصلہ فیصلہ
صاحب نے کہا کہ میرا نہیں نے آنکھیں بند کر لیں۔ وہ تو
صاحب خاموش بیٹھے رہے۔ کالی پیر ہوا نہیں نے آنکھیں کھول دیں
"سید پران غلام صاحب سے تفصیلی بات ہو گئی ہے۔ وہ آپ
فکر پر ہوا کر رہے ہیں کہ آپ نے فوری طور پر اس بارہ کو
ہونے سے روک دیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے کہا ہے کہ
کلام بھلائی سلسلے کے گرد حصار قائم کر دیں اور اگر یہ بارہ وہی
گیا تو ان کے پاس پاکیشیا سے جو لوگوں کی ایک ایسی جماعت
ہیں کی حد سے وہ اس کا وہ بارہ خاتمہ کرادیں گے۔ انہوں نے
سلسلے میں کسی علی عمران نامی آدمی کا نام لیا ہے۔ دیکھئے ان کا آپ
ہے کہ اس بارہ کو وہ بارہ زندہ ہونے سے ہر قیمت پر
جائے۔ فیصلہ فیصلہ دیں صاحب نے وہ فیصلہ فیصلہ صاحب
کاٹھ بھر کر کہا۔

کہوش تو کی جا سکتی ہے۔ بات تو یہ ہے کہ تھالی کو منہ
دی ہو گا۔ تپے۔ مزہب کی غلام کا وقت بھی قریب ہے
ملش صاحب نے اٹھتے ہوئے کہا۔

تپ پلینے میں دکان بند کر کے آ رہا ہوں۔
فیصلہ فیصلہ صاحب نے کہا تو غلام ملش صاحب سلام کر کے دکان
باہر قسے اور پھر مسجد کی طرف چمٹے چلے گئے۔

کارستان کے صدر لیڈر خصوصی آفس میں موجود تھے کہ انہیں
وزیراعظم کی آمد کی اطلاع دی گئی تو انہیں آفس میں ہی بیٹھ گھسٹنے کا کہہ
دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ وہاں کھڑے ہوئے اور وزیراعظم داخل ہونے تو صدر
نے اٹھ کر ان کا استقبال کیا۔

تپ نے ہنگامی طور پر بتوایا ہے۔ کوئی خاص بات۔ وزیراعظم
نے کرسی پر بیٹھے ہوئے کہا۔

ہیں۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ آپ نے پاکیشیا میں مزاحمت ایس
کی بیداری کی حمایت کے لئے جو بجٹ گھماتے تھے انہیں ہلاک کر
دیا گیا ہے اور ان سے ایسی دستاویزات بھی پاکیشیائی حکام کو ملی ہیں
جن سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ان کا تعلق کارستان سے ہے۔
صدر نے قہرے بازو شکار سے لے میں کہا۔

تپ کو کیسے اطلاع ملی ہے۔ مجھے تو ابھی تک اطلاع نہیں ملی۔

• پاکیشیا کے صدر نے مجھے جیسے انتہائی ڈھکی چھپی کر کے انکار کیا۔
دوبارہ ایکس میڈیا کی لیبارٹری پر حملہ کر کے کی کوشش کی گئی تو یہی
کھا جانے لگا کہ سہارہ ختم ہو گیا ہے اور پھر کارستان کی برقی
میڈیا کی لیبارٹری اور فیکٹری دونوں کاغذ کیا جاسکتا ہے۔۔۔ صدر
نے یہ سہارا جاتے ہوئے کہا۔

•۔۔۔ اب۔۔۔ انہیں کیسے معلوم ہو گیا اس بارے میں۔۔۔ یہ تو ٹپ
سکھت ہے۔۔۔ دنِ اعظم نے اچھلے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر
اجنبی حیرت کے تاثرات ابھرتے تھے۔

• تب ابھی اس سیٹ پر آئے ہیں۔ تب کو معلوم نہیں ہے کہ ہر
جگہ کی جھپیاں ایسے مداخلت پر کام کرتی رہتی ہیں۔ جس طرح
ہمیں ایکس میڈیا کی لیبارٹری کے بارے میں رپورٹ ملی ہے اس
طرح انہیں بھی برقی میڈیا کے بارے میں تفصیلی رپورٹ ملی
گئی ہو گی۔۔۔ صدر نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔

• تب کی بات درست ہے۔ تو پھر کیا کیا جاتے۔ تب مشورہ
دیں۔۔۔ دنِ اعظم نے کہا۔

• میں نے پاکیشیا کے صدر کو کہہ دیا ہے کہ آئندہ سہارے پر پورا
یہ عمل کیا جائے گا اس لئے فی الحال آپ بھی اس معاملے کو دیکھتے
ہیں۔ سب ہمارا برقی میڈیا کی خصوصیت تھوڑی سی جیسا کہ سہارہ ہو
جاتے گا تو پھر ہم اپنی ایکس میڈیا کے بارے میں کوئی خصوصی
مشن قریب دیکھ گئے۔ ایسا مشن کہ ہمارا کام بھی ہو جائے اور

دنِ اعظم نے چونک کر اندھ حیرت میرے لئے میں کہا۔

• پاکیشیا کے صدر نے ہاتھ لائن پر سرکاری طور پر احتجاج کیا ہے
آپ کے اہلب سے پہلے پاکیشیا سے ہمارا ایک سہارہ ہوا تھا کہ
ایک دوسرے کے ساتھ میڈیا سلائی میں اگر تھکن نہیں کرے
تو ایک دوسرے کی مخالفت بھی نہیں کریں گے۔ یہ سہارہ اس
لئے کیا گیا تھا کہ کارستان میڈیا سلائی میں کالی ایٹھائیس جاہان
اور ہم نہیں جانتے تھے کہ پاکیشیا سکھت سروس ہماری لیبارٹری
اور میڈیا فیکٹریاں جہاں کر دیں۔ یہ اور بات ہے کہ ہمارے پاکیشیا
نے میڈیا ایکس کا تجربہ کر دیا۔ ہم سے دیا ایٹھائیس تھا
یہ حال سہارہ موجود تھا اور میں نے تب کو یہ بھی بتایا تھا کہ ہر
جگہ پاکیشیا سکھت سروس کاغذ دے کر دیا جائے گا یہاں کامیاب
نہیں ہو سکتے۔۔۔ صدر نے اسی طرح سروگے میں کہا۔

• میں نے کوشش کی تھی کہ اس مشن سے پہلے پاکیشیا سکھت
سروس کاغذ کر دیا جائے لیکن کامیابی نہ ہو سکی۔ اس کے بعد
نے خلاف آپس میں سے خصوصی لوگوں کو منتخب کر کے الہ
گروپ بنایا۔ مجھے جیسے تھا کہ لوگ کام نہیں رہیں گے لیکن
تب بتا ہے کہ وہ ہلک کر بیٹھ گئے ہیں تو کوئی بات نہیں ہے
میں یہ جدوجہد نہیں کر سکتا کہ پاکیشیا میڈیا ایکس کے ذریعہ
کارستان کو دبا لے۔ میں اس کے خلاف دوسری کمپنی بھیج دوں گا
دنِ اعظم نے تو اسے فیکلے لئے میں کہا۔

کری پر بیٹھ گئے۔

تب نے یاد کیا ہے جہاں۔ لڑائیں۔۔۔ پٹت نے کری پر بیٹھے ہوئے کہا۔

تب دریاہم کے گرد مہاراج پٹت ہرے شکر کو چلتے ہیں مہاراج۔۔۔ صدر نے کہا۔

بی بی مہاراج۔ لیکن انہیں تو ان کی فکریوں نے ہلاک کر دیا ہے۔ وہی وہ ہے جو طاقتور آدمی تھے۔ کہا جاتا ہے کہ ان کے پاس اجنبی طاقتور فکریاں تھیں۔ پٹت نے دوبارہ لے میں جواب دیا۔

پٹت بی پاکیشیا سیکٹ سروس کے خلاف کام کر رہے تھے اور انہوں نے کافی کامیابی بھی حاصل کر لی تھی۔ پیر اپنا تک معاملات بند گئے۔ پاکیشیا سیکٹ سروس کے جن ارکان کو انہوں نے اپنی فکریوں کی مدد سے اخرا کر لیا تھا وہ بھی واپس چلے گئے اور اس کے بعد معلوم ہوا کہ وہ کسی قدیم جادو جیے کا ظام جادو کہا جاتا ہے کو دوبارہ زندہ کرنے میں مصروف تھے لیکن پھر ان کی ہلاکت کی اطلاع ملی۔ مجھے تب کہ اس نے تکلیف دی ہے کہ میں اس سارے معاملے کی تفصیل جانتا چاہتا ہوں۔ صدر نے کہا۔

اس کے لئے مجھے ملکہ کرے میں چپ کرنا ہو گا۔۔۔ پٹت نے جواب دیا۔

ٹھیک ہے۔ ساتھ ہالے کرے میں آپ چپ کر لیں۔ میں

انہیں دھت کسٹھالے تک آنے اور ان کے جانے کے بعد وہ اٹھ کر چلے گئے اپنی خصوصی کری پر بیٹھ گئے۔ انہوں نے انہیں دیکھ کر ہلکا ہلکے اور دیکھے کئی جن برس کر دیئے۔

بی بی۔ دلائل بل رہا ہوں۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

پٹت سے رابطہ کو بدوائیں۔ میں ان سے فوری طاقت چاہتا ہوں۔۔۔ صدر نے کہا۔

لیکن سر۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو صدر نے رسید رک دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد انہیں کام کی سترم گھنٹی بج انہی تو صدر نے ہاتھ چھڑا کر رسید رکھ لیا۔

بی بی۔ صدر نے لپٹے خصوصی لے میں کہا۔

رانا تین طرف کر رہا ہوں سر۔ پٹت مہاراج طاقتی کرے میں موجود ہیں۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

لوکے۔۔۔ صدر نے کہا اور رسید رک کر کے اٹھے اور تین قدم اٹھاتے صحالے کی طرف چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک جگہ کرے میں داخل ہوئے تو سوتے پر ایک اوجھ جڑ آدمی بیٹھا ہوا تھا اس نے گہرے رنگ کا پٹتوں دلا خصوصی لباس پہنا ہوا تھا اور اس کے سر پر بی بی تھی۔ صدر کو آتے دیکھ کر وہ اٹھ کر کھڑا ہوا گیا اور پھر دونوں نے ایک دوسرے کو پرنام کیا۔

بی بی مہاراج۔۔۔ صدر نے کہا اور خود بھی سامنے ایک

جہاں انتظار کریں گا۔ صدر نے کہا۔

”ہیئر۔“ پطرت نے اٹھتے ہوئے کہا اللہ پھر وہ ساتیجہ دم نہ
دروالے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازہ کھل کر وہ کمرے میں گیا تو اب
کے عقب میں دروازہ بند ہو گیا۔ صدر اپنی کرسی پر خاموش بیٹھ
رہے۔ تقریباً تیس منٹ بعد دروازہ کھلا اور پطرت اندر داخل ہوا:
صدر احتراماً اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

”تب کو انتظار کرنا چاہا۔“ پطرت نے مسکراتے ہوئے کہا۔
”کوئی بات نہیں تب باتیں کہ کیا معلوم ہوا ہے۔“
نے جواب دیا اور پھر وہ دروازہ کرسی پر بیٹھ گئے۔ پطرت بھی ا
کرسی پر بیٹھ گیا۔

”جناب۔“ صورت حال وہ نہیں ہے جو تب نے بتائی تھی
پطرت نے کہا تو صدر نے اختیار تک چمے۔

”کیا مطلب۔“ صدر نے کہا۔
”جہاں تک پانچویں سے اڑھائی کو اڑھائی کے مابین بات کا تعلق۔“

تو وہ درست تھی لیکن انہیں جہاں کے مقامی الزام نے ہمارے
دائیں لگایا ہے۔ اس میں کسی شخص کا کوئی دخل نہیں تھا۔
پطرت ہرے شکر کو ان کی کسی شخص نے ہلاک نہیں کیا بلکہ انہ
ہلاک کرنے میں حتمی کا ہاتھ ہے۔ ایک اجتماعی طاقتور جن نے نہ
گو کے حکم پر انہیں ہلاک کیا ہے اور پطرت ہرے شکر واقعی ہلا
ہلا کو زندہ کرنے والے تھے لیکن اب یہ معاملہ واقعی طور پر

گیا ہے۔ البتہ مہمان ہمارے اس جادو کو دوبارہ زندہ کرنے میں
دلچسپی لے رہے ہیں اور انہیں نے ایک اور ہمارے شری گوراج پر
کہ ضروری صبر کے جسے پطرت میں کوئی کام نہ تھا ہے۔ وہ یہ کام
کر لیں گے لیکن ایک مسلمان رشی نے کاشام بھاری سلسلے کے گرد
کوئی حصار قائم کر دیا ہے جس کی عینادہ وہ ہے۔ جب تک یہ
حصار قائم رہے گا کاشام جادو کاشام بھاریوں سے باہر نہ جاسکے گا اللہ
خدا ہی اس کی کوئی شخص کام کر سکے گی لیکن وہ وہ ہے حصار خود بخود
ختم ہو جائے گا اور پھر کاشام جادو سرچشمہ کرے گا اللہ اس سے
پانچویں مسلمانوں کا آسانی سے ناکر کیا جاسکتا ہے اس لئے مہمان
ہمارے مسلمان ہیں کہ وہ وہ ہے ہر حال کام ہو جائے گا۔ پطرت
نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”کس طرح مسلمانوں کا ناکر ہو گا۔ کیا یہ جادو کسی ایٹم بم کی
طرح پانچویں کو جلا کر دے گا۔“ صدر نے کہا تو پطرت نے اختیار
مسکرایا۔

”خفیں تاویل ہے ہمارے۔ کاشام جادو کی شکستیں اجتماعی
طاقتور ہیں۔ صدیوں پہلے مسلمانوں کے کسی اجتماعی طاقتور رشی نے
اسے کاشام بھاریوں میں دھن کر دیا تھا اور یہ شاید کسی بھی زندہ نہ
ہو سکتا اگر مہمان ہمارے اس میں خصوصاً دلچسپی نہ لیتے۔ اس جادو
کی شکستیں مسلمانوں کی بحیثیت لیتی ہیں اور روزانہ مسلمانوں کا
ناکر کر سکتی ہیں۔ اس طرح روزانہ سو لاکھ سو مسلمان ہلاک

ہوتے جانیسے اور ساتھ ساتھ ان فکٹیوں کی طاقت بھی جوس
جانے گی اور تعداد بھی جوحقی جانے گی۔۔۔ فکٹیاں ان کا خون جوس
لپتی ہیں۔ آخر کار سب مسلمان قتل ہو جائیں گے اور انہیں کوئی د
روکے گا۔۔۔ پلٹنے کیا۔

۔ کیا مسلمانوں کا کوئی دشمنی انہیں دوبارہ روک تو نہیں س
کا۔۔۔ عدو نے کیا۔

۔ نہیں ہمارا ج۔ سب مسلمانوں میں قہم ہو جیسے دشمنی ہو
نہیں ہیں اور وہ بارہ۔۔۔ بارہ (عدو) ہو گیا تو پیر چلے کی طرح نہیں ہوا
اب قانون کے تحت اس کو صرف دشمنی قتل نہیں کر سکیں گے بل
کوئی دنیوی توئی جو ایک وقت دیا ہو بھی ہو عدو دشمنی بھی ہو وہ ان
قلم کر سکتا ہے اور دنیا توئی ہو ہی نہیں سکتا۔۔۔ پلٹ
جولب دیا۔

۔ فیکٹ ہے۔۔۔ قہ کا فیکٹ۔۔۔ قہ قہ جاسکتے ہیں۔
نے کہا تو پلٹ ہے راج الحاح اور سلام کر کے چوٹی صلاب
طرف چہ گیا۔

۔ فکٹیوں کو ان کا کھیل کھیلنے دیا پہلے۔۔۔ صلاب اس طرح باکھار وہ صبران سمیت فوری طور پر اس سے لٹا جاتی ہے اس لئے اگر
کر رہا ہو جائے۔۔۔ عدو نے پلٹ ہے راج کے چلتے ہی چڑ۔۔۔ خود اس کے فیکٹ پر آجائے یا وہ سب ساتھیوں سمیت اس کے
ہوتے کہا اور پھر مابیں لپٹے آفس کی طرف چہ گئے۔

عرمان نے کارگی ہائشی چلان کی پارکنگ میں روکی اور کار کا
صوابہ کھول کر نچ اتر آیا اس نے پارکنگ پر نگہ دوڑائی تو اس کے
بوں پر سہ اختیار مسکراہٹ رنگ لگنی کیونکہ پارکنگ میں سیکٹ
سروس کے تقریباً تمام صبران کی کاریں موجود تھیں۔۔۔ عرمان بکھ گیا
کہ عیا کے فیکٹ میں اس وقت سیکٹ سروس کے تمام صبران
وہیں۔۔۔ وہ لپٹ فیکٹ پر تھا کہ عیا نے اسے فون کر کے کہا تھا
کہ وہیں کوئی کام نہیں ہے۔۔۔ عرمان سمیت فوری طور پر اس سے لٹا جاتی ہے اس لئے اگر
کر رہا ہو جائے۔۔۔ عدو نے پلٹ ہے راج کے چلتے ہی چڑ۔۔۔ خود اس کے فیکٹ پر آجائے یا وہ سب ساتھیوں سمیت اس کے
ہوتے کہا اور پھر مابیں لپٹے آفس کی طرف چہ گئے۔

کرنے کا بیجا اٹھایا اور انہوں نے جہاز اسرار نکالیا۔ پھر ان کا آدھی پہلو کے روپ میں تم سے ملا۔ تم نے کیپٹن فکیل کو بلایا اور اس طرح کیپٹن فکیل ان کے سامنے آگیا۔ پھر آہستہ آہستہ تم سب زینے کرتے گئے۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تو ہمیں معلوم ہے۔ لیکن یہ لوگ ہمیں ہلاک کرنے کی بجائے میں جہاز میں کیوں لے گئے۔“ معلوم کرنے لگا۔

”ان کا خیال تھا کہ اگر سیشل پہنچی تو پاکیشیا سکیورٹی سروس کو ہلاک کیا تو سکیورٹی سروس کے دوسرے سیکشن انتظامی کارروائی کریں گے لیکن اگر فوجی طاقتوں نے ہمیں ہلاک کیا تو معاملہ دب جائے گا۔ انہوں نے مجھے بھی دیکھتے ہیجا تھا لیکن اللہ تعالیٰ کے خصوصی کرم کی وجہ سے مجھے اطلاع مل گئی اور میں نے سید چراغ اللہ صاحب سے بات کی تو انہوں نے بتایا کہ یہ عام سی بات ہے اور تم کارستان میں اپنے آویسوں سے کہہ دو وہ انہیں واپس بلگا دیں گے پانچ تم نائن کے درجے واپس آ گئے۔“ عمران نے کہا۔

”تم ان صاحب۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ لوگ کسی قہریم جادو کو دہرا دہرا کرنے کے وہ ہیں جس سے مسلمانوں کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے۔ کیا یہ بات درست ہے؟“ کیپٹن فکیل نے کہا۔

”ہاں۔ نائن نے جو رپورٹ دی ہے اس کے مطابق ایسا ہی جہازی طاقت سے تو اس سلسلے کا آغاز ہوا۔“ جے۔ اس کے ساتھ ساتھ کارستان نے جو ایجنٹ میڈل لیکس کارستان کی ایک سیشل پہنچی نے پاکیشیا سکیورٹی سروس کو

سور و تھیں۔
”وہ۔ خواتین کو واقعی اللہ تعالیٰ نے مردوں کی خدمت کے لیے رکھا ہے۔“ عمران نے کہا۔

”میں لپٹے ساتھیوں کی خدمت کر کے واقعی خوشی ہوتی ہے۔“
”معلوم ہے۔“
”تم بکواس کرنے سے باز نہیں آ گئے۔“ جویا نے فکیلا۔

”جیسا کہ۔“
”اے۔ اے۔ جن بھائیوں کی بات مجھے اس کیسے ہو گی۔“
”عمران نے کہا تو سب نے اختیار نہیں چلے۔“

”عمران صاحب۔ ہم سب تب سے یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں۔“
”ہم کارستان کے پہلی بار میں کیسے چلے گئے۔“ ہم نے نائن بات کی تھی۔ اس نے صرف اٹھا کہا کہ آپ نے اسے فون کر کے اور وہاں پہنچ گیا۔ اس نے جیٹے سے بات کی تو جیٹے بھی صرف اٹھا بتایا کہ عمران کو سید چراغ اللہ صاحب نے بتایا ہمارا مایوسی ہوئی۔ آپ ہمیں تفصیل بتائیں کہ کیا ہر کوئی یہ سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ لیکن جیٹے تو تب ہار گئے ہوتے تھے کہ کیا ہوا کہ آپ تو جہاں رہے جبکہ ہم سب کو ہار گئے جادوئے معلوم کرنے لگا۔

”جہازی طاقت سے تو اس سلسلے کا آغاز ہوا۔“ جے۔ اس کے ساتھ ساتھ کارستان نے جو ایجنٹ میڈل لیکس کارستان کی ایک سیشل پہنچی نے پاکیشیا سکیورٹی سروس کو

اور مزید خلاف ورزی کی صورت میں کالزستان کو اس کی برآمدی
سرجیکل لیبارٹری اور فیکٹری جہاز کرنے کی دھمکی دی گئی ہے اور
ٹائٹل نے یہ رپورٹ بھی دی ہے کہ کالزستان کے صدر اور وزیر اس
کے درمیان خصوصی میٹنگ ہوئی ہے جس میں آجھو ایکس میڈی
لیبارٹری کے لئے مزید مشن بھیجے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ عمران نے
تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

اس کا مطلب ہے عمران صاحب کہ یہ معاملہ ختم ہو گیا ہے۔
صدر نے کہا۔

ہاں۔ بغیر ہیک جیتے معاملہ ختم کر دیا گیا ہے۔ عمران
نے متنبہ کرتے ہوئے کہا تو سب سے اختیار اس جیسے۔
عمران صاحب۔ کلام جہاز کے بارے میں آپ نے کیا فیہ
کیا ہے۔۔۔ کیسٹن قبیل نے کہا۔

میں نے کیا فیصلہ کرنا ہے۔ یہ اس سے کیا تعلق ہے۔ عمران
نے کہا۔

عمران صاحب۔ اہماتی والے کیس میں آپ نے فیہ
والے مشن میں کام کرنے سے انکار کیا تھا تو آپ کے ساتھ کیا ہوا
اب آپ پھر انکار کر رہے ہیں۔۔۔ صدر نے کہا۔

میں نے انکار تو نہیں کیا بلکہ یہ کہا ہے کہ یہ اس سے کیا تو
کالزستان ویسے بھی جہاز کی سرحد میں ہے۔ یہاں نہانے کیسے کیسے
موتے بھی بہتے ہیں اور اسی جہاز کے موتے ہیں۔ اس کے علاوہ

اس بات پر بھی یقین نہیں ہے کہ کسی جہاز کی مدد سے پاکیشیا اور
کالزستان کے کرپٹس مسلمانوں کو ہلاک کیا جاسکتا ہے۔ یہ سب
جہاز باتیں ہیں۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ پھر اس
سے کہنے کے لئے کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

سبحان اہل ہے کہ یہ سب چراغ تمام صاحب کا فون ہے۔۔۔ صدر
نے کہا تو عمران سمیت سب چونک چکے۔ جو یا نے ہاتھ چٹا کر
سیدھا لکھایا۔

جو یا بول رہی ہوں۔ جو یا نے متنبہ لگے میں کہا اور
ساتھ ہی اس نے لاوار کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

سلیمن بول رہا ہوں اس عید۔ عمران صاحب جہاں آتے
تھے۔ دوسری طرف سے سلیمن کی نواہستانی دی۔

ہاں۔ بات کرو۔ جو یا نے کہا اور رسیور عمران کی طرف
جواہر۔

کیا بات ہے سلیمن۔ کیوں فون کیا ہے۔ عمران نے سرو
لگے میں کہا۔

اے اے صاحب آئے ہیں اور وہ آپ سے فوری بات کرنا چاہتے
ہیں۔ دوسری طرف سے سلیمن نے کہا۔

مگر وہ بات ہے۔ عمران نے کہا۔

اسلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ میں اے اے بول رہا ہوں۔ سب
لکھن جو اے اے صاحب کی نواہستانی دی۔

علی عمران بول رہا ہوں۔ لڑائی ہے۔ عمران نے سلام
جو لب و لہجہ کے بعد غصہ لگے میں کہا۔ اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ
میرا اپنا ہے۔

عمران صاحب۔ میں ضرورت خواتین کو میں نے آپ
واسطے کیا۔ آپ کو یقیناً اطلاع مل گئی ہو گی کہ شاکل کا بھڑ
ہرے شکر جو کلام جلد کو زخمی کرنے والا تھا اس کو اس کی بہا
گھر پر ہلاک کر کر دیا گیا ہے۔ اعظم صاحب نے کہا۔

جی ہاں۔ بد پورٹ تو یہی ملی ہے۔ عمران نے جواب دیا۔
یہ کام کلرستان کے ایک صاحب محل جنگ نے کیا ہے
دوسرے جنگ نے کلام بھڑوں کے گرد بھڑا روحانی حصار
دیا ہے کہ اس جادو کو اگر زخمی کر دیا جائے تو بھی یہ
بھڑوں سے باہر نہ نکل سکے گا۔ شیطان نصیب ہو گا خود جاتا۔
یہ جادو ہے قدیم دور کے ایک بہت چمکے والی اہل نے کلام بھڑ
میں دفن کر دیا تھا اس کو وہ جادو زخمی کر کے مسلمانوں کے
استعمال کر کے ان کا خاتمہ کیا جائے اس لئے ہلکتے ہوئے
خاتمے کے بعد شیطان نصیب نے خودی معبود کے سب سے
پرست اہل اجماعی شیطان آدمی ہلکتے گوراج کے لئے یہ کام کیا
اور ہلکتے گوراج نے خودی طور پر کام کرتے ہوئے اس جادو
کو دیا ہے لیکن جنگ کے روحانی حصار کی وجہ سے وہ لڑائی
کلام بھڑوں سے باہر نہیں جاسکتا۔ البتہ وہ لڑائی کے اندر آکر

خاتمہ کیا گیا تو پھر یہ باہر نکل کر پھیل جائے گا اور اس کے بعد
سینکڑوں مسلمان ہر روز اس کی طاقتور شخصیتوں کے ہاتھوں ہلاک
ہوتے رہیں گے۔ اعظم صاحب نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔
لیکن آپ یہ سب کچھ مجھے کیوں بتا رہے ہیں۔ میرا ان باتوں
سے کیا تعلق ہے۔ عمران نے مت بھانپتے ہوئے کہا۔

عمران صاحب۔ اس جادو کا خاتمہ اب کوئی روحانی شخصیت
نہیں کر سکتی۔ البتہ اس کا خاتمہ ایسی شخصیت یا شخصیتوں کے ہاتھوں
ہو سکتا ہے جو بیک وقت دنیاوی عقل و لہجہ بھی رکھتی ہوں اور
روحانی طور پر بھی وہ خاص طاقتور ہوں۔ میں نے میرا خیال ہے کہ
اگر آپ میں سلسلے میں کام کریں تو مسلمانوں کو اس خوفناک
خطرے سے بچایا جاسکتا ہے۔ اعظم صاحب نے کہا۔

وہی تو آپ کہتے ہیں کہ آپ صرف ادویہ اہل کے مزارات کی
زیرت اور مراقبہ تک محدود ہیں اور آپ میں کوئی روحانی طاقتیں
نہیں ہیں لیکن آپ کی باتیں بتا رہی ہیں کہ آپ خود روحانیت کے
بہت مقام پر فائز ہیں۔ اس طرح تو یہ شخصیت آپ بھی ہو سکتے ہیں۔
آپ یہ ایک کام خود کیوں نہیں کرتے۔ عمران نے کہا۔

آپ جیسی لہجہ اور تجربہ میرے پاس نہیں ہے اور نہ ہی
میرے پاس کلام ہے۔ میں نے آپ کو بتایا ہے کہ مراقبہ کے دوران
میں کچھ برکتیں آتا ہے میں وہی بتا سکتا ہوں اور میں صرف اس
لئے آپ کو کہہ رہا ہوں کہ میں نے کبھی نہیں کیا ہے آپ کے اندر

باقی رہ جانے والی تھی۔ کیا مطلب؟ عویا نے چونک کر

کہا۔

”میں نے قرآن مجید میں پڑھا تھا کہ قیامت کے روز صرف وہی عییاں کام آئیں گی جو باقی رہ جانے والی ہوں گی اور ایسی تکیا وہی جو حلقے سے جس کے اثرات پورے معاشرے پر یا مستقبل میں بھی معاشرے پر پڑتے ہیں۔“ صدیقی نے کہا۔

”تو اس میں سری اجالات کی کیا ضرورت ہے۔ تم پاکیشیا حکمت سروں کے صبر جو سہیف سے اجالات لے لو۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تپ اپنی طرف سے اجالات دے دیں سہیف سے ہم خود بات کر رہے ہیں۔“ صدیقی نے کہا۔

”ہم بھی اس نیک کام میں شامل ہوں گے۔“ صفور نے کہا تو پھر یہی ہادی سب نے ہی صفور کی بات کی تائید کر دی۔

”یہ لپ میں اکیلا ہی ایسا آدمی رہ گیا ہوں جسے باقی رہنے والی لگا کی ضرورت نہیں حالانکہ سب سے زیادہ ضرورت مجھے ہے۔“

”مجھے نامہ اعمال میں تو صرف ایک نام ہی لکھا ہوا ہوگا مسلسل۔“ عمران نے کہا تو سب چونک پڑے۔

”ایک ہی نام مسلسل۔ کیا مطلب؟“ عویا نے عمران کو دیکھتے ہوئے کہا۔

”جس طرح صفور کے نامہ اعمال میں صلو کا نام ہی لکھا نظر

روحانیت بھی موجود ہے اور مسلمانوں کے لئے محدود بھی۔ اسے آپ یہ کام نہیں کرتا پہلے تو آپ کی مرضی۔ میرا کام صرف تپ کو اطلاع دینا تھا اور اطلاع میں نے دے دی ہے۔ اور حافظ۔“ دوسری طرف سے نکتہ اجتماعی مرد لگے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابر فتح ہو گیا تو عمران نے مسیورہ کو دیا۔ اس کے چہرے پر اظہار نے اثرات مسجود تھے۔

”یہ اعظم صاحب کون ہیں۔“ صفور نے کہا تو عمران نے اس کے لپٹے فیکٹ پر کتے اور وہاں ہونے والی تمام بات حدیث دہرا دی۔

”حیرت ہے۔ اس دنیا میں کیسے کیسے لوگ موجود ہیں۔“ صفور نے کہا۔

”عمران صاحب۔ سراجیل ہے کہ اس بار سید پرور افادہ صاحب نے اعظم صاحب کو آگے کیا ہے۔ کام بہر حال تپ کو کرنا ہی ہوگا۔“

”کیپٹن ظیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”سید پرور افادہ صاحب حکم دیں تو میں حاضر ہوں۔“ ویسے بظاہر تو سراجیلے کاہوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔“ عمران نے جواب دیا۔

”عمران صاحب۔ اگر تپ اجالات دیں تو اس بار یہ کام بہر کر لیں۔“ شاید ہم سے نامہ اعمال میں بھی کوئی باقی رہ جانے والی تھی صفور ہو جانے۔“ اپنا تک صدیقی نے کہا تو سب چونک پڑے۔

آئے گا اسی طرح سب سے نامہ اعمال میں بھی ایک ہی نام ہو گا۔
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

کس کا نام۔ جو بیانے اس بار احتیاطی مجھے میں کہا۔
حقیر کا۔ عمران نے بڑے مسوم سے لہجے میں جواب دیا
تو کہہ بے اختیار انہوں سے گونج اٹھا جبکہ جو بیانے بے اختیار
ہو نہ اٹھنے لگے تھے۔

سیر نام کہیں۔ حقیر نے مت بڑھتے ہوئے کہا۔
جہاں نام حقیر ہے اور حقیر کا مطلب ہوتا ہے دشمنی اور غی
بھی دشمنی ہی ہوتی ہے اس لئے جہاں نام کا مطلب ہے غی۔
عمران نے باقاعدہ عالمانہ انداز میں وضاحت کرتے ہوئے کہا تو سب
بے اختیار مسکرا دیے۔ جو بیانے بڑے بڑے بھی مسکراہٹ ابرائی
تھی۔

اس میں غی کا شکر۔ حقیر نے باقاعدہ عمران کا شکر
ادا کرتے ہوئے کہا۔

ابنہ جہاں نامہ اعمال میں کیا ہو گا۔ بھی میں بتا س
ہوں۔ عمران نے کہا تو حقیر بے اختیار ہنک چا۔

کیا نہیں جو بیانے نام کا مطلب آتا ہے۔ حقیر نے بڑے
کہ وہ بے اختیار لہجے میں کہا تو سب بے اختیار مسکرا دیے۔

حقیر۔ کیا ہی فضول باتیں نہ گئی ہیں کرنے کے لئے۔ جو
نے فیسلم لہجے میں کہا۔

جو بیانے خود ہی اپنے نام کا مطلب بتا دیا ہے۔ عمران
نے کہا تو جو بیانے ہنک چا۔

کیا۔ کیا بتایا ہے۔ میں تو گھبرا ہی نہیں۔ حقیر نے حیرت
مجھے میں کہا۔

جو بیانے فضول کا لفظ بولا ہے جہاں سے لے واقعی اس نام کا
بھی مطلب ہو سکتا ہے۔ عمران نے جواب دیا تو ایک بار پھر کہہ

انہوں سے گونج اٹھا۔ حتیٰ کہ جو بیانے بے اختیار ہنس چا تھی جبکہ
حقیر کے بڑے کارنگ بدل گیا تھا۔

عمران صاحب۔ میرا آپ کی طرف سے اہانت ہے۔ صدیقی
نے داخلہ کرتے ہوئے کہا۔

کیا کہتے ہیں۔ غی اور پوچھ پوچھ۔ غی کے کام میں پوچھا
نہیں ہوتا۔ کام کیا جاتا ہے اس لئے تم بھی پوچھنے کے جگر میں مت

پوچھو غی کرنا چاہتے ہو کہ گورو۔ اور تعالیٰ قبول فرمائے گا۔
عمران نے جواب دیا۔

میں جو بیانے کیا لگے چیف کو فون کرنے کی اہانت ہے۔
صدیقی نے جو بیانے کا مطلب ہو کر کہا۔

ہیں۔ کرلو۔ لیکن ہمارے کہ چیف نے اہانت نہیں دی۔
جو بیانے کہا۔

کو طش تو کی جا سکتی ہے۔ صدیقی نے کہا اور کرسی سے
اٹھ کر اس سے قہقہہ آیا اور اس نے دسیور اٹھا کر شہر میں کرنے

شروع کر دیتے مگر میں اس نے لاڈلہ کا ہنسی بھی پریشی کر دیا۔
 - ایکسٹرو - رابطہ قائم ہوتے ہی ایکسٹرو کی خصوصیات اور اس کی

دلی۔

- صدیقی بول رہا ہوں بھابھ - میں جو یا کے ٹیٹ سے نہ
 صدیقی نے اجتماعی متوجہ ہونے لگے ہیں کیا۔
 - میں - ایکسٹرو نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

- سر ہم بھائی قوتوں کے خلاف کارستان میں مشن مکمل کرنا
 پہلے ہیں تاکہ پاکیشیا اور کارستان کے درمیان مسلمانوں کو
 سے بچایا جاسکے۔ عمران صاحب اس میں دلچسپی نہیں لے رہے ہیں
 نے اگر تب ہم فورسز کو بھارت میں تو قب کی مہربانی ہوگی۔
 صدیقی نے متوجہ ہونے لگے ہیں کیا۔

- تم یہاں جا کر کیا کرو گے۔ ایکسٹرو کا جواب سرد ہو گیا تھا۔
 - ہم اس کا کام جلد سے ہی کے جلد گروں کا خاتمہ کریں
 گے۔ صدیقی نے قہر سے گرجتے ہوئے لہجے میں کہا۔

- کیا تم جلد یا اس کی نائب ہلتے ہو۔ کیا اب پاکیشیا سیکرٹ
 سروس کا بھی کام نہ گیا ہے کہ وہ جلد گروں کے خلاف لڑی
 رہے۔ ایکسٹرو نے فراتے ہوئے کہا کہ اس کے ساتھ ہی رابطہ
 قائم ہو گیا تو صدیقی نے منہ ہلاتے ہوئے رسیور دکھ دیا۔

- چیف کا نام تو اس معاملے میں ہے وہ کون ہے۔ صدیقی کا ہنسی پریشی کر دیا۔
 نے نیچے ہٹ کر اعلان کر ہی پریشان ہوئے کہا۔

- چیف ٹھیک کہہ رہا ہے۔ کام سیکرٹ سروس کا نہیں ہے۔
 یہ پانے چیف کی حلیہ کرتے ہوئے کہا۔

- مجھے یقین ہے کہ یہ مشن بہر حال عمران صاحب کو ہی مکمل
 کرنا ہوگا۔ صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

- عمران صاحب خط کی طرح اس بار بھی گرج کر رہے ہیں لیکن
 اب انہیں دھمکی دی گئی تو یہ خود ہی آمادہ ہو جائیں گے۔ کیپٹن
 صدیقی نے کہا۔

- تم خود آؤ اس بات کو اہمیت دے رہے ہو۔ خیر و شر میں
 غرض تو اول سے ہوتی چلی آ رہی ہے۔ شر کے ساتھ ہی ہمیشہ اس
 کو خصل میں رہتے ہیں کہ خیر کو نود باہر غم کر دیں لیکن ایسا کبھی
 نہیں ہو سکتا۔ اہمیت یہ تو پیش آمد تک جلتی رہے گی اس لئے پریشان
 ہونے کی ضرورت نہیں سمجھو۔ میرا خیال ہے کہ عمران صاحب اس کو اہمیت
 نہیں دے رہے ہیں اس لئے میرا خیال ہے کہ ہمیں بھی اسے اہمیت
 نہیں دینی چاہیے۔ عمران نے کہا تو سب خاموش ہو گئے۔ کسی
 نے عمران کی بات کا کوئی جواب نہ دیا اور پھر اس سے پہلے کہ طرح
 کوئی بات ہوتی تو کل میل کی آواز سنا دی تو جو یہاں سمیت سب ہو تک
 چلے گئے کیونکہ سیکرٹ سروس کے سب صحابہ ان تو جہاں موجود تھے۔
 یہ پانے ان کے ساتھ پر موجود دار فون کا رسیور پک سے نکالا اور اس
 صدیقی کا ہنسی پریشی کر دیا۔

- کون ہے۔ یہ پانے کہا۔

ہونے کیا۔

میرے بچا تھے لیکن انہیں تو فوت ہونے بارہ تیرہ سال ہو گئے ہیں۔ وہ میری تو کسی مں واسن کو نہیں جانتی۔ جو یانے لچے ہونے لگے میں کیا۔

میں جو ہوا۔ تب نے چ فلیٹ تو ابھی حال میں ہی آیا ہے پھر اس ایجنسی پر لیز کیسے بھیجا گیا۔ عدالتی نے کہا تو سب اس کی بات سن کر بے اختیار ہونک چلے۔

ابھی۔ واقعی کیا بکر ہے۔ جو یانے حیرت ہرے لگے میں کیا۔

اس میں کوئی فون نہ دیا گیا ہے یا نہیں۔ عمران نے سکتا ہونے کیا۔

ہیں بے فون خبر۔ عدو نے ہونک کر کیا۔

اس خبر فون کر کے اصل بات معلوم کر لو اس میں پریشان ہونے کی کیا ضرورت ہے۔ ہو سکتا ہے کہ جارج واٹر جہاد سے تعلق میں کسی اور آدمی کا بھی نام ہو۔ ایسے نام عام ہوتے ہیں۔ عمران نے کہا۔

لیکن اس ایجنسی پر چ خط کیسے آگیا۔ جو یانے لچے ہونے لگے میں کیا تو عمران نے ہاتھ چاکر رسیور اٹھایا اور انگوٹری کے خبریں کر دیتا۔

انگوٹری پلیز۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے

عمران سپائل کو زیر کا نام لے رہی تھی۔ ایک لیز کی اطلاع کر

ہے۔ ایک مٹو ہاؤس مراد آباد لاہور میں۔

اوسے۔ جو یانے کہا اور رسیور مانگا ہک میں نکال کر دو تیرہ قدم اٹھائی دو مارے کی طرف چلے گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں ایک نیلے رنگ کا مستطیل شکل کا اضافہ تھا۔

کیا ہے میں جو کیا۔ عدو نے ہونک کر پوچھا۔

سو تھریٹ سے خط ہے۔ جو یانے عدو سے حیرت ہرے

لگے میں کہا اور کرسی پر بیٹھ کر اس نے خط کی سانچے کو پھاڑا اور اس

سے نیلے رنگ کا جڑ لکھ کاٹ کر باہر نکال دیا۔ اس نے عالی عافہ

رکھا اور کاٹ کو کھل کر چھ شروع کر دیا۔ اس کے چہرے پر ہلکا

اور حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔ پھر اس نے ایک طویل سا

لیٹے ہونے کاٹتہ کر کے اسے میز پر رکھ دیا۔

کیا لیز ہے۔ عدو نے پوچھا۔

تم چہ لو۔ میری تو کچھ میں کچھ نہیں آتا۔ جو کیا۔

اور خط اٹھا کر اس نے عدو کی طرف چھ دیا۔ عدو نے اوپر

میں خط چھ شروع کر دیا۔ کچھ دیر بعد ہاتھ اس کے مطابق

سو تھریٹ سے کسی مں واسن کی طرف سے جو یانے لکھ وائر نے

بجھوایا گیا تھا اور اس میں اطلاع دی گئی تھی کہ جارج واٹر کا انتقال

کیا ہے۔ یہ خط عدو کے ہاتھ کی کارٹا میں لکھا گیا تھا۔

جارج واٹر کون ہے میں جو کیا۔ عدو نے خط بند

ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

سو تھو لیٹ کا رابطہ ضرور ہے۔ عمران نے کہا تو وہاں طرف سے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد خبر بتا دیا گیا تو عمران کرغیل دہایا اور پھر ٹوٹ آئے پر اس نے حضور کے ہاتھ سے مل کر اسے گھولا اور اس میں موجود فون خبر دیکھ کر اس نے وہ خبر پڑھ کر اسے شروع کر دیے۔ آخر میں اس نے لاڈلہ کا جن بھی پرسک گیا دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دیتی رہی اور پھر وہ سہارا بن گیا۔

یہاں تک کہ عمران نے کہا اور ریسورڈ رکھ دیا۔

میں۔ واسن ہاؤس۔ ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

پاکیشیا سے جو یا تا قزوین رہی ہوں۔ مس واسن۔ میں کہا۔

بہت گراں ہے۔ عمران نے جو یا کی آواز نہ لگے میں کہا۔

اگر اچھا۔ ہونڈ کریں۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

ایلو۔ میری واسن بل رہی ہوں۔ یہ لکھن میں سہارا مل گیا۔

اور نسوانی آواز سنائی دی۔

پاکیشیا سے جو یا تا قزوین رہی ہوں۔ کپ کا بھیجا ہوا فون خبر کی دوست ہے اور وہاں واقعی مس واسن بھی موجود

مجھے مل گیا ہے جن بدلتے دائروں میں ہے۔ کپ نے اس کی خبر۔ حضور نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی اس کی بات کی

نہیں تھی۔ عمران نے جو یا کی آواز نہ لگے میں کہا۔

دوسری طرف سے کہا گیا۔ میں نے تو کپ کو کبھی کوئی خط نہیں دیا۔

اور پاکیشیا کا نام بھی جلی بار میں نے سنا ہے اس لئے میں نے

الٹ کر دیا ہے۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

مس جو یا تا۔ تمہیں خط مل گیا ہو گا۔ یہ خط میں نے بھیجا ہے۔

یہ نام کارٹر ہے۔ کارٹر دائرہ میں تھا اور رشتہ دار ہوں۔ جارج دائرہ

سبحا خیال ہے میں کیا کہ = وہی کا تمام جادو والا سلسلہ
مستور نے کہا۔

ابو۔ ایسا ہو تو سنا ہے لیکن اس کا نر کا اس سے کیا تعلق ہو
گتا ہے۔ جو بیانے کہا۔

ابو بھی اس جادو کا حصہ ہو گا۔ اس نے آپ کو ہم قوم ہونے کی
وجہ سے پہانے کی کوشش کی ہے۔ مستور نے جواب دیا۔ باقی
سب خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔

تم کیا کہتے ہو عمران۔ جو بیانے عمران سے مخاطب ہو کر
کہا۔

جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ مرنے سے پہلے داویلا کرنے کی کیا
ضرورت ہے۔ عمران نے جواب دیا۔

سبحا خیال ہے عمران صاحب کہ آپ سید چراغ شاہ صاحب سے
فون پر بات کر لیں کیونکہ یہ معاملات آہستہ آہستہ بگڑتے جا رہے
ہیں۔ مستور نے کہا۔

ان سے بات کرنے کا مطلب ہے کہ میں آہیل مجھے مار والا
ملاؤ لیکن آپ پر لاگو کر لوں۔ تم بے فکر ہو کچھ نہیں ہو گا۔ یہ
جادو خفیہ یعنی انسانی سے کسی انسان کو ہلاک نہیں کر سکتے۔ البتہ
تم سب کو اب محتاط رہنا ہو گا۔ بادلوں کو اور اگر ہو سکے تو آہستہ
انگریزوں کا اور بھی کرتے رہو۔ اب مجھے اجازت۔ عمران نے
اٹھتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی کچھ کہتا عمران سلام کر

میرے والد کا نام تھا جو فوت ہو گئے ہیں۔ میں نے سربا کہ قبر
اطلاع دے دیں۔ شاید تم پاکیشیا سے نکل جاؤ اور اس طرح قبر
پہانے چکے جائے۔ دوسری طرف سے ایک سرواد آواز سنائی دی
جو بیانے لائڈ کا بٹن دھس کر دیا۔

تپ کہاں سے بول رہے ہیں۔ جو بیانے حیرت بھرا
میں کہا۔

میں پاکستان سے بول رہا ہوں۔ میں جہاں گرفتار آؤں
میں مقیم ہوں۔ میں جہاں پاکستانی جادو کا ایذا ناس معلوم کر
کے لئے آیا تھا لیکن پھر میں جہاں رہ گیا اور مجھے معلوم ہوا ہے
جہاں سے اور جہاں سے جہاں سے جہاں سے جہاں سے جہاں سے
بہت جادوئی کام ہو رہا ہے جس سے تم اور جہاں سے جہاں سے
طور پر ہلاک ہو جائیں گے۔ میں نے جس پہانے کی کوشش کر
لیکن اس سے پہلے کہ میں میری داسکی کو ہریف کرتا تم۔
فون کر دیا اور اس طرح بات کھل گئی کہ مجھے یہاں راست اور
کے سامنے آنا چاہیے۔ میں جہاں طرح غور ہوں۔ میری درخواست۔
تم فوری طور پر پاکیشیا سے نکل کر سوئٹزرلینڈ چلا جاؤ۔
طرح تم یقینی موت سے بچ جاؤ۔ گلابانی۔ دوسری طرف۔
تیرے میں پہانے ہوئے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ قائم۔
یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔ جو بیانے
حیرت بھرا ہے میں رہیور دیکھتے ہوئے کہا۔

کے تپتی ہوئی سوا اور چمکی ہوئی روئے کی طرف چمکا چلا گیا۔ تھوڑی
دیر بعد اس کی کار وائٹل منزل کی طرف چلی جا رہی تھی۔ اس
کے چہرے پر غم یہ شخص کے کلمات تھے کیونکہ اس صاحب نے
قوت نہ دیا کہ ملنے والا خط اور پھر کارٹر کے فون نے اسے اپنی طرف
دکھایا تھا اور وہ اب اس سلسلے میں مزید غور کر رہا تھا۔

شری گوراج بھاری جسم اور لمبے قد کا تھا۔ اس وقت وہ ایک
قافے چمے کرے کے درمیان بیٹھ رہا تھا۔ اس کا سر
بھرا رنگ کی دھاریاں تھیں آبی پانی مارے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا سر
اچھے کی طرح صاف تھا۔ البتہ ایک جی سی لٹ ایک سائٹ سے
بچے آئے تھے۔ اس کی ہوتی تھی۔ اس نے سیاہ رنگ کا کھلا لباس پہنا
ہوا تھا۔ اس کی آنکھیں بند تھیں اور وہ منہ ہی منہ میں کچھ چوہا تھا
کرے کی جھٹ پر ایک بلب جل رہا تھا جس کی روشنی بے حد تیز تھی
کرے کا انوکھا اور الٹا تھا۔ کرہ ہر قسم کے سلاہ سلمان سے خالی تھا
کرے کی دیو اموں پر تیز گیرے رنگ کا پینٹ کیا گیا تھا۔ شری
گوراج کالی سے آنکھیں بند کئے بیٹھا منہ ہی منہ میں کچھ چوہا
تھا کہ بھانک جھٹ پر موجود بلب کی تیز روشنی دھم دھم چمے لگ گئی
لیکن بلب بھر مال جل رہا تھا۔ اچانک شری گوراج نے ایک ہاتھ

— ५५६ —

آپ کو معلوم ہے کہ کلاہم جہازیوں کے گرد ہمیشہ حصار ہے کہ
کلاہم جادو کی کوئی قوت اس سے باہر نہیں آسکتی۔ آپ کے بلائے پر
مجھے درد جانا چاہا اور اجتنائی بلندی پر جا کر میں نے حصار پار کیا ہے اس
نے مجھ پہاں آنے میں نہ لگ گئی ہے اور یہ بھی میں ہوں کہ جو اس
حصار کو پار کرتے ہیں کامیاب ہو گئی ہوں۔ کلاہمی نے جواب
دیتے ہوئے کہا۔

یہ حصار روشنی کا ہے آقا اس نے ہم اسے کسی صورت ختم نہیں
کر سکتے۔ جنت پہ معلوم ہوا ہے کہ اس کی مدت دو ماہ ہے۔ دو ماہ بعد
یہ حصار خود بخود ختم ہو جائے گا۔ کاشمی نے جواب دیا۔
”تم اب حصار سے باہر آگئی ہو۔ کیا تم اب اپنی حق استعمال
نہیں کر سکتی۔“ شری گوراج نے کہا۔

تم آگنی ہو کاٹھی ۔۔۔ شری گوراج نے کہا۔
 ہاں آگ۔ کچ کاٹھی ماحر ہے ۔۔۔ اس صورت نے ۔
 منور ہوا انداز میں جھلکتے ہوئے کہا۔
 تم کاٹھم جلد کی سب سے چلی جھتی ہو کاٹھی ۔ میں ۔
 صدیوں بعد کاٹھم ہمارا کو زعمہ کر کے چھپے بھی مئی دھمگی دی ۔
 جیہیں چھپے معلوم ہے کہ گوشت وہ گھنٹوں سے میں چھپا بیٹھا ہے ۔
 پکانے کی کوشش کر رہا ہوں لیکن تم لب آئی ہو۔ اس کی وجہ کیا ۔
 سکتی ہے کہ تم فوراً ماحر کیوں نہیں ہوتی ۔۔۔ شری گوراج ۔

جمع کرادوں۔ میں نے اپنی فطریات وہاں بھیجی تھیں لیکن ان سب کے گرد و شنی کا حصار موجود ہے اس لئے میری فطریات وہاں آگئی ہیں اس لئے میرا خیال تھا کہ میں تم سے بات کروں۔ شری گوراج نے کہا۔

اگر آپ اجازت دیں تو میں انہیں دیکھ لوں۔ پھر بتاؤں گی کہ کیا ہو سکتا ہے۔ کاٹھی نے کہا۔

ہاں۔ دیکھ لو۔ شری گوراج نے کہا۔
تپ ان کا خیال لپٹ رہی ہیں تاکہ میں ان تک پہنچ سکوں۔ کاٹھی نے کہا تو شری گوراج نے آنکھیں بند کر لیں جبکہ کاٹھی کی آنکھیں بھی بند ہو گئی تھیں۔

میں نے انہیں دیکھ لیا ہے گا۔ یہ آخر مردانہ طور پر ہیں۔ کاٹھی نے نکت آنکھیں کھلتے ہوئے کہا۔

ہاں۔ اب بتاؤ۔ میں انہیں ہر قیمت پر فوری ہٹا کر ہٹا چاہتا ہوں۔ شری گوراج نے بھی آنکھیں کھلتے ہوئے کہا۔

اگلا گرہ کھام کی جہازوں میں آجائیں تو میرا من کا خانہ ہو سکتا ہے لیکن وہاں ایسا نہیں ہو سکتا۔ ہاں وہاں اب جب حصار ختم ہو جائے گا وہاں کھام جہاز کی فطریات آلودہ ہو جائیں گی تو میرا من کا خانہ آسانی سے ہو جائے گا۔ کھام جہاز ہے جو طاقتور جہاز ہے لیکن اس حصار نے اس کے ہر پارہہ دیتے ہیں۔ کاٹھی نے کہا۔

کیا کوئی طریقہ ایسا نہیں ہے کہ انہیں جہاں کھام کی جہازوں

میں لایا جائے۔ شری گوراج نے کہا۔

ہاں آگاہ۔ طریقے تو بے شمار ہیں لیکن یہ کام آپ کو کرنا ہوگا۔ کاٹھی نے کہا۔

بتاؤ مجھے۔ کیا کرنا ہوگا۔ شری گوراج نے چونک کر کہا۔

میں میں سے ایک عورت سو تھری لیٹ کی پہنے والی ہے اور اس وقت یہ سب اس عورت جس کا نام جو لیا ہے کی ہانٹل گاہ میں اکٹھے ہیں۔ تپ کے چیلوں میں سے ایک چیلہ بھی سو تھری لیٹ کا پہنے والا ہے۔ اس نے کافرستانی جہازوں میں سے ایک طاقتور جہاز کا رنگا شہدہ کیا ہوا ہے۔ تپ اسے کہیں کہ وہ کارنگا پتر اس کمرے میں فوری پہنچا دے۔ اس طرح یہ سب اس پتر کو دیکھ لیں گے۔ اس کے بعد کارنگا موٹی کے دھبے میں سب کو وہاں سے کافرستان لایا جاسکتا ہے۔ تپ انہیں کھام جہازوں کے اندر پہنچا دیں پھر آگے ہمارا کام ہے۔ کاٹھی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

لیکن اگر وہ اس طرح کافرستان پہنچ سکتے ہیں تو پھر تو ہم انہیں خود ہی ہٹا کر سکتے ہیں۔ شری گوراج نے کہا۔

نہیں آگاہ۔ ان کے گرد و شنی کا ہالہ ہے اس لئے آپ یا آپ کی فطریات ان کے قریب بھی نہیں جاسکتیں۔ کاٹھی نے جواب دیا۔

لیکن پھر کارنگا کی فطریات کیسے کام کریں گی۔ شری گوراج نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

کارنگا پتر کی وجہ سے آکا۔ کارنگا ایسا باند ہے کہ جو کسی کو بلا کر نہیں کر سکتا۔ صرف وقتی طور پر انہیں ہے اوش کر کے انخوا سکتا ہے اور اس۔۔۔ کاٹھی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
- ٹھیک ہے۔۔۔ میں ایسا ہی کروں گا۔ تم جاسکتی ہو۔۔۔ شری

گوراج نے کہا۔
- آکا۔ مجھے پھر آنے اور لب واپس کاٹھم بہاروں میں جانے کے لئے ہے۔۔۔ طاقت نالی چلی ہے اور چسے کی اس لئے مجھے۔
- مسلمانوں کی ہیمنٹ پہنچے۔۔۔ کاٹھی نے کہا۔

- چاکر لے لو۔ چاہے اس کی ہیمنٹ لے لو۔ مجھے کیا اعتراض ہے۔۔۔ شری گوراج نے منہ جاتے ہوئے کہا۔
- آکا۔ میرے پاس فکٹیں نہیں ہیں جن کی مدد سے میں ہیمنٹ لے سکوں۔ یہ کام آپ کو کرنا ہو گا۔۔۔ کاٹھی نے کہا۔

- ٹھیک ہے۔۔۔ جاتا اور اپنی میں کھیارا ماحول سے مل لو۔۔۔ اس کا انتظام کر دے گا۔ میں اسے کہہ دیتا ہوں۔۔۔ شری گوراج نے کہا
تو کاٹھی انہی اور اس نے ہاتھ جوڑ کر اسے سلام کیا اور پھر طر کر وہاں سے کی طرف چلے گئے۔

عرس مائل منیل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک لبرر اجڑا اظہار کیا ہوا۔

- بیٹھو۔۔۔ عمران نے سلام کے بعد کہا اور خود بھی اپنی صوم کرسی پر بیٹھ گیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسید اٹھایا اور خبر پرسی کرنے شروع کر دیئے۔

- انگوٹھی پہنچ۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

- میری رکا رابطہ خبر دیں۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے خبر بتا دیا گیا تو عمران نے کریڈل دہرایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار خبر پرسی کرنے شروع کر دیئے۔

- ہاں۔ انگوٹھی پہنچ۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”سرفیاد اللہ دین کی ہاتھ لگاؤ کا خبر دینا“۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے چھ لکھن بھر رہا دیا گیا تو عمران نے ایک بار پھر کر لیل دیا یا اللہ تو ان کے پر اس نے ایک بار پھر نہیں مل سکا کرنے شروع کیا۔

”سرفیاد اللہ دین ہاؤس“۔ ایک مودبانہ آواز سنا دی۔
”میں دارالحکومت سے علی عمران بل رہا ہوں۔“ سرفیاد اللہ دین سے بات کرتا تھا۔ ”مجھے جانتے ہیں“۔ عمران نے کہا۔
”ہو کر کریں“۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔
”ایلو۔“ سرفیاد اللہ دین بل رہا ہوں۔ ”چھ لکھن بھر ایک ہماری سی آواز سنا دی۔

”دارالحکومت سے علی عمران بل رہا ہوں سرفیاد اللہ دین۔“ تب سے وہ پہلے سر سلطان کی ہاتھ لگاؤ پر طاقت ہوئی تھی۔ ”میرا نے کہا۔

”اب ہاں۔“ مجھے یاد آ گیا ہے۔ سر سلطان نے لب کی جی تعریف کی تھی لڑائی۔ ”کیسے فون کیا ہے“۔ دوسری طرف سے اجالہ منیورنگ میں کہا گیا۔

”سرفیاد اللہ دین۔“ تب نے اس عقل میں بتایا تھا کہ تب۔
”کلاستان کے جاسوس پر تحقیقی کام کیا ہے“۔ عمران نے کہا۔

”ہاں۔“ میں نے ساری عمر اس کام پر صرف کر دی ہے اور اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ اس نے مجھے اس کام میں کامیابی عطا کی ہے۔

”کلاستان کے جاسوس پر میری دس کتابیں ہیں الاقوامی شہرت رکھتی ہیں۔“ سرفیاد اللہ دین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
”کلاستان کا ایک قہیم جادو کا کام بتایا جاتا ہے۔ کیا اس پر بھی آپ نے کام کیا ہے“۔ عمران نے کہا۔

”ہاں۔“ لیکن اس بارے میں تفصیلی معلومات نہیں مل سکیں۔ صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ سینکڑوں سال پہلے یہ جادو کلاستان کا سب سے چاہا جاتا تھا اور پھر اس میں ایک آدمی جس کا نام منور بتایا گیا ہے اس نے اس جادو میں اتنی محنت کی کہ اسے کا کام جادو کے دیوتا کا درجہ حاصل ہو گیا۔ یہ منور مسلمانوں کا سخت دشمن تھا اس نے کا کام جادو کی تمام شکلیوں میں اس نے مسلمانوں کے خلاف ایسی نعرے بھر دی کہ کا کام جادو کی شکلیاں پوری دنیا کے مسلمانوں کو ہلاک کرنے پر تل گئیں اور پھر سینکڑوں نہیں ہزاروں مسلمان اس کا کام جادو کے ہاتھوں ہلاک ہو گئے۔ جب اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں آئی اور فارس سے ایک بہت بڑے جنگ کلاستان لے آئے انہوں نے اس منور کو ہلاک کر دیا اور اس جادو کی تمام شکلیوں کو کلاستان کے ایک پہاڑی علاقے کے اندر غاروں میں دفن کر دیا۔ تب سے اس پہاڑی کا نام کا کام چ گیا ہے اور اب یہ جادو ہمیشہ کے لئے نیست و نابود ہو چکا ہے لیکن تم کیوں پوچھ رہے ہو کیا تم اس پر تحقیقی کام کر رہے ہو“۔ سرفیاد اللہ دین نے پوچھا۔

”کیا اس جادو کو دوبارہ بھی زندہ کیا جاسکتا ہے“۔ عمران نے

ان کی بات کا جواب دینے کی بجائے الاسوال کرتے ہوئے کہا۔
 "زیادہ۔ وہ کیسے۔ نہیں۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔" مرزا
 اللہ علی نے کہا۔

مجھے معلوم ہوا ہے کہ کازستان میں کالام جہازیوں پر کسی
 کے پرہیز سے اسے وہ بارہ زید کر دیا ہے لیکن کازستان کے کب
 ہندگ نے ان جہازیوں کے گرد وہ مالی حصار قائم کر دیا ہے جس پر
 معیار وہ ہے۔ اگر اس بارہ کو وہاں کے اللہ وہ بارہ فتح کیا ہے
 تو وہ بارہ جو حصار فتح ہوتے ہی کالام بارہ کی شیطانی طاقت
 مسلمانوں کے خلاف برقی جانتی گی۔ عمران نے کہا۔

"سب بکواس ہے۔ ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔ یہ۔۔۔
 تحقیقی کام کیا ہے اس کے معنی جو بارہ ہیٹ کے لئے فتح کر دیا۔
 ہے۔" مرزا اللہ علی نے جواب دینے ہوئے کہا۔

کیا آپ کسی طرح اس مسئلے میں مزید انکوائری کر سکتے ہیں۔
 کوئی ایسا آدمی آپ کا وکیل ہو اور اس مسئلے میں کام کرتے
 عمران نے کہا۔

نہیں عمران صاحب۔ ایسا کوئی آدمی میرا وکیل نہیں اور۔
 میں اس عمر میں وہاں کازستان جا کر اس بارے میں کوئی کام
 سکتا ہوں۔" مرزا اللہ علی نے صاف جواب دینے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ شکریہ۔ اللہ حافظ۔" عمران نے کہا اور رسیو
 دیا۔

یہ کیا ہو رہا ہے عمران صاحب۔ عدالتی نے مجھے کال کر کے کہا
 کہ وہ فوراً عدالت کے سامنے اس بارہ کو فتح کرنا چاہتا ہے۔ اب آپ
 جس اس جگہ میں ہیں۔ کیا ہوا ہے۔ کیا سید جراح اللہ صاحب نے حکم
 دیا ہے۔" ہلیک نے روتے کہا۔

سید جراح اللہ صاحب اس بارہ خاموش ہیں۔ میں بھی خاموش
 تھا لیکن ابھی میرا کیا کے پاس ایک ایسا خط پہنچا ہے اور میرا ایک فون
 کی آئی ہے جس نے مجھے دینی طور پر بتا دیا ہے۔ میری چھٹی حس کہہ
 رہی ہے کہ وہ لوگ واقعی پاکیزہ سکرت سروں کے خاتمے کے لئے
 جانتی سطح پر کام کر رہے ہیں اور اگر ہم نے ان کے آگے کوئی بڑا
 ہتھیار تو ہو سکتا ہے کہ ہم پوری سکرت سروں سے ہی ہاتھ دھو
 بیٹھیں۔ عمران نے کہا۔

کیسا اللہ کیسا فون۔" ہلیک نے روتے حیرت بھرے لہجے
 میں کہا تو عمران نے اسے عیاں کو غلطے اور پھر عیاں کی آواز اللہ لہجے
 میں غور فون کرنے سے لے کر کارنڈا کی طرف سے آنے والے
 فون کی تفصیل بتادی۔

نہ۔ تب دست بک رہے ہیں۔ یہ سب کچھ فتح معولی ہے لیکن
 میں اس عمر میں وہاں کازستان جا کر اس بارے میں کوئی کام
 سکتا ہوں۔" مرزا اللہ علی نے صاف جواب دینے ہوئے کہا۔

"ابنوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اس پر کام کروں۔" عمران
 نے کہا۔

یہاں سلوم کرتا ہے تم نے۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو
میں نے ساری تفصیل بتادی۔

یہاں جدا مشتبہ نہیں ہے عمران بیٹے کہ تم ایسے گھٹیا کاموں
میں پڑے۔ یہاں اجتنابی گھٹیا ہوتے ہیں جن ہر گونے اس کے
ظلم صادر کھینچا ہے وہ ان کا بد دوست بھی خود کر لیں گے۔ یہ
پورا غلام صاحب نے کہا۔

میں اس سے بچنے تو آپ ان کاموں میں ملوث نہ ہونے پر
معاذ ہو جایا کرتے تھے۔ عمران نے حیرت میرے لہجے میں

کہا۔
وہ شیطان کی ایسی کارروائیاں ہوتی تھیں جن کے اثرات پوری
دنیا کے مسلمانوں پر چڑھتے تھے اور ان کے لئے قہاری ضرورت
ہوتی تھی جن سے بہت جبرولی سطح کے کام ہیں۔ کام بچنے بھی ہوتے
ہے۔ میں اور اب بھی ہو جائیں گے۔ سید پورا غلام صاحب نے

کہا۔
اگر وہ ہر گز اسے طم کر سکتے تو وہ حصار کیوں باہر جاتے۔ آپ
میرا بیٹا لیا کر خود توجہ فرمائیں۔ عمران نے کہا تو سلسلے بیٹھا
بلیک زروپے اختیار مسکرا دیا۔

میں نے کہا کہ یہ کام ہو جائے گا۔ تم فکر مت کرو۔ البتہ اپنی
حقیقی باتوں کو یاد رکھو کہ جو خطا سے ملے وہ اسے فوری طور
پر جھٹکا کرنا کہ وہ اس خطا کے ذریعے وہ لوگ تم سب کو دھما

تو کیا ہوا۔ آپ غصہ تو ہیں میں بھی آپ کے ساتھ مل کر ہوں۔
یہ کام کروں گا۔ ایک یا تیرہ ہی ہیں۔ بلیک زروپے
مسکراتے ہوئے کہا۔

میرا خیال ہے کہ سید صاحب اس لئے بھی خاموش ہیں
انہیں سلوم ہے کہ میں خود ہی ان سے رابطہ کروں گا اور
احساس ہو رہا ہے کہ مجھ پر ایسا کرنا چاہئے گا۔ عمران نے کہا۔
اس کے ساتھ ہی اس نے سید پورا غلام اور شہر میں کونے شہر
میں۔

اسلام علیکم ورحمت اللہ وبرکاتہ۔ میں احسان الحق علی
ہوں۔ دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی اور
گورا کھٹ گیا کہ یہ سید پورا غلام صاحب کے صاحبزادے کی آواز
میں ملی عمران بل رہا ہوں۔ سید صاحب سے بات
تھی۔ عمران نے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

اپنی اجازت۔ دوسری طرف سے خود باندھے میں کہا گیا۔
اسلام علیکم ورحمت اللہ وبرکاتہ۔ میں صاحب پورا غلام
ہوں۔ یہ لوگوں کی خاموشی کے بعد سید پورا غلام صاحب
فحوص نرم اور اجتنابی طریقہ آواز سنائی دی۔

وعلیکم السلام ورحمت اللہ وبرکاتہ۔ میں ملی عمران عرض
ہوں غلام صاحب۔ لاشام جلد کے بارے میں آپ سے معلوم
تھا۔ عمران نے خود باندھے میں کہا۔

پھر ٹھیک ہے ورنہ میں تو بری طرح پریشان ہو گئی تھی۔ عیوب
نے اطمینان میرے لئے یہ کہا۔
تم اس خط کو فوراً بھلا دو۔ عمران نے کہا۔
ٹھیک ہے۔ ایسی بھلا دیتی ہوں۔ عیوب نے کہا تو عمران
نے رسید رکھ دیا۔

کمال ہے۔ اس بار سید چراغ غلام صاحب اٹا منع کر رہے ہیں۔
چیتے ہے۔ عمران نے کہا تو بلیک زرو بے اختیار ہنس پڑا۔
مجھے لگتا ہے کہ آپ کو ان کی عینیں گرا چکیں گی۔ پھر اہلوت
لے گی۔۔۔ بلیک زرو نے کہا۔

مجھے بھی ایسا ہی لگتا ہے۔ عین سے چراغ غلام صاحب جسے
جگہ میں ساگر کہہ رہے ہیں کہ یہ چھوٹا کام ہے اور ہو جانے کا تو
پورا ہونا چاہئے گا۔ وہ صرف میری متوں کے لئے اسے نظر انداز نہیں
کرتے۔ عمران نے کہا تو بلیک زرو نے اجبات میں سر ہلا دیا۔
اس کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ چھو کر رسید اٹھا
لی۔

جیسو۔ عمران نے خصوصاً مجھے میں کہا۔

غلام بول رہا ہوں سر۔ دوسری طرف سے صندوق کی
خود آمد تھا۔ عیوب نے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ بلیک زرو بھی چونک
ٹا کیونکہ صندوق بغیر کسی اہم بات کے اس طرح براہ راست فون
پر نہ آتا تھا۔

کر کا قیام کی پہالیوں میں لے جاسکتے ہیں اور ان کا منصوبہ بھی
ہے۔ عین = کام رات کے پچھلے پہر میں ہوتا ہے اس لئے تم اسے
کہ اس خط کو فوری طور پر بھلا دو۔ اے حافظ۔ سید چراغ
صاحب نے کہا اور اس کے ساتھ ہی مابعد فتح ہو گیا تو عمران
تیزی سے کمر باندھ دیا اور پھر فون اٹے پر اس نے فیر پکس کرنا
شروع کر دیتے۔

عیوب بول رہی ہوں۔ رابطہ قائم ہوتے ہی عیوب کی
حالی دی۔

علی عمران بول رہا ہوں عیوب۔ میں نے جیسو لئے رہے۔
کے بارے میں سید چراغ غلام صاحب سے بات کی ہے۔ انہوں
فرمایا ہے کہ یہ خط جلد ہی طے کا ہے اور اس خط کے دستے
کے پچھلے پیر ساری سکھتے مردوں کو کا قیام پہالیوں میں پہنچایا
ہے اس لئے انہوں نے حکم دیا ہے کہ اس خط کو فوری طور پر
رکھ کر دو۔ پھر اس کے اثرات فتح ہو جائیں گے۔ عمران
اجتائی سفید لکے میں کہا۔

اوہ اچھا۔ عین انہوں نے اس سارے معاملے کے بارے
کیا کہا ہے۔۔۔ عیوب نے پوچھا۔

انہوں نے کہا ہے کہ یہ اجتائی پھولی سچ کے کام ہیں۔
ہو جائیں گے۔ ہمیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔
نے کہا۔

نہیں۔۔۔ عمران نے کہا۔

سر۔ کاظم جادو کے سلسلے میں ہمیں ہے۔ ہے۔ ہے۔ چینی تھی۔
جناغہ میں اور کیشن عقل دار حکومت میں موجود ایک روحانی
چروگ سے ملے ہیں۔ انہوں نے سب کچھ سن کر بتایا ہے کہ اس
جوریا کو جو خط ملا ہے اس کے ذریعے کارستان کے جادو گروں نے
پوری پاکیشیا سیکٹ سروں کو اطلاع کے کارستان لے جانے کا
منصوبہ بتایا ہے اور ایسا ہو جائے گا۔ انہوں نے بتایا ہے کہ لونی
خاص جادو ہے جسے کارنگا کہا جاتا ہے اور یہ خط انہوں کے ایک جادوگر
جو غیر ملکی ہے نے خصوصی طور پر لگایا ہے۔ میں نے ان سے
وہ خواست کی ہے کہ اس کے پتہ کے لئے ہمیں کچھ بتایا جائے تو
انہوں نے معذرت کر لی ہے۔ میں نے اس کے سلسلے سے چرائی وہ
صاحب کا نام دیا تو انہوں نے بتایا کہ وہ اس سلسلے میں بہت کچھ کر
سکتے ہیں جس پر میں نے سب صاحب کو فون کیا تو ان کے
صاحب نے بتایا کہ ہم سے جیل عمران صاحب کا فون آیا کہ وہ
ان کے فون کے بعد سب صاحب کسی آدمی کے ساتھ چلے گئے ہیں اور
ان کی واپسی کا کچھ علم نہیں ہے۔ میں نے اس لئے آپ کو فون کیا
ہے کہ اس خط کے سلسلے میں کچھ نہ کچھ ہوتا چاہئے۔ تب کہیں تو
عمران صاحب کو تلاش کریں کیونکہ وہ فلیٹ پر موجود نہیں ہیں۔
مسترد نے مسلسل بحثے ہوئے کہا۔

عمران کو تلاش کرنے کے لئے سری اجلاٹ کی کیا ضرورت

عمران نے سرو لگے میں کہا۔

عمران صاحب کو اس مشن پر کام کرنے کے لئے آمادہ کرنا
پہنچے ہیں۔ مسترد نے کہا۔

تم کہاں سے بول رہے ہو؟ عمران نے پوچھا۔

میں لپٹ فلیٹ سے بول رہا ہوں سر۔ کیشن عقل میں سرے
پاں موجود ہے۔ مسترد نے کہا۔

اگر عمران اس مشن پر کام کرنا چاہتا ہے تو مجھے کیا اعتراض ہو
سکتا ہے۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

عمران صاحب۔ سری تک میں۔ بات نہیں آ رہی کہ پاکیشیا
تحت سہوں کے ممبران کیوں اس سلسلے میں اتنے پرجوش ہو
رہے ہیں۔ اس سے پہلے تو وہ اس سلسلے میں اتنے پرجوش نہیں
ہوتے تھے۔ ہلیک زرو نے کہا۔

میں عقل میں ہے کہ اس بار الٹی گنگا بھاتی جا رہی ہے۔ عمران
نے سگراتے ہوئے کہا۔

سچی گنگا۔ کیا مطلب۔ ہلیک زرو نے جو تک کر پوچھا۔

جیل سے چرائی علماء صاحب خود مجھے ایسے مشن پر کام کرنے کے
لئے کہتے تھے لیکن اس بار انہوں نے دوسرا انداز اختیار کیا ہے۔ اس
بار انہوں نے سیکٹ سروں کے ممبران میں جوش بھرا دیا ہے کہ وہ
کے ان سے بڑا کر وہاں لے جائیں اور میں انکار بھی نہ کر سکوں۔
زرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

شری گوراج معبد کے ایک خاص کمرے میں بیٹھا شراب پیتے ہیں
صرف تھا۔ سلسلے ایک خوبصورت لڑکی قدیم دور کا رقص کر رہی
تھی۔ پانچ دو سے منگھ اور نکارے بجنے کی آوازیں سنائی دیں تو
شری گوراج بے اختیار چونک چلا۔ اس نے ہاتھ اٹھا کر اس لڑکی کو
صوبی سلام کیا تو اس لڑکی نے جھٹک کر سلام کیا اور مڑ کر تیزی
سے ایک دھڑلے میں صائب ہو گئی۔ اسی لمحے کمرے کے سلسلے والا
دھڑکھٹا اور ایکسپانسی تیزی سے اندر داخل ہوا۔

”بھائی شری پدم پٹا گئے ہیں مہاراج۔“ آئے والے نے
جھٹک کر سلام کرتے ہوئے کہا۔

انہیں اجتماعی حوت و احترام کے ساتھ بوسے کرے میں لے آؤ۔
جی نہیں من کا استقبال کروں گا۔ شری گوراج نے کہا اور اس
نئی کے دامن جاتے ہی وہ اٹھا اور آہستہ آہستہ قدم بڑھاتا ہوا عقبی

”اللہ واقعی صاب کا خیال درست ہے۔ اصل میں سے پرانا خدا
صاحب۔ نہیں چاہتے کہ وہ آپ سے کہیں اور آپ ایک بار پر اٹھ
کر دیں۔ ہو سکتا ہے کہ اس بار آپ کا اٹھ آپ کے لئے خطرناک
نکارت ہو۔“ بلیک لڑو نے کہا۔

”ایسا ہی لگتا ہے اس لئے سے صاحب مجھے بچانے کی کوشش کر
رہے ہیں۔“ عمران نے کہا۔

”تو آپ خود ہی اس پر حیا ہو جاتیں۔“ بلیک لڑو نے
سکراتے ہوئے کہا۔

”میں نے اٹھ تو نہیں کیا لیکن جب سے صاحب کہہ رہے ہیں کہ
”معمولی مسئلہ ہے تو پر خود گواہ کیوں اس بارے میں پرموش
جائن۔“ عمران نے کہا۔

”جین آپ کے ساتھی تو اس معاملے میں پرموش ہو رہے ہیں۔
پھر۔“ بلیک لڑو نے کہا۔

”ہوئے دو۔ خود ہی فحشے چاہئیں گے۔“ عمران نے کہا
اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے اٹھنے ہی بلیک لڑو بھی اٹھا اور
کھڑا ہوا۔

”میں فلیٹ پر جا رہا ہوں۔ وہاں سے صند سے رابطہ کروں گا۔
اگر کوئی مسئلہ ہو تو مجھے کال کر لینا۔“ عمران نے کہا اور پھر مڑ کر
دو بیرونی دھڑلے کی طرف چلا گیا۔

طرف موجود ایک دہلائے کی طرف بڑھ گیا۔ بہا سخت شری پدم
کا فرسٹان کے سب سے بڑے پدمت گئے جاتے تھے۔ وہ کلاستان
کے ایک دور دراز علاقے راشی میں پہنچے تھے۔ ان کے ہاتھ میں
کہا جاتا تھا کہ وہ دیوتا کے اوتار ہیں اور اس وقت دنیا میں سب
سے بڑی شری ہیں۔ ان کا نام تو کچھ اور تھا لیکن سب سے بڑے شری
ہونے کی وجہ سے انہیں شری پدم کہا جاتا تھا۔ کبھی کبھار ہی کہیں
جاتے تھے۔ ان کے آنے کی اطلاع ایک مددگار شری گوراج کو مل
گئی تھی اور اس نے ان کے استقبال کی پوری جلدی کر لی تھی۔ یہ
بھی شری گوراج کے لئے اوتار تھا کہ شری پدم خود چل کر ان سے
ملنے آئے تھے۔ توڑی وہ ایک بڑے بڑے کمرے میں بیٹھ گئے
جہاں سونے کی بنی ہوئی دو کرسیاں موجود تھیں۔ ان میں سے ایک
کرسی چلی اور وہ سری اس سے قریب سے چھٹی تھی۔ یہ کہ اجانی خاص
طاقتوں کے لئے مخصوص تھا۔ اس کمرے میں دیوتاؤں اور دیویوں
کے سونے کے تخت چاروں طرف موجود تھے۔ توڑی وہ ایک دروازہ
کھلا تو ایک دیوتا آئی اور داخل ہوا جس نے سید رنگ کا لباس
پہنا ہوا تھا۔ اس کا چہرہ بڑا تھا اور چہرے کی ساخت سے اس کی
آنکھیں چھٹی تھیں لیکن ان آنکھوں میں تیرہ جگہ تھیں۔ اس کے پیچھے
دو پدمت ہاتھوں میں اونچے ترشول اٹھائے ہوئے تھے۔ یہ دیوتا
توڑی شری پدم تھا۔ شری گوراج نے تنک کر شری پدم کا استقبال
کیا۔

پدم تم سے خاص باتیں کرنے آئے ہیں بالکل۔ شری پدم
نے شری گوراج کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔
یہ میرے لئے اوتار ہے کہ دیوتا کے اوتار نے میرے ہاں قدم
رکھے ہیں۔ یہ حاسیہ۔ شری گوراج نے کہا اور چلی کرسی کی
طرف اٹھ کر دیا۔

تم بلاسم جانی میں بات کریں گے۔ شری پدم نے طر
کوبہ عقب میں موجود ترشول ہاتھوں سے کہا اور وہ دونوں سر
پچھ کر سلام کرنے کے بعد واپس چلے گئے۔ شری پدم سونے کی بنی
ہوئی کرسی پر بیٹھ گئے۔

سوم دس منٹ کیا جانے شری مہاراج۔ شری گوراج نے
کہا۔

سب کچھ ابھی میں بتا رہا ہوں گا۔ یہ سب۔ شری پدم نے کہا
توڑی گوراج وہ سری کرسی پر دوبارہ اوتار میں بیٹھ گیا۔

میں کلام جادو کی وجہ سے جہاں آئے ہیں۔ شری پدم نے
کہا توڑی گوراج جو تنک چلا۔

انکس۔ کیا ہوا ہے مہاراج۔ شری گوراج نے جھٹک کر
کہا۔

کلام جادو کو دوبارہ دے، تو کر دیا لیکن اس جادو کو کلام
جادو سے باہر پھیلنے سے روکنے کے لئے مسلمان ریشیوں نے اس
کے گرد و شنی کا ایک ایسا حصار قائم کر دیا ہے جو دیوتا تک پہنچ
نہ دے۔

کا۔ شری پدم نے کہا۔

”ایسا ہی ہوا ہے شری مہاراج۔“ شری گوراج نے کہا۔

”تم نے کاشام کی سب سے بڑی شکن کاٹنی کو اس حصار۔“

باہر بلا کر اس سے بات چیت کی اور پھر اسے وہ مسلمانوں کی بیسٹ

دے کر واپس بھیجوا دیا۔“ شری پدم نے کہا۔

”ایسے ہی ہوا ہے مہاراج۔“ شری گوراج نے جواب دیا۔

”اور تم نے ایک غیر ملکی کے نام سے کارنگا جادو کے ذریعے

پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگوں کو اجوا کرنے کے لیے بھیجیں بنا۔“

کرنے کی منصوبہ بندی کی اور تمہیں معلوم ہو چکا ہے کہ اس غیر ملکی

نے جو کارنگا پتر بھیجا تھا اسے بلا کر راکہ کر دیا گیا ہے اور اس پتر کے

راکہ ہوتے ہی وہ جادو گر بھی ہلک ہو گیا۔“ شری پدم نے کہا۔

”ایسا ہی ہوا ہے مہاراج۔“ یوں۔“ شری گوراج نے کہا۔

”جہاں سے اس یوں کا جواب ابھی تمہیں مل جائے گا۔“ جے مری

بات سن کر۔“ شری پدم نے کہا۔

”جی کرانتیں۔“ شری گوراج نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”بھلا ہرے شکر کے لیے تمہیں کاشام جادو کا گرد بنا دیا گیا

ہے۔“ شری پدم نے کہا۔

”نپ کی بات درست ہے مہاراج۔“ شری گوراج نے کہا۔

”یوں تمہیں معلوم نہیں ہے کہ اگر کاشام مہادیوں کے گرد

جو جادو کا گرد ہے اس کے اندر ختم کیا گیا تو وہ جادو گرنے کے لیے

مہادیوں خود بخود ختم ہو جائے گا اور اس بار اگر جادو ختم ہوا تو پھر

نہی راند ہو سکے گا اور کاشام جادو کے سرزمین کافرستان سے دو بارہ

بائے کا مطلب ہو گا کہ جہاں کے بے شمار بددست خود بخود ہلاک ہو

جائیں گے اور ہمیں بہت جلدی ذک الہانا پڑے گی اس لیے ہم خود

میں کہنے ہیں تاکہ اس معاملے کو درست طریقے سے مکمل کیا

جائے۔“ شری پدم نے کہا۔

”نپ کی بات کر رہے ہیں۔ اس سے پہلے تو یہ بات سنا

تھی آئی مہاراج۔“ شری گوراج نے کہا۔

”ہاں۔“ جو کچھ ہم جانتے ہیں وہ کافرستان میں اور کوئی نہیں جانتا۔

اس نے مسلمان دشمنی محسوس کی اور انہوں نے کاشام جادو کے

خف ہوتے اس حصار قائم کرنے کے لیے کچھ نہیں کیا۔“ شری

پدم نے کہا۔

”نپ۔“ تو یہ بات ہے۔ پھر کیا کرنا چاہئے۔ اس حصار کو کیسے ختم

کیا جائے۔“ شری گوراج نے جواب دیا کہ کہا۔

”اس کو مکمل طور پر ختم کرنے کا ہمارے پاس کوئی طریقہ نہیں

ہے۔ بلکہ ہم اس کو جو لوگوں کے لیے کسی بھی جگہ سے غائب کر

نے اور داخل ہو سکتے ہیں۔ سب ہم اندر داخل ہو جائیں تو ہم کاشام

جو کے مرکزی مسجد میں جا کر کاشمی کے ذریعے تمام شکاریوں کو

ان کے پتے کھادیں گے جو ہم ساتھ لے جائیں گے۔ لیکن پتر کھانے کے

بغیر شکاریوں کے اندر اتنی طاقت آجائے گی کہ تمام شکاریاں حصار

تم نے اپنی دھڑکی بچالی بالک۔ تم لپٹے آویسوں کو حکم دو کہ
وہاں پر اس کے دو وسیع اکٹھے کریں۔ ہم رات کو ان آگن پتوں
پر صدارت کر کے کاشمیر ہزاریوں میں داخل ہوں گے۔ شری
پدم نے کہا۔

حکم کی تعمیل ہو گی مہاراج۔ شری گوراج نے کہا تو شری
پدم نے اس اعلان میں سر ہٹایا جیسے لب و پوری طرح مطمئن ہو گیا

فتح ہونے کے بعد خود بخود فتح نہیں ہوں گی۔ اس طرح مسلمان
رہبروں کا یہ حصار کاشمیر باد اور اس کی فکریوں کا حصار کر کے گا۔
اس کے بعد کاشمیر باد کی مدد سے مسلمانوں کا قتل عام شروع ہو
جائے گا جسے پھر کوئی نہ روک سکے گا۔ شری پدم نے جواب دیا۔
"یہ حصار واقعی طور پر کیسے فتح ہو گا مہاراج۔" شری گوراج
نے کہا۔

"میں ایسا کر سکتا ہوں لیکن اس کے لئے ہمیں لگے ایک دھن
دھڑا ہو گا۔" شری پدم نے کہا۔

"وہ کیا مہاراج۔" شری گوراج نے جواب دیا۔
"کاشمیر باد کا مہاراج مجھے تسلیم کرنا ہو گا کہ تم کاشمیر باد کے
میرے بعد دوسرے گرد ہو گے۔" شری پدم نے کہا۔

"آپ دیکھ ہی شری پدم میں مہاراج۔ میں دیکھ ہی کب کو گرد
مانتا ہوں۔" شری گوراج نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے لیکن ہمیں دھن دھڑا ہو گا کہ وہ کاشمیر
باد کا کاشمیر باد فتح ہو گا تو تم بھی اس کے گرد ہونے کی وجہ سے
خود بخود ہلاک ہو جاؤ گے لیکن اس طرح تمہاری دھڑکی کا سنی
ہے۔" شری پدم نے کہا۔

"میں دھن دھڑا ہوں مہاراج کہ آپ کاشمیر باد کے مہاراج اور
میں آپ کا جیلا رہوں گا۔" شری گوراج نے ہاتھ اٹھا کر دھن
دھڑا ہونے کہا۔

جہاد نے ساطم حسین نے دالان میں داخل ہو کر اچھائی نمودار
نہ دیا سلام کیا اللہ پھر ان آدمیوں کے ساتھ ہی دونوں ہو کر
بنے گیا۔

اب ہمیں اجازت دیں اللہ صاحب ۔ پہلے سے موجود
تو ہیں نے کہا تو سے چراغ اللہ صاحب کے سر ہاتھ پر وہ اٹھے اللہ
سب کر کے چھوٹی دالان سے کی طرف چھ گئے۔

کیسے آتا ہوا ساطم حسین ۔ سے چراغ اللہ صاحب نے
صوت سے ساطم حسین سے مخاطب ہو کر کہا۔

کاشم جادو کے سلسلے میں حاضر ہوا ہوں شاہ صاحب ۔ ساطم
حسین نے نمودار ہو گئے میں جواب دیا۔

کوئی خاص بات ہو گئی ہے کیا ۔ سے چراغ اللہ صاحب
نے کہا۔

اللہ صاحب ۔ میں نے علی عمران صاحب کو اس جادو کے خاتمے
کا لہو کرنے کی بے حد کوشش کی ہے لیکن انہوں نے کوئی مثبت

جواب نہیں دیا۔ اور کاشم جادو کے سلسلے میں کارستانی کا ایک اور
پہلو کو دیکھا ہے ۔ اس کا نام شری پدم ہے اور شری پدم نے

صحنہ حصار کو وقتی طور پر غرق کیا اور کاشم بہاریوں میں داخل ہو
کر اس نے کاشم جادو کی تمام شیخان طاقتوں کو آگن پتر کھلا دیئے

تھیں لب لب حصار غرق ہو گیا تو اس کے ساتھ کاشم جادو بھی غرق
ہو گئے گا بلکہ مزید طاقتور ہو کر پھیل جائے گا اور جن کارستانی

جیسی سے چراغ اللہ صاحب کے مکان کے سلسلے جا کر دی اور
جیسی کی جیسی سے پر ساطم حسین جہاد کھول کر کھینچے اسے
اور توجہ توجہ تمام اٹھاتے مکان کی طرف چھ گئے ۔ اس سے چلے کہ وہ
دور دالان سے کے قریب پہنچے وہاں کھانا سے چراغ اللہ صاحب اور
صاحب جادو باہر آگیا ۔ اس نے جسے نمودار اللہ لا میں ساطم حسین اور
استقبال کیا۔

قلید اللہ صاحب مسجد میں تشریف لے رہا ہیں صاحب ۔ کہے ہیں
قہر کو وہاں پہنچا ہوں ۔ صاحب اس نے کہا اللہ پھر وہ حرکت کرے

کی طرف چھ گیا ساطم حسین نے حرکت کر جیسی لہ اندر کو دیں ۔
کا لہو کیا اللہ پھر سے چراغ اللہ صاحب کے صاحب اس کے پیچھے ۔

ایک طرف پہنچا ہوا دالان کی ساتھ ہی مسجد کی طرف چھ گئے
مسجد میں داخل ہو کر انہوں نے جو تے انکے اور پھر مسجد کے دھڑ

کی طرف چھ گئے جہاں سے چراغ اللہ صاحب تین بار آدمیوں میں

بہرگوں نے یہ صدارت نام کیا تھا میں نے ان سے بھی ملاقات کی ہے لیکن ان کا کہنا ہے کہ وہ اس مسئلے میں مزید کچھ نہیں کر سکتے اس لئے میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں کہ اب آپ ہی اس مسئلے میں کچھ کریں ورنہ مسلمانوں کو بہت ہی آفت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اعظم حسین نے اجتنابی متوجہ ہونے کے لئے مسلسل بات کرتے ہوئے کہا۔

میں معلوم ہے کہ کیا ہوا ہے اور کیا ہو رہا ہے۔ جہاد اخیال درست ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی اس جہاد کا خاکہ کر سکتے ہیں لیکن میں معلوم ہے کہ عمران نے پوری طرح دلچسپی نہیں لی لیکن اس بار وہ یقیناً سناٹ ہو جانے کا اور ہم پاکستانیہ اور پوری دنیا کے مسلمانوں کی خاطر اس نوعوان کو سناٹ نہیں ہونے دینا چاہتے ہیں اب واقعی وقت آگیا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو وہاں بھیج دیا جائے تاکہ وہ ان کا خاکہ صدارت کی مدت کے اندر ہی کر دیں۔ یہ جہاد اللہ صاحب نے بہت سے لگے ہیں کیا۔

عمران صاحب۔ دیکھئے تو اجتنابی سلیم الفطرت آدمی ہیں اللہ صاحب۔ انہیں تو اس مسئلے میں پوری طرح دلچسپی لینا چاہیے مگر لیکن نہانے کیا بات ہے کہ ان میں دلچسپی کا عنصر مفقود ہے۔ صاحب حسین نے کہا۔

وہ لہجہ خصوصاً کام میں اس حد تک متوجہ نہیں کیا ہے کہ اب اپنی فیملی سے ہٹ کر کوئی اور کام کرنے سے وہ گریز کرتا ہے۔

میں تم سے فکر ہو کر اپنا کام کرو۔ اللہ تعالیٰ مسبب الاسباب ہے وہ خود ہی کوئی سبب پیدا کر دے گا۔ یہ جہاد اللہ صاحب نے فرماتے ہوئے کہا۔

جب کا مطلب ہے کہ اس مسئلے میں میری ذمہ داری ختم کر دی جائے۔ اعظم حسین نے چونک کر کہا۔

ہاں۔ شری پدم کے درمیان میں آجانے کے بعد اب معاملات دینی رحمتی منظر پر چلے گئے ہیں۔ اب جہاد اکام ختم ہو گیا ہے۔ یہ جہاد اللہ صاحب نے کہا۔

جیسے حکم۔ اب مجھے اجازت دیں۔ اعظم حسین نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر سلام کر کے وہ حرکر داییں دکان سے مسجد کے منبر پر آئے اور وہاں کھڑے ہوئے لیکن یہ بیٹھے دارالحکومت کی طرف بڑھے جہاد کے تھے۔ دارالحکومت پہنچ کر انہوں نے ایک ہوٹل کے سامنے ٹھہری گاڑی اور ڈرائیور کو کہہ دیا کہ وہ ہوٹل میں آجائے۔ وہاں کھڑے کھڑے انہوں نے اپنے کمرے میں پہنچ کر اپنا سامان ڈال دیا وہاں تھے کہ وہاں سے پر دستک کی آواز سنائی دی تو وہ ہنگامہ مچا کر بھاگے۔

کون ہے۔ اعظم حسین نے اونچی آواز میں کہا۔

مٹا کر ملی۔ ایک بگلی سی آواز سنائی دی۔

مٹا کر ملی۔ کون ہے۔ اعظم حسین نے پوچھتے ہوئے پتھر مارے جو کہ وہاں کھول دیا۔ وہاں سے پر ایک دو میاں لے کر

شاہر علی نے کہا۔

آپ کا خیال درست ہے۔ میں سید پرار علی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ کارستان کے شری پدم کے رہیل میں آجانے سے آپ یہ معاملہ اپنی سگ پر چلا گیا ہے اس سے جس نے مجھے اس معاملے سے فارغ کر دیا ہے۔ اعظم حسین نے آپ کو دیکھ کر ہنس کر کہا۔

یہ صاحب بہت چمکے ہوئے ہیں۔ ان کا فرمان درست ہو گا۔ یہ عیشت مسلمان اس کام میں ہم ہو کہ بھی کر سکتے ہیں ہمیں کہہ دیجئے۔ شاہر علی نے کہا۔

آپ کی بات درست ہے لیکن آپ کو تو معلوم ہو گا کہ ایسے حالات میں خود کو نہیں کیا جاسکتا۔ وہ کہہ کیا جاسکتا ہے حکم کی تعمیل ہی کیا جاتا ہے۔ اعظم حسین نے جواب دیا۔

یہ صاحب اس معاملے میں فرمان اور اس کے ساتھیوں کو لے کر آ رہے ہیں لیکن کہ جسے چاہوں گا خیال ہے کہ یہ کام ان کے لئے آسان ہے اس لئے ایسے آدمیوں کا انتخاب درست رہے گا۔ انہوں نے براہ راست حمایت سے ہے مگر آپ چاہیں تو میں ان کے لئے آپ کی طاقت کرا سکتا ہوں۔ شاہر علی نے کہا۔

آپ کی میرا پی شاہر علی صاحب۔ لیکن میں سید صاحب کے حکم کی تعمیل ہی کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ آپ اگر الزام چاہیں تو یہ حکم کسے دے رہی ہیں لیکن میں اب اس معاملے میں مزید کوئی

اور کچھ نہیں کر سکتا۔ اوسو عمر آدمی موجود تھا جس کی چھوٹی سی دھڑکی تھی۔ اس نے فلوار قسطن کے اوپر جیسے چمک دیکھی تھی اور اس کو پورے کی ٹوپی تھی۔ فارسی کے باتوں میں سفیدی کی خشک نمایاں تھی۔

اسلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ کیا آپ مجھے اندر لے کر ایلات دیں گے۔ اس آدمی نے کہا۔

اعظم حسین نے ایک طرف اشارہ کیا۔ تشریف لے گئے۔ اعظم حسین نے ایک طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو شاہر علی اندر داخل ہوا تو اعظم حسین دروازہ بند کر دیا۔

آپ صاحبان باہر سے ہیں۔ شاہر علی نے کہا۔ میں نگاہ ڈال رہا ہوں۔

ہاں۔ مجھے چلے جانا ایک دھڑکی سی گئی تھی وہ اب ہو گئی ہے اس لئے میں یہاں سے روانہ ہو رہا تھا۔ آپ اسی اعظم حسین نے جواب دیا۔

میں نے جیسے چلے آیا ہے کہ میرا نام شاہر علی ہے اور یہ ہیں دارالحکومت میں رہتا ہوں۔ میں اس نے حاضر ہوا ہوں کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ کارستان میں کام جلد کے دوبارہ تیار ہونے پر اس کے خلاف کام کرنے پر مامور کئے گئے ہیں اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ اس کام میں آپ کی مدد کروں لیکن آپ کے سامان باہر اندر جانے کا مطلب ہے کہ آپ کو اس دھڑکی سے فارغ کر دیا جائے

مرحوم نے ایک کتب خانہ میں سے کتب چھنے میں مصروف تھا کہ
 اس نے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔
 "سلیمان"۔۔۔ عمران نے اونچی آواز میں کہا۔
 "ای صاحب"۔۔۔ چھ لکھن اور سلیمان دروازے پر نمودار ہو

فون اٹھا کر کہیں میں لے جاؤ۔ میں کتب خانہ میں مصروف
 رہا۔ عمران نے کتب سے نظریں اٹھائے بغیر کہا تو سلیمان
 نے آگے بڑھا۔ فون کی گھنٹی مسلسل بج رہی تھی۔ اس نے
 میرا ہاتھ پکڑا۔

"سلیمان دل بہا ہوں"۔۔۔ سلیمان نے کہا۔
 "اے صاحب دل بہا ہوں۔ عمران صاحب سے ملاقات کی
 دہائی ہے۔ میرے ساتھ ایک اور صاحب بھی ہیں طاکر علی جن

قدم نہیں اٹھائیں گے۔ البتہ میرے صاحب نے اگر کبھی حکم دیا تو مجھ پر
 کھڑے ہو گئے گا۔ میں کروں گا۔" اعظم حسین نے جواب دیا۔
 "ٹھیک ہے۔ آپ کا دعائی تعلق چھٹک سے صاحب سے ہے اس
 لئے آپ اپنی جگہ درست ہیں لیکن آپ ایک مہربانی فرمائیں کہ عمران
 صاحب سے میری ملاقات کرا دیں۔ میں اسی لئے حاضر ہوا تھا۔" طاکر
 علی نے کہا۔

"لیکن ابھی تو آپ فرما رہے تھے کہ آپ کے چہرے عمران ا
 سامنے لانے کے خلاف ہیں۔ پھر آپ اس سے ملاقات کیوں کر
 چاہتے ہیں۔" دوسری بات یہ کہ آپ خود بھی من کے قیث پر جا کر
 ان سے ملاقات کر سکتے ہیں اس کے لئے میری کیا ضرورت ہے۔
 اعظم حسین نے کہا۔

"آپ کی عمران صاحب سے ملاقات ہو چکی ہے۔ آپ کی بھابی
 سے دوسری رعیت کا احساس نہیں کریں گے۔ میں عمران صاحب
 کو اپنے بڑے گوں کا پیغام پہنچانا چاہتا ہوں۔" طاکر علی نے کہا۔
 "کیسا پیغام"۔۔۔ اعظم حسین نے چونک کر کہا۔

"آپ کے سامنے پیغام دیا جائے گا۔ جیسے بتایا جائے تو یہ امانت
 میں خیانت کے مترادف ہوگا۔" طاکر علی نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ جی کر میرے پاس آئے ہیں اس لئے آپ کے
 ساتھ جانے میں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ پلیز۔" اعظم حسین
 نے اٹھتے ہوئے کہا تو طاکر علی ان کا شکریہ ادا کر کے اٹھ کھڑا ہوا۔

کا تعلق بھی روایت سے ہے۔ " دوسری طرف سے ایک ہماری
سی آواز سنائی دی۔

" صاحب کتب پڑھنے میں مصروف ہیں۔ " سلیمان نے
جواب دیا۔

" ہم حاضر ہو رہے ہیں۔ ان کو پیغام دے دیں۔ " دوسری
طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ قطع ہو گیا تو سلیمان نے
دوسرے درکے دیا۔

" اعظم حسین اور شاکر علی صاحب جن کا تعلق روایت سے ہے
آپ سے ملنے آ رہے ہیں۔ " سلیمان نے کہا اور پھر ذکر کرے سے
باہر چلا گیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ وہ اب یہ
کر رہا تھا۔ پھر قریباً ایک گھنٹے بعد کال بلی کی آواز سنائی دی تو
عمران سمجھ گیا کہ اعظم حسین صاحب آئے ہیں۔ وہ چاہت ہی نکھٹا
تھا کہ کس نے آ رہے ہیں۔

" اعظم صاحب اور دوسرے صاحب ہیں۔ " سلیمان نے اب
والوں کو ڈرائیونگ روم میں اٹھا کر سنگ روم کے دروازے پر آتے
ہوئے کہا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کتب خانہ
کے صحن پر رکھی اور اٹھ کر ڈرائیونگ روم کی طرف چلا گیا۔ وہ سنگ
روم میں داخل ہوا تو سائے سونوں پر اعظم حسین اور ان کے ساتھ
ایک اور صاحب بھی موجود تھے۔

" اسلام علیکم ورحمۃ اللہ " عمران نے اندر داخل ہوتے

ہوئے کہا اور دونوں اٹھ کھڑے ہوئے۔

" عمران صاحب۔ ان کا نام شاکر علی ہے۔ ان کا تعلق بھی
روایت سے ہے اور آپ سے مل کر لپٹے ہو گوں کا کوئی پیغام
دینا چاہتے ہیں اس لئے میں ساتھ حاضر ہوا ہوں کہ آپ ان سے
ملکت کر لیں۔ " سلام دعا کے بعد اعظم حسین نے کہا۔
" جی ٹریسکی " عمران نے شاکر علی کی طرف متوجہ ہوتے
ہوئے کہا۔

" عمران صاحب۔ صحت تعلق کا رشتہ ان کے ان ہند گوں سے ہے
جس نے کاشمیر ہندوؤں کے گرد روحانی حصار قائم کیا ہے۔ انہیں
نے کچھ آپ کے پاس پیغام دے کر بھیجا ہے کہ آپ اس مسئلے
میں کوئی مداخلت نہ کریں۔ وہ خود اس مسئلے کو نکالیں گے۔
شاکر علی نے کہا۔

" کچھ خصوصی طور پر پیغام بگھانے کی کیا ضرورت تھی۔ میرا کیا
تعلق ہے اس مسئلے سے۔ میں تو عام سا دیوار آؤلی ہوں۔ "۔
عمران نے کہا۔

" آپ جتنے بھی ایسے معاملات میں شامل رہے ہیں اور سید جرائع
اور صاحب نے ہمیں آپ کو ترجیح دی ہے۔ اس بار بھی ان کا خیال
سچ ہے کہ آپ کو اس مسئلے میں شامل کیا جائے لیکن ہمارے
ہنگامہ نہیں چاہتے۔ " شاکر علی نے کہا۔

" تو آپ کے ہند گوں کو سید جرائع اور صاحب سے رابطہ کرنا

چاہتے تھا۔ سید صاحب اگر مجھے حکم دیں گے تو مجھے لانا ان کے حکم کی تعمیل کرنا پڑے گی۔ ویسے مجھے اس معاملے میں بظاہر کوئی دلچسپی نہیں ہے کیونکہ میں جس کام میں مصروف ہوں وہ بھی ملک و قوم کے لئے ہے جو اہم ہے۔ عمران نے جواب دیا۔

میں نے پیغام دینا تھا جو دے دیا۔ اس کے بعد آپ کی مرضی ہے۔ صاحب مجھے اجازت دیں۔ خاکر علی نے کہا۔ اس لئے سلیمان قرانی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا اس نے چلنے کی یہاں سب کے سامنے رکھیں اور ساتھ ہی دوسرے لوگوں کی پیشکش بھی رکھ دیں۔

نیچے۔ عمران نے کہا تو ان دونوں نے جانتے بیجا شروع کر دی۔

میری کہ میں یہ بات نہیں آ رہی کہ آپ کے چہ گوں نے خصوصی طور پر مجھے پیغام کیوں بھیجا ہے؟ عمران نے کہا۔

عمران صاحب۔ اصل بات یہ ہے کہ آپ کے اس معاملے میں قابل ہونے سے معاملات بہت بگڑ چکے ہیں۔ ان چہ گوں کا کہنا ہے کہ یہ معاملہ بے حد اہم ہے اس لئے درحالیٰ تفصیلی زیادہ اچھے انداز میں کام کر سکتی ہیں۔ خاکر علی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

کیا سید چراغ اللہ صاحب اس معاملے کو سمجھ نہیں سکتے ہیں۔ ویسے انہوں نے مجھے اس معاملے میں کوئی حکم نہیں دیا اور مجھے براہ

مست کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ عمران نے کہا۔

نصیب ہے۔ جنگ خود ہی اس معاملے کو نکالیں گے۔ یہ مل بہتر ہی ہے کہ آپ اس معاملے میں شامل نہ ہوں۔ اب بدلتے دیں۔ خاکر علی نے کہا تو عمران نے اجازت میں سر ہلا دیا۔

مجھے سید چراغ اللہ صاحب نے اس ذمہ داری سے فارغ کر دیا ہے۔ میں تو دارالکومت سے آگے جا رہا تھا کہ خاکر علی صاحب تحریف لے آئے اور ان کے کہنے پر میں ساتھ آ گیا ہوں۔ اعظم حسین نے کہا۔

آپ کی طاقت سید صاحب سے ہوتی تھی۔ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

بی بی۔ میں نے انہیں بتایا کہ کارستان کا ایک بڑا دوست اس معاملے میں داخل ہو گیا ہے اور انہوں نے وقتی طور پر حصار فتح کر کے کاشمیر بیلروں میں جا کر کاشمیر جادو کی تمام طاقتوں کو آگن پتر کاہنے ہیں جس کی وجہ سے معاملات مزید بگڑ گئے ہیں کیونکہ جیلے جادو کے بعد جسے ہی حصار فتح ہوگا تو ساتھ ہی کاشمیر جادو کی طاقتیں بھی خود بخود ختم ہو جائیں لیکن اب ایسا نہیں ہو گا اور سید چراغ اللہ صاحب نے فرمایا ہے کہ اب معاملات مزید اونچی سطح پر چل گئے ہیں اس لئے انہوں نے مجھے اس ذمہ داری سے فارغ کر دیا ہے تاہم حسین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”میرے بارے میں کچھ فرمایا ہے انہیں نے“۔ عمران نے پوچھا۔

”ہاں۔ انہوں نے فرمایا کہ آپ اپنے کام میں بے حد مصروف ہیں۔ اس لئے آپ ان معاملات میں دلچسپی نہیں لیتے۔“۔ اعظم حسین نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ پھر اعظم حسین اور فاکر علی دونوں واپس چلے گئے تو عمران واپس سنگ روم میں آکر بیٹھ گیا۔ اس کی بیٹھائی پر حسین سی اچھڑائی تھیں۔ اسے فاکر علی کے بیٹھنے ہونے پیغام کی کچھ آہری تھی کہ آخر اسے خصوصی طور پر پیغام دے کر اس کے پاس کیوں بھیجا گیا ہے۔ ایک بار تو اس کو خیال آیا کہ سید صاحب سے فون پر بات کسے لیکن پھر اس نے ارادہ بدل دیا۔ اسے معلوم تھا کہ جب اس کی ضرورت انہیں محسوس ہوتی وہ خود ہی حکم دے دیں گے۔ اس نے وہاں کتب خانائی اور اسے کھول کر پڑھنا شروع کر دیا لیکن اس کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس بار عمران نے خود ہی ہاتھ چمکا کر مسجد الخانیہ کی طرف فاکر علی کے اس پیغام کی وجہ سے وہ اپنی طور پر مل گیا تھا اس لئے اس کی توجہ کتب کی طرف پوری طرح نہ ہو رہی تھی۔

”علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکس) مل رہا ہوں۔“ عمران نے اپنے مخصوص گے میں کہا۔

”عمران صاحب۔ میں صندوق مل رہا ہوں۔ میں اور کیپٹن فیلڈ آپ کے فیلڈ پر آ رہے ہیں۔“ دوسری طرف سے صندوق نے کہا۔

”کیا لے کر آ رہے ہیں؟“۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے صندوق نے اس کو رابطہ قائم کر دیا تو عمران نے بھی مسکراتے ہوئے دیکھ کر دیا۔ تقریباً پندرہ بیس منٹ بعد کال بیل کی آواز سنائی دی تو عمران نے فوراً کتب خانہ کی اور اٹھ کر اسے الماری میں رکھ دیا۔ فونڈی وہ بعد صندوق اور کیپٹن فیلڈ سنگ روم میں داخل ہوئے۔

”اے تم خالی ہاتھ آ رہے ہو۔ کیا ڈک باہر کھڑا ہے؟“۔ عمران نے دیکھتے ہوئے پوچھ کر کہا۔

”ایک ڈک کیا پورا بیچا ہے عمران صاحب۔“۔ صندوق نے بیٹھنے لگا۔

”ہو۔ پھر تو کسی کو کام کا بندوبست کرنا چاہئے؟“۔ عمران نے کہا۔

”اب اس سے بڑا گورام اور کون سا ہو سکتا ہے؟“۔ صندوق نے کہا۔

”عمران صاحب۔ ہم کالام جادو کے سلسلے میں حاضر ہوتے ہیں۔ کیپٹن فیلڈ نے کہا۔

”جادو۔ تو کیا تم کسی جادوگر کے شاگرد بن چکے ہو۔ اگر نہیں ہے تو سلطان کی شاگردی اختیار کر لو۔ اس سے بڑا جادوگر اس پورے ملک میں نہیں ہے۔ اس قدر تیزی سے اس کا بل بڑھتا ہے کہ جادو سے جادو بھی شرمنا کر رہ جاتا ہے۔“۔ عمران نے کہا تو صندوق

اور کیشن عقل دونوں سے اختیار نہیں ہے۔

اس جادوگر کو آپ ہی سنبھال سکتے ہیں۔ ہمارا کام نہیں ہے۔
صندوق نے کہا تو عمران سے اختیار نہیں چاہا۔

عمران صاحب۔ ہم نے ایک مقامی جادوگر سے بات کی ہے۔
انہوں نے اس مسئلے میں بے حد برائی کا اظہار کیا ہے۔ ان کا کہنا
ہے کہ اس جادو کی وجہ سے مسلمانوں کا کھانا کھانے والے تک قتل عام
ہو رہا ہے گا۔ صندوق نے اجائی تنبیہ لگے میں کیا۔

ابھی ایک صاحب خصوصی طور پر پیغام لے کر آئے ہیں کہ
آج صبح دیکھا کہ اس معاملے میں مداخلت نہ کرے۔ عمران نے
کہا تو صندوق کیشن عقل دونوں سے اختیار نہ کرے۔

کون صاحب آئے تھے۔ کیا یہ صاحب کا پیغام تھا۔ صندوق نے
طرح کر کے لگے میں کیا۔

اور نہیں۔ کارکنان کے ان پر کوئی کام نہیں تھا۔

کاشمیریوں کے گروہ صدارت قائم کیا ہے۔ عمران نے کہا۔

انہیں کیا ضرورت تھی آپ کو خصوصی طور پر پیغام دینے کی۔

صندوق نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

سچی بات میری تھی میں نہیں آئی۔ بہر حال تم بتاؤ کہ تم کیا

کرنا چاہتے ہو۔ عمران نے کہا۔

ہم تو یہی چاہتے ہیں کہ اس معاملے میں کام کریں۔ ہمارے

عدو ایک عیسیت مسلمان ہیں۔ ہمیں لڑنا ہے۔ صندوق نے کہا۔

تو اس میں سے پاس آنے کی کیا ضرورت ہے۔ ہمارا چیف

جس بجائے دے تو میں تمہیں کہہ دوں گا۔ عمران

نے غریبی سانس لیتے ہوئے کہا۔

ابھی معلوم ہے کہ چیف نے اس معاملے میں اجازت نہیں

دی اس لئے ہم آپ کے پاس حاضر ہوتے ہیں۔ آپ چاہیں تو اجازت

نی سکتی ہے۔ صندوق نے کہا۔

اصل بات یہ ہے صندوق کہ یہ معاملہ ہم سے براہ راست حلق

نہیں ہے۔ البتہ جب اس مسئلے میں روحانی جادوگر ہمیں حکم دے

دیتے ہیں تو پھر ہمارا فرض بن جاتا ہے اور اس بار کوئی حکم نہیں دیا

یہ جادو ہماری ان خود مداخلت ان معاملات کو بگاڑ بھی سکتی ہے۔

عمران نے اس بار تنبیہ لگے میں کیا۔

ہم کی بات کہتے ہیں عمران صاحب۔ میں تجھے کیا بات

دے گا کہ ہمارے اندر اس مشن پر کام کرنے کی شہید خواہش ہے اب تو

باری ہے۔ صندوق نے کہا۔

بہر حال یہ عمران صاحب کہ اس معاملے میں بہر حال آپ کو

فائل کیا جائے گا۔ کیشن عقل نے کہا تو عمران اور صندوق

دونوں نے ہنس کر کہا۔

کیسے۔ عمران نے ہنس کر کہا۔

فائل آپ کے شاکر علی صاحب آپ کو خصوصی طور پر پیغام

دے گئے ہیں کہ آپ اس معاملے میں شامل نہ ہوں۔ اس کا مطلب

ہے کہ انہیں یقین ہے کہ قہر کو اس معاملے میں شریک کیا جائے گا۔ کیسٹن فکیل نے کہا۔

اس کا تو مطلب ہے کہ اس معاملے میں پاکیشیا اور کالرسٹان کے مددکاری چورگوں میں اختلاف موجود ہے۔ صدر نے کہا۔

میرا خیال ہے کہ یہ صورت حال سے پرانے علاقہ صاحب کی خاموشی کی وجہ سے پیدا ہو رہی ہے۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ جلد ہی اس بارے میں کوئی نہ کوئی فیصلہ ہو جائے گا۔ عمران نے کہا

اور پھر اس سے پہلے کہ حریف کوئی بات ہوتی تو ان کی گفتنی بجائے انہی اور عمران نے ہاتھ چساکر رسیور اٹھایا۔

علی عمران ایم ایس سی۔ ای ایس سی (آکس) بول رہا ہوں۔

عمران نے رسیور اٹھا کر اپنے مخصوص لمبے میں کہا۔

ایکسٹو۔ صدر سے بات کرنا۔ دوسری طرف سے مخصوص لمبے میں کہا گیا۔

اد۔ آپ کو کیسے پتہ چل گیا کہ صدر اور کیسٹن فکیل جہاں موجود ہیں۔ عمران نے چونک کر وہ حریف جہے لمبے میں کہا۔

وہ اپنے فلیش پر پیغام بھجوا آئے تھے۔ صدر کو رسیور د۔ دوسری طرف سے سرہانے میں کہا گیا۔

جہاں جہاں بھی جہازے گا تو تم کوئی اور کام کرو گے۔ عمران نے تہمت سے کہا اور رسیور صدر کی طرف بھجوا دیا۔

ایس سر۔ صدر بول رہا ہوں سر۔ صدر نے منہ دبا دے

کہا۔ اور جہاں دونوں کو ملا دی رسیور ان سے باہر نکلے ہوئے

چراغ اکر لیا گیا ہے۔ نعمانی اس وقت وہاں جا رہا تھا۔ اس نے ان کا تعجب کیا لیکن۔ انہوں نے گاندگان ایک کو ٹمبی میں داخل ہو کر عقبی

طرف سے نکل گئے۔ نعمانی اس وقت روزگارڈن کے قریب موجود

ہے۔ تم اور کیسٹن فکیل بھی وہاں جاؤ۔ میں ان دونوں کی جلد از جلد

جی پاتا ہوں۔ ایکسٹو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم

ہو گیا تو صدر نے رسیور دیکھ دیا۔

میں بہت تیزی سے عمران صاحب۔ جہاں اور ساتھ دونوں کو انہوں نے

کہا ہے۔ صدر نے اٹھتے ہوئے کہا تو کیسٹن فکیل بھی اٹھ کھڑا

ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ کوئی کیس شروع ہو گیا ہے۔ کیسٹن

فکیل نے کہا تو عمران نے اہمیت میں سرخا دیا اور پھر وہ دونوں تیزی

سے جہے جہے کرے سے باہر چلے گئے۔ دورانہ بعد ہونے کی آواز سننے

پہلے عمران نے ہاتھ چساکر رسیور اٹھایا اور خبریں کر کے شروع کر

یہاں کو اڑا کرنے والے کوٹ ہو چکے ہیں۔ عمران نے کہا۔
 اب جب تک ان کا سراغ ملے کیا کہا جاسکتا ہے۔ بلکہ
 یہاں سے عجب دیا۔

میں فائنل منزل آیا ہوں۔ عمران نے کہا اور وسیع درخت
 کوہ الحاد اور دلیرنگ دھم کی طرف چڑھ گیا۔ اسے ساتھ اور جو دیا کی
 فون سے فکر تھی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ وہ دونوں آسانی سے اپنا
 لٹ کر سکتے ہیں۔ البتہ اسے اس بات پر تشویش تھی کہ ابھی ہوا
 نہیں ہے۔

رہتوہاں میں کھانا کھانے گیا تو اسے معلوم ہوا کہ سید رنگ کی
 ایک کار میں جو دیا اور ساتھ کو طاری رہتوہاں سے باہر نکلے ہی جڑا
 اڑا کر کے لے جایا گیا ہے۔ جو دیا اور ساتھ کے علاوہ دیگر صبران بھی
 طاری رہتوہاں میں کھانا کھانے اکثر جاتے رہتے ہیں اس لئے وہاں
 کا درہاں ان سے واقف ہے۔ درہاں نے نعمانی کو بتایا کہ جیسے ہی
 جو دیا اور ساتھ کھانا کھا کر باہر نکلیں ایک سید رنگ کی جی سی ۱۰
 ان کے قریب پہنچی اور چار افراد کو لے کر ساتھ لے گئے۔ درہاں نے نعمانی کو اس
 جڑا اڑا کر کے کار میں لایا اور لے گئے۔ درہاں نے نعمانی کو اس
 لئے بتایا کہ نعمانی اکثر ان کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھاتا رہتا تھا۔
 نعمانی نے اس سید کار کا چھپا کیا اور پھر جیسے ہی اس نے کار کو چیک
 کیا کار ایک کالونی میں مڑ گئی۔ نعمانی جب اس کالونی میں پہنچا تو اس
 نے کار ایک تو قلعہ کو قلعہ کے کچلے ہوئے گیٹ سے اندر جاتے
 دیکھی۔ نعمانی بھی کار اندر لے گیا لیکن وہاں سید رنگ کی کار موجود
 نہ تھی۔ باتوں کے غماز سے وہ قلعہ کے قلعہ کی طرف گیا تو
 کار غائب ہو چکی تھی۔ نعمانی نے قلعہ اطلاع دی تو میں نے سیکر۔
 عروس کے نام صبران کو کال کر کے انہیں خبریں کرنے کا حکم دیا۔
 صندوق کے فون پر پیغام موصول ہوا کہ وہ کیپٹن فیل کے ساتھ آپ
 کے گیٹ پر جا رہے ہیں اس لئے میں نے آپ کے پاس فون کیا۔
 بلکہ انہوں نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”لیکن اس طرح وہاں پہلے بھری عڑک سے جو دیا اور ساتھ

جگہ کے درمیان میں بھی موجود تھے لیکن وہاں صرف سادو
 جنت ہی آتے جاتے پہنچتے تھے۔ عام لوگ شہر والے مسجد کا ہی رخ
 کرتے تھے۔ مسجد کے ساتھ ہی شری پدم کی ہائٹ گاہ تھی۔ شری
 پدم نے فادی نہیں کی تھی لیکن اس کی محل بنا ہائٹ گاہ میں
 وہاں عورتوں کی کمی نہ تھی۔ اس طرح بے شمار ملازم بھی وہاں
 موجود تھے اور شری پدم کسی راجے مہاراجے کے انداز میں اس محل
 میں رہتا تھا۔ اس وقت بھی وہ ایک کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے
 اپنی بات دے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے بچے وہ سادو ہاتھ میں ترشول
 اٹھائے سترہ کمرے تھے جبکہ وہ نوجوان لڑکیاں شری پدم کے
 ساتھ دانیس بانیں اس سے تقریباً چھ بونی بخشی تھیں اور اسے باوی
 پانی شرب پلانے میں مصروف تھیں جبکہ وہ لڑکیاں محنت کے
 ساتھ جسے والیاد انداز میں ناطہ رہی تھیں اور شری پدم اس انداز
 میں بیٹھا ہوا تھا جیسے وہ پورے کالرسٹان کا شہنشاہ ہو کہ اپنا ملک
 کہے کا دروازہ کھلا اور ایک سادو ٹا آوی اندر داخل ہوا اور
 عدالت کے قریب ہی رکوع کے بل بیٹھ گیا۔ شری پدم نے ہاتھ
 لٹا کر خصوص انداز میں جھٹکا تو تلپنے والی لڑکیاں اور اس کے
 دانیس بانیں موجود دونوں لڑکیاں اندر کر تیزی سے سائیڈ میں موجود
 محلے میں غائب ہو گئیں۔
 کیوں آئے ہو بگڈیش شری پدم نے لڑکیوں کے جانے
 کے وقت لپے میں کہا۔

کالرسٹان کا دور دورہ ملاقاتی ملاقاتی ملاقاتی
 تمام ملاقاتی جگہ پر مبنی تھا اور پہلیوں پر اس قدر گئے جگہ تھے
 کہ دن کے وقت بھی وہاں عام کا سا محل نظر آتا تھا لیکن ان
 جگہات میں جسے وہ سمجھے موجود نہیں تھے اور جو کہ تمام جگہات
 تعمیراتی کڑی کے تھے اس نے کالرسٹان حکومت کی طرف سے ان کی
 سکائی کے باقاعدہ ٹھیکے دیئے جاتے تھے۔ اس سلسلے کے سب
 سے بڑا شہر ماشری ہی تھا جو کالرسٹان کے دوسرے جسے شہر دس
 علاقے میں تو چھوٹا تھا لیکن جہاں کڑی کے پورے پوری دیبا
 آتے جاتے پہنچتے تھے اس نے وہاں ہر وقت خاصی رونق رہتی تھی۔
 یہی وجہ تھی کہ وہاں ہوٹل بھی تھے اور کلب بھی۔ ماشری شہر کے
 تقریباً وسط میں ایک بڑا مسجد تھا جسے ماشری مسجد کہا جاتا تھا اور شری
 پدم اس مسجد کا سب سے بڑا پرموت تھا۔ وہیے چھوٹے چھوٹے

مہاراج کی خدمت میں لاہور کا پلٹ ہری جھڑی سے
کے لئے آیا ہے۔ آنے والے نے اسی طرح جگے جگے اہل
اجتہاد کو دیا ہے۔

ان اچھا۔ سمجھو اسے۔ شری پدم نے کہا تو آنے والا اسی
طرح لئے پاؤں مڑا اور پھر مڑ کر اس نے دروازہ کھولا اور باہر چلا گیا۔
تھوڑی دیر بعد دروازہ ایک بار پھر کھلا اور ایک لمبے قد اور بھاری جسم
کا آدمی جس کا سر بالوں سے بکھرے پیدا تھا اور اس نے سادہ ورن
جیسا مخصوص لباس پہنا ہوا تھا ہاتھ میں ترشول اٹھاتے اندر داخل ہوا
اس نے بھی رکوع کے بل جھک کر شری پدم کو سلام کیا۔

یہ شوہری جھڑی۔ شری پدم نے کہا۔
مہاراج کی ہے ہو۔ پلٹ ہری جھڑی نے کہا اور محنت کے
ساتھ زمین پر تلگئی ہوئی دلی پر دھنوں ہو کر بیٹھ گیا۔ ترشول اس
نے لپٹے ساتھ رکھ لیا تھا۔

ہری جھڑی۔ میں بتایا گیا ہے کہ پاکیشیا اور کالستان کے
درمیان لڑکیوں کی طرح دلروفت کا کام بھی تم کرتے ہو۔ شری
پدم نے کہا۔

تپ کو درست اطلاع ملی ہے مہاراج۔ میں پاکیشیا سے لڑکیاں
طرح کر کہاں کالستان کے مختلف اور بڑے مسجدوں میں پہنچاتا رہتا
ہوں۔ تپ کے مسجد میں بھی دس لڑکیاں پاکیشیاتی ہیں۔ پلٹ
ہری جھڑی نے کہا۔

پلٹ ہری جھڑی نے کہا۔ شری پدم
میں ایسی ہی لڑکیوں کا وعدہ کرتا ہوں۔ پلٹ ہری جھڑی

نے کہا۔
یہ تم مسلمان لڑکیوں کو بھی پاکیشیا سے لے سکتے ہو۔ شری
پدم نے کہا۔

بھلے بھلاؤں مہاراج۔ میں مسلمان لڑکیاں کہاں سے لے کر
نہ کہ پاک کر لیتی ہیں۔ کسی طرح بھی نام نہیں ہوتیں۔
پلٹ ہری جھڑی نے دوبارہ لگے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

تم نے لڑکیوں کو اخرا کرنا ہے۔ اس کی تفصیل کہیں بتا
دیتے گی۔ تم نے صرف انہیں اخرا کر کے لانا ہے۔ ان کے وہیں
میں فکریں خودی ملک میں کر لیں گی۔ شری پدم نے کہا۔

حکم کی تعمیل ہو گی مہاراج۔ میں تپ کی فکریاں تو انہیں
سے ہی پاکیشیا سے لے کر کہاں لے سکتی ہیں۔ تپ تو مہاراجت ہیں
مہاراج۔ ہری جھڑی نے کہا۔

میں پاکیشیا میں اپنی فکریاں استعمال نہیں کرتا چلتے۔ یہ اور
ملا ہے مہاراجی کہ میں نہیں آ سکتا۔ شری پدم نے
فکریہ لگے میں کہا۔

الحکم ہے مہاراج۔ تپ کے حکم کی تعمیل ہو گی۔ ہری
جھڑی نے اجتنائی غور سے کہا تو شری پدم نے دونوں ہاتھوں سے

بچے ہوتے ہری جھ سے مخاطب ہو کر کہا تو پھلت ہری جھ انھا
اس نے تڑپ کر اٹھایا اور پھر شری پدم کے سامنے جھک کر پرنام کیا
اور پھر وہ قدموں چلتا ہوا دھالے پر پہنچ کر ایک بار پھر جھکا اور ط
کر کے سے باہر چلا گیا۔ اس کے بچے مراٹھو بھی چلا گیا تو شری پدم
نے ایک بار پھر خصوص انداز میں تالی بجاتی تو دھالہ کھلا اور ایک
نہیں اندر داخل ہو کر جھک گیا۔

لوکیں کو بلاؤ۔۔۔ شری پدم نے کہا۔
حکم کی تعمیل ہو گی مہاراج۔۔۔ اس نوجوان نے کہا اور
وہی ہو گیا۔

خصوص۔ انداز میں تالی بجاتی تو دھالہ کھلا اور ایک آدمی اندر داخل
ہو کر جھک گیا۔

مراٹھو کو طلب کرو۔۔۔ شری پدم نے کہا تو وہ آدمی مائیس ط
کر باہر چلا گیا۔

تم جس گرمپ کے کھٹے کام کراتے ہو اسے کہہ دینا کہ وہ ان
دونوں لڑکیوں کو بے ہوش کر کے اڑا کر میں اور سیدھا کلاستان کی
حدود میں پہنچا دیں۔ وہاں ہم سے آدمی موجود ہوں گے وہ انہیں
وصول کر لیں گے اور یہ سن لو کہ یہ دونوں عام لڑکیاں نہیں ہیں۔
اجبائی تربیت یافتہ ہیں اس لئے اگر انہیں فوری بے ہوش نہ کیا گیا
تو وہ جہاں سے گرمپ کو بھی ہٹا کر سکتی ہیں۔۔۔ شری پدم نے
کہا۔

حکم کی تعمیل ہو گی مہاراج۔۔۔ ہری جھ نے کہا۔
دھالہ کھلا اور ایک تالے کے اندر بھاری جسم کا آدمی اندر داخل ہو
اور گرمپ کے بل جھک گیا۔

پھلت ہری جھ کو ساتھ لے چلا اور میں دونوں لڑکیوں کے
ہارے میں تمام تفصیلات اسے بتا دو۔ ان کی تصویریں بھی اسے
دے دو اور جہاں جہاں بھی لڑکیاں زیادہ تر آتی جاتی رہتی ہیں اس
کے ہارے میں تفصیل بھی بتا دو۔۔۔ شری پدم نے کہا۔

حکم کی تعمیل ہو گی مہاراج۔۔۔ پھلت جی۔۔۔ مراٹھو نے
چلے شری پدم کے سامنے جھک کر پرنام کیا اور پھر اس کے سامنے

موجود تھی۔۔۔ نعمانی نے جواب دیا۔ عمران نے کار کا دھواں کھولا اور باہر داخل ہو کر اس نے خود کار کی کلاش لینا شروع کر دی لیکن نعمانی نے موجودہ باہر آگیا۔ کار میں واقف کچ نہیں تھا۔ عمران نے کار کو روکا اور انہیں پر ہلک گیا اور انہیں کا شہر کلاش کرنا شروع کر دیا لیکن موجودہ ایک طویل سانس لے کر سبے جا ہو گیا کیونکہ کچ کے انہیں پر موجود شہر کو خصوصی طور پر غراب کیا گیا تھا۔ اس کا مطلب ہے کہ چانگ کے ساتھ انہیں اخرا کیا گیا ہے۔۔۔ عمران نے یہ اندازہ کرتے ہوئے کہا۔

ہاں۔ لیکن کچ نہیں آ رہی کہ ایسا کس نے اندہ کیوں کیا ہے۔۔۔ حضور نے کہا۔ عمران نے کار کے اندر گھر خالص ہے

مطلبہ کو بھی چیک کیا لیکن وہاں کسی قسم کے کوئی آثار موجود نہیں تھے۔

لاہور گھر پر پلٹے ہیں۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔

اب صاحبہاں رکنے کا کوئی عذر نہیں ہے عمران صاحب۔۔۔

موتی نے کہا۔

ہاں۔ تم لوگ جاسکتے ہو۔۔۔ عمران نے کہا اور حضور نصیحت کا دیا۔ لیکن عمران نے کار کو سولا اور پھر رگاہ کی طرف بڑھ گیا۔

جس کیلئے تھیں۔ تو یہ غاوت اور جہاں بھی موجود تھے لیکن ان کے پاس بھی کسی قسم کا کوئی کیونہ تھا۔

ہوئے اور رنگ کے کھارے کوڑے ہوئے حضور کو دیکھ دیا اور پھر گھر باہر اس نے کار حضور کے قریب لے جا کر روک دی۔

اکو چٹو حضور۔۔۔ عمران نے کہا تو حضور فرسٹ سیٹ کا پرکارہ کھول کر اندر بیٹھ گیا۔

جہاں کار موجود ہے وہاں تک رہائی کو۔۔۔ عمران نے کہا تو حضور نے اسے بتانا شروع کر دیا اور پھر نعمانی نے اندر سے کے قیلوں کے اندر موجود سید رنگ کی چٹی سی کار کے قریب چکا کر رک گئے۔ عمران اور حضور دونوں کار سے نیچے اترے تو نعمانی اور صدیقی دونوں آگے چلے۔

کار کی کلاش لی ہے۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

مکمل کلاش لی ہے لیکن اندر کچ بھی نہیں ہے۔۔۔ نعمانی نے جواب دیا۔

تم نے چیک کیا تھا کہ کار کے اندر کچے المونے۔۔۔ عمران نے کار کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

نہیں عمران صاحب۔ بہت دہانے لگے بتایا تھا کہ چار المونے تھے اور چاروں مقامی بد سٹال تھے۔ اس سے لیانہ اس نے کچ نہیں بتایا۔۔۔ نعمانی نے جواب دیا۔

جہاں تک کیسے پہنچے ہو تم لوگ۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

ہم اہل اس طرف آئے جہاں ایک آدمی نے لگے بتایا کہ سید رنگ کی کار اس طرف لگی ہے تو میں اندر آگیا اور جہاں ہے کار

نے سمجھ ہوئے اور اس میں کہا۔ البتہ اس کی نظریں عمران کے ہاتھ پر جمے ہوئے نوٹ پر جمی ہوئی تھیں۔

کسی کو معلوم نہیں ہو گا یا بابا۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں میں چمک آگئی تھی کیونکہ اس نے تو دیکھا کہ اس سے اس سے بات کی تھی لیکن اس فقیر کا جواب دینا ہوا تھا۔ واقعی میں لوگوں سے واقف ہے۔

بابا۔ کار کو میں نے دیکھا ہے۔ اس کار میں سیٹ پر کالو بیٹا بیٹا۔ وہ بہت چاغدار ہے۔ وہ ہمارا جو نکلے میں ہو تو مل کا مالک ہے۔ کار کا ہوش کہتے ہیں اسے۔ میں ایک بار اس ہوش کے باہر ہو چکا تو کار نے گھبرائے اور وہ کو ب کر کے وہاں سے بھاگ دیا۔ فقیر نے اسے اور دیکھتے ہوئے آہستہ سے کہا۔

کار کے ساتھ اور کون تھے۔ عمران نے نوٹ اس فقیر کو دکھائے۔

میں کو میں نہیں جانتا۔ وہ بار آوی تھے۔ میں تو صرف کالو کو جانتا ہوں۔ فقیر نے بدلی سے نوٹ اپنی جیب میں ڈال دیے۔

فکیر ہے۔ لب بھل جاؤ اس بات کو۔ عمران نے کہا۔ یہی جو کہ اپنی کار کی طرف بڑھ گیا تھا وہاں حضور خاموش کھڑا ہوا۔

فکیر کی کار کہاں ہے۔ عمران نے قہر سے کہا کہ حضور سے

یہاں کہا ہے عمران صاحب کہ جیسے جلد کے دھبے سے سب غائب ہو گئے ہوں۔۔۔ کیوں نہیں نے کہا تو عمران نے اختیار کر لیا۔

ابو۔ کہیں وہی کھام جلد کا مسئلہ ہے۔ عمران نے کہا۔

جیسے عمران صاحب۔ اس دنوں کو ہاتھ دکھائی بد معاشوں کے دھبے اٹھایا گیا ہے۔ ہاتھ گروں کو کیا ضرورت ہے کہ وہ ان بد معاشوں کی ہاتھ نہایت حاصل کریں۔۔۔ حضور نے جواب دیا اور عمران ایک کونے میں بیٹھے ہوئے دوسرے فقیر کی طرف بڑھ گیا جو زمین پر بیٹھا ہوا تھا جہاں کہ بھیک مانگ رہا تھا۔ عمران نے جیب سے ایک چار نوٹ نکالے اور فقیر کے ہاتھ پر رکھ دیا تو فقیر نے اختیار اچھل چا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے آثار ابھرنے لگے۔

ابو آپ کا بھلا کرے۔۔۔ فقیر نے کہا اور بدلی سے نوٹ جیب میں ڈال لیا۔

ابو سے دھبے کے پلاں کی طرف سید رنگ کی کار گئی ہے۔ اگر تم اس کے پاس سے گزرتے ہو تو اس کی بات کا ایک نوٹ اور بھی نہیں مل سکتا ہے۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک نوٹ اور نکال لیا۔

م۔م۔ مگر وہ تو اچھا خوفناک خطے ہیں۔ میں تو قہر آوی ہوں۔ گئے تو انہوں نے کسی کی طرح مسل دیا ہے۔۔۔ فقیر

جس کے عقب میں یہ قدم رکھا تھا۔ عمران نے کار ایک طرف
ایک ہی لمحہ میں اتر آیا۔ اسی لمحے صفدر نے بھی کار میں سے
عقب میں کود کر کے روک دی اور پھر وہ بھی اتر آیا اور پھر وہ
پہلے چلے گئے۔

پہلی گاڑی کا پتہ کہاں ہے؟۔۔۔ عمران نے ایک دکاندار سے
پوچھا۔

اگرچہ باکرہ خانہ پر سڑک باندھی ہے اس سڑک پر ہے۔۔۔
روٹے عاب دیا تو عمران سر ہٹا کر آگے چل گیا۔ قہقہے
کے ساتھ ساتھ چلے گئے۔ عام سا پتہ تھا۔ اندر بد معاش
کے ایک گھر پر پہنچے۔ کلاٹر پر ایک اوجھل مرنوئی
پر لٹائی گئی تھی۔ صفدر جیسے ہی اندر داخل ہوئے تو وہاں موجود سب لوگ
کے گرد حیرت بھرے انداز میں انہیں دیکھنے لگے۔ کلاٹر پر
بہت مرنوئی کی نظریں بھی عمران اور صفدر پر جمی ہوئی
تھیں۔

بہت سے لوگ تھے۔۔۔ عمران نے کلاٹر پر چل کر کہا۔

نہیں۔ انہیں فانی لگاؤ۔ وہاں دیوانہ بھی بھاڑ کی طرح
نہیں ہے۔۔۔ عمران نے کار میں بیٹھتے ہوئے کہا تو صفدر نے فانی لے کہا۔

ہوا ایک طرف کو چل گیا۔ عمران نے کار آگے بڑھا دی۔ قہقہے
کے ساتھ اس نے صفدر کی کار بھی لہجہ عقب میں آتی دیکھ لی۔
انہیں لگا نہیں۔۔۔ عمران نے آنکھ کا کونا دبا رہے ہوئے کہا۔

پوچھا۔
"سب سے پارکنگ میں ہے۔ کیوں؟۔۔۔ صفدر نے جو تک کر
کہا۔

"ایک کلیہ ملا ہے۔ سیاہ کار میں مہاراج محلے کا ایک بد معاش
کار موجود تھا۔ اب ہم نے وہاں جاتا ہے۔۔۔ عمران نے کہا
صفدر کے چہرے پر اجنبی حیرت کے اثرات ابھرتے۔
"کیا اس فقیر نے بتایا ہے۔ حیرت ہے۔ اس فقیر کو کیسے سہرا
ہوا۔۔۔ صفدر نے کہا تو عمران نے اختیار فرمایا۔

"یہ لوگ اپنی آنکھیں کلکتے ہیں اور انہیں جبر میں بھی
بہت پہچان ہوتی ہے۔۔۔ عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے فانی
لے ہونے والی باتیں بھی بھرا دی۔

"حیرت ہے۔۔۔ میرے تو تصور میں بھی تھا کہ اس فقیر نے
کلیہ مل سکتا ہے۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"تم کار لے کر آؤ۔ مہاراج محلے اسپتال کے عقب میں
میں وہاں جا رہا ہوں۔۔۔ عمران نے کہا۔

"باقی ساتھیوں کو بھی ساتھ لے یا جائے۔۔۔ صفدر نے کہا
نہیں۔ انہیں فانی لگاؤ۔ وہاں دیوانہ بھی بھاڑ کی طرح
نہیں ہے۔۔۔ عمران نے کار میں بیٹھتے ہوئے کہا تو صفدر نے فانی لے کہا۔

ہوا ایک طرف کو چل گیا۔ عمران نے کار آگے بڑھا دی۔ قہقہے
کے ساتھ اس نے صفدر کی کار بھی لہجہ عقب میں آتی دیکھ لی۔
انہیں لگا نہیں۔۔۔ عمران نے آنکھ کا کونا دبا رہے ہوئے کہا۔

اب خود روچھ لیتے۔۔۔ صفدر نے کہا۔

نہیں۔ ایسے لوگوں کے رابطے حیران کن احوال کے ہوتے ہیں۔
میں نے بھی کوئی ریکشن کرتے احوال اس کی اطلاع اس کا
نہ تھا جانی۔۔۔ ویسے بھی اوصح عمر کاؤنٹر میں کالج پتا ہوا تھا کہ وہ ج
ہا ہے۔۔۔ عمران نے کہا اور کار کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ

جب سب سے کیا حکم ہے۔۔۔ صفدر نے کہا۔

شریف کو پروٹیکشن دے کر واپس چلے جاؤ۔ میں اپنے قیث
جس۔۔۔ میں سے کل کر کے ٹانگہ کی چوٹی ٹانگوں گا۔ عمران
نہ اس کے ساتھ ہی اس نے کار آگے بڑھادی۔ قہولی روبرو
بند ہو گیا۔ اس نے سٹک دم میں بیٹھنے ہی الماری سے
بڑھ نکلا اور اس پر ٹانگہ کی خصوص فریکٹس ایجنٹ کرتا
نہ کر دی۔۔۔ کار میں موجود ٹانگہ سے بھی ٹانگہ کو کل کر
نہا تھا قہولی نے اسے تفصیل سے بتا کر تھی اس لئے اس نے
بے کل کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔

بھا۔۔۔ علی عمران کا ٹک سٹارڈ۔۔۔ عمران نے بار بار
بھاہوتے کہا۔

نہیں جس۔۔۔ میں ٹانگہ بول رہا ہوں۔۔۔ قہولی روبرو
کوئی قہلا جانی دی۔

کیسے قیث کے فون پر کل کر۔۔۔ اور ایڈ آف۔۔۔ عمران

تجھے نہیں معلوم۔ اس کا معلوم ہے کہ ہاں کالستان لے
ہیں۔۔۔ اوصح عمر آوی نے جواب دیا۔

کیا کالو صفدر کے رابطے مال لے کر جاتا ہے یا دینی رات
ہے۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

تجھے یہ بھی معلوم نہیں ہے۔۔۔ وہ ایسی باتیں کسی کو نہیں
پتا۔۔۔ اوصح عمر آوی نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران اس نے

تجھے سے ہی کہہ گیا کہ وہ درست کہہ رہا ہے۔

کب گیا ہے۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

تو بج۔۔۔ اوصح عمر آوی نے جواب دیا۔

میں کس طرح اس سے رابطہ کیا جاسکتا ہے۔۔۔ عمران
پوچھا۔

آج تک ضرورت ہی نہیں آئی۔ اس خود ہی واپس
ہے۔۔۔ اوصح عمر آوی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے۔۔۔ ٹھیک۔۔۔ عمران نے کہا اور واپس
صفدر جو اس کے ساتھ کھڑا تھا وہ بھی واپس چلا اور صفدر

دونوں بول سے باہر آگئے۔

اس کا مطلب ہے کہ جو یا اور ساتھ کو کالستان لے
ہے۔۔۔ صفدر نے کہا۔

ہاں۔۔۔ اور اب ٹانگہ اصل کمر لالے گا۔۔۔ ایسے کا
باہر ہے۔۔۔ عمران نے کہا۔

سہارا دے گا اور شراب لکھ کے ہادی کے لئے کام کرنا چاہئے۔
وہ حیات کی اسٹاک کرتے ہیں۔ یقیناً یہ کام ہادی کے لئے ہے۔
بہارہ گا۔ میں اس سے معلوم کر کے آپ کو رپورٹ دیتا ہوں۔
وہ گھٹنے کیا۔

میں تفصیل معلوم کروں۔ ہم نے ان دونوں کو فوری طور پر
ہار کرنا ہے۔ عمران نے کہا۔

یہی ہیں۔ میں ایک گھنٹے کے اندر اندر آپ کو رپورٹ دیتا
ہوں۔ ٹانگہ نے کہا تو عمران نے اس کے کہہ کر دسیور کو دیا۔
یہ ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے دسیور اٹھایا۔
علی عمران بول رہا ہوں۔ عمران نے کہا۔

ٹانگہ بول رہا ہوں ہیں۔ کالو کے بارے میں معلوم ہو گیا ہے
میں ان کی اسٹاک بھی کرنا ہے اور کالو وغیرہ اس کے لئے کام
کرتے ہیں۔ ہادی کا کارستان میں بجٹ کوئی بھڑت ہری بھڑ ہے جو
میں نے اس کے دارا حکومت کے کسی بڑے معبود کا پوسٹ ہے۔ وہ
کارستانی و عزم کی ترکیبوں کی اسٹاک کرنا ہے اور اس بار اس نے
میں اس کام کی فرمائش کی اور باقاعدہ صلہ اور جو دیا کی تصویریں
میں کو فراہم کی گئیں۔ ان دونوں کو لایع اور بحری جہاز کے
میں کارستان لے جایا گیا ہے۔ سو کی گھنٹے پر انہیں اتارا گیا اور
میں اس سے خصوصی دیکھ میں ڈال کر ان دونوں کو دارا حکومت
کے طریق میں واقع ایک علاقے مہاراج میں موٹا دیا ہے معبود سے

نے کہا اور شام سیرنگ کر دیا۔ ہر تقریباً دس منٹ بعد فون کی گھنٹی
بج اٹھی تو عمران سمجھ گیا کہ ٹانگہ کی کال ہوگی۔ اس نے دسیور اٹھ
لیا۔

علی عمران بول رہا ہوں۔ عمران نے سنیوہ کے میں کہہ
ٹانگہ بول رہا ہوں ہیں۔ دوسری طرف سے ٹانگہ
موتو یاد آواستانی دی۔

کہاں موجود ہو تم۔ عمران نے پوچھا۔
مستزل ہو کر کے باہر بیگ فون سے بول رہا ہوں
ہیں۔ ٹانگہ نے کہا۔

ہو یا اور صلہ کو ایک وقت ملے گی رہتو میں سے باہر نکلتے
ایک سیارہ رنگ کی کار میں جہاز اڑا کر کے لے جایا گیا ہے اور
کار سیکھتے سروس کو بعد گھر کے شمالی طرف صحن کے پاس
شمالی کوری ملی ہے۔ کار کا ڈیڑھ ایک کرایا گیا تو ڈیڑھ چلے گا۔ یہ
میں نے وہاں جا کر گھر حاصل کیا ہے کہ اس کار میں مہاراج کے
پر معاش کالو کو دیکھا گیا ہے جس پر میں کالو کے ہو کر گیا تو
میں پتہ چلا کہ کالو کارستان گیا ہوا ہے۔ میں اس لئے خاموش
والیں آگیا کہ اگر وہاں ہنگامہ ہو تا تو کالو کالو قاسب ہو جاتا۔
وہاں جلا اور چہ معلوم کرو کہ کالو ہو یا اور صلہ کو لے کر کہاں
ہے اور کسی کے کہنے پر اس نے یہ کام کیا ہے۔ پوری تفصیل
کہا۔ عمران نے کہا۔

ملا ایک مہارت میں پہنچایا جانے گا۔ ٹانگہ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”کیا یہ دونوں کہاں پہنچ گئے ہیں؟“ عمران نے پوچھا۔
”سو کی گھاٹ پر تو پہنچ گئے ہیں۔ البتہ اب سے کچھ دن بعد اس مسجد تک پہنچ جائیں گی۔“ ٹانگہ نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ اس بارڈل کا کیا ہوا؟“ عمران نے پوچھا۔
”میں نے اسے ہٹاک کر دیا ہے۔“ ٹانگہ نے جواب دیا۔
”اوکے۔ اس کے باقی ساتھیوں کا بھی خاتمہ کر دو۔“ عمران نے کہا اور کرپٹل دبا دیا اور پھر نون قتلے پر اس نے تیزی سے نہ پرکس کرنے شروع کر دیے۔

”بٹران بلال ہا ہوں۔“ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے بٹران کی آواز سنائی دی۔

”ریکسٹو۔“ عمران نے خصوص لگے میں کہا۔
”ییس سر۔“ بٹران نے خود بات لگے میں کہا۔

”سیکٹ سروس کی عمر میں جو یا اور صاف کو پاکیٹیا سے اڑا کے کافرستان لے جایا گیا ہے۔ کافرستان دارالحکومت کے مشرق میں ایک علاقہ مہارت ہے جس میں کوئی چا مسجد ہے اور مسجد کے وہاں کے یہاں ہری مسجد کی ہاتھ لگا ہے۔ ان دونوں کو مسجد کے رستے لے جایا گیا ہے اور سو کی گھاٹ پر پہنچ گئے ہیں۔ وہاں دیگن کے دھبے انہیں مہارت لے جایا جا رہا ہے۔ تم نے کہا

یہی وجہ کرتا ہے اور صرف جو یا اور صاف کو بھاد کرتا ہے بلکہ وہ یہاں ہری مسجد سے بھی معلوم کرتا ہے کہ اسے ان دونوں کے ہاتھ لگا کس نے دیا ہے۔ قوری حرکت میں آجائے۔“ عمران نے خصوص لگے میں کہا۔

”ییس سر۔“ بٹران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران نے جیو کہ دیا۔

”یہ یہاں کے دو میان میں قتلے کا مطلب ہے کہ یہ وہی کاظم جیو کا مطلب ہے۔“ عمران نے چڑھتے ہوئے کہا اور اس کے ہاتھ میں اس نے دوبارہ دسیو الٹا دیا اور ٹبریس کرنے شروع کر دیے۔

”ریکسٹو۔“ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے بلیک زرد کا آواز سنائی دی۔

”لی عمران بلال ہا ہوں بلیک زرد۔“ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے حضور کے ساتھ ہزارا جگے میں کالو کے دل میں چلتے اور پھر ٹانگہ کی طرف سے دی گئی رپورٹ دہرانے کے ساتھ ساتھ یہ بھی بتا دیا کہ اس نے بطور ریکسٹو بٹران کو رابطہ سے دی ہیں۔

”عمران صاحب۔ اگر یہ اورانی سلسلہ ہے تو پھر شاید بٹران کے ہم کردار کے۔“ بلیک زرد نے اس بار لپٹہ اصل لگے اور آواز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

شری پدم مسجد میں خصوصی جلیب میں مصروف تھا کہ اچانک اس کے کانوں میں ایسی آوازیں چڑیں جسے شہد کی بہت سی نکھیاں نکھیر رہی ہوں تو وہ چونک چلا۔ اس نے جلدی سے خصوصی جلیب کی طرف رخ کیا اور اٹھ کر تیزی سے قسبی دروازے کی طرف چلا گیا۔ لکھنؤ کی گلیوں میں اسے مسلسل سٹائی دے رہی تھی۔ دروازہ کھل کر وہ دوسری طرف آیا تو یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس کے فرش پر مٹی بکھری ہوئی تھی۔ اس نے دروازہ کھٹک کر دیا اور وہی پر ہنسنے لگا۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے تین بار خصوصی آواز میں مائی بھائی تو کہنے کے ایک کوٹنے سے ایک چھوٹا سا بلور کا پچھلہ تھوڑا سا ہوا اور شری پدم کے سانسوں کی پٹ پٹ ہوتے ہوئے لگا۔ کچھ لمحوں بعد وہاں سے ایک سیارہ رنگ کا چھوٹا سا آدمی موجود تھا۔ وہ دیکھنے میں مکمل مرد تھا لیکن قد و قامت کے لحاظ سے وہ حقیقتاً بچہ ہی تھا۔

”بلورانی جلسہ ٹھایے آگے جا کر بیٹھا ہے۔ جہاں سے تو انہوں نے مقامی بد معاشوں سے کام لیا ہے۔ اب تو ایک پدم کے درمیان میں آتے سے گئے ہیں۔ خیال آیا تھا لیکن ٹانگے نے جو رپورٹ دی ہے اس کے مطابق یہ پدم کھلے بھی پاکیٹیا سے کارستانی و حرم کی لڑکیاں اٹھا کر کے کارستانی کے لئے طبعاً تیار ہے اس لئے وہ بھی مادی مجرم ہے۔ اب تو اس نے پدم کا روپ دھار رکھا ہے۔“

”نصیب ہے مرنے صاحب سب اس کے ساتھ کیا بھی کیا جا سکتا ہے۔“ بلیک لہجہ سے کہا۔

”بھائی کی رپورٹ آئے تو گئے خود اطلاع دے۔“ مرنے نے کہا اور مسجد رکھ دیا لیکن اس کے چہرے پر لکھنؤ کے بھارت لٹا ہوا تھا۔

”کیا ہوا ہے بھئی“۔ شری پدم نے ڈراتے ہوئے لگے میں
بکہ۔

”مہاراج۔ آپ کے چلے ہری جھ کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور اس
نے پاکیشیا سے جو وہ لڑکیاں اخرا کرانی تھیں وہ واپس لے جانی گئی
ہیں اور ان لوگوں نے بھارت ہری جھ پر حملہ کر کے آپ کے بارے
میں معلوم کر لیا ہے۔“ اس نے بولنے سے خود باندھ لگے میں کہا۔

”کون لوگ تھے وہ اور وہ کیسے یہاں تک پہنچ گئے۔“ شری
پدم نے خشک لگے میں کہا۔

”وہ مسلمان تھے اور ان کی تعداد آٹھ تھی۔ انہوں نے اجتانی تاج
رقاری سے حملہ کیا اور پھر ان میں سے چار کوئی میں دونوں سے ہوش
فرکیں کو لے کر واپس چلے گئے جبکہ دو توئی وہیں دگ گئے اور
انہوں نے بھارت ہری جھ پر یہ حملہ کر کے اس سے آپ کے
بارے میں معلومات حاصل کیں اور پھر اسے ہلاک کر کے وہ واپس
چلے گئے اور لڑکیوں کو ایک خصوصی ہوائی جہاز کے ذریعے پاکیشیا
بجھوایا گیا ہے۔“ اس نے بولنے سے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”اور تم یہ سب کچھ دیکھتے رہے۔ کیوں۔ تم نے مداخلت کیوں
نہیں کی اور بھارت ہری جھ کے پاس بھی لڑکیاں تھیں۔ اس نے ان
سے کام کیوں نہیں لیا۔“ شری پدم نے ڈراتے ہوئے لگے میں
کہ۔

”وہ سب مسلمان تھے مہاراج۔ اس نے تو ہم ان کے قریب

بھی نہ جانچے تھے اور بھارت ہری جھ کے پاس جو لڑکیاں تھیں وہ
بہر پڑی تو ویسے ہی انہیں دیکھ کر خوفزدہ ہو گئیں اور بھارت کے
ہلاک ہونے ہی فرار ہو گئیں۔“ اس نے بولنے سے جواب دیتے
چلے گیا۔

”خفیک ہے۔ تم جانا۔ میں اس کا خود پانے کرتا ہوں۔“ شری
پدم نے کہا تو پھر تا ایک بار پھر لوٹ پوٹ ہوا اور اس کے ساتھ ہی وہ
جہاز کے روپ میں آیا اور تیزی سے طر کر کونے میں جا کر غائب ہو
گیا۔ شری پدم جھ کے خاموش بیٹھا رہا۔ اس کا بہرہ خیمے کی خدمت
سے مبرا ہو گیا تھا۔ اس نے آنکھیں بند کیں اور من ہی من میں کچھ
کہہ کر اس نے سامنے دی پر لہو سے ہاتھ ملاتا تو کرے کے کونے
سے کسی کے بچنے کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی پھر پورا دست
ہی ہوئی اور ایک چنگار اس کے سامنے دی پر آگرا۔ دوسرے لگے وہ
ایک دھپے پڑے انوی کے روپ میں آگیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے
پہاڑی زمین پر رکھ دیا۔

”انہو پڑی اور لگے جانا کہ بھارت ہری جھ کو ہلاک کرنے والا
کون ہے۔“ شری پدم نے خیمے سے بچنے ہوئے لگے میں کہا۔

”مہاراج۔ بھارت ہری جھ کو ہلاک کرنے والے وہ آدمی تھے۔
لگے میں سے ایک کا نام ماد اور دوسرے کا نام رانا ہے۔“ اس
نئی سے ہاتھ ملاتا کر اجتانی کہے ہوئے لگے میں کہا۔

”ان دونوں کو فوری طور پر ہلاک کرادو۔ ہر خاک صحت مند

انہیں۔۔۔ شری پدم نے کہا۔
 "مہاراج کے حکم کی تعمیل ہو گی۔" اس آوی پارلی نے
 جواب دیا۔

"جلا اور حکم کی فوراً تعمیل کرو اور پھر مجھے آکر بلاؤ۔" شری
 پدم نے اچھائی مصلے لگے میں کہا تو وہ آدی اٹھا اور دوسرے لے وہ
 چنگوٹ کے روپ میں آکر اٹھا ہوا چست کے ایک کونے میں جا کر
 ٹائپ ہو گیا۔ شری پدم نے ایک بار پھر آنکھیں پھریں اور منہ ہی
 منہ میں کچھ چڑھا تو کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک بڑا آوی پارلی اندر
 داخل ہوا۔ اس کے جسم پر سیلے لباس تھا۔ اس نے جسے منو باند
 انداز میں شری پدم کو سلام کیا اور وہ دونوں ہو کر بیٹھ گیا۔ اس کی
 ٹکریں جھگی ہوئی تھیں۔

"راسو حاضر ہے مہاراج۔" راسو نے اچھائی منو باند اندر
 میں کہا۔

"راسو۔ تمہیں معلوم ہے کہ ہم اب کھانا جلاؤ گے جسے تمہاری
 آنکھیں ہیں۔ کھانا جلاؤ گا مضمون نے کیا ہے اور اس کے گرد وہ ساری
 حصار ختم ہو جانے کے بعد وہ کھانا جلاؤ اور اس کی ٹکریاں لٹا نہیں
 ہوں گی اور ہمیں یہ معلوم ہوا ہے کہ پاکیشیا کے لوگ جو وہاں کی
 کسی سرکاری ایجنسی سے متعلق ہیں اس کے خلاف کام کر سکتے ہیں
 اور وہ ان میں وہ عورتیں تھیں اس لئے ہم نے سوچا کہ ان دونوں
 عورتوں کو اخراج کر کے یہاں لایا جائے تو ان کے مرد ساتھی خود بخود

ہمیں یہاں پہنچ جائیں گے اور پھر ان سب کو ہلاک کر دیا جائے
 اس لئے ہم نے ہماری ٹکریاں اس وقت ان دونوں کے مشروبات
 میں مسموم کر دیں۔ جب وہ کھانا کھا رہی ہوتیں اور اس مسموم
 مشروب کے پینے ہی دونوں عورتیں ہمارے قبضے میں آسانی سے آ
 جی تھیں لیکن ہم پہنچتے تھے کہ براہ راست ہمارا نام سنا دے گئے۔
 پھر ہمارے ہری جھ کو سنا دے لایا گیا اور مقامی بد ساتھیوں کی مدد
 سے وہ لڑکیوں کو باقاعدہ اخراج کر کے کالز سٹان لایا گیا لیکن اب
 حکم ہوا ہے کہ ہمارے ہری جھ کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور اس نے
 راسو میں بھی ان کو بتا دیا ہے اور ان دونوں لڑکیوں کو بھی واپس
 لے لیا گیا ہے۔ میں نے ہمارے ہری جھ کو ہلاک کرنے
 میں کو فوری طور پر حیرت انگیز موت مارنے کا حکم دے دیا ہے لیکن
 میں نے تمہیں اس لئے بلایا ہے کہ تم ہمیں مشورہ دو کہ کیا ہم خود
 لے لیا جا کر ان سب کے خلاف اپنی ٹکریوں کی مدد سے انہیں ختم
 ہوں یا پھر یہ کام حصار ختم ہونے کے بعد کھانا جلاؤ کی ٹکریوں
 سے لے لیا جائے گا۔ شری پدم نے مسلسل بولنے
 سے بند

"مہاراج۔ آپ شری پدم ہیں۔ آپ کو مشورہ دیتا تو سورج کو
 لے لیا دے والی بات ہے۔ لیکن آپ نے لپچہ سیوک راسو سے
 ملنے کے لئے اس کی عورت الڑائی کی ہے لیکن اب جبکہ آپ نے مجھے
 بلایا تو مہاراج۔ میں وہ لڑکیوں کو آپ نے اخراج کرایا تھا

سلسل ہے ہوش رہی ہیں ساگر ہے دونوں ہوش میں آجاتی تو
خود آپ کے آدمیوں کا خاکہ کر کے نقل جاتی کہنگ ہے دونوں
اجتائی قریب سے یافتہ اور خطرناک عورتیں ہیں اور اس کے ساتھی بھی
اجتائی خطرناک لوگ ہیں۔ تب اپنی فکریں سے انہیں ہلک کر
سکریں گے بلکہ اس سے کہیں کہیں فکریں ہٹا نکالیں۔ تب ہی
فکریں اجتائی مانتور ہیں لیکن یہ لوگ بے فکر کے لڑاے
اجتائی معجزہ لوگ ہیں اور پھر ان کا سردار جس کا نام عمر ہے
تو روشنی کا خاص آدمی ہے اور اب آپ کا نام ان تک پہنچا ہے اور
یہ عجب آپ کے خلاف کوئی چاہرام کر سکے ہیں اس لئے تب جب
تک کلام پہلوئوں کے گرد حصار طمع نہیں ہوتا بلکہ گرد فکریں
کے حصار قائم کر لیں اور کھلیں جلا کی سطح میں ہوش
جائیں اور اب کلام بلند کا حصار طمع ہو چلنے کا تو پھر کلام بلند
اور اس کی فکریں خود ہی ان کا خاکہ کر دیں گی۔۔۔ ماسوائے
موت پاؤں کے میں اب دیکھ رہی ہوں۔

• چہارا مطلب ہے کہ ہم شری پدم ان عام سے مسلمانوں کے
خوف سے چھپ جاتیں۔ ہم شری پدم۔ جس کے پاس ہے
اجتائی مانتور فکریں ہیں۔ کیوں سے اس سے اب وہ تم سے بات
کرنے کی جرأت ہی کیوں کی۔۔۔ شری پدم نے حق کے بل بوتے
پڑنے کہا۔

• سنی پادشاہ میں ہمارا تب دیا ہوا ہے۔ صفائی دے دیں۔

ہوئے خد کے بل بوتے پر گرتے ہوئے اور کانچے ہوتے ہوئے

• ہمارا رخ ہو جاتا۔ ہم نے تمہیں صاف کر دیا ہے وہ اب تک
انک میں ٹھکے ہوئے۔۔۔ شری پدم نے پیچھے ہٹے کہا۔

• ہمارا رخ کی ہے ہو۔ ہمارا رخ کی ہے ہو۔ ماسوائے کہا اور
کہہ رہی ہے لئے پاؤں سے اس کی طرف چہ گیا سہو لوں اور
مکے سے باہر جاتا تھا۔

• پدم۔ ہم شری پدم جو مسلمانوں سے اور کر چھپ جاتیں۔
• شری پدم نے جہالتے ہوئے کہا سنی کے ایک بار پھر
ہمیں سانی کی اتلا سنی دی اور اس کے ساتھ ہی چمت کے کوٹے
ہے پگلا لگا ہوا آیا اور شری پدم کے سامنے گر کر کوئی کی شکل
چو کر گیا۔

• حکم کی تعمیل ہو چکی ہے ہمارا رخ۔ ان دونوں کو جہنم نے
بھجوا دیا اور کو ہلک کیا تھا میرا تاک موت مار دیا گیا ہے۔ اس
کو لپٹا لے لیتے ہوئے کہا۔

• فکریں ہے۔ جلا۔ شری پدم نے کہا تو وہ آدمی ایک بار پھر
ہلکے صوب میں آیا اور پھر الٹا ہوا چمت کے کوٹے میں غائب ہو
پھر شری پدم نے دونوں ہاتھ اور زور سے زمین پر مارنے شروع کر
دیے ہاتھ ہاتھ مارنے کے بعد اس نے دونوں ہاتھ اٹھائے اور
مسلمانوں کی طرف کر کے انہیں تین بار جھٹکا تو دیوار کا

ایک صہ کسی سکرین کی طرح روشن ہو گیا اور اس پر ایک کالے
بھنگ رنگ کے آدمی کا چہرہ نظر آنے لگا جس کی آنکھوں میں سفیدی
چھائی ہوئی تھی جبکہ سیاہ پتلی مویں وہ تھی۔

”اگر حاضر ہے مہاراج۔ حکم دیں۔“ اس آدمی کے منہ سے
کرے میں ایک ٹھٹھکی ہوئی آواز سنانی ملی۔

”خیر پاکیشیا بھنچو اور یہاں موجود ان تمام لوگوں کو جین کا تنق
پاکیشیا سکھٹ سروں سے ہے حاضر کرو۔ انہیں صبر تاک کرو
اور۔“ شری پدم نے جیسے ہونے کہا۔

”حکم کی تعمیل ہو گی آقا۔“ اس آدمی کے ہونٹ بٹے اور تنق
ہوئی آواز سنانی ملی اور اس کے ساتھ ہی دیوار ٹدیک ہو گئی اور
شری پدم نے اسیٹھن ہوا طویل سانس لیا ہی تھا کہ دیوار ایک
پیر چٹھا کے سے روشن ہو گئی۔ وہی سفید آنکھوں والا کالا بھنگ نالی
دوبارہ نظر آنے لگا۔

”مہاراج۔ سری حق اس قابل نہیں ہے کہ ان لوگوں کو
ہلاک کر سکوں۔ یہ روشنی کے لوگ ہیں مہاراج۔ اگر میں ان سے
قرب بھی گیا تو جیل کو مارا کہ ہو جاؤں گا۔“ اس آدمی نے بے
ہوشی کے لیے کہا۔

”کیا۔“ تم کیا کہہ رہے ہو۔ تم سری سب سے طاقتور حق ہو۔
تم ایسا کہہ رہے ہو۔“ شری پدم نے اچھائی غصیلے لے لیے۔
”جبروتی ہے مہاراج۔ میں ان کے قرب بھی نہیں جاسکتا۔“

”یہی اسی طرح کہے ہونے لگے میں کہا۔
”مستطین ہوں گے ہوتے رہیں۔ تم تو مستطینوں کو بھی غم
پھونک رہے۔“ شری پدم نے کہا۔

”میں صرف ان مستطینوں پر قابو پاتا ہوں مہاراج جو گناہوں
کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ جو حرام کھاتے ہوں۔ لیکن یہ لوگ جو حرام
کھاتے ہیں وہ بھی ان سے کوئی گناہ کبیرہ وغیرہ مراد ہوا ہے جس
کی وجہ سے سری حق کو روک دیا گئی۔“ تو ایسے لوگ ہیں جو وہ سروں
پر ہونٹ منہ کرتے ہیں۔ کئی ہیں۔ ان کے اندر تو تیر روشنی
لہو ہے مہاراج اس لیے ان کے مقابل میں بے بس ہوں اور آقا
نہ آپ کو بھی کہیں گا کہ آپ ان کا خیال چھوڑ دیں۔“ اس آدمی
نے ابھیچہ ہونے کہا۔

”کیا۔“ بٹے رہو بھی یہی کہہ رہا تھا۔ اب تم بھی یہی کہہ
رہے۔ لیکن میں ان کو ہر قیمت پر ہلاک کرنا چاہتا ہوں۔“ شری
پدم نے کہا۔

”تو مہاراج۔ آپ کا کام جلد کے گرد روشنی کا حصار غم ہونے کا
نہ کر رہے۔ کاٹام جلد کی ٹھکیاں اس قدر طاقتور ہیں کہ ان کا
کہہ کر مکی اور مہاراج۔ آپ کا کام ان تک پہنچ گیا ہے۔ ہو سکتا
کہ آپ لوگ آپ پر حملہ کر دیں اس لیے رہو کا مطور درست ہے
نہ کہ گرو حصار قائم کر کے کاٹام ہلاک کی مقدس غار میں رہیں۔
”کھانا کھا رہے ہیں۔ میرا کام تو صرف مطور رہنا ہے مہاراج۔ اس

آدی نے کہا۔
 اچھا۔ اگر تم بھی جی کہہ رہے ہو تو ٹھیک ہے۔ سب گئے ہوں
 ہی کرتا چلے گا۔۔۔ شری پدم نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے
 کہا تو دیواروں پر ایک تاریک ہو گئی۔
 اگر مانگو کہہ رہا ہے تو ٹھیک ہے۔ مانگو میری سب سے جی
 ہے اور پورے کالہستان میں اس سے زیادہ طاقتور ہستی اور کوئی نہ
 ہے اس لئے گئے اس کی بات پر عمل کرتا چلے۔ میں نے خود
 ان دونوں لڑکیوں کو اجرا کرایا۔ کلام جادو کی ہتھکڑیاں خود ہی
 سے ٹٹ لیں گی۔ گئے سب تک اٹھان پہاڑ کی مقدس قدر میں
 رہتا چلے۔

وہ بچہ قیامت میں موجود تھا۔ اسے ہلکے لڑکے کی طرف سے
 لڑائی تھی کہ جو دیا اور سالہ چار ٹنڈا میاں سے پاکیا بیچ
 ان دونوں بچوں کے نیم ہے ہوشی کی حالت میں تھیں اس لئے
 کہ انہیں ایئر پورٹ سے سیوا اسپتال پہنچانے کے
 لئے وہاں تھے اور پھر وہاں ان کی ایک گھنٹے تک ٹرینٹ
 کے بعد جب ان کی حالت پوری طرح درست ہو گئی تو حضور
 نے انہیں واپس ان کے فلیش پر پہنایا دیا تھا۔
 پہنچانے والے بتایا تھا کہ ناٹران کے آدمیوں نے اس پر دست
 رکھے حکومت حاصل کیں تو اس نے انہیں بتایا کہ ان
 لڑکیوں کو ہتھی کے پڑے مسجد کے مہمانت شری پدم کے
 ہاتھ لگا گیا تھا اور انہیں وہیں پہنچایا جاتا تھا۔ ناٹران کے
 ہاتھ ہتھ اہری بچہ کو ہلاک کر دیا تھا۔ عمر ان کو معلوم تھا

کہ ماشری کا فرسٹان کا ایک دور دراز پہلائی علاقہ ہے اور اس پر مس
پہلائی علاقے پر تعمیراتی کلاسی کے گئے جنگلات واقع ہیں اور اس پر
پیشا سوچ رہا تھا کہ ساتھ اور جو یا کہ ماشری کے پلٹ شری پور۔
کیوں انہوں نے کیا ہو گا کیونکہ اگر یہ کام جلد کا سلسلہ ہو گا تو وہ پہل
پہلائیوں پر تھا جو ماشری سے ہانک تھک اور اجتنابی بھی علاقہ کو
اچانک اسے ایک خیال آیا تو اس نے وسیع الجھانے کے سے
جس پایا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے وسیع الجھانیا۔
"ملی عمران ایم ایس سی۔ اسی ایس سی (آکسن ایل) ہا ہور
عمران نے لپٹے خصوص لگے میں کہا۔

۔ دیکھو۔۔۔ دوسری طرف سے خصوص آواز سنائی دی۔

۔ چہا ہے پورے اسکوائر میں وہی لڑکیاں ہیں جن کی در

علاقہ تم لپٹے آپ کو دیکس نو کہلاتے ہو لیکن یہ نو مطلب

دونوں انہوں نے کہیں۔ علاقہ ہے انہوں نے دیکس نو کی جانے

دیکس یعنی صاحب جانے کی سلاش تھی۔ عمران نے

بجائے ہوئے کہا۔

۔ عمران صاحب۔ تو تو وہ حقیقت آپ ہیں۔ میں تو واقعی

ہوں۔۔۔ اس بار دوسری طرف سے بلیک نے ہنسنے

اپنی اصل آواز میں کہا۔

۔ اسی ٹوہنے کی حسرت میں تو ساری عمر گزر گئی ہے۔

کیسے فون کیا تھا۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

عمران صاحب۔ ابھی تاثران کی کال آئی ہے اس نے بتایا ہے
یہ اس کے دو آدمیوں کو جتھوں نے پلٹت ہری پور کو جو ساتھ اور
پہلے انہوں نے ملوث تھا ہلاک کیا تھا ان دونوں کی لاشیں ایک
نہ علاقے سے اس انداز میں ملی ہیں کہ جیسے کسی خود غدار دوسرے
خانیسی سمجھو لایا ہو۔ بلیک نے رونے کہا۔

اس دن میں علاقے میں کیا ایسے دوسرے ہوتے ہیں۔ عمران

نے جوت ہرے لگے میں کہا۔

۔ لیکن عمران صاحب۔ یہی بات تو حیرت انگیز ہے۔ دیکھ

ہے کے مطابق وہاں اکٹھے ہونے والے لوگوں نے ان دونوں کی

لی ریکھ کر یہی گھنٹیں دیکھیں کہ ان کو گھنٹوں سے ہلاک کیا

۔ بلیک نے رونے کہا۔

میں اس کا مطلب ہے کہ اس پلٹت کی ہلاکت کا انتقام لیا گیا

۔ عمران نے کہا۔

یہی۔۔۔ میں ابھی ہی خیال ہے اور اس سے مجھے یہ بھی خیال آیا

۔ کہ انتقامی کارروائی کہیں ہو یا۔ مبالغہ اور دیگر عمران کے ساتھ

۔ بلیک نے رونے کہا۔

۔ عمران صاحب۔ گئے ان سب کو خصوصی طور پر بریف کرنا

۔ عمران نے کہا اور پھر اللہ حافظ کہہ کر اس نے کو بیٹل

۔ کہ فون کرنے پر اس نے حیرت سے خبر پڑیں کہنے شروع کر

۔ تاثران بول رہا ہوں ۔۔۔ دوسری طرف سے تاثران کی آواز
 ملتی رہی ۔

۔ علی عمران بول رہا ہوں تاثران ۔ مجھے ابھی جیپ نے بتایا ہے
 کہ جہاد نے وہ آدمی ہلاک کر دینے گئے ہیں ۔ مجھے بے حد افسوس ہوا
 ہے ۔ عمران نے کہا ۔

۔ ہاں عمران صاحب ۔ ان کی موت ہے ۔۔۔ عمر تنگ احمد اس
 ہوئی ہے ۔ تاثران نے جواب دیا ۔

۔ تم بے فکر رہو ۔ ان کے قاتلوں کی موت اس سے بھی زیادہ
 عمر تنگ احمد میں ہوگی ۔ تم ایک کام کرو کہ جس شری پدم نے
 حکم پر اس پلٹت ہوئی پھر نے جو یہاں ملے کو اخراج کیا اس کی
 پوری تفصیل معلوم کرو ۔۔۔ جہاد نے تو میں کا قتل دیکھا اس کا
 ہوگا ۔ عمران نے کہا ۔

۔ وہ تو میں باٹری فون کر کے بھی معلوم کر لوں گا میں ۔
 صاحب ۔ اس شری پدم کے خلاف جہاں کارکنوں کا کوئی نوٹ
 نہیں کرے گا ۔۔۔ چلے بھی پلٹت ہوئی پھر کے خلاف کام کرنے
 لے ۔۔۔ دونوں ہی مسئل سے دھماکہ ہونے کے سبب سے
 میں بھی ان کی فیکٹریوں کا بے حد خوف محسوس ہے ۔ تاثران
 کہا ۔

۔ تمہیں کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے ۔۔۔ کام ہم کریں گے
 انہیں نے ہمارے وہ آدمیوں کو ہلاک کر کے صاف اور جو بیا

۔ اپنی فیس کو خود آوارہ دہی ہے ۔ عمران کا بوجھ بھگت سہ
 پڑا تھا ۔

۔ قہر نے میرے آدمیوں کو اپنے آدمی کہہ کر مجھے بے حد صدمہ
 پہنچا عمران صاحب ۔ میں ابھی ایک گھنٹے کے اندر اندر قہر کو
 ان کے کاموں ۔ قہر غیبت سے ہی بات کر رہے ہیں ہیں ۔ تاثران
 نے سوتے ہوئے کہے میں کہا ۔

۔ ہاں ۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ان
 کے کہہ کر دوسرے کہہ دیا لیکن پھر ایک خیال آتے ہی اس نے دوسرے
 دوسرے قہر سے نہیں رہی کرنے شروع کر دیے ۔

۔ عظیم عظیم درخت اور دھماکہ ۔ میں عاجز چراغ شاہ بول رہا
 تھا ۔۔۔ راجہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سیاہ چراغ شاہ
 جب کی نوا ملتی رہی ۔

۔ عظیم عظیم درخت اور دھماکہ ۔ علی عمران عرض کر رہا ہوں
 صاحب ۔ عمران نے سلام کا جواب دیتے ہوئے اجنبی
 کے کہے میں کہا ۔

۔ کچھ فون کیا ہے ۔ کیا کوئی خاص بات ہے ۔۔۔ دوسری
 نسبت شاہ صاحب نے اسی طرح نرم اور عظیم کہے میں کہا ۔

۔ کارکنوں کے پلٹت اور بدانتوں نے پرہیزے لگانے شروع کر
 دیے ۔ باٹری فون کے کا کوئی مہمانت شری پدم ہے ۔ اس نے
 ان کے کہنے پر معاوضوں کے لئے سیکرٹ سروس کی درخواستیں

جو گوراج تھا میں اس کے پاس شیطانی طاقتیں اس شری پدم سے
نہیں تھیں اور شری گوراج تو نہیں جانتا تھا لیکن یہ شری پدم یہ جانتا
تھا کہ یہی روحانی حصار کی مدت ختم ہو گی اس کے ساتھ ہی
یہ خود اپنی تمام طاقتوں سمیت خود خود فنا ہو جائے گا لیکن شری
پدم نے اپنی خصوص شیطانی طاقتوں کی مدد سے اس میں دقتی طور پر
مداخلت کیا اور داخل ہو کر کلام جادو کی شیطانی طاقتوں کو زخم
دھکے چھ کھانسی۔۔۔ دوزخ کا درخت کھاتا ہے اور کارستانی
بھی کرتی ہے۔۔۔ اسی زبان میں ان کی کا مطلب آگ ہوتا ہے۔
وہ جس کے کھانے سے بن شیطانی طاقتوں کی طاقت بڑھ جاتی ہے
یہ طرح جب روحانی حصار کے ختم ہونے کے بعد بھی کلام جادو اور
شیطان شیطانی طاقتیں خود خود فنا نہیں ہوں گی اور شری پدم اب اس
کلام جادو کا ہمارا بن چکا ہے جبکہ شری گوراج اس کا صاحب رہے گا
میں نے یہ کوشش کی تھی۔۔۔ تو اچھا تھائی کا کرم ہو گیا کہ ہمارے
لوہے کی مددوں خواہیں یہ کلام سلامت واپس آ گئیں۔۔۔ خدا صاحب
نے فیصلہ بدلتے ہوئے کہا۔

تھائی۔۔۔ میں اب تک ان کا سراغ نہ لگایا گیا۔ وہیے خدا صاحب۔
میں اب آپ نے اس مسئلے میں ہماری پشت پناہی نہیں فرمائی۔
میں آپ ہم سے ناراض ہیں اور بدلتے تو آپ کے حکم پر جو یا خود خود
فنا ہو گئی تھی۔ اگر ہمیں ان کا سراغ ملتا تو نہانے کیا ہوتا۔
نہانے کہا۔

جو یا اور ساتھ کو اٹھا کر کارستان شکر ایسا میں نے ان کا رہن
لگایا اور پھر کارستان میں ہمارے پہنچاؤں نے انہیں نہ صرف واپس
لے لیا اور بلکہ ان کے اخوا میں طوٹ ایک آدمی جو پیٹہ وہ اسٹور بھی تو
لیکن بھرت کے روپ میں رہتا تھا اس سے معلومات حاصل کیے
پتہ چلا کہ یہ کام ہاشمی کے کسی بہت شری پدم کے حکم پر کیا گیا
تھا۔ ہمارے وہ آدمیوں نے اس بھرت ہری دھو کو ہلاک کر دیا
ابھی مجھے اطلاع ملی ہے کہ وہ دونوں کوئی جہوں نے بھرت ہری دھو
کو ہلاک کیا تھا ان کی طاقتیں کارستان کے کسی درجہ طاقت سے
ہیں۔ ان کی طاقتوں کی حالت ایسی ہے جیسے انہیں کسی مدد سے
بہتر ہو دیا ہو جبکہ ہمارے مقامی لوگوں نے اس کی طاقتیں دیکھ
یہی دیکھ کر کہتے ہیں کہ وہ دونوں فکھیں کے ہاتھوں ہلاک ہو۔
ہیں۔۔۔ عمران نے مسلسل بدلتے ہوئے کہا۔

تو پھر۔۔۔ خدا صاحب نے پتہ لگے میں کہا۔

خدا صاحب۔۔۔ میری فکر میں یہ بات نہیں آرہی کہ یہ کیا
پہل چاہے۔ ساتھ اور جو یا کے اخوا سے یہ کیا مقصد حاصل
چاہتے تھے۔۔۔ عمران نے دوبارہ لگے میں کہا۔

انہیں معلوم ہے کہ پاکیشیا سیکٹ سوس اور تم کسی
وقت کلام جادو کے خاتمے پر کام شروع کر چکے ہو اس لئے وہ
جادو کے گرد موجد روحانی حصار کے خاتمے سے پہلے پاکیشیا سیکٹ
سوس اور خصوصاً جہان خانہ کو نا پہنچے ہیں۔ کلام جادو کا گرد

یہ اعلان مل گئی تھی۔ میں نے ان لوگوں کو پیغام بھجوایا ہے۔
 یہ ان میں مداخلت میں مداخلت نہ کریں۔ ان کے ذمے صرف
 رہائی تھی کہ وہ کلام جہادوں کے گرد حصار قائم کر دیں اور
 میں نے کر دیا۔ اس کے بعد کیا ہوتا ہے اور کیا نہیں ہے سب اللہ
 کی طبیعت ہے۔ وہ جس کو جس انداز میں چاہتا ہے استعمال
 کرتا ہے۔ جہاں تک جہادی کلام جہاد کے خلاف کام کرنے کی
 بات ہے تو ابھی اس حصار کے قائم ہونے میں کافی وقت ہے۔ اس
 کے بعد اللہ تعالیٰ کو جو منظور ہو گا ویسے ہی ہو گا۔ دلا کا وقت قریب
 ہے اس نے اللہ حافظ۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے
 بعد یہ رابطہ قائم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیجے ہوئے
 سے کہا دیا۔ وہ فلاں صاحب کے انداز اور لہجے سے ہی کہہ گیا تھا کہ
 ختم دے اس جہاد کے خلاف کام کرنے کا حکم نہیں دے رہے
 تھے یہ بات سب کو قہری کہہ رہا تھا کہ ان کے حکم کے مطابق حالات
 دیکھیں اس انداز میں خصوصی دوستے جا رہے ہیں کہ عمران ان خود اس
 نے ٹھٹھکا ہوا جا رہا ہے۔ یہ کہ فلاں صاحب نے شری پدم کے
 اسے میں اسے تفصیل بتادی تھی اور پھر اسے خصوصی طور پر متفق
 کہہ کر کہا تھا اور اس نے بعد کے ناظران سے وعدہ کر لیا تھا اس لئے
 نہ نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اس شری پدم کے خلاف کام کرے گا
 نہ کرے گا ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ
 کا کہہ دیا۔

تجربہ کیا اور حکم کیا۔ میں تو اللہ تعالیٰ کا مہر اور حقیر سا بندہ
 ہوں لیکن تم نے یہ کہہ کر دیا کہ میں تم لوگوں سے ناراض ہوں
 میں تم لوگوں سے کیوں ناراض ہوں گا۔ تم سب ٹیک اور سوس
 لوگ ہو۔ جہادی اور جہاد سے ساتھیوں کی سر سے دل میں ہے۔
 قہر ہے اور اگر اللہ تعالیٰ کا خصوصی کرم نہ ہوتا تو جیسی جہاد
 ہو وہ قطعاً غایب کچھ بھی نہ رہتا۔ یہ عراق فلاں صاحب نے کہا
 عمران نے یہ اختیار اچھل چکا۔

اللہ تعالیٰ تو یہ بات ہے۔ آپ کی ہے۔ یہ عراقی فلاں صاحب۔
 عمران نے اچھائی مودبانہ لگے میں کہتا۔
 "سب اللہ تعالیٰ کا کرم ہے۔ فکر اس کا کیا کرنا چاہئے۔ یہ
 عراق فلاں صاحب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
 "فلاں صاحب۔ سر اخیال ہے کہ اس شری پدم کو گھیرا جائے۔
 کب کیا فرماتے ہیں۔ عمران نے کہا۔
 "جہادی اپنی مرضی ہے۔ تم لپٹ مداخلت میں خود مختار ہو۔
 میں ان مداخلت میں کیسے دانے دے سکتا ہوں۔ یہ عراق
 فلاں صاحب نے جواب دیا۔

کیا اس کلام جہاد کے خلاف کام کیا جانا چاہئے یا آپ اس کی
 ضرورت نہیں سمجھتے۔ ویسے ایک صاحب فدا کر علی کارستانی چورگوں
 کا پیغام لے کر آئے تھے کہ میں اس معاملے میں مداخلت نہ کروں۔
 عمران نے آخر کار یہ بات کہہ دی وہ خود کہتا چاہتا تھا۔

• علی عمران ایم ایس سی۔ سی ایس سی (آنکس) محل رہا ہوں۔
عمران نے اپنے قصوں میں لگے ہیں کیا۔

• نازان محل رہا ہوں عمران صاحب۔۔۔ دوسری طرف سے
نازنان کی آواز سنائی دی۔

• اور تم۔ کیا پورٹ ہے۔ عمران نے بھٹک کر پوچھا۔

• عمران صاحب۔ شری پدم کے پاس میں بتایا گیا ہے کہ۔

پورے کارستان میں سب سے ماحور گرو ہے اور اس کے پاس بے

شمار شیعہ کی اور کالی طاقتیں ہیں۔ پورے کارستان میں اس کا نام ہی

مہشت کا نشان ہے۔ مٹری کے جسے معبد کا بھی مہشت ہے اور

معبد سے ملے ایک محل عابداتش گرو میں رہتا ہے جہاں بے شمار

عورتیں اور مرد اس کی خدمت کے لئے موجود رہتے ہیں۔ کارستان

کے لوگ اس کا نام لیتے ہوئے بھی ڈرتے ہیں۔ بہر حال اس وقت

شری پدم مٹری میں موجود نہیں ہے بلکہ بتایا گیا ہے کہ وہ ناگ

پراتھما کرنے اور مزید ماحور شیعہ کی تدبیر کو کار میں کرنے کے

لئے کاشان بہار کی مقدس گھر میں گیا ہے اور وہاں طویل عرصہ

رہنے گا اور پھر اس کی عاہلی ہوگی۔۔۔ نازان نے تفصیل بتائی

ہوئے کیا۔

• کاشان بہار کہاں ہے۔ عمران نے پوچھا۔

• مجھے تو معلوم نہیں ہے اور میں تو وہاں کبھی گیا نہیں۔ تب

کہیں تو میں معلوم کر کے جاسکتا ہوں۔۔۔ نازان نے کہا۔

• معلوم کراؤ کہ اس مقدس گھر اور اس بہار کا سیٹ اپ
کون کیا۔۔۔ اصل وقوع تو نقشے سے بھی معلوم کیا جاسکتا ہے۔ عمران

نے کہا۔

• اور تو میں معلوم کر لوں گا عمران صاحب۔ لیکن یہ معلومات

میں سے بھی گوارش ہے کہ آپ اپنی اور اپنے ساتھیوں کی

یہ طرف میں نہ ڈالیں۔۔۔ لوگ اجتماعی خطرناک ثابت ہو سکتے

ہیں۔ نازان نے کہا۔

• ہاں۔۔۔ مجھے افسوس ہے کہ مسلمان یہ کہ تم ان شیطانی

خوشی سے غفلت ہو۔ ہمارے دلوں میں ایمان کی روشنی اور کمالی

نہ فعل و کرم سے موعود ہے اور اس ایمان اور روشنی کے مقابل

میں طاقتیں تو ایک طرف خود شیطان لہیں بھی ہمارا کچ نہیں بگاڑ

سکتا تھا ایسی بات دہن میں نہ آتا۔۔۔ عمران نے ٹھکرتے سخت

کہا میں کیا۔

• نا۔۔۔ بی ہز عمران صاحب۔۔۔ دوسری طرف سے نازان نے

کہنے لگے میں کیا۔

• مجھے میں بہار اور گھر کے بارے میں اور وہاں کے سیٹ اپ کے

بارے میں تفصیل معلوم کر کے بتاؤ۔۔۔ عمران نے اسی طرح سرور

کہا میں کیا اور سید رکھ دیا۔ نازان کی بات سن کر اس کا مودت

کے کیا کیا۔

• کاشان۔ مسلمان یہ کہ شیطان اور اس کی طاقتوں سے ڈرنا

ہے۔ عمران نے غصے سے کہہ دیا کہ میں چاہتا ہوں کہ وہ میرا قریبی ایک گھنٹے بعد قون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ دھوا کر رسیور اٹھایا۔

علی عمران بول رہا ہوں۔ عمران کا سوا دراقی ابھی تک غل تھا اس لئے اس نے فقرہ بات کی تھی۔

تائمن بول رہا ہوں عمران صاحب۔ تائمن کی آواز سنا دی۔

ہاں۔ کیا پروٹ ہے۔ عمران نے ہی طرف سر ہلاد اور غل کے میں کہا۔

عمران صاحب۔ کالیں پہلا مٹری سے دیکھیں میل مٹری میں واقع ہے۔ یہ ایک چھوٹا سا پہاڑ ہے جہاں اس پورے پہاڑ کے

کالستان میں اجتماعی مقدس گھاٹا ہے اس لئے اس پہاڑ کے آ باقاعدہ آدنی فسیل حکومت کی طرف سے بنائی گئی ہے۔ دائیں

نے صرف ایک گیٹ ہے جہاں باقاعدہ ٹیک پوسٹ بنی ہوئی ہے۔ وہاں صرف سادہ سنت و فریہ کو جاننے کی اجازت ہے۔ اس نے

علاقہ اور کسی آدمی کو وہاں داخل ہونے کی اجازت نہیں ہے اور اگر ہار کو مقدس ہار کہا جاتا ہے اس ہار کے اندر ایسے رستے ہیں

سے نجاتے کہاں کہاں پہنچا جاسکتا ہے اور وہاں ہار کے دھانے پر باقاعدہ پہرہ دیا جاتا ہے۔ وہاں ان کی باقاعدہ فورس پرائیڈ طور

تجربات ملتی ہے اور یہ سب تحریک یا فک لوگ ہیں۔ تائمن

کہا۔

ہاں کافی ہے۔ اتنی معلومات کافی ہیں۔ عمران نے کہا۔

عمران صاحب۔ میری ایک گزارش ہے۔ اپنا ایک تائمن

نے تجاہد کے میں کہا۔

ہاں۔ عمران نے بھنگ کر پوچھا۔

دب کی بات سن کر میں دل ہی دل میں ہے کہ شرمندہ ہوا

میں گئے بحیثیت مسلمان واقعی یہ بات سوچنی بھی نہیں چاہئے تھی

مجھے لگا ہے کہ کالستان کے ماحول کا اثر ہے۔ یہ حال گزارش ہے

دب اگر اس شری پدم کے خلاف کام کریں تو مجھے بھی ساتھ

رہیں اور اگر نہ کریں تو پھر مجھے چیف سے اجازت دلوادیں۔ میں

پہاڑوں میں کاغذ کرکوں گا۔ تائمن نے کہا تو عمران کا سا

دھم دھم اختیار کھل اٹھا۔

تم نے یہ بات کر کے اپنی قدر بھالی ہے تائمن وہ حقیقتاً

بہت ہی بات سن کر مجھے دلی دکھ ہوا تھا۔ مسلمان سولنے اور

غل کے وہ کسی سے نہیں لڑتا کیونکہ حقیقی طاقت کا مالک اور

نہ ہے لیکن ہمیں شری پدم کے خلاف کام کرنے کی ضرورت نہیں

ہے۔ جہاں سے اسے جو کام ہیں۔ اسی کام میں اس لئے تم وہی کام

سنتے رہو۔ اور حافظ۔ عمران نے کہا اور ہاتھ دھوا کر اس نے

کھانک دیا اور پھر فون آنے پر اس نے تیزی سے فیر پکس کرنے

تھکا کر دیا۔

ایکسو۔ رابطہ قائم ہوتے ہی خصوصاً اولاد سٹانی دی۔

علی عمران بول رہا ہوں بلیک لڑکے۔ جو یا اور ساتھ کے اجڑا میں ٹوٹ اور ٹھان کے آدمیوں کو ہلاک کرنے والا شری پدم شاید وہ محل کے طرف سے کھانن نالی چال کی کسی غار میں چھپ گیا ہے اور میں نے فیصلہ کیا ہے کہ اس کا خاتمہ کر دیا جائے تاکہ ایک تو آئندہ کسی ایسے آدمی کو پاکیا سکےت سروں کی طرف آنکھ اٹا کر دیکھنے کی ہمت ہی نہ ہو اور دھڑکا کہ اس طرح ٹھان کی حوصلہ افزائی بھی ہو جائے گی کہ پاکیا سکےت سروں کا جیغ صرف اس سے کام ہی نہیں لیتا جاتا بلکہ اس کی پشت پر بھی سوجھ دیتا ہے۔

عمران نے کہا۔
- ٹھیک ہے عمران صاحب۔ سمجھا ہوتا بھی چاہئے۔ آپ اہل بات دیں تو میں اس مشن میں آپ کے ساتھ ہوں۔

لڑو نے کہا۔
- نہیں۔ جہاں سیٹ اس کام سے زیادہ اہم ہے۔ کسی کو وقت تک و قوم کے خلاف کوئی بھیانک سازش یا کارروائی ملے سکتی ہے اس لئے تم ہمیں روکو گے۔ عمران نے سروں کے

کہا۔
- ٹھیک ہے عمران صاحب۔ بلیک لڑو نے جواب دیا۔
- ٹھان کو بھی یاد ہو کہ اس کے آدمیوں کی ہلاکت پر تم نے تو شری پدم کی ہلاکت کا فیصلہ کیا ہے اور جو یا اور ساتھ کو بھی کہ

وہ اس مشن پر جانے کے لئے تیار ہیں۔ اس سے کہہ دینا کہ میں چلے ساتھ جاؤں گا۔ عمران نے کہا۔
- ساتھ اور جو یا کی جگہ اگر آپ مناسب سمجھیں تو سروں کو لے لیں۔ اس مشن میں عورتوں کا جانا مزے خیال میں مناسب نہیں ہوگا۔ بس آپ کی مرضی۔ بلیک لڑو نے ہلکے ہونے

کہا۔
- ساتھ اور جو یا جیتا اس معاملے کی وجہ سے اپنی طور پر ٹھیک کر لی اس لئے ان کو ساتھ لے جا رہا ہوں تاکہ انہیں اپنی اہمیت کا محسوس ہو سکے۔ ہائی میں لہجہ ساتھ جھڑک اور ٹانگے کو لے جاؤں گا۔ وہ دونوں ہی کافی ہیں۔ عمران نے کہا۔

- ٹھیک ہے۔ میں جو یا اور ساتھ کو کہہ دیتا ہوں کہ ان کے اجڑا پیش میں یہ کارروائی کی جا رہی ہے۔ بلیک لڑو نے کہا۔
- ہیں کہ وہ۔ البتہ ساتھ ہی یہ بھی بتا دینا کہ اس کی رائے میں خالی ہے تاکہ علاج جو یا کے دل میں سچے سے نرم گوشہ پیدا ہو سکے۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے بلیک لڑو کے ہنسنے

کا حال دیکھ کر عمران نے مسکراتے ہوئے دسیور کو دیا۔

دو دنوں میں ہلاک کر کے واپس چلے گئے۔
 شری گوراج نے ہلاک کر دیا۔
 شری گوراج نے ہلاک کر دیا۔

تو یہ بات سنی۔ میں اس لئے حیران تھا کہ فقیروں نے ان
 صدقوں کو کیوں ہلاک کیا جبکہ عام طور پر ایسا نہ ہوتا تھا۔
 شری گوراج نے کہا۔

مہاراج ایک اطلاع اور بھی ہے کہ مہانت شری پدم کاٹھان
 کے ساتھ میں چلے گئے ہیں۔ شری گوراج نے کہا تو شری
 گوراج نے کہا۔

کیوں۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے۔ وہ ابھی تو
 یہ کہہ رہا تھا کہ نے کی ضرورت ہی نہیں۔ شری گوراج نے

تو کے معلوم نہیں ہو سکا کہ کیوں گئے ہیں البتہ یہ معلوم
 ہے کہ وہاں گئے ہیں۔ شری گوراج نے کہا۔

نہیک ہے۔ تم جانتے ہو۔ شری گوراج نے کہا تو شری
 گوراج نے کہا۔

ایک شخص نے بتایا کہ وہاں سے کوئی سانس نہ

شری گوراج اپنی بہنوں کے ایک کمرے میں موجود تھا کہ
 وہاں کھانا اور ایک لٹہہ تھا اور ہماری قسم کا نوہاں اور داخل ہو۔
 اس نے تنک کر رہا تھا۔

آؤ شری۔ یہ خبر کیا اطلاع دے ہو۔ شری گوراج نے کہا۔
 مہاراج۔ مہانت شری پدم کی فقیروں نے ان دونوں کو
 ہلاک کیا ہے۔ شری گوراج نے کہا۔

کیوں۔ وجہ۔ شری گوراج نے کہا۔
 مہاراج۔ مہانت شری پدم نے جہاں کے ایک مقامی بڑے
 ہری جھ کے درجے پاکیا سے دو عورتوں کو اغوا کر لیا۔ وہ
 عورتیں جیسے ہی جہاں پہنچی جھ کے درجے کے پاس گئے اور
 عورتوں کو بھی واپس لے گئے اور ساتھ ہی انہوں نے ہلاک
 جھ سے معلومات حاصل کیں کہ کس کے کہنے پر ان دونوں عورتوں

آیا۔

مظلوم کر کے بناؤ کہ شری پدم کاٹھان پہلے کے مقدس غار میں
کیوں گئے ہیں۔۔۔ شری گوراج نے اسی طرح آنکھیں بند کر کے
تکھاد لے لیے ہیں کہا۔

حکم کی آگیا ہوگی مہاراج۔ وہی قلعہ ہوتی آوارہ سانی دی
اور پھر خاموشی چھا گئی۔ شری گوراج اسی طرح آنکھیں بند کر کے بیٹ
ہوا۔

آکا۔ شری پدم اپنی سب سے محترم خلق مانگو کے طور پر
مقدس غار میں گئے ہیں اور جب تک کلام جانو کے گرد رہا
روشنی کا حصار طمع نہیں ہوتا جب تک وہ واپس نہیں آئیں گے۔
ابھانک وہی قلعہ ہوتی آوارہ سانی دی۔

کیا انہیں کوئی غلطو محسوس ہوا ہے جو مانگو نے ایسی یہ سنا
دیا ہے۔۔۔ شری گوراج نے کہا۔

چھٹا ایسا ہی ہو گا مہاراج۔ دیکھ مہاراج۔ ایک اور ایسا
بھی مجھے مقدس پہلے کاٹھان سے ملی ہے کہ شری پدم نے وہاں
پر پہرہ دینے والوں کو حکم دیا ہے کہ پاکیشیا سے کچھ لوگ جہاں
رہے ہیں ان میں وہ عورتیں اور تین مرد ہیں ان کا نام ہی خاتہ
جائے۔۔۔ اس آواز نے کہا۔

نہیک ہے تم جانا۔۔۔ شری گوراج نے کہا اور پھر
کھول کر اس نے منہ ہی منہ میں کچھ چھٹا اور پھر منہ ہی منہ میں

پہلے سے زمین پر ماری تو دو واہ کھلا اور ایک اجڑائی دیلا ہٹا آؤنی
میں ہر کسی ڈھول جیسا بٹا تھا تیزی سے اندر داخل ہوا۔

حکم آکا۔ حکم مہاراج۔ پورے حاضر ہے مہاراج۔ اس
پہلے آؤنی نے کہہ کر آکر اجڑائی باریک سی آواز میں کہا۔

مقدس پہلے کاٹھان پر پاکیشیا سے دو عورتیں اور تین مرد پہنچ
ہے ہیں۔ انہیں دیکھ کر مجھے بتاؤ کہ یہ کون لوگ ہیں اور کس
پہلے سے کاٹھان پہلے پر پہنچ رہے ہیں۔ شری گوراج نے تکھاد

لے لیا کہا۔
حکم کی تعمیل ہوگی آکا۔ اس دیکھنے آؤنی نے کہا اور
مجھے یہ کہیں۔ اس کے ساتھ ہی اس نے اس طرح لپٹے ہوئے
ہو کر وہاں باتیں بلانا شروع کر دیا جیسے مظلوم حرکت کرتا ہے۔
نئی گوراج چٹھا اسے دیکھ رہا تھا۔ سب لکھن ہوئے حرکت بند ہوتی
ہر وہاں نے آنکھیں کھول دیں۔

آکا۔ یہ وہ عورتیں وہی ہیں جنہیں ماٹری کے مہاراج شری پدم
نے حکم پاکیشیا سے اخوا کیا گیا تھا اور پھر کافرستان کے سب لوگوں
سے اس کا خون عورتوں کو واپس لگوا دیا تھا اور وہ آدمیوں نے
پاکہ ہی ہو کر جس نے مہاراج شری پدم کے حکم پر انہیں اخوا
یا کہ ہلاک کر دیا تھا اور پھر مہاراج شری پدم کی ٹانگیوں نے ان
وہاں تو میوں کو حرکت ناک موت مارا تھا۔ ان کے ساتھ وہ تین
لکھنوں میں ایک الریتی مٹی ہے جو الریتی جانداروں کا ہے۔

ہوئے کچھ کہا نہیں جاسکتا۔ پورن نے کہا۔

”میں چاہتا ہوں کہ میں کائنات میں دارالحکومت میں ہی کر دیا
جسٹس تاکہ۔ شری پدم تک پہنچا ہی نہ سکیں۔ شری پدم اب کاشام
پورن کے ہاں گھر ہیں۔ ان کی حفاظت بھی ہماری ذمہ داری ہے۔“
شری گوراج نے کہا۔

”نصیب ہے ہمارا۔ لیکن اگر شری پدم سو رگ ہاشی ہو جائیں
تو پورب کاشام جلد کے ہاں گھر ہوں گے اور اب کاشام جلد کی
لکھن پتر کھا کر اس قدر طاقتور ہو چکی ہیں کہ اب یہ روحانی
صفت ختم ہوتے ہی وہ مسلمانوں کا قتل عام کر دیں گی اس لئے اب
ہم کاشام جلد کا ہاں گھر ہو گا وہ صدیوں تک پوری دنیا کا سب
سے طاقتور ملک ہو گا۔ تمام دنیا اس کے قدموں میں ہو گی۔ پورن
نے صوبہ دیا تو شری گوراج کی آنکھوں میں لکھت تیرنگ ابھرائی۔
”یہی وہ گھر ہمارا ہے۔“ شری گوراج نے دیکھے لے میں
کہ تو اپنے بچے نوئی کے لبوں پر مسکراہٹ دیکھنے لگی۔

”ہمارا۔ تب جلتے ہیں کہ جانتے ہمارا کے اصولوں پر ہم
ملی کرتے ہیں اس لئے ہمارے ہاں کوئی وعدہ ایسا نہیں جس کی
پابندی ہم پر نہیں ہو اور پھر ہمارا۔ تب تو اس مسئلے میں دیکھے
کی غوث نہیں ہیں۔ شری پدم جانیں اور وہ لوگ۔ البتہ یہ ہو سکتا
ہے کہ تب اپنی فکریوں سمیت کاشام جلد کے قریب کاشام قصبے
میں آج جانیں۔ یہ لوگ لامحالہ پہلے وہاں پہنچیں گے پھر کاشام جلد پر

جیسا آدمی ہے اور بڑے بڑے جلد گروں کی مدد میں آج بھی اس کا
خیال رکھتی ہیں۔ یہ آدمی ہے جو تیر اور طرناک ہے۔ لہذا شکر
بھلی کی سی تیزی سے چمپتا ہے۔ اس کے ساتھ وہ سراسر اس کا ناکے
جس کا نام عمران ہے۔ عمران دیباہی طور پر اچھائی طرناک کھا
جاتا ہے۔ اپنی کھانسی سے یہ نامکن کو بھی ممکن بناتا ہے۔ اس
کے ساتھ تیسرے مرد کا نام نانگ ہے۔ عمران کا گھر ہے اور
پاکیشیا کی زر زمین دیباہی اس کا جہاز ہے اور یہ فوج بھی ہے اور
ٹرانا بھی۔ یہ پانچوں شری پدم سے ان دنوں کی موت کا بدلہ
لیختے آ رہے ہیں جیسے شری پدم کی فکریوں نے صبرت تاک موت مارا
تھا اور انہیں معلوم ہو چکا ہے کہ شری پدم کاشام جلد کے مقدر
کار میں موجود ہیں۔ یہ پہلے دارالحکومت آئیں گے اور پھر وہاں سے
کاشام جلد پر جانیں گے۔ پورن نے تفصیل بتاتے ہوئے
کہا۔

”کیا یہ بھی دیکھی ہیں۔“ شری گوراج نے پوچھا۔
”نہیں آکا۔ یہ ان سبوں میں دیکھی نہیں ہیں جن میں سے اب
کہہ رہے ہیں۔ ویسے ان کے اندر روشنی موجود ہے لیکن اچھی نہیں۔
یہ دیکھی کہلانے جاسکیں۔“ پورن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
”کیا یہ شری پدم کو ہلاک کرنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔“
شری گوراج نے پوچھا۔

”وہ کوشش کریں گے آکا۔ اس کے بعد مجھے اندھیرا نظر آئے۔“

پہلے خوش ہو کر اسے دے دیے۔ بیلوں کی بھیٹ دے دی تھی
معلوم تھا کہ اس بڑی بھیٹ سے اس کی طاقتوں میں اضافہ
ہو جائے گا۔ مگر اٹھا اور اس نے شری گوراج کو سلام کیا اور مڑ کر
رہنے سے باہر چلا گیا تو شری گوراج نے دونوں ہاتھوں سے مخصوص
نہی کی تھی۔ بھائی تو دروازہ کھلا اور ایک خادم اندر داخل ہو کر
منہ لپیٹ گیا۔

بھائی بھائی اٹھ کھڑے ہوئے۔ کالی ماش کے پتھر دانتے بھی لے
شری گوراج نے کہا تو خادم سلام کر کے مڑا اور باہر چلا گیا۔
کالی ماش کی پتھر دانتے بھی لے۔ شری گوراج نے
منہ لپیٹ گیا۔ پھر تقریباً بیس منٹ بعد دروازہ ایک بار پھر کھلا
اور خادم اندر داخل ہوا۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے دیکھتے ہوئے
بھائی بھائی اٹھ کھڑے ہوئے۔ کالی ماش کے پتھر دانتے بھی لے۔
شری گوراج کے سامنے رکھی ہوئی جیب سے ایک سیاہ رنگ کی ٹرس
کر شری گوراج کے سامنے رکھ دی۔

تم بھلا۔ شری گوراج نے لہجہ اٹھاتے ہوئے کہا تو وہ آدمی
بہر کر کے واپس مڑا اور کمرے سے باہر چلا گیا تو شری گوراج نے
وہ ٹرس۔ اس کے اندر چھوٹے چھوٹے سیاہ رنگ کے پتھر دانتے
تھے۔ من دانوں کے کھادوں پر باقاعدہ سبز رنگ لگایا گیا تھا۔
شری گوراج من ہی من میں کالی ورنج پڑھا رہا اور پھر اس نے ان
ٹرس پر ہلکا ہلکا ہارے اور اس کے ساتھ ہی اس نے ڈیس کو دھکی

جائیں گے۔ جب یہ کالان پہلا کی طرف جائیں تو آپ اپنی عکس
سیت کالان پہلا کے قریب پہنچ جائیں۔ اگر یہ لوگ شری پدم کی
عکسوں کے ہاتھوں یا ہاں سوچو لوگوں کے ہاتھوں سے جائیں تو
آپ شری پدم کی عکسوں میں مبتلا ہو جائیں گے کہ آپ ان کی مدد
کے لئے لاخود ہاں پہنچیں اور اگر شری پدم سوچو گے ہاں ہو جائیں
تو آپ ان لوگوں کا حال کر دیں اور پھر آپ خود خود کلام جانو کے
پہلا گروین جائیں گے۔ پورن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
تم واقعی میرے سچے سچے دوست ہو۔ میرا وعدہ کہ اگر میں ہا
گروین گیا تو تمہیں اپنا نائب بنالوں گا۔ شری گوراج نے
خوش ہوتے ہوئے کہا۔

آپ کی آگیا ہے ہمارا راج۔ میں تو میرے ہی آپ کا سیک ہوں۔
اب آپ کے لئے میرا مطہر ہے کہ آپ اپنے ساتھ کالی ماش کی
عکس لے جائیں۔ یہ ایسی عکس ہیں جو آسانی سے کھنچ نہیں
ہوتیں اور اجنبی توجہ رفتاری سے کام کرتی ہیں۔ پورن نے
جواب دیا۔

تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ اب تم ہاں لے کر آؤ اور جانتے ہوئے تم
میرے ہاں سے دے دیے۔ بیل بھی بھیٹ لے سکتے ہو۔ شری
گوراج نے کہا۔

ہمارا راج کی سہ۔ پورن نے اجنبی صورت بھرے ہوئے
کہا کیونکہ عام طور پر اسے چھوٹے جانور کی بھیٹ ملتی تھی لیکن شری

میری بابت خور سے منہ۔ تم نے کاشان قصبے میں رہا ہے۔
بہن! تم نے انہیں نہیں جھوٹا۔ جب

میری بابت خور سے منہ۔ تم نے کاشان قصبے میں رہا ہے۔
بہن! تم نے انہیں نہیں جھوٹا۔ جب

میری بابت خور سے منہ۔ تم نے کاشان قصبے میں رہا ہے۔
بہن! تم نے انہیں نہیں جھوٹا۔ جب

میری بابت خور سے منہ۔ تم نے کاشان قصبے میں رہا ہے۔
بہن! تم نے انہیں نہیں جھوٹا۔ جب

میری بابت خور سے منہ۔ تم نے کاشان قصبے میں رہا ہے۔
بہن! تم نے انہیں نہیں جھوٹا۔ جب

میری بابت خور سے منہ۔ تم نے کاشان قصبے میں رہا ہے۔
بہن! تم نے انہیں نہیں جھوٹا۔ جب

میری بابت خور سے منہ۔ تم نے کاشان قصبے میں رہا ہے۔
بہن! تم نے انہیں نہیں جھوٹا۔ جب

میری بابت خور سے منہ۔ تم نے کاشان قصبے میں رہا ہے۔
بہن! تم نے انہیں نہیں جھوٹا۔ جب

میری بابت خور سے منہ۔ تم نے کاشان قصبے میں رہا ہے۔
بہن! تم نے انہیں نہیں جھوٹا۔ جب

میری بابت خور سے منہ۔ تم نے کاشان قصبے میں رہا ہے۔
بہن! تم نے انہیں نہیں جھوٹا۔ جب

میری بابت خور سے منہ۔ تم نے کاشان قصبے میں رہا ہے۔
بہن! تم نے انہیں نہیں جھوٹا۔ جب

میری بابت خور سے منہ۔ تم نے کاشان قصبے میں رہا ہے۔
بہن! تم نے انہیں نہیں جھوٹا۔ جب

عربوں نے کارپاکستانی دارالحکومت کے ایک گنجان آباد محلے کے چلوک کی سائے میں روکی۔ ٹانگے اس کے ساتھ تھا۔
 آپ جہاں نہیں ہوں ہوں۔ میں قاضی صاحب کا پتہ کر کے آتا ہوں۔ ٹانگے نے کہا اور عمران کے سر ملانے پر وہ کار سے اتر اور یہ جگہ مالحذا آگے بڑھ گیا۔ اس محلے میں ان کے آنے کی وجہ ایک لڑکی قاضی صاحب سے ملاقات تھی۔ عمران نے جب ٹانگے کو فلیٹ پر لے کر کے تحصیل بتائی کہ وہ اسے کسی مشن پر لے جانے کے لئے جاتا رہا ہے تو ٹانگے نے اسے بتایا کہ جہاں دارالحکومت کے ایک محلے میں ایک سلاخا بنے ہاؤس صاحب رہتے ہیں جہیں لوگ قاضی صاحب کہتے ہیں اور قاضی صاحب کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ ہوا کی کال کے باہر ہیں اور بے شمار لوگ ان کے پاس اس مسئلے کا حل دیتے رہتے ہیں اور وہ کسی سے کوئی رقم بطور صلہ نہ یا صلہ

ہے۔ شری گوراج نے کہا۔
 آپ ساتھ نہیں جاتیں گے مہاراج۔ جی ملی نے کہا۔
 نہیں۔ اگر میں تمہارے ساتھ گیا تو پھر مجھے ان سے کچھ معاوضہ کرنا ہو گا جبکہ اس کی مجھے اہلیت نہیں ہے۔ سب کام تم کرو گی اور واپس آکر مجھے اطلاع دو گی۔ شری گوراج نے کہا۔
 حکم کی تعمیل ہو گی۔ ہمیں ہماری بھینٹ دے دو مہاراج۔ جی ملی نے کہا۔
 ٹھیک ہے۔ یہ کہنے لے لو۔ شری گوراج نے کہا۔
 اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پیرائیشی پہنچا دی اور وہ وہاں ایک بار پیر و دو تھیں جہاں جیل ہو کر اس ایشیائی میں مار ہو گئیں۔ سچو لہو ایشیائی بھٹے ہوئے کوٹوں سے خالی ہوئے تھے اور شری گوراج کے چہرے پر اجائی اطمینان کے تاثرات بھیچے جاتے تھے کیونکہ اسے معلوم تھا کہ کالی ماش کی فلیٹیں اجائی ہو چکی ہیں اس لئے وہ مطمئن تھا کہ اگر کسی طرح بھی یہ مسئلہ حل نہ ہو تو کالی ماش کی فلیٹیں انہیں دینا ہاک کر دیں گی۔

نہیں لیجے اور صرف اپنی باتیں پر گورہ کرتے ہیں تو عمران کا خسی صاحب سے ملاقات پر حیار ہو گیا۔ اس نے سوچا تھا کہ مل لینے میں کوئی عرج نہیں ہے۔ دیکھے بھی وہ ایسے کسی آدمی سے ملنا چاہتا تھا کیونکہ سید چراغ خاں صاحب سے مل چکا تھا اور اس نے محسوس کیا تھا کہ کسی وجہ سے سید چراغ خاں صاحب اس مسئلے میں دلچسپی نہیں لے رہے ہیں اس طرح وہ کھٹے یا کرتے تھے اس لئے ان سے حرج ملاقات کا اسے کوئی فائدہ نہ تھا۔ مگر وہ ابھی تک کھٹے بھی اس طرح کے معاملات میں وہ کئی افراد سے مل چکا تھا اور باہر تو عام سے لوگ ہوتے تھے لیکن ان کے اندر روحانیت بدرجہ اتم موجود ہوتی تھی اس لئے اس نے قاضی صاحب سے ملاقات کا فیصلہ کر لیا تھا اور پھر ٹانگہ نے اس کے فیلڈ سے ہی فون کر کے کسی سے قاضی صاحب کی بہانہ مل گاہ کے بارے میں حرج و مرج حاصل کیا۔ کسی کیس کا وہ کبھی کہاں نہ گیا تھا اور پھر عمران اپنی کاد میں اور ٹانگہ اپنی کاد میں وہاں سے روانہ ہو گئے۔ ٹانگہ نے کار ایک کتب کی پرنٹنگ میں روک دی اور خود عمران کو قاضی صاحب کے بارے میں مستحکم کرنے کا کہہ کر بلا گیا۔ قہولی نے اور ٹانگہ مابین آگیا۔

”آئیے پاس۔ قاضی صاحب موجود ہیں۔ وہاں خاں سے لوگ ہیں لیکن میں نے قاضی صاحب کے خاص آدمی سے بات کر لی ہے۔ ہمیں جلد ہی ملاقات کا موقع مل جائے گا۔“ ٹانگہ نے کہا تو عمران کا سے نیچے اتر آیا اور پھر کاداک کر کے وہ ٹانگہ کے ساتھ ایک سانپ

دیکھ گیا۔

”ایسا ہاں باقاعدہ باری لگائی جاتی ہے۔“ عمران نے کہا۔
”جی ہاں۔ باقاعدہ تو کن سسٹم ہے۔“ ٹانگہ نے جواب دیا۔
”تو پھر کھٹے آنے والوں کا حق مارنا اچھی بات نہیں ہے۔ ہمیں جی پوری کا انتظار کرنا ہو گا۔“ عمران نے کہا۔ وہ اس وقت کچن بار سے گورہ رہے تھے۔

”ہاں۔ پھر تو تمہارے کسی وقت باری آنے۔ اس طرح ہم جلد یہ سہاڑی گئے۔“ ٹانگہ نے کہا۔

”آج کی رات۔ پھر صبح دوسروں کا حق مارنا اچھی بات نہیں ہے۔“
”سوئے گا تو ٹانگہ نے کوئی جواب نہ دیا۔ قہولی نے اور وہ ایک دوسرے کے مسئلے میں کھٹے گئے جس کا وہاں کھلا ہوا تھا اور لوگ اندر آ رہے تھے جن میں عورتیں بھی تھیں اور مرد بھی۔ عمران اور ٹانگہ کھٹے میں سوئے تو چہ ایک کانی چڑا اٹھا تھا جس میں چار پائیاں تھیں۔
”آجی۔ ایک طرف چھوٹی سی مہاتی اندر کی سبھ تھی۔ سبھ کے بارے کے باہر ایک آدمی موجود تھا جو اندر جانے والوں سے کہتا تھا پھر انہیں اندر بھیج دیتا جبکہ چار پائیاں کے قریب بھی۔ کوئی موجود تھا جس کے ہاتھ میں جیت سے نوک تھے اور وہ ہر مسئلے کو نوک سے دھاتھا۔

”میں نے اس وقت انتظار کیجئے پھر میں آپ کو اندر لگھا دوں گا۔“
”اگلی صبح عمران اور ٹانگہ کے قریب پہنچ کر سونڈ بان لگے میں کہا۔

نہیں۔ ہم اپنی باری کا انتظار کریں گے۔ عمران نے کہا۔
 اور۔ پھر تو آپ کا ضمیر تقریباً دو گھنٹے بعد آئے گا۔ اس آدمی
 نے کہا۔

کوئی بات نہیں۔ ہم انتظار کریں گے۔ عمران نے کہا تو
 اس آدمی نے عمران اور نانکے کو گتے کے پتے ہونے تو کن پتے میں
 ضمیر لکھے ہوتے تھے۔ عمران کے توکن کا ضمیر المانوسے جبکہ نانکے کا
 مائوسے تھا۔

کون سا ضمیر جا رہا ہے اس وقت۔۔۔ نانکے نے پوچھا۔
 چالیس اکتالیس۔ اس آدمی نے کہا اور تیزی سے نئے ان
 والوں کی طرف چھ گیا۔ عمران نانکے سمیت ایک خالی چار پالی کی
 طرف چھ گیا۔ چار پالی پر پہنچ کر وہ وہاں موجود نوگوں کو حو
 دیکھنے لگا۔ وہاں موجود چھپ اور متوسط طبقے کے لوگ دکھائی دے
 رہے تھے کہ پہانگ مسجد کے قریب کھڑا ہوا آدمی تیزی سے دو اتار
 چار پالیوں کے قریب آیا اور وہاں سے اس آدمی کے پاس آیا جس سے
 انہیں نوکن دینے تھے۔ دونوں کے درمیان چھ باتیں ہوئیں تو
 دونوں تیزی سے ان کی طرف چلے۔

تسے۔ تب کو قاضی صاحب نے بلایا ہے۔ اس آدمی
 کہا۔

سوئی۔ ہم اپنی باری پر جانیں گے۔ ہم نہیں چلے کہ کو
 حق ماریں۔ عمران نے منہ ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

وہ تو کن دینے والے نے طایح اس آدمی کو کوئی خاص امداد کر دیا
 چھ۔ جبکہ نانکے نے اسے عمران کے بارے میں کیا بتایا تھا کہ وہ
 حق خود مستحق لکرا رہے تھے۔

قاضی صاحب نے خود بلایا ہے۔ انہوں نے مجھے امداد بلا کر کہا
 کہ وہی وہ آدمی آئے ہیں انہیں جیل بلا لاؤں اس لئے آیا ہوں۔
 حق خود نے خود بلانے کے میں کہا۔

حق ہم سے جیل سے بھی ان کی حق حق ہو گی۔ عمران
 نے کہا۔

مگر قاضی صاحب نے خود آپ کو بلایا ہے۔ اس آدمی نے
 مجھے بلانے کے میں کہا۔ وہ اس امداد میں عمران کو دیکھ رہا تھا جیسے
 سے کہ۔ آ رہی کہ جب قاضی صاحب خود ان کو پھولتے دے
 یہی تو پھولتے کیوں کر رہا ہے۔

جا کر قاضی صاحب سے کہہ دو کہ ہم جیل سے موجود افراد کی حق
 حق نہیں چلے۔ عمران نے کہا تو وہ آدمی کانٹے سے اچکا ہوا سڑا
 کہہ کی طرف چھ گیا۔ مسجد کے اندر جا کر وہ ان کی نظروں سے
 غائب ہو گیا۔ نانکے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ خود ہی وہ آدمی باہر
 ہوا عمران اور نانکے دونوں اس کے پیچھے ایک بھاری جسم کے آدمی
 انکا دلچسپ کر چھ چلے۔ بھاری جسم کے بولے آدمی نے سر پر
 نیلی مٹی ہونی تھی اور اس کے جسم پر ٹھوڑا قفس اور داسکت تھی۔
 جس پر فکر کا چھڑ تھا اور اس کی سفید دلائی تھی۔ اس آدمی کو

باہر آتے دیکھ کر چار پائیں پر سوچو و تمام افراد ہرجا کر کھڑے ہو گئے۔

”میرے دو بھائی ہیں۔ میں ان سے فوری طور پر ملنا چاہتا ہوں اگر آپ لوگ اپنی حق تلفی نہ کریں تو اجازت دے دیں۔“ اس بولے آدمی نے چار پائیں کے قریب آکر اپنی آواز میں کہا تو سب نے بیک آواں ہو کر اجازت دے دی۔

”اب تو کسی کی حق تلفی نہیں ہوگی۔“ کہنے والے آدمی نے عمران اور ٹانگہ کی طرف جھٹکے ہوئے کہا تو عمران اور ٹانگہ بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

”آپ کی مہربانی ہے صاحب کہ آپ نے ہمیں اپنی اہمیت دی ہے۔“ عمران نے سلام کے بعد کہا۔

”آپ کا کام اجنبی اہمیت کا حامل ہے صاحب جبکہ لوگ عام مسائل کے لئے تشریف لاتے ہیں۔“ بولے آدمی نے قاضی صاحب سے سلام کا جواب دیتے ہوئے مسکرا کر کہا اور پھر عمران اور ٹانگہ قاضی صاحب کے پیچھے چلے ہوئے اس مسجد کی طرف چلے گئے۔ وہاں سوچو و افراد اس طرح عمران اور ٹانگہ کو دیکھ رہے تھے جیسے کسی اور سیارے کی مخلوق ہوں۔

”آپ وضو کر لیں پھر مسجد کے دالان میں آجائیں۔“ قاضی صاحب نے عمران اور ٹانگہ سے کہا اور خود مسجد کا چھوٹا سا منہ جوڑ کر کے اندر سوچو و ایک کمرے میں آئے جہاں دالان کمرہ ہے۔

وہ نے جوتے اتارے اور پھر صرف ہاتھ دھو کر اس نے اس نے اپنے کونسلو کرنے کا اشارہ کیا اور خود وہ دالان کی طرف چل گیا۔

”اب۔ آپ با وضو تھے۔“ یہ ہمیں تشریف رکھیں۔“ قاضی صاحب نے کہا تو عمران ان کے سامنے بتائی پر بیٹھ گیا۔

”اب قاضی روشن نصیب ہیں قاضی صاحب۔ اب کیا مجھے سب کچھ بتا دیا نہیں۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”میں تو اب کا جانا جا رہا ہوں اور میں ہر گز یہ نہیں ہوں جو آپ کے رہے ہیں۔“ اہت گئے صرف اتنا معلوم ہے کہ آپ دونوں یہاں کسی اور کام کے سلسلے میں آئے ہیں میں نے میں نے آپ کو جاننا چاہتا تھا جب مجھے بتایا گیا کہ آپ نے وہ مردوں کی حق تلفی کی ہے۔ اٹھ آئے سے صاف انکار کر دیا ہے تو میں سمجھ گیا کہ آپ نے اہمیت رکھتے ہیں اس لئے میں خود باہر آ گیا اور آپ کو ساتھ لے گیا۔“ ٹانگہ نے کہا۔ ”اگر میں کوئی خدمت کر سکتا تو میری خوش فہمی ہوگی۔“ قاضی صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ”اب۔“ اس کے ٹانگہ بھی اور آکر بتائی پر بیٹھ گیا۔

”قاضی صاحب۔ کیا آپ کا تمام جادو کے بارے میں کچھ جانتے ہیں؟“ عمران نے کہا۔

”آپ میں ”خیر“ نہ لیں۔ میں ۲۰ سال ہوں اور نہ ہی کوئی ریسرچ منجم ماہر ہوں۔“ اس اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے کہ وہ میرے ساتھ اپنی عمر رحمت کو رہا ہے۔“ آپ تفصیل سے پہلے سب کچھ بتا

قاسمی صاحب نے جواب دیا تو عمران نے ابھی تفصیل بتادی۔

”آپ جیلے بھی اس سلسلے میں کسی سے ملے ہیں؟“ قاسمی صاحب نے کہا۔

”جی ہاں۔ سید پیراغ غلام صاحب سے ملاقات ہوئی تھی لیکن انہوں نے اس معاملے میں دلچسپی نہیں لی۔“ عمران نے جواب دیا تو قاسمی صاحب سید پیراغ غلام صاحب کا نام سن کر بے اختیار ہنسنے لگے۔

”اوہ۔ اوہ۔ تو جانتے ہیں۔ اس نے آپ کے بعد مجھے راشی

دکھائی دے دی ہے۔ سید صاحب تو صاحب تعرف چرگ ہیں۔

میری تو ان کے سلسلے کوئی حیثیت نہیں ہے اور جو کچھ آپ نے بتایا

ہے اس بارے میں آپ کی میں کوئی رہنمائی نہیں کر سکتا۔ میں تو

عام سے مسائل کو نکالنا چاہتا ہوں۔ بہت میں آپ کی یہ رہنمائی کر سکتا

ہوں کہ کافرستان کے اس خوفناک اور طاقتور چاند کے بارے میں

جہاں ایک صاحب بہت اچھی طرح واقف ہیں۔ وہ ایک طویل

عرصہ کافرستان میں بھی گزار چکے ہیں۔“ قاسمی صاحب نے کہا۔

”لنچیک ہے۔ ان کے بارے میں بتادیں۔“ عمران۔

ایک طویل سانس لیے ہوئے کہا۔

”کامنگ بازار میں ان کی لدی کے لباس بنانے اور لروفت کر

کی دکان ہے جس کا کاہنم بھی کامنگ لدی ہاؤس ہے۔ ان کا نام

نہیں ہے۔ باہر وہ ایک عام سے کاروباری آدمی ہیں لیکن ان

بچے میں وہ بے حد آگے ہیں۔ وہ لیتنا آپ کی مدد کریں گے۔

انہی میں سے بارے میں بتادیں۔“ قاسمی صاحب نے کہا۔

”جی بہت فکر ہے۔ آپ ہمارے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں

سلسلے میں کامیابی عطا فرمائے۔“ عمران نے کہا تو قاسمی

سہنے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور کالی رنگ دل ہی دل میں

دعا کی۔ عمران نے ایک بار پیران کا ٹکڑا اٹھا لیا اور پھر وہ

توڑ کے ساتھ اس کچھ سے نکل کر اماٹے سے باہر آگئے۔

”توڑنے دیکھا ہوا ہے کامنگ بازار۔“ عمران نے ٹانگہ سے

بہت ہو کر کہا۔

”نہیں۔ پوچھنا چاہئے گا۔“ ٹانگہ نے جواب دیا اور پھر وہ چلتے

نکلے شہر کی شمال سمت ایک جنگ سے بازار میں پہنچ گئے۔ وہاں

میں ایک بڑی سڑک سے حوزین لباسوں کی پوری مدد کی تھی

میں ایک کامنگ لدی ہاؤس ایک جگہ لکھا ہوا نظر آگیا۔ یہ چھوٹی

دکان تھی لیکن اس میں گاہک اتنی تعداد میں موجود تھے جیسے جہاں

بڑی دکانوں پر اتنی تعداد میں موجود تھے۔

”کامنگ بازار میں ایک صاحب سے ملنا ہے۔“ عمران نے

کہا تو داخل ہو کر ایک سترے میں سے کہا۔

”توڑنے دکان پر نہیں آئے۔ ان کی طبیعت کامنگ ہے۔“ گھر

ایسا۔۔۔ ستر میں نے جواب دیا۔

کہاں ہے ان کی بہانگی گا۔ عمران نے پوچھا۔

”جہاں ساتھ ہی ایک گی میں ہے۔ میں لڑکا ساتھ بھیجتا ہوں۔

وہ آپ کو چھوڑ آئے گا۔“ ستر میں نے جواب دیا اور پھر ایک

لڑکے کو بلا کر اس نے اسے ہدایت دیں۔ عمران نے اس کا شر

ادا کیا اور پھر اس لڑکے کے پیچھے پلٹے ہوئے وہ ایک جنگ سی کی

داخل ہوئے۔ لڑکا ایک دوڑا لڑکے پر رک گیا۔ اس نے دوڑا

دھک دی ستر کوں اور دوڑا لڑکا اور ایک دس بارہ سال کا

باہر آ گیا۔

”یہ دونوں صاحبان شیا صاحب سے ملے آئے ہیں۔“

کی رہنمائی کرنے والے لڑکے نے دوڑا لڑکے پر سوچا دس بارہ

کے لڑکے سے کہا۔

”اچھا۔ میں بتاتا ہوں۔“ لڑکے نے کہا اور واپس حرج

دکان سے آئے والے لڑکے نے ان سے بہانگی لی اور واپس چلا

تھوڑی دیر بعد انہیں ایک چھوٹے سے کمرے میں لے جایا گیا

پار کرسیاں اور صحنہ موجود تھی۔ سام اور سادہ سا کمرہ تھا۔ تھوڑا

بہر ایک لمبے قد اور درمیانے جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس

پر سرخ رنگ کا ملباں باندھا ہوا تھا۔ اس کی جھولی سی دماغی

جس میں سفید بالوں کی تھوڑی زیادہ تھی۔ دیکھ جھانکی

زیادہ عمر کا دکھائی دے رہا تھا۔ عمران اور ٹائیگر کھ گئے کہ

یہ احمد کا اس لئے وہ دونوں اٹھ کھڑے ہوئے۔

عزت رکھیں۔ صحنہ انہیں شیا اقبال احمد ہے۔ آئے والے

سام کے بہر کہا۔

اسی بہار اچھٹ کے قاضی صاحب نے بھیجا ہے۔ صحنہ انہیں علی

دین صحنہ کے ساتھی کا نام عبدالعلی ہے۔ عمران نے کہا۔

”اچھا۔ فرمائیے۔ میں کیا خدمت کر سکتا ہوں۔“

وہ بہر نے ایک طویل سانس لیٹے ہوئے کہا تو عمران نے مختصر

بہر سے تفصیل بتادی۔

”مجھے بہر کوں کی اہانت دیکھنے۔ میں پھر حاضر ہوتا ہوں۔“

صحنہ نے اچھٹ ہوئے کہا اور واپس حرج گیا جبکہ اس کے وہ لڑکا اس

کے ساتھ کھلا تھا اور انہیں اس کمرے میں پہنچایا تھا مشروب کی دو

پلیٹیں اٹھائے اندر داخل ہوا۔ اس نے دونوں کے سامنے پوٹلی

میں وہ خاموش سے واپس چلا گیا۔ عمران نے پوٹلی اٹھائی اور سزا

کے ساتھ لایا۔ ٹائیگر نے بھی اس کی پیروی کی۔ تھوڑی دیر بعد

خارج ہو گئے خالی ہو چکی تھیں۔ شیا اقبال احمد ابھی واپس آئے

تھے وہ پوٹلی آؤ سے گھٹنے بہر شیا صاحب واپس آئے۔ ان کا بہر

پنجاب سے کھائی دے رہا تھا اور آنکھوں میں سرخی تھی جسے وہ خاصی

تک دیکھ رہے تھے۔

”صحنہ کیجئے۔ معاملات ہے وہ دیکھتا تھے اس لئے مجھے وہ ہو

گیا۔“ شیا صاحب نے کہا اور سامنے کرسی پر بیٹھ گئے۔

جس بتا ہوں۔ آپ لوگ سن لیں۔ شیخ اقبال احمد نے

بی فرمایا۔۔۔ عمران نے کہا۔

پھر سن میں ایک خوفناک جادو کا شام کو جادو کیا گیا
جہاں جادو کا شام کی جہازوں میں کیا گیا ہے۔۔۔ شیخ صاحب نے
پھر شروع کیا۔

اس بارے میں ہمیں تفصیل معلوم ہے۔ آپ ہمیں بتائیں
کہ ہم اس شری چم کا خاتمہ کرنے کے لئے کاشان پہلے پر جانا چاہتے
ہیں۔ ہمیں لوگ ہمارے خلاف کسی قسم کی کارروائی کر سکتے ہیں
وہ اس کا کبھی دفاع ہو سکتا ہے۔ عمران نے اقبال احمد کی
بات کو سن کر ہنس کر کہا۔

شری چم کا فرسٹن کے کالے جادو کا سب سے بڑا گرو ہے اور
بے فائدہ ہاتھ اس کے قبضے میں ہیں لیکن اس کے باندھ اس کی
ہاتھوں نے اسے آپ سے ڈرایا ہے اور وہ اس نے کاشان پہلے کے
ایک جادو میں جا گیا ہے تاکہ جب تک کا شام جادو کے گرو حصار شتم
وہ ہانے جب تک آپ اس تک نہ پہنچ سکیں۔ اس کے علاوہ اس کا
ایک چیل ہے شری گوراج جو اس سے پہلے کا شام جادو کا گرو بنا تھا۔
اس نے بھی آپ کے خلاف محاذ آرائی کی ہے۔ اس نے کالے جادو کی
سب سے خطرناک اور تیر شیطانی طاقتوں جیسے کالی ہاشی کی ہاتھوں
کہتا ہے کہ کاشان قبضے میں لے لیا گیا ہے۔ اس نے انہیں کہا ہے

آپ کا چہرہ بتا رہا ہے کہ آپ کو خاصی تکلیف لگتا ہے
ہے۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ایسی کوئی بات نہیں۔ قاضی صاحب میرے قسطنطنیہ میں اس سے
میں کا کام سن کر مجھے کام کرنا چاہیے اور میں اس کے کام
نہیں کرتا۔ شیخ اقبال احمد نے کہا۔

جبکہ قاضی صاحب نے بتایا تھا کہ آپ اس معاملے میں کافی
آگے جا چکے ہیں اور طریقہ عرصہ کارستان میں بھی گوارہ ہے۔
عمران نے کہا۔

بی ہاں۔ پہلے ایسا ہی تھا لیکن میرا کام میں جانے کی وجہ سے
میرے باندھان پہلے ناگہانی موت کا شکار ہو گئے۔۔۔ ہمارے قسطنطنیہ
علاقہ تھے۔ میں کے بچے جوڑنے کے اس نے مجھے کام چھوڑنا چاہا
اب میں صرف اپنے کاروبار پر توجہ دیتا ہوں۔ شیخ اقبال احمد
نے جواب دیا۔

اب بہت افسوس ہوا ہے کہ۔۔۔ اللہ تعالیٰ آپ کے بھرنے
مستفرت فرمائے اور آپ کو صحت دے۔ عمران نے کہا۔

اللہ تعالیٰ آپ کو جادو کا عمران صاحب۔ مجھے دراصل
نہ بعد جا کر پتہ چاہیے کہ مجھ سے انتقام بھی لیا جائے گا اور وہ لایہ
ایسا ہوگا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی رضا کے سامنے کسی کی نہیں ہوتی۔
پھر حال میں نے آپ سے اجازت اس لئے لی تھی کہ میں جہاں میں
ہو کر اس بارے میں معاملے کو چیک کرنا چاہتا تھا۔ اب میں آپ کو

ہیں۔ اچھائی تو اس وقت روپ میں بھی اور اچھائی بد صورت روپ میں بھی۔ میرے روپ میں بھی اور قاضی صاحب کے روپ میں بھی اسی طرح آپ کی والدہ، آپ کے والد اور آپ کے قریبی دوستوں کے روپ میں بھی۔ قاضی صاحب نے دعا کی تھی۔ میں نے ان کے ساتھ خونی عرس تک رہا ہوں اس لئے میں نے خاص باتیں آپ کو بتا سکتا ہوں کہ گندگی کی طاقت چاہے کسی بھی روپ میں ہو اس سے بدلتا آپ کو یقیناً آئی رہے گی۔ دوسری بات یہ کہ وہ چاہے کسی کا بھی روپ وہاں نہیں لیکن ان کے ہاتھوں کی انگلیوں میں سے ایک انگلی بھر حال کم ہو گی۔ یہ عرس ہی بدلتا ہے۔ شیخ اقبال احمد نے کہا تو عمر ان اور تانکے دونوں بے اختیار ہو چکے۔

کوئی سی انگلی۔۔۔ عمر ان نے پوچھا۔

کوئی سی بھی اور شیخانی قاضی قوم بھلت میں سے ہوں گی ان کا انگلیوں نہیں ہو گا۔ شیخ اقبال احمد نے جواب دیا۔

انہیں بے بس کرنے کا کیا طریقہ ہے؟ عمر ان نے پوچھا۔ وہی طریقہ جو آپ کا الزبتھی ساتھی جیلف استعمال کرتا ہے۔ مطلب ہے کہ ان کے منہ میں کالا تہ لال دیا جائے یا ان کو اندھا کر کے ان کا چہرہ دگر دیا جائے یا ان کی آنکھوں پر سیلہ رنگ کی پٹی باندھ دی جائے۔ شیخ اقبال احمد نے جواب دیا۔

آپ کا بے ہوش ہو گیا۔ اب میں اپنا ہاتھ دیں۔۔۔ عمر ان نے

میں کوئی بات نہیں۔ آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے خدمت کا فریضہ دیا ہے۔ اب میں آپ کو یہ بتاؤں کہ جیسے ہی آپ یہاں سے اٹھیں گے آپ کی ہر حرکت، ہر بات اور ہر فعل ان شیخانی ہتھیار کی نظر میں رہے گا اس لئے آپ نے ہر حال ہر طرح سے بچنا ہے اور لپٹے ساتھیوں کو بھی محتاط رہنے کا کہہ دینا ہے اور بچنے کی خواہش ہے کہ آپ اس مشن پر خواتین کو ساتھ نہ لے سکیں گے کہ خواتین شیخانی قاضیوں کا سب سے آسان شکار ہوتی ہیں۔ شیخ اقبال احمد نے کہا۔

میں یہ بات کہہ رہی ہوں کہ اس معاملت میں خواتین نہ لے کر سکتی ہیں۔ عمر ان نے کہا۔

آپ کی بات درست ہے لیکن زبان ظاہر بھی دیتا ہے کہ وہ ان کی کوئی کا شکار ہو کر ان کے ہاتھ لگ جائیں۔ ویسے آپ کی بات صحیح ہے کہ آپ نے کہا تو عمر ان نے ان کا شکریہ ادا کیا اور ان سے اجازت لے کر وہ ان کے مکان سے باہر آ گئے۔

ابھی۔ اب کیا پروگرام ہے؟۔۔۔ تانکے نے باہر آتے ہوئے

پوچھا تھا۔ تم عید رہا۔ ہم کسی بھی وقت روانہ ہو سکتے ہیں۔ صاحب کی ہدایت تم نے سن لی ہیں اس لئے محتاط رہنا۔۔۔ تانکے نے کہا تو تانکے نے اثبات میں سر ہلادیا۔

ہم اس کی آنکھیں سج سرخ رنگ کی تھیں اور ہم سیدھا پاؤں سے
پر ہوا تھا۔

• کیا میں حاضر ہو سکتا ہوں مہاراج • اس جانور کے منہ
سے غمغماہی ہوتی انسانی آواز نکلتی۔

• ہاں۔ آپلا سو گئی • شری چم نے کہا تو • جانور قدم چماتا
ہاں کے اندر داخل ہوا اللہ پھر شری چم کی سائیڈ میں زمین پر گئے
یہ اور میں بنے گیا۔

• کیا خبر دے رہے ہو سو گئی • شری چم نے سروٹے میں پوچھا۔
• آپ کے دشمن پاکیا کے دارالکومت میں رہنے والے ایک
مہتمم ہیں جس نے انہیں یہاں کے بارے میں تمام تفصیل
دینی ہے کہ وہ یہاں سے یہاں کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔ ان کی
خود پانچ ہے۔ دو گورنری اور تین مرد • اس جانور نے اسی
پہلے فرار ہٹ بری آواز میں کہا۔

• کیا میں لکھیاں ہیں • شری چم نے کہا۔

• ہاں ہاں ویدار الزا وہی مہاراج • ان کے پاس کوئی شکستیاں
نہیں ہیں البتہ انہوں نے روشنی کا کلام اپنی جیسوں میں رکھا ہوا ہے۔
• یہ تو فیکٹری ہوتی ہے اس لئے ہم میں سے کوئی بھی ان کے قریب
نہیں جاسکتا • اس جانور نے جواب دیا۔

• ان کی منزل کیا ہے • شری چم نے پوچھا۔

• انہیں کالیاں پہاڑ اور مقدس مقام کی تمام تفصیل کا علم ہو چکا

شری چم ہمارے بھی ہوتی ہون کی کھال پر آتی پانی مادے پر
ہوا تھا۔ اس کا جسم ایک سید رنگ کی پلٹ میں لپٹا ہوا تھا جس
لہو رنگ کی دھاریاں تھیں۔ سائے ایک چم سے تھا جس نے
ہاتھ پر آنکھ پٹی ہوتی تھی اور اس میں کوئی قیمتی مہر جوڑا ہوا تھا۔
میں اور بھی بہت سے چمٹے چمٹے تھے لیکن سب سے زیادہ
• یہ دیکھ لے تو کسی آدمی کا تھا لیکن اس کا ہرہ کسی جنگی جیسے
تھا۔ البتہ اس کی دونوں آنکھوں کی جگہ پٹھانی پر ایک آنکھ تھی۔
میں سرخ رنگ کا مہر جوڑا ہوا تھا۔ شری چم دونوں ہاتھ اٹھا کر
منہ ہی منہ میں کچھ چوم رہا تھا کہ ہانگ ہار کے ہانے پر کسی
کا احساس ہوا تو اس نے تیزی سے گردن موڑی۔ ہار کے ہانے
ایک سرخ رنگ کا قیپ اقلیت جانور کو اٹھایا۔ یوں محسوس ہوا تو
بیکہ جانور جنگل کے مختلف جانوروں کے اعضاء ملا کر بنایا گیا۔

ہے۔ وہ نپ کو سونگ پاشی کرتے جہاں اوسے ہیں۔ بہت ایر
اطلاع اور بھی ہے کہ شری گوراج نے کالی پاشی کی پھر وہ فطیات ان
لوگوں کو ہانک کرتے کے لئے جہاں بیچ دی ہیں لیکن انہیں علم یا
گیا کہ وہ آپ کے معاملات میں مداخلت نہ کریں۔ اگر آپ ناگہم ہو
جائیں جب وہ ان کا خاتمہ کریں۔ کالی پاشی کی فطیات کا فنان قصبہ
کے مرکز میں موجود ہیں۔ اس جانور نے جواب دیا۔

انہیں آنے دو۔ جب وہ جہاں پہنچی جائیں پھر گے اطلاع رہے۔
میں انہیں کھینچوں گی طرح سسل دوں گا۔ میں شری پدم ہوں۔
شری پدم۔ تم جانتے۔ شری پدم نے اجائی فسلے لے لیے ہیں۔
میں حکم بہاراج۔ اس جانور نے کہا اور تیری سے حرکت
سے باہر چلا گیا تو شری پدم نے منہ ہی منہ میں کچھ چھ کر لپے
دونوں ہاتھوں پر چارنگ ماری اور پھر دونوں ہاتھ لپٹے چلنے لگے
کمال پر مارے تو ایک عورت کی فحاشی ہوئی اطلاع پائی دی۔ اس کے
ساتھ ہی ایک سیاہ رنگ کی درمیانے قدر اور وہ میانے جسم کی عورت
جس کے جسم پر سیاہ رنگ کا لباس تھا وہ میں داخل ہوئی اور شری
پدم کے سامنے بیٹھ گئی۔

کچھ پتر ماحر ہے آقا۔ حکم۔ اس عورت نے کہا۔
وہ عورتیں اور تین مرد باکیٹیا سے جہاں کا فنان بہاراج ہے
میں۔ سب سے کا فنان قصبہ میں پہنچی تو تم اجائی خوبصورت عورت
جسے کر انہیں اپنے پتر کے لیے کراہ کر دیا تاکہ میں انہیں آسائ

کرتوں میں۔ یہاں یہ خیال رکھنا کہ ان کے پاس وہ فحاشی کا کلام
ہے۔ اب یہ چہار اکام ہے کہ تم انہیں کس طرح قلعہ میں
شری پدم نے کہا۔

میں یہ بیٹھنے لے گی آقا۔ اس عورت نے کہا۔
تم مانگو گی لے گا۔ شری پدم نے کہا۔
تو بے فکر ہو جائیں آقا۔ کچھ پتر ان کے ساتھ ایسا کھیل کھیلے
یہ سب آسانی سے میرے جال میں پھنکے جائیں گے۔ اس
نے سرت ہرے لے لیے ہیں کہا۔
ابھی ہم پتر ان پر آؤں گے۔ ان کا خاتمہ چاہئے۔ شری
پدم نے کہا۔

جانی ہو گا۔ پتر کے پتروں سے آج تک ہرے ہرے رشی
پالکے۔ کیا حیثیت رکھتے ہیں۔ اس عورت نے کہا۔
فحاشی وہ فحاشی کے کلام کا کیا کرو گی۔ شری پدم نے کہا۔
میں یہاں پتر کھیلوں گی آقا کہ یہ خود ہی اس کلام کو لپٹے سے
لے لیں گے سب بے فکر رہیں۔ اس عورت نے کہا۔
فحاشی ہے۔ بہاراج ہے من کو کہ اگر تم ناگہم رہی تو تمہیں فحاشی
پالکے گا۔ شری پدم نے فسلے لے لیے ہیں کہا۔

پتر کی ناگہم نہیں ہو سکتی آقا۔ فحاشی بے فکر رہیں۔ اس
نے کہا کہ پتر شری پدم کو یہ نام کر کے اٹھی اور واپس چلی گئی
شری پدم نے دونوں ہاتھوں سے کالی بجائی تو ایک سلاخ اندر

خیر و شری اور پرش پہلی ایک دلچسپ اور بڑے کامیاب ناول

مہا پرش

حصہ دوم

مصنف مظہر عظیم

جوں جوں کے ساتھیوں کا مہا پرش سے گما دو جو اتورہ۔
 بلایت وقت فراوانی مہا پرش شری پہ کا قلم بھی کرتی۔
 جوں جوں کے ساتھی تہیت یافتہ اور مہا پرش سے ساتھ ساتھ شری
 بلایت وقت فراوانی کا ایک وقت مقبلہ بھی کر کے۔
 شری پرش کا قلم شری پہ سے لے لیا گیا۔

خیر و شری اور پرش پہلی ایک دلچسپ اور بڑے کامیاب ناول

مصنف مظہر عظیم

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

داخل ہوا اور شری پرش کے سامنے ٹھک گیا۔

”حکم مہاراج۔۔۔ اس سادھو نے کہا۔

”مہاٹھے کو بلاؤ۔۔۔ شری پرش نے کہا تو وہ سادھو واپس

اور فار سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک قوی ہیکل جسم کا ایک
 نوجوان اندر داخل ہوا اور شری پرش کے سامنے ٹھک گیا۔

”ہمارے دشمن پاکیشیا سے جہاں آنے کے لئے مل چکے ہیں

ان کی تعداد پانچ ہے۔ دو عورتیں اور تین مرد۔ گو ہم نے ان کے

قادر کا نشان قصبے میں بھی بدولت کر دیا ہے لیکن ہو سکتا ہے

کہ میر بھی جہاں پہنچ جائیں۔ مہا پرش نے ان کا خاتمہ کرتا ہے۔

شری پرش نے کہا۔

”آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی مہاراج۔ ہماری گولیوں سے وہ

چل سکیں گے۔ چاہے وہ کوئی بھی ہوں۔“ مہاٹھے نے جواب

لے میں کہا۔

”لنیک ہے۔ میں نے جہیں لگا کر رکھا۔ پوری طرف

رہا۔“ شری پرش نے کہا تو مہاٹھے سر ہٹا کر دیکھا اور

کے واپس چلا گیا۔ اس کے چلتے ہی شری پرش نے وہ بات

سننے بات بولے اور من ہی من میں کچھ چھٹا شروع کر دیا۔

حکم

مقامِ شریف

سید الشہداء



عراق سیریز

پیش نمبر

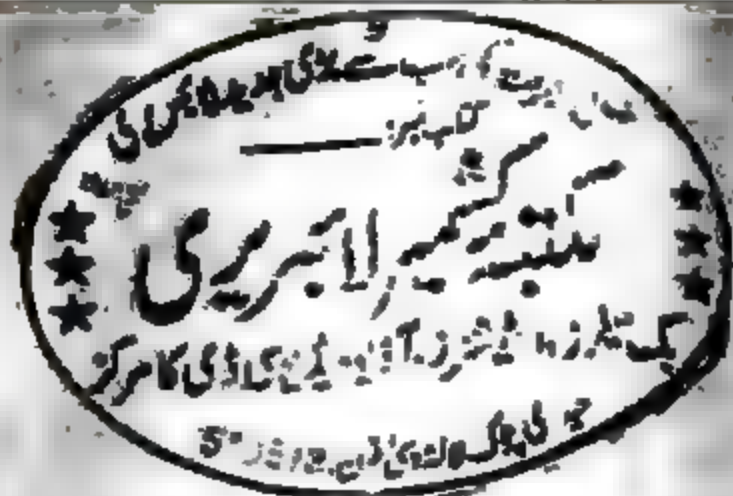
مہا پرش

حصہ دوم

منظہر کلیم ایم نائے

پاک گیٹ
ملتان

یوسف برادرز



ایک چلی تھیں جو یہ مال کی جیب تیری سے بہاری راستے پر چلی
 دلی لگے جی ملی جا رہی تھی یہ علاقہ تاپال سے ملا کافرستان کے
 سو پہاڑ کا سرحدی علاقہ تھا۔ کاشان پہاڑ کافرستانی سو پہاڑ کی
 اپنی سرحد سے قریب تھا۔ جیب کی ڈرائیونگ سیٹ پر ایک تاپالی
 دلو کافرستان کا رہی باشعہ تھا۔ اس کا نام ساگری تھا۔ ساتھی سیٹ
 پر اس جگہ قلمی سیٹ پر بیٹا، سالک، ٹانگر اور عارف موجود تھے
 اس لیے ساتھیوں میں پاکیشیا سے ہوائی جہاز کے ذریعے تاپال
 سے ہوا گھومت گھنٹہ اور پھر وہاں سے سرحدی علاقے جگپور پہنچا تھا
 طبر کو تاپال اور کافرستان کی سرحد پر واقع تھا لیکن یہ تاپال کا ایک
 نام نہاد طبر تھا اور تاپال میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے کارکن
 بھرتہ لگا رکھے تھے عین کے حکم پر تمام انتظامات پہلے ہی کر رکھے تھے
 اس لیے جہاز ان لوگوں کے ساتھی گھنٹہ پہنچنے کے کچھ دیر پہلے ہی ایک

جی ہوائی سروس کے چار کے لیے بھگپور رکھا گئے تھے جہاں ان کی
بہن کا بچلے سے انتظام کیا گیا تھا۔ بھانگل بھی کھنڈو سے ان کے
ساتھ بھگپور پہنچا تھا اور پھر اس جیپ اور اس کے ناپالی دارانہ
سنگری کا بھگپور انتظام کرنے ہی کیا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ بھانگل
نے ہزاران اور اس کے ساتھیوں کے لیے سیک اپ کے مطابق اپنے
سیاحتی کاغذات بھی تیار کر دیئے تھے جیسے اگر چیک کیا جاتا تو وہ
درست ثابت ہوتے۔ یہ کاغذات بھی ناپال اور کارستان کی سر
کر اس کرنے کے لیے بنائے گئے تھے کیونکہ جیپ کی وجہ سے انہیں
محرک راستے سے ہی گزرتا تھا اور وہ ان کاغذات کی وجہ سے ہر
کسی رکاوٹ کے کارستان میں داخل ہو چکے تھے۔ کاشان بہار میں
طلعت میں واقع تھا اس طلعت کو سرسار کہا جاتا تھا۔ یہ تمام سات
جہاں تھا اور تقریباً تمام بہاریاں اجڑائی گئے جنگلات سے اٹھ کر
تھیں۔ البتہ یہ تمام جنگلات تعمیراتی نکلوی کے تھے اس سے سار
دور سے موجود نہیں تھے۔ ان کی منزل وہاں کاشان نامی شہر تھا
اس پورے طلعت کا مرکزی شہر تھا اور وہ جگہ جہاں تعمیراتی نکلوی
بھی کی جاتی تھی اور جہاں تعمیراتی نکلوی کے چمے چمے اٹھ کر
موجود تھے اس لیے پوری دنیا سے لوگ اس نکلوی کی خرید و فروخت
کے سلسلے میں جہاں آتے جاتے رہتے تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ ان
لوگ بھی یہاں آتے رہتے تھے جو ان جنگلات کی سر کرنے یا جہاں
شونگ کرنے کے لیے آتے تھے اس لیے کاشان شہر میں ان کی

کب بھی اور بڑے خانے میں۔ کاشان شہر سے کاشان بہار
بہت قریباً دس کوس میٹر کے فاصلے پر تھا اور اس بہار کو
کاشان بہار کہا جاتا تھا کیونکہ کہا جاتا تھا کہ کارستانی و حرم کا کرشن
ان کی ساتوں تک اس بہار کی ایک لاد میں رہا تھا اس لیے
بہار کو مقدس قرار دے دیا گیا تھا اور اس بہار کو عام لوگوں
نے سے بچانے کے لیے اس کے گرد حکومت کارستان نے
وہی فسیل بنوائی تھی۔ جو کہ بہار کا گھیراؤ دیا وہ وسیع نہ تھا
فسیل بنانے کا پود گرام بنایا گیا تھا۔ اس کے باوجود یہ
پودہ چین کی طرح بہار پر اور نیچے جاتی دور سے دکھائی دیتی
تھی پوری فسیل میں دانے کے لیے صرف ایک راست تھا اور
اس پر ایک مقامی مذہبی عقیم بہار ش کے افراد پانچواہ
کے فراموش سرانجام بیچتے تھے اور سوائے جو گیوں اور
اس کے اور کسی کو بہار پر جانے کی اجازت نہ تھی اور یہ
تھیں اس لیے سب سے حاصل کیا جاتا تھا جس کا چار گرو
ہم لکھتے تھے شری پدم لب خود اس مقدس بہار میں موجود
ہلے اس کے خاص چیلوں کے علاوہ کاشان بہار پر ہر قسم کا
لکھنا اور نہ دیا گیا تھا۔ ساگری ناپالی تھا لیکن وہ کاشان آتا
تھا کہ وہ ناپال کے راستے نکلوی کے پوداری زیادہ تعداد میں
تھے جو وہاں سے صورت میں انہیں پورا کارستان کر اس
تھا انہیں پہنچا دینا تھا اس لیے ساگری کاشان سے منہلی راتھ تھا

ساگری ناپالی مذہب کا پیر و کار تھا جو بدھ مت سے ملتا جلتا تھا۔
 • عمران صاحب۔ کیا ہمیں وہاں باقاعدہ جادو کی ٹرائی کرنی چاہیے؟
 گی۔۔۔ اچانک صاحب نے کہا۔

جادو کی ٹرائی۔ کیا مطلب؟ عمران نے جو تک کر دیا۔
 یہ سب لوگ جادو گر ہیں اور ہمیں تو جادو وغیرہ نہیں دیکھنا
 صاحب نے کہا۔

تم ایک بار مسئلہ دیا والے کیس میں جا چکی ہو۔ یہ
 جادو تو تم پر بات پر چم رہی ہو۔ عمران نے مسکراتے ہوئے
 کہا۔

وہاں تو عظیم صاحب کی بیگم نے مجھے بھڑکایا ہے۔
 اور اس نے لیکن جہاں تو وہ عظیم صاحب کی بیگم نہیں ہوں گی۔
 نے کہا۔

نہیں ان سے چلی پی ٹیکنیک جہاں صاحب موجود ہے۔
 نے کہا۔

یہ تم مجھے کس لئے پی ٹیکنیک کہہ رہے ہو؟
 کر کہا۔

حکمت دانائی کو کہتے ہیں۔ کیا تم دانائی میں کم ہو۔
 سروس کی اپنی پیج ہو۔ سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوآرڈر دلاؤ
 کھانا ہے۔ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو
 ساتھ ساتھ ساتھ بھی ہے اختیار نہیں پڑی۔

صاحب نے بات ٹھیک کی ہے اور میں بھی اب تک یہی
 چاہتا ہوں کہ ہم آخر کیا کریں گے۔ یہ لوگ تو کالے جادو
 گر ہیں اور ہمیں جادو وغیرہ آتا نہیں۔ جویا نے جواب دیتے

کہا۔
 تم نے کبھی مل فاشنگ دیکھی ہے؟ عمران نے کہا۔
 ہیں۔ سچن کا قومی کیل ہے۔ مگر کیوں؟ جویا نے

کہا۔
 میں نے ایک آدمی مل سے لڑا ہے۔ دو مل آپس میں نہیں
 لڑتے۔ جس بھی ایسا ہی ہو گا۔ جادو گر سے ہمیں لڑنا ہو گا۔ بالکل
 نہیں جس طرح مل سے لڑا جاتا ہے۔ عمران نے کہا تو جویا

فحش نہیں چلی۔
 تم نے بہت خوبصورت مثال دی ہے۔ جہاں صاحب ہے کہ
 جہاں کریں گے اور ہم نے اس کے جادو کا توڑ کر کے ان کا خاتمہ
 ہے۔۔۔ جویا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

لیکن جادو کا توڑ کیسے ہو گا؟ صاحب نے کہا۔
 مخالف ہمارے ساتھ ہے۔ اس کی موجودگی ہی جادو کا توڑ
 عمران نے کہا۔

ان۔ تم مگر مت کرو۔ یہ کارستانی جادو تو سرے سے جادو ہی
 ہے۔ اصل جادو تو الریہ کا جادو ہے۔ خاموش بیٹھے ہوئے
 انسانے طاقت چمک کر کہا۔

”آخر کوئی طریقہ تو ہو گا اس کے توڑ کا۔“ جو یانے نے عرض کیا۔

”یاد ضرور رہا ہو گا اور میں نے تم سب کی جیسوں میں روشنی کی آغوش دو سورتیں جنہیں صوفیوں نے کہا جاتا ہے مکہ کریم کی بیٹی ان کی موجودگی میں کوئی جادو تھا کہ قریب ہی نہیں آ سکتا۔ ایک بات کا نہیں خود خیال رکھنا ہو گا کہ تمہارے خیالات کوئی کروڑی نہ آئے۔“ عمران نے کہا۔

”کروڑی۔ کیا مطلب؟“ جو یانے نے غصہ کر کہا۔
”اچھے خیالات جن سے تم انہیں طاقتور سمجھنے لگ جاؤ اور چہلوں کے بارے میں شک و شبہ کا شکار ہو جاؤ جو ابھی میں نے تم سے بتائے تھے۔ یعنی جیسے تم کہتے ہو کہ دل و دماغ میں سوچ چاہئے۔ پس احتیاط رکھنا کہ جو سب شیخان کے پھندے ہیں پھندے صرف اس وقت ہمیں گھیر سکتے ہیں جب ہم اس کوئی کروڑی واقع ہو جائے۔ دل آلا ایمان مسلمان کے تو شیخان قریب نہیں آتا۔ شیخان کی بات کی کیا حیثیت ہو سکتی ہے۔“ عمران نے کہا۔

”ہاں۔ کیا میں جو یا اللہ اس صاف کو ساتھ لے آتا ہوں۔“ اچانک ٹانگے نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔
”ہاں۔ تاکہ گوں میں رنگ بھی بھرا ہے اور یاد نو بہار بھی ہے۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”یہاں کرنے کی ضرورت نہیں۔“ عام مشن نہیں ہے کہ ہم پہلا اپنے مخصوص انداز میں کام کر کے مشن مکمل کر لیں گے۔ یہاں اس مسئلے میں مکمل ہٹلنگ چاہئے۔“ جو یانے نے بتاتے ہوئے خفیلے لہجے میں کہا۔

”ہٹلنگ تو شادی کے بعد ہی مسئلے آتی ہے۔“ عمران نے کہہ مسموم لہجے میں کہا تو جو یا اللہ لکے خاموش رہی ہر رنگت کی کچھ نہ گھبرا گیا۔

”تم کو اس سے باز نہیں آؤ گے۔“ جو یانے مصنوعی خفیلے لہجے میں کہا۔

”کیا مطلب تھا عمران صاحب کا۔“ صاف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا کہ شاید عمران کی بات کچھ نہ آتی تھی۔

”یہ جوں کو ہٹلنگ کہہ رہا ہے۔“ جو یانے نے بتاتے ہوئے کہا تو صاف نے اختیار اٹھایا۔

”تم ہی عمران صاحب کی گہری باتیں سمجھ سکتی ہو۔“ صاف نے خفیلے لہجے میں کہا۔

”میرے چادر کو تو بیگم کے سامنے معقول بہانہ بھی نہیں دیا۔“ جب بھی بیگم ہاتھ میں ڈنڈا پکڑے پوچھتی ہے کہاں سے لے کر تو اس وقت تو وہ ہے چادر پکڑ کر بہانہ بنانے کی کوشش کرتا ہے لیکن جب کوئی بہانہ نہیں بناتا تو اس آئندہ وقت پر آنے کا حکم کر کے جان چھوڑنے کی کوشش کرتا ہے اور تم کہہ رہی ہو کہ

عمران صاحب۔ اگر شیطانی طاقتیں ہمارے قریب آسکیں گی
تو ہمیں شری پر ممانعت ہے جو آسان ہوگا۔ صاحب نے کہا۔
وہ کہاں سے قریب اس صورت میں آسکیں گی جب تک تم
نیک رہو۔ یہ شیطانی طاقتیں بہت کچھ کر سکتی ہیں۔ عمران
نے کہا۔

عمران صاحب۔ اگر یہ شیطانی طاقتیں انسانی روپ میں آئیں تو
ہم انہیں کیسے پہچان سکیں گی۔ صاحب نے کہا۔

ایک صاحب نے بتایا ہے کہ یہ شیطانی طاقتیں جب انسانی
روپ میں آتی ہیں تو ان کے دونوں ہاتھوں میں سے ایک انگلی ٹائب
ہوتی ہے اور اگر بھارت میں سے یہ طاقتیں ہوں تو ان کا انگوٹھا نہیں
ہوتا۔ عمران نے شیخ آفتاب احمد کی بات دہراتے ہوئے کہا۔

یہ غلط ہے ہاں۔ اپناٹک جوزف نے بڑے حتی لکے میں
باتوں کو جوڑ کر جوڑ کر دیا۔

نہ کیسے۔ عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

ہاں۔ شیطانی طاقتیں جب اپنے اصل روپ میں ہوں تو ان کی
انگلی یا انگوٹھا نہیں ہوتا لیکن جب انسانی روپ میں ہوتی ہیں تو اس
بات کا خاص طور پر خیال رکھتی ہیں۔ جوزف نے بھی اہتمامی
نکالنے میں کہا۔

ان کا اصل روپ کیا ہوتا ہے۔ عمران نے حیرت بھرے
لہجے میں کہا۔

میری باتیں گہری ہوتی ہیں۔ عمران نے کہا تو اس بار صاحب۔
صاحب صاحب جو کیا بھی ہنس چکی۔

عمران صاحب۔ آپ باتیں اس انداز میں کرتے ہیں جیسے آپ
نے ایک نہیں چار خدا یاں کر رکھی ہوں۔ جب آپ کی باتوں پر
نہیں ہے تو میرا لب کو یہ تجربات کیسے حاصل ہو گئے ہیں۔
نے بڑے ہوئے کہا۔

عظیم عمران سے کسی نے پوچھا تھا کہ آپ نے دانش و علم
کہاں سے سیکھی تو انہوں نے جواب دیا کہ احمقوں سے۔ جو کچھ نیک
کہتے یا کرتے ہیں میں اس کے اندر کرتا ہوں اور کہتا ہوں۔
طرح میں نے بھی دانش و علم اہل اہل سے سیکھی ہے۔
نے کہا تو صاحب نے اٹھ کر ہنس چکی۔

ہاں۔ میرا خیال ہے کہ وہ لوگ آپ کو نارگت بنائے۔
ہوں گے۔ آپ مجھے اہلالت دیں میں اکیلا اس مشن کو حل
ہوں۔ نانگ نے کہا۔

اگر انہوں نے کوئی ہتھوڑی بھیج دی تو پھر۔ عمران۔
منہ بناتے ہوئے کہا۔

ہتھوڑی۔ کیا مطلب۔۔۔ جو دیکھتے ہو تک کر کہا۔
کسی بھی سرکس میں چلے جانا۔ نانگ صاحب ہتھوڑی
اٹھاؤں پر تلے نظر آئیں گے۔ عمران نے کہا تو سب بے
ہنس چکے۔

مجھے نہیں معلوم تھے تو دیکھ ڈاکٹر شابی نے یہ بات بتائی تھی۔
دیکھ ڈاکٹر شابی جو جو یادو کا سب سے جا عامل تھا۔

جواب دیتے ہوئے کہا۔
جواب۔ میں کچھ عرض کر سکتا ہوں۔ اچانک سارے۔
کہا تو عمران سمیت سب بے اختیار چونک چکے۔

کیا تم پاکیشیائی زبان جانتے ہو۔ عمران نے کہا۔
جی ہاں۔ بہت اچھی طرح۔ ساگری نے پاکیشیائی
میں ہی جواب دیتے ہوئے کہا۔

اوپر اچھا۔ ہونو۔ کیا کہنا چاہتے ہو۔ عمران نے کہا۔
تپ کاٹھن پہلا پر شری چم کے خلاف کام کرنے۔
ہیں۔ ساگری نے کہا۔

ہاں۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
اس کے بارے میں پورا نا پال اور جہاں والے جانتے ہیں۔

اجتائی مہاں گرو ہے اور اس کے پاس سینکڑوں
حافض ہیں اور آپ کی باتیں سن کر مجھے احساس ہوا ہے کہ آپ
کے مقابلے میں صرف روشن کلام کے دور پر اس سے گھرانے جا۔

ایسا۔ مجھے تسلیم ہے کہ مسلمانوں کا روشن کلام ہنگو ان کا
اور اس میں بے پناہ ہمت ہے لیکن شری چم کی فطرتیں
چالاک اور میار ہیں۔ وہ کسی بھی دھب میں آپ سے ٹکرا کر

سے آپ کا خاتمہ کر سکتی ہیں۔ سنا میں بھی شری چم کی فطرتیں

ہیں اور میں۔ جیب کسی بھی گہری کھائی میں اٹھا کر آپ سب کو
ہلک کر سکتا ہوں۔ ساگری نے جواب دیا تو صاف اور جویا
ہونے کے اختیار چونک کر ساگری کو دیکھنے لگیں۔

اگر تم غلطی ہوتے تو اب تک کسی آگ کے آؤ میں چرے مل
سکتے ہوتے۔ عارف شیطانی طاقتوں کی بددور سے ہی سو گنا لیتا ہے
پر میں تم نے خوبصورت مثال دی ہے اس لئے اب تم بناؤ کہ
میں کیا کرنا چاہتا ہوں۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

کھانوں میں ایک گرو رہتا ہے۔ وہ بھی بہت بڑا گرو ہے۔ بے
نہر لوگ اسے گرو مانتے ہیں اور سنا ہے کہ وہ شری چم کے مقابلے
کا گرو ہے۔ اگر آپ اس کی خدمات حاصل کر لیں تو وہ آپ کے گرو
صدا قائم کر دے گا۔ ساگری نے کہا۔

تو تعالیٰ سے جانتے نہیں ہو سکتا۔ عمران نے کہا۔
جی۔ جی۔ ہنگو ان سے جانتے کوئی نہیں ہے۔ ساگری نے
جھٹکتے ہوئے کہا۔

اس لئے بے فکر رہو۔ جب اللہ تعالیٰ کی مدد اور رحمت ساتھ ہو
انہیں اور شیطانی ذریعہ ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے اور پھر ہم مسلمان
ہیں اس لئے کسی گرو و فیرہ کو نہیں مانتے۔ عمران نے منہ
جھٹکتے ہوئے کہا۔

سواری ہو۔ ساگری نے قہر سے منہ بناتے ہوئے کہا تو
انہیں بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ کہہ گیا تھا کہ ساگری نے اس کی

بات کا برا مایا ہے لیکن اب ظاہر ہے عمران ساگری کی خوشنودی نے
لئے کوئی غلط بات تو نہ کر سکتا تھا اور پھر تقریباً آٹھ گھنٹوں کی
مستسلک ڈرائیونگ کے بعد وہ ایک بڑے پہاڑی شہر میں داخل ہو
گئے۔

”یہ کاٹھان ہے صاحب۔ آپ کے کمرے ہوٹل ہال بار میں ہیں۔“
ساگری نے کہا تو عمران نے اثبات سر ہلا دیا۔ توڑی
بعد وہ منزل عمارت کے سامنے پہنچ کر رک گئے۔ اس پر ہونٹوں پر
پار کا چڑھا سا بیون سائن جل بکھ رہا تھا۔ توڑی وہ بعد وہ سب اس
منزل پر موجود دلچسپہ کردوں میں پہنچ گئے تو عمران نے ساگری کو
چراغ ہم دے کر چپ سیٹ واپس لے گیا دیا۔ سب کے ساتھ چہرہ
کمرے تک کرانے گئے تھے لیکن وہ سب عمران کے کمرے میں آئے
ہو گئے تھے۔ عمران نے کافی سنگواری تھی۔

”عمران صاحب یہاں خوراک کا کیا ہو گا؟“ صاحب نے نہ
”سڑیاں اور والیں کھاتا ہوں گی“ عمران نے ہاتھ
نے اثبات میں سر ہلا دیے۔ توڑی وہ بعد کافی سرد کردی لگی
سب کافی پیچھے میں صبر فرما رہے تھے۔

”اب کیا ہو گرام ہے؟“ جو بیانے کہا۔
”تجارت رات ہم آرام کریں گے۔ کل کاٹھان پہاڑ کی طرف
ہوں گے۔ اس کے بعد جو پودھیں سامنے آئے گی اس کے معانی
پان بٹایا جائے گا۔“ عمران نے کہا۔

پہاڑی آدم کا علم تو انہیں ہو گیا ہو گا۔ صاحب نے کہا۔
”ہو گا ہے۔ اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟“ عمران نے بے
چالو لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ میں اور جولوٹ جا کر وہاں کا سائنہ نہ کر آئیں۔ اس
درجہ وقت تک جانے گا۔“ ٹائیکر نے کہا۔

”مجھے معلوم ہے کہ تم ان سے ٹکرانے کے لئے بے چین ہو رہے
ہو۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ میں تمہیں اکیلا نہیں بھیجنا چاہتا۔ ہمارے
محل کسی بھی لمحے کسی بھی قسم کا مکمل کھل سکتا ہے اس لئے ہمیں
اپنے دوسرے کے ساتھ ہی رہنا چاہئے۔“ عمران نے جواب دیا
لیجے اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی دووانے پر دستک کی آواز
ملتی ہی تو وہ سب جوتنگ بڑے۔

”میں کم ان“ عمران نے اونچی آواز میں کہا تو دوروازہ کھلا اور
ایک نو جوان سے مقامی لڑکی اندر داخل ہوئی۔ اس کے جسم پر چورا
چلی رہی تھی۔

”مہاراجہ کی مسافری چاتی ہوں۔“ صراعام شکستہ ہے اور میں اس
لوگ کی گیسٹ وہ ملیر انبارج ہوں۔ یہاں جو اجنبی لوگ آکر رہتے
تھے صرا لڑکی ہے کہ ان سے مل کر ان کے مسائل کو حل کروں
اگر انہیں کوئی تکلیف نہ ہو۔“ لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔
”مختصر یہ کہیں۔“ ویسے ہمارے پاس مسائل حل کرنے والی وہ
خاتون پہلے سے موجود ہیں اور ویسے ہی ہمارے کوئی مسائل نہیں

ہیں۔ ہم تو جہاں صرف جنگلات کی سیاحت کرنے آئے ہیں۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو لڑکی مسکراتی ہوئی کرسی پر بیٹھ گئی۔
آپ شاید پہلی بار جہاں آئے ہیں۔ شکستہ نے کہا۔
ہاں۔ مگر کیوں؟ عمران نے کہا۔

میر تو آپ کو کم لاکم یہ بتانا ہو گا کہ جہاں جنگلات میں مذہب سادہ و رشتہ، مہاراج بھلائی غاروں میں پراختیا کرتے ہوئے آپ نظر آتے ہیں۔ آپ نے ان کے کام میں کوئی مداخلت نہیں کی۔ دوسری بات یہ کہ جہاں انجمنوں کو بولنے والے فراموش ہیں۔ جہاں اس لئے آپ کو ان سے بھی ہوشیار رہنا ہو گا۔ شکستہ نے کہا۔

نصیب ہے۔ فکر ہے۔ عمران نے کہا۔

آپ اگر چاہیں تو ہم آپ کے لئے گائیڈ کا بھی بندوبست کر سکتے ہیں۔ آپ کی حفاظت بھی کرے گا اور ساتھ ہی آپ کو اس قسم کے لوگوں سے بچائے گا۔ شکستہ نے کہا۔

نہیں۔ فکر ہے۔ ہم خود ہی سیاحت کر لیں گے۔ عمران نے کہا۔

لوگے۔ فکر ہے۔ بہر حال کسی بھی وقت آپ کو کسی قسم کی ضرورت ہو تو آپ ہم سے بات کر لیں۔ میں اسی وقت آپ کی خدمت میں حاضر ہو جائوں گی۔ آپ اجماعت دیجئے۔ گلابانی نے شکستہ نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر مڑ کر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

جوزف۔ تم نے چیک کیا ہے؟ عمران نے شکستہ کے پیچھے جانے کے بعد جوزف سے پوچھا۔

یہ عام لڑکی ہے ہاں۔ جوزف نے جواب دیا۔

میرا خیال ہے کہ نیچے ہال میں کھانا کھا کر باہر نکلیں اور چل پھر کر باہر کو چیک کر لیں۔ عمران نے کہا۔

میں اور سالہ تو جہاں بیٹھ کر باتیں کریں گی۔ تم لوگ چل پھر کر دیکھو۔ جوزف نے کہا تو سالہ نے بھی اس کی تائید میں سر ہلا دیا۔

تو پھر تم اپنے لئے کھانا نہیں منگوانا۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو جو بیٹا نے اشیاء میں سر ہلا دیا۔ عمران، نانگہ اور جوزف نے ہر دھڑکے (استغفار) ہال میں آکر بیٹھ گیا۔ سینہ دیکھ کر انہوں نے ہکا بھکا منگوا لیا ہے وہ بغیر کسی شک و شبہ کے کہا سکیں۔

ہاں۔ آپ کہاں جانا چاہتے ہیں؟ کھانے کے بعد جب انہوں نے جانے منگوائی تو جوزف نے کہا۔

کبھی نہیں۔ میں ویسے ہی اور گرد کے ماحول کو چیک کرنا چاہتا ہوں۔ عمران نے جواب دیا۔

ہاں۔ لڑکی شکستہ مجھے مشکوک دکھائی دے رہی ہے۔ بانگ نانگہ نے کہا تو عمران جو تنگ پڑا۔

کیسے؟ عمران نے پوچھا۔

ظاہر تو کوئی بات نہیں لیکن مری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ

کے کہیں کوئی گلوڑ ہے۔ نانگہ نے کہا۔ اسی لمحے وینٹریل

دھکیلتا ہوا ان کے قریب آیا اور اس نے ٹرائی میں سے برتن اٹھا کر
میر پر دیکھ کر شروع کر دیئے۔

”جہاں اچھیوں اور سیاحوں کے لئے ایک خاتون مس ٹھہرتی
ہوتی ہیں۔“ عمران نے ویز سے کہا۔

”یہی سر۔“ اپنے آفس میں ہیں۔ کوئی مسئلہ ہے۔“ ویز نے
چونک کر پوچھا۔

”اوہ نہیں۔“ ویز ہی پوچھ رہا تھا۔ کب سے ہیں وہ سارے۔
عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

”جی پانچ چھ سالوں سے ہیں۔ ان سے پہلے ایک اور مس تھیں۔
وہ وائس پی کی گئی ہیں۔“ ویز نے جواب دیا تو عمران نے اشارات
میں سر ہلادیا۔

”اب جہادی قتل ہو گئی ہے یا ابھی بھی جہادی چھٹی جس اور
وے رہی ہے۔“ عمران نے ویز کے جانے کے بعد ٹائیکٹ
مخاطب ہو کر کہا۔

”ٹھیک ہے ہاں۔ سب میں طرح کیا کہ سنا ہوں۔“ ویز
نے شروع سے لے کر میں کہا اور پھر جانے پہنچنے کے بعد عمران نے بل
اڑا کیا اور پھر وہ تینوں اظہر ہوئی سے باہر آ گئے۔ ہوٹل میں
ایک سائیل پر تھا اس نے وہ اس طرف جھک میں آگے بڑھتے چلے گئے
عمران جسے خود سے وہ خوں اور خانوں کو دیکھ رہا تھا۔

”کیا کسی خاص چیز کی تلاش ہے تب کو ہاں۔“ ٹائیکر نے

”ہاں۔ میں نے سنا ہوا ہے کہ جنگل میں ٹائیکر بھی ہوتے ہیں۔“
وہ نے جواب دیا تو ٹائیکر بے اختیار اس پڑا۔

”ہاں۔ تب کو جس بیل کی تلاش ہے وہ جہاں موجود نہیں ہے
جس کی خوشبو کچھ دور سے ہی آتی۔“ اپنا ٹک جوڑنے کہا
وہ اس نے اختیار ہو ٹک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات
دیکھتے تھے۔

”جس بیل کی بات کر رہے ہو۔“ عمران نے کہا۔
”تب کو تاباش بیل کی تلاش ہے جو درختوں اور چھائیوں پر
پہنچتی ہے اور جس درخت پر یہ بیل جو وہ درخت سوکھ جاتی
تو وہ لٹنے لگتا۔“

”جہاں مطلب امر بیل سے ہے۔ زور درنگ کی بیل۔ مگر
کچھ کچھ معلوم ہوا کہ کچھ اس میں کی تلاش ہے۔“ عمران
نے کہا۔

”میں نے ہاں کہ اس تاباش بیل کے بارے میں وہج ٹا کٹر
کچھ لکھے ہوئے ہیں کہ جس کی گردن میں یہ بیل موجود ہوتی ہے
مگر وہ لکھ نہیں کر سکتا۔“ جوڑنے نے جسے معلوم سے لے
کر کہا۔

”کسے نہیں۔ میں تو اس لئے درختوں اور خانوں کو دیکھ رہا تھا
کہ اس میں کچھ ایسے کی طبی سادہ معلوم کرنا چاہتا تھا کیونکہ

جہاں کی قدرتی طور پر طبیی ساختیں ہوتی ہیں اور ان طبیی ساختوں کے علاوہ ان میں غاریں نمودار ہوتی ہیں۔ کسی جہاں میں ہندو کی آسپش زیادہ ہوتی ہے کسی میں مسیت کی مقدار زیادہ ہوتی ہے۔ چونکہ کاشان جہاں اسی سلسلے میں آتا ہے اور ہمارا اصل مشن کتب مقدس ہمارے جس کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ وہ ہمارا تہذیبی و تاریخی اس لئے میں معلوم کرنا چاہتا تھا کہ وہ مقدس تاریخی حالت کی ہو سکتی ہے۔ عمران نے تفصیل سے جواب دے دیا کہ وہ کہا تو تائیک اور جوزف دونوں نے اثبات میں سر ملایا ہے۔ تقریباً ایک گھنٹے تک ادھر ادھر گھومنے کے بعد وہ واپس ہو کر تھکے عمران اپنے کمرے کی طرف چل گیا جبکہ جوزف اور تائیکر ہے نہ کمرے کی طرف چل گئے۔ عمران کے ساتھ والے دو کمرے جو پورے سالہ کے نام یک تھے جبکہ ان کے بعد کے دو کمرے جوزف اور تائیکر کے نام یک تھے۔ عمران اپنے کمرے کا دروازہ کھول کر اندر گیا تو وہ بے اختیار چونک چلا کیونکہ کمرے میں داخل ہوتے ہی اسے احساس ہو گیا تھا کہ یہاں کوئی نہ کوئی گرجا ہے۔ یہاں الہادی کی طرف چل گیا جہاں اس کا ایک موجود تھا اور اس کے اسلحہ اور ٹرانسمیٹر وغیرہ موجود تھا اور پھر اس بیگ کو دیکھتے ہی اسے لگا کہ بالکل کاشی کی گئی ہے۔

کوئی ہو سکتا ہے۔ عمران نے بیگ کھول کر اسے جانچ کر دیکھا کہ وہ بڑھتے ہوئے کہا۔ بیگ میں سے کوئی سامان نہیں

پایا گیا۔ عمران نے بیگ بند کر کے اسے واپس الہادی میں رکھا۔ ان کی طرف چل گیا۔ اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پر دیکھا کہ وہ کون سا تھا کہ پھر اس نے رسیور واپس رکھ دیا۔ وہ چلے گیا۔ اس نے فون کر کے اطلاع دینا چاہتا تھا لیکن پھر اس نے ارادہ بدل دیا۔ اس طرح شکستہ مستقل ان کے گھر پر پہنچ گئی اور وہ کسی بھی آدمی یا عورت کو اپنے ساتھ نہ رکھنا چاہتا تھا۔ اپنا بیگ اسے چھیل آیا تو وہ چونک چلا۔ اسے خیال آیا تھا کہ کہیں جو لیا ہے یہ اس کی ہو کیونکہ وہ دو بار چلے بھی اس بارے میں عمران سے پوچھ چکی تھی کہ عمران اس بیگ میں کیا لے جا رہا ہے۔ کوئی اسلحہ یا کوئی خاص چیز لیکن عمران نے اسے ٹال دیا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ جو اس کا بیگس انکار کی صورت میں بدستور رہتا ہے اس کو ہر سکتا ہے کہ اس نے اپنا بیگس دور کرنے کے لئے بیگ کو کھول کر دیکھا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور فون سیٹ کے نیچے پر دیکھا کہ وہ کیا ہے۔ اب یہ اتنا کام بن چکا تھا۔ اس نے جو لیا کے کمرے پر دیکھا کہ وہ کیا ہے۔ دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز آئی۔ اس نے دیکھا کہ کسی نے رسیور اٹھایا تو عمران نے کریڈل پر دیکھا کہ وہ کیا ہے۔ اس نے سالہ کے کمرے کا نمبر پر دیکھا کہ وہ کیا ہے۔ اس نے گھنٹی بجتی رہی اور کسی نے رسیور اٹھایا تو اس نے دیکھا کہ وہ کیا ہے۔ اس نے سالہ کے کمرے پر دیکھا کہ وہ کیا ہے۔ اس نے سالہ کے کمرے پر دیکھا کہ وہ کیا ہے۔

بیویا نے دو بار کچھ سے بیک میں موجود چپروں کے بارے میں پوچھا۔ وہ کہیں نہ تھیں۔ میں نے بھی جھپٹتی سی سچا کہ ہو سکتا ہے کہ عورت ہونے کے ناطے وہ اپنے تجسس پر کنٹرول نہ کر سکی ہو لیکن اس میں میں دونوں کی تشدد کی کاکیا مطلب ہوا۔ اگر انہیں بے ہوش کر دیا گیا جاتا تو لا محالہ یہاں کہیں کی موجود ہوتی اور پہچنے آپ ہونے کا مطلب تو یہی ہو سکتا ہے کہ وہ ویسے ہی ٹیلے باہر نکل گئی ہوں۔ عمران نے کہا۔ اسی لمحے جوزف واپس آگیا۔

”ہاں میں دونوں کو اخرا کیا گیا ہے۔“ جوزف نے کہا۔
 ”خدا۔ کیسے معلوم ہوا۔“ عمران نے چونک کر پوچھا۔
 ”ہاں۔ تب کے کمرے کا ایگزاسٹ چلایا گیا ہے۔ میں بھی جھیک نے کسے جھٹ پر گیا تھا کیونکہ ایگزاسٹ کے قطعی طرف موجود نرہن پر ہوا کے مخصوص نشانات موجود تھے۔ میرا مطلب ہے ایسے نشانات جیسے کافی عرصہ بعد ایگزاسٹ چلایا جانے تو نشانات ہیں ملتے ہیں جن انہیں جھیک قریب سے ہی کیا جاسکتا ہے اور میں نے بت رہا کہ انہیں جھیک کیا تو پتہ چلا کہ ایگزاسٹ کافی عرصہ بعد چلایا گیا صرف نظر آگیا اور ایسا یقیناً اس لئے کیا گیا ہے کہ کمرے میں کسی کو ہائی نہ رہے۔“ جوزف نے جواب دیا تو عمران کے دل میں تانگہ تانگہ کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھرتے۔
 ”حیرت ہے۔ تم تو ہم سے بھی دو ہاتھ آگے کی جاسوسی کرنے لگے ہو۔“ عمران نے کہا۔

لیکن جب کوئی جواب نہ آیا تو اس نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوا گیا۔ کمرہ خالی تھا۔ اس نے ایک نظر کرنے کو دیکھا اور پھر باہر آگیا۔ اس نے صاف کے کمرے کے دروازے پر دستک دی لیکن جب اس سے کوئی جواب نہ ملا تو اس نے ہینڈل گھمایا اور دروازہ کھول کر داخل ہو گیا لیکن کمرہ خالی تھا۔ وہ باہر آیا تو اسی لمحے تانگہ اور وہ بھی اپنے کمرے سے باہر نکلے۔

”کیا ہوا پاس۔“ تانگہ نے کہا۔ وہ یقیناً دستک کی آواز کر رہا تھا۔

”بیویا اور صاف قاتل ہیں اور میرے کمرے کی تلاش کر رہے ہیں۔“ عمران نے سڑ کر کہا اور اپنے کمرے میں آگیا تو تانگہ نے جوزف بھی اس کے پیچھے کمرے میں آگئے۔

”ہاں یہاں کوئی ہے ہوش کر دینے والی کہیں بھی نہیں ہے۔“ عمران دونوں کو کہے اخرا کیا گیا ہوا۔ تانگہ نے نہ ہوسکتا ہے ایسا نہ ہو۔ لیکن پھر میرے بیک کی تلاش کر لی ہوگی۔“ عمران نے کہا۔

”ہاں۔ میں ابھی آ رہا ہوں۔“ جوزف نے کہا اور تیزی سے کمرہ والے سے باہر چلا گیا۔

”بیک سلسلہ ہے۔ ہو سکتا ہے پاس کہ یہ دونوں بچے ہوں۔“ بال میں کھانا کھانے لگی ہوں۔ لیکن پھر تلاش والا سلسلہ نہ پانے کے لئے کہا۔

ان خبر بتا دیا گیا۔ عمران نے اس کا شکر ادا کر کے کریڈل دیا
اور پرنون آنے پر اس نے کارنا کا بتایا ہوا نمبر پر کتنا شروع کر دیا
اور اس طرف گفتنی بجنے کی آواز سنائی دی اور پھر رسیور اٹھایا گیا۔

”ہی ہو مل ہالہ بار سے بول رہا ہوں۔ مس شکستا سے بات
کلی ہے۔“ عمران نے کہا۔

”تو ابھی واپس نہیں آئیں۔ وہیں ہو مل میں ہی ہوں گی۔“
وہی طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی لیکن بولنے والی کا انداز
نہ تھا کہ وہ کوئی ادب مہ ملازمہ ہے۔

”اچھا۔ شکر۔“ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔
”سلطنت واقعی گزر چکی۔ جس اب اس کے گھر بٹانا ہو گا۔“
انہوں نے کہا تو تانگیر اور جوزف نے احبات میں سر ملا دیے۔

”ہاں۔ جس رنگ پر میں کھڑا تھا مجھے یہ نشانات نظر آئے تھے۔“
آپ کو اور تانگیر کو نظر نہیں آئے کیونکہ آپ بہت کرکٹ تھے۔
جوزف نے جواب دیا۔

”کون انہیں اجازت کرتا ہے اور کیوں؟“ عمران نے کہا۔
”میرا خیال ہے ہاں کہ اس سلسلے میں شکستا کو چیک کرنا۔“
مجھے پہلے ہی گروڈ کا احساس ہو رہا تھا۔ تانگیر نے کہا تو
انہوں نے احبات میں سر ملاتے ہوئے فون سیٹ کے نیچے سر دھینکا
کر کے اسے ہنر کرکٹ کیا اور پھر نمبر پر کھینچ کر دیا۔

”گیٹ سرورس۔“ ایک نسوانی آواز سنائی دی۔
”مس شکستا سے بات کرتا ہوں۔ میں روم نمبر ۳۰۳ میں ہوں۔“
انہوں نے کہا۔

”مس شکستا تو ڈیوٹی تک کر کے جا چکی ہیں۔“
”جگہ میں موجود ہوں گا۔“ فریڈے۔ کوئی خدمت
طرف سے کہا گیا۔

”کب گئی ہے وہ؟“ عمران نے پوچھا۔
”جی نصف گھنٹہ ہو گیا ہے۔“ کارنا نے جواب دیا۔

”ان کی رہائش گاہ کہاں ہے۔“ وہاں کا فون خبر دے دی۔
”نے ذاتی طور پر ان سے بات کر لی ہے۔“ عمران نے کہا۔

”جی بحوثان کالونی کے مکان نمبر ۱۰۵ میں وہ رہتی ہیں۔“ فون
نوٹ کریں۔“ کارنا نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی ال۔

طرح اچانک گھومنے لگ گیا ہو۔ اس نے لہنے دہن کو سنبھلنے کی بجائے کوشش کی لیکن اس کے دہن پر سیلاب چادر سی پھیلتی چلی گئی اور پھر جس طرح گپ اندھیرے میں جگنو چمکتا ہے اس طرح عجب کے دہن میں بھی بار بار روشنی کا ایک چھوٹا سا نقطہ نمودار ہوا اور یہ نقطہ آہستہ آہستہ پھیلتا چلا گیا۔ اس کے ساتھ ہی عجب کا شمار چاگ اٹھا۔ اس کی آنکھیں کھلیں تو کچلے چھ لکڑیوں تک تو اسے اپنی آنکھوں کے سامنے دھڑکی چھائی ہوئی محسوس ہوتی رہی لیکن پھر اس کا دہن صاف ہوتا چلا گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے بے اختیار اپنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اس کے دہن کو یہ دیکھ کر ایک دروازہ کھلا کہ وہ ایک کمرے کے فرش پر چلی ہے۔ اس کے دونوں ہاتھ اس کے عقب میں بچھے ہوئے تھے۔ وہ اٹھ کر بیٹھ گئی۔ اس کے پاؤں بچھے ہوئے نہیں تھے جبکہ کمرہ خالی تھا اور چست بہ لیب بلب بلب ہاتا تھا۔

”میں کہاں پہنچ گئی اور صاف کہاں ہے“ عجب نے سوچا۔ پھر اسے انداز میں چہچہاتے ہوئے کہا۔ اس کے دہن میں سب سے پہلے کسی قسم کی طرح چل رہا تھا اور اسے کچھ یاد آ رہی تھی کہ یہ سب کیا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھتی کرے کا درد اور کھٹا اور دو توی اندر داخل ہوئے۔ وہ نونی کے سر مٹا رہے ہوئے تھے۔ سب سے پہلے کے سر ہاں پر ہاتھوں کی لٹ سا نیل پر لچے تک لگی ہوئی تھی اور انہوں نے سر ہاں رنگ کی کماندنا گپ یو میلا دم پہنچی ہوئی تھی۔ ان دونوں

پہلے میں عجب نے گھسی گھسی اور وہ دونوں سر سے نیچے گئے۔ عجب نے ہوش آگیا ہے۔ کیا نام ہے تمہارا۔ ان میں سے پہلے نے جسے کرخت لکے میں کہا۔ یہ نام جو لیا ہے۔ تم لوگ کون ہو اور مجھے جہاں کیوں لایا گیا۔ عجب نے سرد لکے میں کہا۔ تم پاکستانی تو نہیں لگتی۔ کہاں کی ہو۔ اس آدمی نے کہا۔ امریکی سوتھو لیٹ ہے۔ عجب نے جواب دیا۔ سوتھو لیٹ۔ لیکن تم پاکستانیوں کے ساتھ کیوں ہو۔ اس نے کہا۔

پہلے تم یہ بتاؤ کہ تم کون ہو اور میری ساتھی لڑکی کہاں ہے۔ میں جہاں کیوں لائے ہو جبکہ ہم تو سیاح ہیں۔ عجب نے کہا کہ کھوے ہوئے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی کمر کی حد سے اپنی کلائیوں پر بندھی ہوئی دسی کی گمشدہ کو لٹوٹا کر دیا تھا لیکن صرف اس کی انگلیاں حرکت کر رہی تھیں۔

تم ہمارے شری پدم کے خلاف کام کرنے آئی ہو اور ہمارے گرو نے تمہارے سوتھو کی سزا سنائی ہے۔ تمہاری ساتھی لڑکی کو گولی مار دی ہے۔ اب تمہاری باری ہے۔ اس آدمی نے جیسے سپاٹ ٹائیڈ کہا تو عجب کے دہن کو جھٹکا سا لگا۔

کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا واقعی۔ عجب کے لیے میں یقین سے کئی شک ٹھاپیں ہو گئی تھی۔

یہ صورت ہو سکتی ہے۔ تمہاری درخواست دوپہان شری پدم کے
ہاتھ میں کی جائے۔ اگر وہ تمہیں معاف کر دیں تو پھر معافی مل
سکتی ہے۔ مگر خود تم جا کر بات کرو۔ شاید اس کو معافی مل جائے تو
پہلے سے بہت اچھا محظ ہو گی۔ اس آدمی نے لپٹے ساتھ
کہا۔

تھک ہے۔ میں جا کر بات کرتا ہوں۔ امید تو نہیں کہ شری
پدم اپنا فیصلہ تبدیل کریں لیکن بہر حال درخواست تو کی جا سکتی
ہے۔ دوسرے آدمی نے کہا اور طر کر تیزی سے دوڑنے کی
دھمکی دی۔

میں کہاں۔ جو بیانے کہا۔ اس کی انگلیاں گاتھ کی رہی
اور گاتھ کرنے میں کامیاب ہو چکی تھیں۔

تم ہمارے ایک افسر ہو۔ اس آدمی نے جواب دیا۔
جہاد نام کیا ہے۔ جو بیانے پوچھا۔

سچ انعام دہانے ہے۔ اس آدمی نے جواب دیا۔ گو اس
نے طعنے لگے کہ اس نے کیا تھا لیکن وہ ہے جو چو کا اور عاتق لکڑا
ہوا۔ اس کی لکڑی جو بیانے اس طرح جی ہوئی تھیں جسے وہ نہ
نہ لکڑی لکڑی کا لیتا ہے۔ وہ اس کی ہر حرکت کا جائز لیتا جا رہا
تھا۔ یہ لکڑی صرف انگلیاں اس کی پشت پر حرکت کر رہی تھیں اور
وہ لکڑی کھلے میں کامیاب ہو گئی تھی۔ البتہ وہی اس نے ہاتھ میں
لکڑی ہوئی تھی۔

مجھے غلط بات کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ وہ معافی دینی
اس نے جیل اس کا غصہ کیا گیا ہے۔ تم غیر ملکی تھی اس
جہادے بارے میں باقاعدہ اطلاع دی گئی اور اب ہمارے گروے
بھی ہلاک کرنے کا حکم دے دیا ہے۔ اس نے لب جہادی
کہا۔ اس آدمی نے منہ بٹاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ
نے ایک جھنگل سے طعین لگے جو بیانے کی طرف سیدھی کر دی۔

نمبر دو۔ رک جاؤ۔ مت مارو گے۔ جیل میری بات سن رہی
جو بیانے تجھے میں کہا۔ اس کی انگلیاں اب زیادہ تیزی سے
کرنے لگی تھیں جین گاتھ کسی ایسے انداز میں باندھی گئی تھی
کسی طرح اس کی گرفت میں ہی نہ آ رہی تھی۔

کیا کہنا چاہتی ہو تم۔ اس آدمی نے کہا۔
میں غیر ملکی ہوں اس نے مجھے تم سے یا جہاد سے
کیا دشمنی ہو سکتی ہے۔ میں تو سیاح ہوں اور جہاں صرف
آتی ہوں۔ یہ لوگ مجھے پاپل میں لے گئے۔ میں اکیلی تھی اس
ان کے ساتھ چل رہی۔ مجھے مت مارو۔ میں تمہاری خدمت
گی۔ میں جہاد ہر حکم مانوں گی۔ جو بیانے جیل سے
لے میں کہا۔

تم بات تو ٹھیک کر رہی ہو۔ جہاد مجھے بتا رہا ہے کہ
دوست کہہ رہی ہو لیکن اب شری پدم تمہاری موت کا فیصلہ کر رہا
ہے اس نے اب ان کے حکم کی تعمیل ہر صورت میں ہو گی۔

”جہاں تعلق کس عظیم سے ہے“ جو یانے پر چار
 ”ہماری عظیم کا نام ہمارش ہے۔ ہمارے ذمے تمام فرائض
 مقامات کی سنبھال رہی ہوئی ہے اور ہمیں باقاعدہ تربیت دی جاتی ہے۔
 رام سوانے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
 ”ہمیں ہوئی ہے کیسے اخرا کیا گیا تھا۔“ جو یانے پر چار
 ”ہاں ہماری عظیم کی ایک بڑی فکرت کام کرتی ہے۔ اس نے
 جہاں سے ہمارے میں رپورٹ دی تو پھر فیصلہ کیا گیا کہ جس
 دونوں عورتوں کو وہاں سے اخرا کر کے یہاں لایا جائے اور
 خاتمہ کر دیا جائے اور پھر مردوں پر ہاتھ ڈالا جائے۔“
 ”کیوں۔ اس فیصلے کی وجہ۔“ ہوتا تو یہ چاہئے کہ جیسے وہاں
 مارا جائے۔“ جو یانے نے منہ جاتے ہوئے کہا تو رام نے
 اختیار نہیں چاہا۔
 ”ہمارے مہذب میں عورتیں زیادہ خطرناک سمجھی جاتی ہیں۔
 کے پتھر ایسے ہوتے ہیں کہ اچھے بھلے کو مار ڈالی ہے وہاں
 جاتے ہیں۔“ رام سوانے نے جواب دیا۔
 ”جہاں آدمی کتنی دن میں مایوس آئے گا۔“ جو یانے کہا۔
 ”ظاہر ہے اسے کچھ تو لگے گی۔ اگر تم تک گئی ہو تو جو
 جانا۔“ رام سوانے نے جواب دیا۔ جب سے جو یانے ان کے
 خدمت کی بات کی تھی رام سوانے کی آنکھوں میں ہر طرف ہوشی

چک ابھرتی تھی بلکہ اس کا رویہ بھی بدلنے سے کافی بدل گیا تھا۔
 ”شکریہ۔“ میں ایسے ہی ٹھیک ہوں۔ البتہ میں تو بدھی ہوئی
 ہوں پھر جس میں مجھ سے کیا ظہور ہے۔ تم اس طرح کوڑے کوڑے
 جک جاتے۔“ جو یانے نے لہجے میں کہا تو رام سوانے کی
 آنکھوں میں موجود چمک مزید تیز ہو گئی۔
 ”نہیں۔ میں اس حالت میں کئی گھنٹے کوڑے پہننے کا عادی
 ہوں۔“ رام سوانے نے کہا۔ البتہ اس نے اپنی مٹھیں گن کر
 کہہ دی تھیں اور پھر اس کا ہاتھ جیسے ہی نیچے ہوا انکھت ہو گیا کسی
 پتھر کی طرح اڑی اور دوسرے لگے رام سوانے کے حلق سے چیخ
 نکلی گئی۔ جو یانے اچھائی تیزی اور پرتی سے اس کے سینے پر زوردار
 لاکھ لگ رہی تھی اور پھر تھابازی کا کردہ کوڑی ہو گئی۔ اس
 کے ساتھ ہی اس کا جسم ایک بار پھر فضا میں اٹھا اور نیچے گر کر اٹھنے
 پر آمادہ رام سوانے کے سینے پر اس کے دونوں چڑے ہوئے سرے پوری
 قوت سے چڑے اور رام سوانے کے منہ سے ایک بار پھر چیخ نکلی اور
 اس کا جسم تیزی سے لوٹ پوٹ ہونے لگ گیا۔ جو یانے ایک بار
 پھر اٹھ کر اس کے سینے پر چڑے تو رام سوانے کا رخ شدہ چہرہ
 سرخ ہو گیا اور اس کا جسم ایک ساکت ہو گیا تو جو یانے
 ایک طویل سانس لیا اور جھک کر اس کی کماشی لینے لگی۔ پھر انھیں
 جھک اس کی جیب سے ایک مٹھیں پسٹل نکال لی تھی۔ اس نے
 جھک کا سرنگین چمک کیا اور پھر اسے اپنی جیکٹ کی جیب میں ڈال کر

آگے چلی اور فرش پر پڑی ہوئی مطہیں مٹی لٹھا کر اس نے ٹانگوں سے لٹکانی اور پھر وہ دروازے کی اوٹ میں کھڑی ہو گئی۔ اسے دوسرے آدمی کا انتظار تھا اور پھر قہقہوں سے بھرے اسے دروازے کی دوسری طرف سے تیز قدموں کی آواز سنائی دی تو اس نے تھینک کر جیب سے مطہیں پھیل نکال کر اسے تال کی طرف سے پکڑ لیا۔ وہ جہاں ٹانگ نہیں کرتا چاہتی تھی کیونکہ اسے معلوم نہیں تھا کہ اس عمارت کی پوزیشن کیا ہے۔ مسجد انھوں نے دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور رام سولنے کا دوسرا ساتھی تیزی سے اندر داخل ہوا۔ مطہیں انھوں نے اس کے ہاتھ میں تھیں لیکن اس سے پہلے کہ وہ سنبھلا ہو یا اپنی ایک اٹ آگے چھاتی اور وہ تانے والا ٹھٹھا ہوا اچھل کر نیچے گر بی تھا کہ جو یا نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مطہیں پھیل کا دست اس کے سر کی چھٹی طرف پوری قوت سے مار دیا اور اس آدمی کا منہ ہر جسم ایک جھٹکے سے دوبارہ نیچے گرا بی تھا کہ جو یا نے دوسرا دروازہ کھولا اور اس آدمی کا جسم ایک دور دراز جھٹکا گیا کہ ساکت ہو گیا۔ وہ ایک طویل سانس لے کر سیدھی ہوئی۔ پھر اس نے جھک کر اس آدمی کو سیدھا کیا اور پھر اس کے سینے پر ہاتھ رکھ دیا۔ اسے معلوم ہو گیا کہ یہ آدمی گہری بے ہوشی میں ہے تو وہ سیدھی ہوئی اور مطہیں پھیل ہاتھ میں پکڑے کھلے دروازے سے باہر آ گئی۔ یہ ایک لڑکی کا نام تھا اس میں ایک جہہ تھا جہاں وہ موجود تھی اور اگر وہ دیکھ کر اس کے منہ سے یہاں باہر خاصا دھچکا مٹی کا

ہوا ایک جیب بھی موجود تھی۔ کہ اسے میں دائر لیس فون موجود تھا۔ اس میں ایک دونوں کے علاوہ اور کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ اس مکان کی چھاتی طرف گھٹا جھٹکا تھا۔ جو یا نے سب دیکھ کر واپس تہہ پہن کی طرف چڑھ گئی۔ اب وہ دل میں دل میں شکر ادا کر رہی تھی کہ وہ رام سولنے کے ملحق سے نکلنے والی تھیں۔ دوسرے آدمی کے کانوں پر کچھ نہیں دھڑکا ہوا جاتا اور اس صورت میں اس سے کچھ نہیں ہوتا تھا۔ اس کی وجہ بھی اس کی کچھ میں آگئی تھی کہ جو یا نے رام سولنے تہہ خانے میں تھے جس کا دروازہ بند تھا جبکہ دوسرا دروازہ کھلا کوئی کوئی والے کمرے میں ہو گا جہاں فون موجود تھا۔ یہاں تہہ چھتہ تمام الحاقی داییں تہہ خانے میں آئی تو وہ دونوں ویسے ہی رہے۔ ہوش چلے ہوئے تھے۔ جو یا نے ایک طرف چلی ہوئی رسی پھیل جس سے اس کو بائیں ہاتھ لگا تھا اور پھر اس نے رام سولنے کو دیکھ کر دھچکا کیا اور پھر اس کے دونوں ہاتھ اس کے عقب میں دسی۔ اس نے اندر میں بائیں ہاتھ دھکے کہ وہ کسی صورت بھی اپنے ہاتھ آزاد نہ کر سکے گا۔ اس کے ہاتھ بائیں ہاتھ کے بعد اس نے کمری سیدھی کی۔ اس کے ساتھ ہی اس نے اسے پاؤں سے پکڑا اور کھینچتی ہوئی اس کے قریب لے آئی اور پھر اس نے اسے اٹھا کر دیوار کے ساتھ لٹکا کر بٹھا دیا۔ البتہ دوسرے ہاتھ سے اس نے اسے سنبھالا ہوا۔ اسے اس نے محسوس کیا کہ اب اس کا جسم دیوار کے ساتھ ٹک رہا ہے تو اس نے دونوں ہاتھوں سے اس کا ناک اور منہ بند کر دیا۔

جی بھڑی خانہ کہاں ہے - جو یانے پوچھا اور پھر اس نے مسلسل سوالات کر کے یہاں سے اس کالے جنگل تک کا راستہ حکم کر دیا۔

جہاد ایچ کو اور کہاں ہے - جو یانے پوچھا۔

جی کو اور مقدس جہاں کا نشان میں ہے یہاں تو بھڑی ہے تاکہ میں سے نشان جہاں پر جانے والوں کو روکا جاسکے - رام سوانے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

ہم دونوں کو کیوں اٹھا کیا گیا تھا - یو - درست جواب دو۔ جو یانے فرماتے ہوئے لگے میں کہا۔

بھڑے جیپ مہاشا کا حکم تھا۔ جب ٹھنڈا نے اسے رپورٹ دی اور بتایا کہ قتلے والوں میں دو خوبصورت عورتیں بھی ہیں جن میں ایک خیر علی ہے اور دوسری مقامی تو مہاشے نے تم دونوں کو اٹھا کر لے اور مقامی لڑکی کو بھڑی خانہ اور جہیں یہاں بھجوانے کا حکم دے دیا۔ تم سے ہم نے تفصیل سے معلومات حاصل کرنا تھیں کہ جہاد لے ساقی مردوں کا منصوبہ کیا ہے - رام سوانے نے رگ رگ کر پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو جو یانے بھگت ٹریگر باندھا اور گولیاں بارش کی طرح رام سوانے کے سینے میں اترتی چلی گئی۔ جو یانے مٹھیں گن ہلائی اور پھر مرکز کرنل پر پڑے ہوئے ہمارے آدمی کی طرف بڑھی جو ابھی تک بے ہوش چاہوا تھا۔ اس نے بھی رام سوانے کی طرح گھسیٹ کر دیوار کے ساتھ پشت لگا

بعد لہوں بعد رام سوانے کے جسم میں حرکت کے اثرات نمودار شروع ہو گئے تو اس نے ہاتھ ہٹا کر اس کے جسم کو تھام لیا۔ جیسے ہی اس کے منہ سے کراہ نکلی جو یانے ہاتھ ہٹائے تو وہ بچے ہٹ کر کھڑی ہو گئی۔ اس کے ساتھ ہی اس نے کانٹے لگی ہوئی مٹھیں گن اٹھاری اور اس کی ٹال رام سوانے کے سینے پر کر اسے دبا دیا۔ رام سوانے نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن جو یانے مٹھیں گن کا دیوار اسے اٹھنے سے روک دیا۔

سیری ساقی لڑکی کہاں ہے - یو - جو یانے جانے لگے۔

تم - تم نے سب کچھ کر لیا۔ تم تو عورت ہو سوانے نے اجڑائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

تم نے خود ہی تو کہا تھا کہ جہاد سے مراد میں عورت اور خطرناک سمجھا جاتا ہے۔ جو میں پوچھ رہی ہوں اس کا جواب میں ٹریگر دباؤں کی - جو یانے فرماتے ہوئے کہا۔

یو - اسے کالے جنگل میں لے جایا گیا ہے۔ بھڑی خانہ تاکہ اسے سو مرس پلا کر شری پدم کے محل میں پہنچایا جاسکے۔ مقامی لڑکی قتلے اس لئے اسے شری پدم کی داسی بنایا جانے کا۔ تو قتلے قتلے اس لئے قتلے ہلاک کرنے کا حکم دیا گیا تھا اور اس - جہیں جہاں بھجوا دیا گیا تھا۔ رام سوانے نے رگ رگ کر کہا۔

کر بٹایا اور پھر تنگ کر دونوں ہاتھوں سے اس کی ناک اور سر
 کر دیا۔ پھر لگوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات
 نمودار ہونے شروع ہو گئے تو جو لیانے ہاتھ ہٹانے اور اس سے ساج
 ہی وہ آوی پہلو کے بل دائیں طرف گر گیا لیکن پھر لگوں بعد ہوش
 میں آتے ہی اس نے انھیں کی کوشش کی لیکن جو لیانے اس سے پہلے
 پر مطمئن گن کا دیبا ڈال دیا۔ اس کی ٹانگیں تیزی سے پھیلیں
 جو لیانے کے ساتھ میں تھی اس لئے وہ اس کی ٹانگوں کی اوس میں نہ
 آیت وہ آوی ٹانگیں قوس کی صورت میں گھما کر جو لیانے پر حد
 تھا لیکن جو لیانے مطمئن گن کی بل اس کے سینے پر رکھ کر اسے
 دیا۔

”ایسے ہی چسے رہو۔“ جو لیانے فرماتے ہوئے کہا۔
 ”تم۔ تم۔ تم۔“ وہ رام سولنے۔ تم۔ تم تو بندھی ہوئی تھی۔
 اس آوی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
 ”تمہارا نام کیا ہے۔“ وہ لگوں۔ جو لیانے مطمئن گن کی بل
 دیتے ہوئے کہا۔
 ”راٹھور۔ میرا نام راٹھور ہے۔“ اس آوی نے جواب دیا۔
 ”تم نے میرے پاس سے فون کیا تھا۔“ جو لیانے
 پوچھا۔

”جیل مہاشے کو۔“ اس نے گدہ بہاراج سے رابطہ کیا اور
 جواب دیا کہ شری پدم نے اپنا فیصلہ بدلنے سے انکار کر دیا ہے کہ

نے جسے ہٹاک کر دیا جائے۔ راٹھور نے جواب دیا اور اس کے
 راٹھور ہی وہ تنگت بھلی کی سی تیزی سے آیا۔ اس نے دونوں ہاتھوں
 سے مطمئن گن کی ناک پر ایک کراک ایک جھٹکے سے جو لیانے کو گرانے اور خود
 اپنے کی کوشش کی تھی لیکن جو لیانے بھلی کی سی تیزی سے بچھے اپنی اور
 بہت لمبے عرصہ کی تیج آوازوں میں راٹھور کے حلق سے نکلنے
 اپنی بل بھی دب گئی۔ راٹھور لب لڑش پر لوت پوت ہو رہا تھا اور
 مطمئن گن سے نکلنے والی گویاں اس کے جسم کو شہد کی مکھیوں کے
 چم میں تبدیل کرتی جا رہی تھیں۔ جو لیانے کے ہرے پر خدیہ نفرت
 کے تاثرات ابھرتے تھے۔ پھر لگوں بعد ہی راٹھور نے جس دھڑکتے
 ہوئے جو لیانے لڑنے پر دباؤ قسم کر دیا اور مڑ کر دروازے کی طرف
 دو گئی۔ راٹھور نے وہ تہہ خانے سے نکل کر اور پہنچی اور سیدھی
 ہی کمرے کی طرف چلا گئی جہاں فون موجود تھا۔ یہ دائرہ فون
 فون۔ اس نے فون کا رسیور اٹھایا تو اس میں فون موجود تھی۔ جو لیانے
 نے انگوٹھی کے نمبر پر فون کے لیکن دوسری طرف سے گھنٹی کی آواز
 جلی وہی تو جو لیانے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا
 کہ گئی تھی کہ جہاں اس شہر میں انگوٹھی کا نمبر بین الاقوامی
 نمبر پر نہیں رکھا گیا تھا اور چونکہ اسے ہوٹل ہال بار کا فون نمبر
 کی معلوم تھا اس لئے اب اس کے سوا اس کے پاس اور کوئی چارہ
 نہ تھا کہ وہ جیل لے کر جہاں سے نکلے اور ہوٹل چلی جائے ورنہ پہلے
 ہی کا خیال تھا کہ اگر عمران یا اس کے ساتھیوں میں سے کوئی لپٹے

ہا گیا۔

تو پھر سن لو کہ جہاں آدنی گویوں سے چلتی ہوئے چلے
جہاں اور جہاں سے ساتھیوں کا بھی ہی حشر ہو گا۔ کہے۔ تم
تجے آسان شکار تھے یا تھا۔ تانسس۔ جو یانے خصلے تھے
بہاں اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کر پائل پر بٹھا اور واپس مڑ
جہاں بھاگ کی طرف چلے گئی لیکن بھاگ کے قریب پہنچ کر وہ
نہیں ٹھہر سکتی تھی کیونکہ اسے کسی گاڑی کے انجن کی آواز اور
جتنی دیر تھی۔ یہ جیب کے انجن کی آواز تھی اور تھوڑی سے
بھاگتی باہر تھی جو یہاں تھی سے مڑی اور پرانے میں آکر ایک
جگہ کی گڑھی ہو کر کھڑی ہو گئی۔ مٹیں گئی اس کے ہاتھ میں تھی
نہیں بھاگ کی آواز گیت کے سلسلے آکر رہ ہو گئی۔

نہیں تو خاموشی ہے۔ ایک مردانہ آواز سنا دی تو جو یانے
چراغ چل پڑی کیونکہ یہ آواز حیران کی تھی۔

نہیں۔ حیران۔ میں جو یانے ہوں۔ جو یانے بھگت چکا کر کہا
نہیں کے ساتھ ہی وہ دھڑکتی ہوئی بھاگ کی طرف چلے گئی۔ حیران
نہیں کر اسے یوں محسوس ہوا تھا جیسے وہ لقمہ ووق سحر سے
نہیں کئی ٹکڑوں میں بٹ چکی ہو۔

کرے ہیں ہو تو وہ اسے جہاں کال کر لے۔ وہ باہر آئی اور بھاگ کی
طرف چلتی چلی گئی۔ اس نے بھاگ کھلے کے لئے ہاتھ چسپائی
تھا کہ اس کے کانوں میں فون کی گھنٹی بجنے کی آواز سنا دی تو وہ
تھوڑی سے مڑی اور دھڑکتی ہوئی اس کرے کی طرف چلے گئی جہاں فون
سورج تھا۔ یہ معلوم کرنا چاہتی تھی کہ کال کس کی ہے۔ فون کی
گھنٹی مسلسل بج رہی تھی۔ اس نے ہاتھ چسپا کر رسیور اٹھا لیا۔
ہیں۔ جو یانے سب سے مردانہ آواز نکلتے ہوئے کہا۔

کون بول رہا ہے اور یہ کیا کہہ رہے ہو۔ دوسری طرف
سے ایک جھنجھکی ہوئی مردانہ آواز سنا دی۔

تم کون ہو۔ اس بار جو یانے اپنے اصل گھر سے نہ
ظاہر ہے وہ اب مردانہ آواز اور گھر سے تو بات نہ کر سکتی تھی۔

کیا۔ کیا۔ تم کون بول رہی ہو۔ انا۔ انا۔ رام۔ انا۔
راغور کہیں ہیں۔ دوسری طرف سے اجنبانی حیرت برپا
میں کہا گیا۔

تجہ خانے میں شراب پی رہے ہیں۔ جو یانے جواب
دیا۔

کیا۔ کیا مطلب ہے انہوں نے تمہیں ہانک نہیں کیا۔ کیوں۔
دوسری طرف سے جھنجھکی سے لیا حیرت پھرے گئے میں کہا گیا۔

تم ہاتھ بول رہے ہو۔ جو یانے کہا۔
ہاں۔ ہاں۔ دوسری طرف سے اس طرح جھنجھکی ہوئے گئے

بہا۔

میں سے تو انہیں رضاء ہوئے ایک گھنٹہ ہو گیا ہے۔ بہر حال
میں ہاتھ رکھ لیتے ہیں۔۔۔ عمران نے کہا۔

نہیں بھئی۔ یہاں کسی کو آنے کی اجازت نہیں ہے۔ آپ
روٹی جائیں۔ سب میاں آجائیں گی تو وہ آپ کو فون کر لیں گی۔۔۔

میں تو انہیں نے منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران نے ٹیگت ہاتھ دھرایا
میں نے اسے لے کر وہ نوجوان بیٹے پر تھوپ کھا کر تھکتا ہوا اسے کر پٹت

نے بی بی بچے یا گرا تو عمران غلی کی سی تیزی سے اندر داخل ہوا اور
میں نے اچھٹے ہوئے نوجوان کی کھنٹی پہ بوت جڑی اور وہ نوجوان

بہت پر حیرت کر دایں گرا اور ساکت ہو گیا۔ عمران نے جھک
اس کو بڑے سے بکڑا اور ایک طرف اچھال دیا۔ اس کے ساتھ ہی

لے چھا تو عارف اور نانکے بھی اندر آ گئے۔
میں نے رام دو۔۔۔ اسی کے اندر سے کسی عورت کی تھن

میں تو اس کی دی لکھیں یہ آواز سننے ہی عمران پہچان گیا کہ یہ اسی
عورت کی آواز ہے جس نے اس کی فون کال اٹھ کی تھی۔

عمران ہلاک ہو گیا۔ وہ بھی سوچ رہا تھا کہ اسے بے ہوش کر دے۔۔۔ عمران
بہت پر حیرت کر دایں گرا اور ساکت ہو گیا۔ عمران نے جھک

اس کو بڑے سے بکڑا اور ایک طرف اچھال دیا۔ اس کے ساتھ ہی
لے چھا تو عارف اور نانکے بھی اندر آ گئے۔

میں نے رام دو۔۔۔ اسی کے اندر سے کسی عورت کی تھن
میں تو اس کی دی لکھیں یہ آواز سننے ہی عمران پہچان گیا کہ یہ اسی

عورت کی آواز ہے جس نے اس کی فون کال اٹھ کی تھی۔
عمران ہلاک ہو گیا۔ وہ بھی سوچ رہا تھا کہ اسے بے ہوش کر دے۔۔۔ عمران

بہر حال کاٹنی جہاں فٹنگ کی ہاتھ بٹائی گئی تھی وہاں
کے ایک کونے میں تھی جس کے اوپر گھنٹہ گھنٹہ دور دور تک

تھا۔ عمران، نانکے اور عارف تیزی سے ہوٹل سے نکل کر بیرون
میں بیٹھے تھے جس کو فون میں فٹنگ کی ہاتھ بٹائی گئی تھی۔

کا پھاٹک بڑھ گیا۔ اوسط درجے کی کو فون تھی۔ عمران نے اسے
کر کال چلی گا بن رہی کر دیا۔ اندر گھنٹی بجنے کی آواز سنائی

پھر چھ لکھی اور پھاٹک کھلا اور ایک مقامی نوجوان باہر آیا۔
جس حیرت بھری نظروں سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ

تھا۔
میں فٹنگ سے ملتا ہے۔ ہم ہوٹل ہالہ پار سے آئے ہیں

عمران نے کہا۔
میں تو ابھی تک ہوش سے نہیں آئیں۔۔۔ اس نوجوان

میں تو ابھی تک ہوش سے نہیں آئیں۔۔۔ اس نوجوان
میں تو ابھی تک ہوش سے نہیں آئیں۔۔۔ اس نوجوان

ہوئے کہا۔

”اے احمق اور اندر لے چلو۔“ عمران نے کہا تو ٹائگر آگے بڑھ کر زمین پر بے ہوش پڑے ہوئے اس نوجوان کو اپنے کانٹے پر لٹا اور پھر وہ دونوں آگے بڑھنے لگے۔ اسی لمحے عورت برآمدے میں آگیا۔

”ہاں۔ جہاں میں بھیجنا اور میں ساتھ موجود رہیں گی۔“ عورت نے کہا۔

”اب ٹھنڈا آنے کی تو پتہ چلے گا کہ کیا ہوا ہے۔“ کہا اور پھر وہ ابھی برآمدے میں ہی ٹپکنے تھے کہ ٹیگٹ اجڑا۔ کیونکہ پھاٹک کے سامنے کسی جیب کے رکنے کی آواز سانی دی تھی۔ احمق اندر لے جاؤ۔ شاید ٹھنڈا آگئی ہے۔“

اور خود وہ تیزی سے برآمدے سے ہوتا ہوا پھاٹک کی طرف دوڑا۔ پھاٹک کو انہوں نے اندر سے بند کر دیا تھا۔ دوسرے نے اس کی بجائے کی آواز سانی دی تو عمران نے پھاٹک کھولا اور خود اس اندر کی ادت میں ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی جیب اندر داخل ہونے عمران نے دیکھا کہ ڈرائیونگ سیٹ پر ٹھنڈا تھی اور وہ جیب میں اکیلی تھی۔ عمران نے پھاٹک بند کر دیا۔ اسی لمحے ٹھنڈا بے ہوشی اور اچھل کر نچے آگئی۔

”تم۔ تم جہاں۔ کیا مطلب۔“ ٹھنڈا نے اچھائی جنہ بھرے لہجے میں کہا۔

”ہم آپ سے ملنے آئے ہیں مس ٹھنڈا۔ آپ کے ملازموں نے ہمیں ملنے کی کوشش کی تھی اس لئے مجبوراً ہمیں انہیں بے ہوش کرنا پڑا۔“ عمران نے آگے بڑھ کر چمے دستار اور نرم لہجے میں کہا۔

”ہب۔ ہب۔ بے ہوش۔ او۔ مگر۔“ ٹھنڈا نے چونک کر کہا لیکن دوسرے لمحے وہ خفگی ہوئی اچھل کر نیچے جا گری۔ عمران جو اس دوران اس کے قریب پہنچ چکا تھا اس نے بارہ گھبراہٹ میں اس کی کھپنی پر ضرب لگا دی تھی۔ ٹھنڈا نے نیچے گر کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن عمران کی قوت گھموی اور ٹھنڈا جیت مار کر دوبارہ گری اور ساکت ہو گئی۔ جی لہجے ٹائگر اور عورت بھی برآمدے سے ہوتے ہوئے عمران کی طرف چمے۔

”اے احمق اندر لے چلو اور کوئی سی تلاش کرو۔ اس سے تفصیل پوچھ کر بنا چمے گی۔“ عمران نے کہا تو ٹائگر نے جھک کر ٹھنڈا کو اٹھا کر کانٹے پر لٹا دیا اور پھر ایک کمرے میں لا کر اس نے اسے ایک کرسی پر ڈال دیا جبکہ عورت چھ لکھن بھڑکی کا ایک بٹول اٹھانے اندر داخل ہوا اور پھر ٹائگر اور عورت نے مل کر بے ہوش ٹھنڈا کو رسی کی مدد سے کرسی سے باہر دیا۔

”اب اسے ہوش میں لے آؤ۔“ عمران نے کہا تو ٹائگر نے انہیں ہاتھوں سے ٹھنڈا کی ناک اور منہ بند کر دیا۔ عورت نے تم باہر جاؤ اور اس کے ملازموں کا بھی خیال نہ رکھو اور

یہاں تھی جیسے معمول کسی عامل کے سوالوں کے جواب دیتے پر
نہیں جانتے۔

”کیوں ہے وہاں انچارج“ عمران نے پوچھا۔
”چیف ہاٹھے کا نائب رام سوانے ہے“ فکشنلٹا نے جواب

”مہاشی کہنے افراد ہیں“ عمران نے پوچھا۔

”رام سوانے میت جو افراد وہاں مستقل طور پر ہوتے ہیں۔“
فکشنلٹا نے کہا۔

”وہاں سے ہماری ساتھی عورتوں کو کہاں لے جایا جائے گا۔“
ایجنٹ نے پوچھا۔

”انگریز چیف ہاٹھے نے ان کی ہلاکت کا حکم دے دیا تو انہیں
یہ گولی مار کر گہرائی میں بیٹھ ایا جائے گا اور اگر چیف نے
یہ وعدہ رکھا تو مجرورہ انہیں لپٹے پاس بلوا سکتا ہے اور مہاشی بھی
کاغذ ہے شری پدم کے محل میں یا اپنی رہائش گاہ پر بھی۔ وہ سب
بڑھ کر سکتا ہے“ فکشنلٹا نے جواب دیا تو عمران نے فخر کو اس
نے باہر سے صاف کر کے واپس اپنی جیب میں ڈالا اور دوسرے کتے
نے جیب سے مطہر پینل نکال لیا۔

”تم ہماری ساتھی عورتوں کے اغوا کی سلاش کی گوی ہو اس
نے تھپی سلامت ہے“ عمران نے اجنبائی سرولے میں کہا۔
”مجھے کچھ صاف کر دو۔ میں مجبور ہوں“ فکشنلٹا نے دھتے

لایا اور پھر کچھ پتہ چلا کہ تم اور جہاد سے ساتھی ہو مل سے باہر جائے
ہیں اور دونوں عورتیں کمرے میں موجود ہیں تو گروپ نے کمرے
میں بے ہوش کر دینے والی کس کاڑھی اور ان دونوں کو انہماک سے
ہوش کی قطبی طرف موجود ایک کمرے میں پہنچا دیا۔ میں نے اندر
وہاں سے اپنی جیب میں ڈالا اور کاٹھری الے پر پہنچا کر اب واپس ال
ہوں“ فکشنلٹا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”تم نے جس کمرے میں انہیں بے ہوش کیا تھا کیا اس کو
ریگسٹر چلایا تھا۔“ عمران نے پوچھا۔

”مجھے نہیں معلوم۔ یہ اس گروپ کا کام ہے اور انہوں نے اس
کیا ہے۔“ فکشنلٹا نے جواب دیا۔

”کہاں ہے یہ کاٹھری الے“ عمران نے پوچھا۔
”وہ کالمان شہر سے تیس میل مشرق میں کچھ جھنگ کے اندر
ہوا ہے۔“ فکشنلٹا نے جواب دیا۔

”وہاں فون ہے۔“ عمران نے پوچھا۔

”ہاں۔ وائرلس فون ہے لیکن اس کا رابطہ صرف چیف ہاٹھے
سے ہے۔“ فکشنلٹا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ہماری ساتھی عورتوں کو کہاں کس لئے لے گیا گیا ہے جبکہ
معد نہیں کیا گیا۔“ عمران نے کہا۔

”چیف ہاٹھے جلتے ہوں گے۔ میں تو جو حکم ملے اس کی تعمیل
کرتی ہوں اور اس“ فکشنلٹا نے کہا۔ اب وہ اس طرح جواب

ہوئے کہا لیکن دوسرے لئے عجایب کی تیج آوازوں کے مارو
گوریاں بارش کی طرح ٹھٹھا کے جسم پر پڑیں اور ایک بھلی سی بیہ
کر ٹھٹھا کا جسم ساکت اور آنکھیں بے نور ہوتی چلی گئیں۔
نے عظیم بطل جیب میں ڈال دیا۔

اس کے غلاموں کا بھی خاتمہ کر دیا اور چلو سب ہمیں اس اثر
الہیہ پر پہنچا ہے۔ اس کی جیب باہر موجود ہے۔ عمران۔
اور تیری سے چوٹی دھالے کی طرف چم گیا۔ تھوڑی دیر بعد
اس کو غشی سے نکل کر تیری سے قلمے چم چلی جا رہی تھی
ڈرائیونگ سیٹ پر عمران تھا جبکہ ساتھ سیٹ پر ٹائیکر اور
سیٹ پر عارف موجود تھا۔ عمران نے جیک کر لیا تھا کہ جیب
فیصل ٹیک ہوا تھا اس لئے وہ بے فکری سے جیب چماتا تو
جو جیک اس نے ٹھٹھا سے اس کا شری الہیہ تک جانے کا
تفصیل سے معلوم کر لیا تھا اس لئے وہ کہیں دیکھنے اور
پوچھنے بغیر مسلسل آگے چماتا جا رہا تھا اور پھر وہ کاشان شہر کی
سے نکل کر گئے جنگل میں داخل ہو گئے لیکن عمران جہاں بھی
انداز میں جیب چماتا تھا جیسے وہ ساری عمر اس جنگل میں جیب
بہا ہوا اور پھر ٹھٹھا کے گھٹا اور اسے دور سے جنگل کے اندر
عمارت نظر آنے لگی جس کا کئی کا جاسا پھاٹک بھڑکا۔

”ہو شیار ہو جاؤ۔ چوڑا اور اونگھو“۔ عمران نے جیب
کی رفتار آہستہ کرتے ہوئے کہا۔

”پھر تو ہمیں جہاں چل رہے کرنا ہو گا۔ ٹائیکر نے کہا۔
”ہاں۔ جیب کی آواز یقیناً ان تک پہنچ گئی ہو گی۔ جنگل کی
خوشی میں وہ دور سے سنائی دے جاتی ہے اس لئے اور اور بھاگنے
کی ضرورت نہیں۔ ہمیں براہ راست اندر جانا ہو گا۔“ عمران نے
کچھ دیر اس کے ساتھ ہی اس نے جیب بند پھاٹک کے سلسلے روک
لی تھوڑی جیب جیسے ہی دکی عمران، ٹائیکر اور عارف بھی بھلی کی سی
چلی سے لے آئے۔

”جہاں تو خاموشی ہے۔“ عمران نے کہا۔

”عمران۔ عمران۔ میں جویا ہوں۔“ پھاٹک اندر سے جویا
نے نکل کر آواز سنائی دی تو عمران سمیت اس کے ساتھی بھی
بھاگنے لگے۔

”جہاں جویا پہنچ جانے وہاں بھلا کون سلامت رہ سکتا ہے۔“
لوہوں نے مسکراتے ہوئے کہا۔ جویا کی آواز سن کر اس کا سنا ہوا
بھلا کون تھا۔ جہاں لوہوں اور پھاٹک کھلا تو سلسلے جویا موجود تھی
میں سے ہاتھ میں عظیم گن تھی۔

”جیسے تو کالی آدلی تھے۔ کیا سب کا خاتمہ ہو گیا ہے۔“ عمران
خندہ داخل ہوتے ہوئے کہا۔

”آدلی تھے۔ میں نے ان کا خاتمہ کر دیا ہے۔ البتہ ساتھ جہاں
موجود نہیں ہے۔“ جویا نے کہا تو عمران بے اختیار جھٹک چلا۔
”کالا۔ کہاں ہے وہ۔ جہاں تم دونوں اکٹھی لائی گئی تھیں۔“

کے لئے یہاں پہنچنے تک کی پوری تفصیل بتادی۔

مران نے جو تک کر کہا تو جو دیا نے ہوش میں آنے سے لے کر وہاں کے پہاڑ پہنچنے تک کی پوری تفصیل بتادی۔

"پوری جگہ۔ کہاں ہے وہ بھڑی خانہ۔ تم نے معلوم کیا۔"

مران نے ہوسہ جباتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ وہ کالے جنگل میں ہے اور اس کا راستہ بھی میں نے یاد کیا ہے۔ اگر تم آتے تو میں جیب پر خود وہاں پہنچا جاتا۔"

جگہ۔ ہمیں فوراً وہاں پہنچنا ہے۔ مران نے کہا اور تین سے مل گیا۔ تھوڑی دیر بعد جیب ایک بار پھر جنگل میں آگے بڑھی جا رہی تھی۔ مران کا چہرہ سا ہوا تھا کیونکہ ساتھ کی طرف سے اسے جو یا کی بات سن کر بے حد فکر لاحق ہو گئی تھی۔ اسے یہ یاد ملا میٹوں کا تو علم تھا لیکن ساتھ کے بارے میں اسے معلوم تو نہ ہوا جیسی کارروائی کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتی اس سے اب سن کر کہ اسے کہیں اور لے جایا گیا ہے اور وہاں وہ اکیلی ہے تو اسے ساتھ کے بارے میں ناقص فکر لاحق ہو گئی تھی۔

پہلے صرف بند کڑیاں تھیں۔ یقیناً جیب کا قیمتی دروازہ باہر
کھلا ہو گا لیکن ظاہر ہے اسے باہر سے ہی کھولا جاسکتا تھا اور آگے کی
دول چادر آوی ہو جوتھے۔ اگر ان میں سے ایک دو مارے جاتے
تو بھی وہ قلم میں آسکتی تھی اس لئے اس نے فوراً قید کر لیا کہ
خبردار اسے لے جایا جا رہا ہے وہاں سے لڑا، ہر تازہ آسمان ہو گا اس
سے ملے گا۔ وہیں پڑی رہی۔ جیب تقریباً ایک گھنٹے تک پہلے
تھوڑے بہت ہو کا شروع ہو گئی اور ایک بندہ رک گئی۔

وہاں سے جیب آگے نہیں جاسکتی۔ ہمیں پھل جانا ہو گا۔
تم اس ٹرکی کو اٹھاؤ۔ اور یونٹ سیٹ پر بیٹھے ہوئے
نہیں کیا۔ میری جیب کا دروازہ کھول کر وہ نیچے اتر گئے۔ صاف نے
میں سے کر لیں اور جسم کو اسیلا تھوڑا سا سجھ لیں بعد جیب کا
دروازہ کھلا وہ ایک لمبے عرصے آوی نے صاف کا بازو پکڑ کر اسے
دول گھسیٹا اور پھر ایک جھٹکے سے کھینچ کر اپنے کانٹوں پر ڈال
کر وہ پھل پلٹے ہوئے آگے بڑھنے لگے۔ وہ تنگ سی گلیوں
میں گزرتے ہوئے آگے بڑھے جا رہے تھے۔ جنگل جہاں ہے
تو کھل چکی تھی وہ بعد وہ ایک بھالی مار کے ہاتھ پر پہنچ گئے
تو ہاتھ کے باہر سرسرا رنگ کی ہڈی سی پٹان نظر آ رہی تھی۔
وہاں پہنچے ہی گوگڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی وہ سرخ پٹان
نظر آئے۔ وہاں لڑا کا ہڈا سا ہاتھ نظر آ رہا تھا۔ وہ چاروں
ہاتھوں میں داخل ہوئے اور پھر آگے بڑھ کر وہ ایک سرنگ بنا

کے دہن میں بے ہوش ہونے سے پہلے کا منظر محسوس کیا اور
ساتھ ہی اسے جو یا کا خیال آیا تو وہ بے اختیار بند تک پڑی کیونکہ
جیب میں موجود نہیں تھی۔

وہ غیر ملکی لڑکی اس لڑکی سے زیادہ خوبصورت اور جانا اور
ایک آوی کی آواز سنائی دی۔ بچہ ادبالتھا تھا۔

ہاں۔ اب تک تو وہ ہلاک ہو چکی ہو گی۔ اصل میں تو
لڑکی کو آٹرم یا کسی ہمارے کے محل میں نہیں رکھا جاسکتا۔
اور کت چنے مسائل سلنے آجاتے ہیں اس لئے مقامی لڑکے
خانے میں پہنچانے کا حکم دیا گیا اور اس غیر ملکی لڑکی کو ہلاک
کا فیصلہ کیا گیا۔ ساتھی سیٹ پر بیٹھے ہوئے آوی نے پورے
تو صاف سمجھ گئی کہ جو یا کو ہلاک کرنے کی فرس سے بچے۔
دیا گیا ہے جیک اسے کہیں اور لے جایا جا رہا ہے۔ کو ایک
لئے اسے جو یا کے پاس میں سن کر جھٹکا سا لگ گیا۔
اس نے لپٹے آپ کو ہر سکون کر دیا کیونکہ وہ جانتی تھی کہ
بے ہوش کے دوران ہلاک کر دیا گیا تو اس کی قسمت درجہ ہوش
آنے کے بعد جو یا ان سے مار کھانے والی نہیں تھی کیونکہ اسے
کی صلاحیتوں کا کوئی علم تھا۔ اب اب وہ لپٹے بارے میں سزا
تھی کہ اسے کیا کرنا چاہیے۔ ایک بار تو اسے خیال آیا کہ
کسی طرح وہی کھول کر جیب سے نیچے کود جاتے ہیں وہ
اسے اپنا ارادہ ترک کرنا چاہیے جس جگہ وہ موجود تھی

کمرے میں داخل ہوئے۔ ان دونوں کے جسموں پر سرخ رنگ کی لکڑی کاٹھن پونٹیاں تھیں اور وہ قوی ہیکل اور دلہنی جسم کے ایک تھے۔ ان میں سے ایک کے ہاتھ میں گولہ تھا جبکہ دوسرا خالی ہاتھ تھا۔ ان کے پیچھے وہی چار آدمی بھی اندر آ گئے جو اسے جہاں لائے تھے۔

”اے ہوش آگیا ہے۔“ ایک آدمی نے کہا۔
”ہوش آنا ہی تھا کیونکہ کالی رو ہو گئی ہے۔“ گولہ باز نے
سکراتے ہوئے کہا۔

”اب اسے شہرہ کر کے شری پدم کے محل میں بھجانا آپ کا کام ہے ہادیو۔“ ڈرائیور نے نئے آنے والے خالی ہاتھ والے سے
تعلیم کر کہا۔

”ٹھیک ہے۔ تم جاؤ۔ ایسی لڑکیوں کو بھجوانا ہمارا کام ہے۔“
میں غصے سے بھری نظر کے سے انداز میں دانتے گھومتے ہوئے کہا تو وہ
پہلیں سر ہٹاتے ہوئے اس رستے کی طرف چھ گئے جس رستے سے
وہیں کمرے میں داخل ہوئے تھے جبکہ نئے آنے والے دونوں قدم
بھرتے ہوئے کے قریب آ کر رک گئے۔ وہ اب اس طرح غور سے
دیکھ رہے تھے جیسے جڑا گھر میں بچے آزمائی شوق سے
بازوں کو دیکھتے ہیں۔

”کیا نام ہے تمہارا۔“ خالی ہاتھ والے نے گولہ باز کے
لہجے میں کھڑے پر سختی کے تاثرات نمایاں تھے۔

رستے سے گزرتے ہوئے پہلا کے اندر پہنچے ہوئے ایک جوتے
کمرے میں پہنچ گئے جہاں لوہے کے پہنچے ہوئے جوتے جوتے
موجود تھے لیکن بھڑے خالی تھے۔

”اسے ایک بھڑے میں ڈال دو۔ ہم نے رپورٹ دے کر
بھی جاتا ہے۔“ ایک آدمی نے کہا تو سالک کو ایک بھڑے
اندروں ڈال دیا گیا۔ بھڑے کا دروازہ بند کر کے باہر سے کٹائی
گئی اور پھر وہ چاروں ایک ساتھ پر جاتے ہوئے سرنگ
جا کر سالک کی ٹھکانوں سے غائب ہو گئے تو سالک نے اختیار
گئی۔ اس نے اپنے دونوں ہاتھوں پر بندھی ہوئی دسی کی آرتھ
ہٹکیوں کی مدد سے ہٹک کر شروع کر دیا اور پھر تھوڑی سی
کے بعد وہ گامخ کھولنے میں کامیاب ہو گئی اور ہاتھ کھینچے
تیزی سے چل دیں۔ بندھی ہوئی دسی کو کھلا اور اسے
اب اس رستے بھڑے کا جانچ لینا شروع کر دیا۔ بھڑے کو بے
اور موٹے رالز کو مولا کر بنایا گیا تھا لیکن ان کے درمیان
مضبوط اور پارک ٹولہ لائی جالی لگی ہوئی تھی جس میں سے ایک
بھی باہر نکالی جا سکتی تھی۔ ابھی وہ بھڑے کا جانچ لے رہی
ایچانک سانسے جاتی ہوئی سرنگ میں قدموں کی آوازیں سنائی
وہ تیزی سے بھڑے کے فرش پر پہنچ گئی اور اس نے اپنے دونوں
اس طرح عقب میں کر لئے جیسے اس کے ہاتھ ابھی تک
بندھے ہوئے ہوں۔ اسی لمحے اس سرنگ سے دو قوی ہیکل

میں نے کہنے کے بعد باہر جانے کا کوئی راستہ نہیں دیکھا۔
ایک طرف بار بار کہہ رہا ہوں۔ "لو۔" کیا تم میری عورت بننے کے لئے
چاہتے ہو یا نہیں؟" مہادیو نے کہا۔

"مم۔ مم۔ مم۔ منکھو ہے۔ لیکن۔" مہادیو نے رک رک کر کہا تو
مہادیو نے اختیار ہو گیا۔

پھر کیا؟" مہادیو نے فراتہ دہانے کہا۔

"تم مجھے اپنے پاس مستقل رکھو گے۔" مہادیو نے غور سے

کہا۔

"جیسی۔ مم جیسی مستقل طور پر نہیں رکھ سکتے۔ جیسی شری

پرہیز خدمت میں جاتا ہو گا۔ البتہ میں جیسی کچھ عرصہ تک رکھ سکتا

ہوں۔ تم مجھے پسند آگئی ہو اس لئے میں نہیں چاہتا کہ جہاز سے

واپس جہاز میں کیڑیاں لڑاؤں۔" مہادیو نے چوتے فاعلانہ

کہا۔

"لیکھ ہے۔ میں جہاز ہوں۔ مجھے مت مارو۔" مہادیو نے

کہا۔

"اے بھڑے سے ٹالا گاڑا اور چسے کرے میں لے چلو۔ ہم پہلے

نہی کا لگا دیکھیں گے اور پھر اسے خدمت کا موقع دیں گے۔" مہادیو

نے کہا۔

"جیسی۔ یہ عورت تربیت یافتہ بتائی گئی ہے۔ کہا جا رہا ہے کہ

میں کا تعلق پاکیزہ سیکٹ سرورس سے ہے۔" مہادیو نے کہا۔

"میرا نام سالہ ہے۔ تم کون ہو اور میں کہاں ہوں۔ میں تو
ہوٹل میں تھی۔ یہاں کیسے پہنچ گئی۔" سالہ نے جواب دینے
بولے کہا۔

"میرا نام مہادیو ہے۔ اسے خوب اچھی طرح یاد کر لو۔ اب تو

بڑی خانے میں ہو اور یہاں آکر جی خوشاک شمع تیاں بھی بن

جاتی ہیں۔ تم تو ایک محسوس سی لڑکی ہو اور سنو۔ اگر تم سے ان

مراحت کی تو اس گارڈ کو دیکھ رہی ہو۔ یہ لڑکیوں کے خوبصورت

جسم پر اجتنائی ہے ورنہ سے کون سے پرمانے میں دور دور تک

ہے۔" مہادیو نے کہا۔

"بڑی خانہ۔ کیا مطلب۔ یہ بڑی خانہ کیا ہوتا ہے۔" مہادیو

نے کہا۔

"بڑی خانہ قلعہ خانے کو کہا جاتا ہے اور یہاں جیسی شری

نے اپنی ماسی کے طور پر مقب کر لیا ہے اس لئے اب جہاز میں

مہادیو شری پرہیز کی خدمت کرتے ہوئے گی اور اگر تم مجھے اپنی

کہہ دے ساتھ مکمل تھکن کر دے گی تو ہم جیسی طویل مدت

یہاں رکھ سکتے ہیں لیکن جیسی میری عورت بن کر رہنا ہو گا۔

دیو نے کہا۔ اس کی آنکھوں میں ہوس کی جھلکیاں سی نظر

آتی تھیں۔

"مم۔ مم۔ مجھے پھر دے۔ میں جہاز کی خدمت کرتی ہوں۔" مہادیو

نے کہا تو مہادیو نے ہلکتا ہوا مار مارا لیا۔

میں حیرت مہادیو کا ہوا۔ ساتھ اب ہی طرح ہاسپ دی تھی لیکن ان دونوں کے بے ہوش ہو جانے کے باوجود ساتھ مسلسل اس طرح جاتا رہا تو اس پر کولے برساری تھی جیسے اس کے اندر کوئی جھٹکا دھج رہا ہو گئی ہو لیکن پھر لگت وہ اچھل کر پیچھے اپنی اور تیزی سے سرنگ خانہ راستے کی سائیل دیوار سے ٹک گئی۔ وہ ادنیٰ آواز میں ہاسپ اپنی تھی لیکن اس نے بدلی سے لپٹے آپ پر قابو پانے کی کوشش شروع کر دی کیونکہ اسے دوسری طرف سے دوڑ کر کسی کے آنے کی ہرج سرائی دے دی تھی اور پھر پتہ لگوں بعد ایک اور دوہیل آدی تھی سے اس کمرے میں داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں مٹھیں گن تھی لیکن جیسے ہی وہ اندر داخل ہوا ساتھ کا ہاتھ گھوما اور وہ آدی چلتا ہوا اچھل کر پہلو کے بل پیچھے مٹھیں گن نکل کر ایک طرف جا گری اور پھر اس سے جھٹک کہ وہ سنبھلتا ساتھ نے ہلاکت لگائی اور پلٹ چھپے میں وہ مٹھیں گن اٹھائے ایک طرف اپنی چلی گئی۔ وہ آدی ایک جھٹکے سے اٹھای تھا کہ ساتھ نے مٹھیں گن کا ٹکڑا دیا اور اس کے ساتھ ہی گویاں بارش کی طرح اس کی جسم سے ٹکرائیں اور وہ چلتا ہوا پیچھے گر کر جھٹکے چھپنے کے بعد ساکت ہو گیا تو ساتھ نے مٹھیں گن کا رخ مولا اور پھر مہادیو اور گورو نوی بی گویوں کی بو جھلا کی دو میں آگئے۔

تم کیوں کا یہی انجام ہونا چاہئے تھا۔ ساتھ نے ہانپتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مٹھیں گن اٹھائے تیزی سے اس

ہو تہہ۔ اس جیسی ساتھ اور معصوم عورت کیسے سیکڑ سروس کی ممبر ہو سکتی ہے۔ مجھے صرف پہرہ دیکھ کر پتہ چل جاتا ہے کہ عورت کس ٹائپ کی ہے۔ نکالو اسے باہر اور لے چلو جسے کہہ رہا ہوں۔ مہادیو نے کہا تو گورو سر ہلاتا ہوا آگے چلا۔ اس نے پیچھے کی کٹڑی دھا کر اس کا دروازہ کھول دیا۔

آجھا باہر۔ گورو نے کہا تو ساتھ اٹھی اور تہ تیہ قدموں پر باہر آ گئی۔ گورو دروازہ بند کر کے کٹڑی لگانے میں مصروف ہو کر۔ لگت ساتھ اس پر چھپائی اور دوسرے لگے وہ اس کے ہاتھ سے دائیں کو چپٹ کر پیچھے اپنی چلی گئی۔

یہ۔ یہ۔ کیا۔ کیا مطلب۔ گورو نے تیزی سے منہ ہرے کہا اور مہادیو کا ہاتھ بھی تیزی سے اپنی یونیفارم کی جیب کی طرف پھرای تھا کہ فائیس کی آواز کے ساتھ ہی گورو چلتا ہوا پیچھے پیچھے سے جا نگر آیا۔ اس کے ساتھ ہی فائیس کی آواز۔ ساتھ مہادیو چلتا ہوا اچھل کر پیچھے ہٹ گیا لیکن ساتھ مہادیو نے مٹھیں سے بھی زیادہ تیزی سے حرکت میں تھا۔ گورو نے ہاتھ دونوں نے کولے کو پکڑنے اور اس سے جھٹکے ساتھ پر مہادیو کی بے حد کوشش کی لیکن ساتھ نے انہیں ایک لمحے کا موقع نہ دیا اور پھر تو کمرہ گورو اور مہادیو دونوں کے حلق سے نکلنے والی جھٹکوں سے گونج اٹھا۔ ان کی یونیفارمز ادھو گئی تھیں اور جھٹکوں اور پھوٹنے لپے لپے ڈھم پڑ گئے تھے اور پھر جھٹکے گورو پیچھے گر کر ساکت ہو گیا اور

”اٹھو۔ میں تمہیں مارنے نہیں آئی۔“ سائلہ نے آگے بڑھ کر
ہاتھ لڑائی لڑاتے ہوئے جسم سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ اس نے
ہاتھوں پاتھ جوڑ رکھے تھے اور اس کے ہجرے پر خوف پوری شدت
سے موج دھماکا۔

”نکمر الا نہیں۔ کیا نام ہے تمہارا۔“ سائلہ نے پوچھا۔
”میرا نام یون ہے۔“ یون نے۔ اس لڑکی نے کانپتے ہوئے
کچھ کہا۔

”بہن اور کتنے افراد موجود ہیں۔“ سائلہ نے پوچھا۔
”میں آٹھ کے علاوہ تین آدمی اور ہیں۔ یہ سب بہت عالم لوگ
ہیں۔“ یون نے۔ یون نے اسی طرح کانپتے ہوئے کچھ کہا۔

”ان تینوں میں کہا دیو اور گارو بھی ہیں یا ان کے علاوہ تین
ہیں۔“ سائلہ نے پوچھا۔

”ہی۔ ہی۔ ہی کہا دیو اور گارو دونوں اجنبی عالم ہیں۔“ یون
نے اسی طرح کانپتے ہوئے کچھ کہا۔

”ان دونوں کو میں نے ہلاک کر دیا ہے اس لئے بے فکر ہو جاؤ
جو کچھ ہلاک کہاں کتنی عورتیں ہیں۔“ سائلہ نے کہا۔

”وہ وہ پہلے تو دس تھیں لیکن پھر ہم دونوں کو کہاں رکھ دیا گیا
اور باقی آٹھ عورتوں کو کہاں سے کہیں بھیج دیا گیا۔ اب یہ شوریٰ مری
گئی ہے اس لئے میں اکیلی ہوں۔ کیا تم ہی عورت ہو جو ابھی کہاں

رہنے کی طرف چلے گئی۔ یہ سرنگ ناراض آگے جا کر جڑ جاتا تھا۔
سرنگ کا سواڑ مڑتے ہی سائلہ نے اختیار ٹھیک کر رک گئی۔ یہ سرنگ
کے آگے میں لوہے کا ایک دروازہ تھا جو بند تھا۔ سائلہ اسے پاؤں سے
پڑی اور پھر دروازے سے لگ کر کھڑی ہو گئی لیکن دوسری طرف
خاموشی تھی۔ اس نے دروازے کو دیا یا تو دروازہ کھلتا نہ تھا اور
کے ساتھ ہی سائلہ نے دیکھ کر بے اختیار الجھل چلی کہ یہ الٹی
چاکر تھا جس کے درمیان میں دھڑکی ہوئی تھی۔ وہاں تو
اس دھڑکی کے گرد کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے جبکہ دھڑکی پر دو زنی
اس طرح تاج رہی تھیں جیسے انہیں زہد سنی تلپتے پر مجبور کیا ہو۔
ہو۔ انہیں مردہاٹھ میں شراب کی بڑھتی جگہ سے شراب پینے
لوکیں پر اجنبی فطرت کے کئے میں مصروف تھے۔ وہ
انہیں نکلتا ہوا تھا اور اس نے فطرت کو دروازہ کھولا۔
کر اندر داخل ہو گئی۔

”اے۔۔۔۔۔“ ان مردوں نے سرنگ کو دیکھا
دوسرے کے ساتھ ساتھ کی آوازوں کے ساتھ ہی ان کی تھیں
ہیں۔ ایک لڑکی نے جھپٹے ہوئے ہلکے کی کوشش کی لیکن
طرح ہلکے سے وہ بھی فائرنگ کی آواز میں آکر فطرت ہوئی تھی
جبکہ دوسری لڑکی وہیں گر گئی تھی اس لئے وہ فائرنگ کی آواز
سے فطرت گئی تھی لیکن فطرت پر چلا ہوا اس کا جسم نمایاں طور پر کاپ
تھا جسے لوگوں کے اور وہ انہیں کے انہیں افراد فطرت ہو چکے تھے۔

لائی گئی تھی۔۔۔ پورن نے اس بار سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔
 "ہاں۔۔۔ ہر حال اب ہم نے واپس جانا ہے۔ تم کہاں کی سے
 والی ہو اور کب سے یہاں ہو۔" صاف نے پوچھا۔

"میں جہاں کے ایک شہر گیانی کی رہنے والی ہوں۔ میرے باپ
 نے ایک مہاجن سے قرضہ لیا تھا اور پھر وہ اسے امارت سکا اور یہاں
 نے قرضے کے بدلے میں مجھے لہٹے پاس رکھا اور پھر اس نے تیرے
 فروخت کر دیا۔ میں ایک دن گھر میں اکیلی تھی کہ چار آدمی گھر
 مجھے اور مجھے دھمکتی اٹھا کر یہاں لے آئے۔ میں جہاں "دو" سے
 ہوں۔ ہم دونوں کو مہادیو نے لہٹے اور لہٹے آدمیوں کے سے ستر
 کر لیا تھا۔ باقی عورتوں کو باقاعدہ قریب سے کر بچھا دیا گیا۔
 ہم ان گیارہ مردوں کی عورتیں تھیں۔ پورن نے جواب دینے
 ہوئے کہا۔

"لنکیک ہے۔۔۔ یہ سب دھوکے ختم ہو گئے ہیں۔ بدنام۔۔۔
 باہر جاتا ہے۔" صاف نے کہا تو پورن نے اہمیت میں "ہاں" دیا۔
 پھر وہ دونوں اس کمرے میں آئیں جہاں مہادیو، گاندو اور تیس۔۔۔
 کی گولیوں سے چھلنی لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔
 "تم۔ تم نے انہیں ہٹاک کیا ہے۔ تمہیں تو بغیرے میں جو کیا
 گیا ہو گا۔" پورن نے کہا۔

"میں نے انہیں ہٹک دیا اور میرے ہٹک میں آگئے اور تیرے۔۔۔
 کہ یہ لاشوں میں تبدیل ہو گئے۔" صاف نے کہا اور پھر وہ دونوں

اور پھر کے دہانے تک پہنچ گئیں جہاں دہانے سے بڑھ تھا۔ صاف
 نے اوپر اوپر دیکھا اور پھر ایک دیوار میں جاسا ہینڈل نصب اسے نظر
 آیا تو صاف نے آگے بڑھ کر ہینڈل کھینچا اور اس کے ساتھ ہی
 زخموں کی آواز کے ساتھ ہی چلان دہانے سے ہٹ گئی اور وہ
 دیوار باہر آ گئیں لیکن باہر آتے ہی صاف کے ہونٹ بھینچ گئے کیونکہ
 وہاں کھائیاں اور گہرائیاں تھیں اور درخت تھے۔ اسے یوں محسوس
 ہوا جیسے ہر طرف جنگل ہی جنگل ہو۔

"جس راستہ معلوم ہے۔" صاف نے پورن سے پوچھا۔
 "نہیں۔ مجھے تو بے ہوش کر کے یہاں لایا گیا تھا اور جب سے
 میں جہاں آئی ہوں اتنا پہلی بار باہر نکلی ہوں۔" پورن نے جواب
 دینے کہا۔

"لنکیک ہے۔" آواز۔ کہیں نہ کہیں راستہ مل ہی جائے گا۔ صاف
 نے کہا اور آگے بڑھ گئی۔ پورن اس کے پیچھے لگی اور پھر کھائیاں
 سے گزرتی ہوئیں وہ دونوں ایک سیٹ بگ پر پہنچ گئیں اور اس بگ
 کے پیچھے ہی صاف کھ گئی کہ جہاں تک جیب لائی گئی تھی کیونکہ جہاں
 نقدی اس انداز میں دھکم دھالی ہوئی نظر آ رہی تھیں جیسے ان پر سے
 لٹل بھاری چھ گوری ہو۔

"اب کیا کیا جائے۔ کس طرف جائیں۔" صاف نے کہا۔
 "میں کیا کر سکتی ہوں۔ مجھے تو معلوم نہیں۔" پورن نے
 جواب دینے کہا۔

بچے۔ کہیں نہ کہیں تو پہنچ ہی جائیں گی۔
 مسکراتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ گئی۔ پورن اس کے پیچھے پرانی
 قہقہے بھنگ میں وہ ابھی تھوڑی ہی دور گئی تھیں کہ اچانک وہ
 کو لپٹے عقب میں پورن کی چٹختانی دی تو وہ تیزی سے جلی۔
 دوسرے لے کوئی سایہ سا چھپا اور وہ بھی اچھل کر نیچے جمادیوں پر
 جاگری۔ اس کے ساتھ ہی اس کے سر پر دھماکہ سا ہوا اور وہ
 لپٹے آپ کو سنبھالنے کی بے حد کوشش کی لیکن اس کا دین کپڑے
 کے فزکی طرح بھڑ ہو گیا۔ اس کے بعد جب اس کے پاس
 روشنی نمودار ہوئی اور اس کی آنکھیں کھلیں تو وہ بے اختیار
 چلی کیونکہ اس نے آنکھیں کھولتے ہی جو منظر دیکھا تھا اس نے
 کے دین کو سمجھ کر رک دیا تھا۔ اس کے سامنے زمین پر پورن
 ہوتی تھی۔ وہ شاید بے ہوش ہو چکی تھی لیکن اس کے مادیانہ
 ہیکل آدمی جیسے نے سیارنگ کے لباس پہنے ہوئے تھے اسے
 ہری طرح مار رہے تھے جیسے وہ انسان کی بجائے کوئی بے جان پتھر
 دوسرے لے پورن کے حلق سے چٹا لگی اور وہ عقب کر اٹھی لیکن
 کہ ایک آدمی نے لپک کر اسے بالوں سے پکڑا اور ایک جھٹکے
 اٹھا کر ساتھ دیوار پر دے مارا۔ پورن دیوار سے ٹکرا کر نیچے گر
 ہری طرح تپنے لگی۔ اس کے حلق سے بے اختیار دھمیں نکل
 تھیں۔

کافی مڑاں گئی ہے اسے۔ اب ہم مار دو۔۔۔ ایک آدمی۔

یہ تو دوسرے آدمی نے دیوار کے ساتھ چسے ہوئے چسے چسے
 انہیں میں سے ایک بلم اٹھایا اور دوسرے لے اس نے پوری قوت
 سے بلم کے ایک ہی وار سے پورن کی گردن اس طرح کاٹ دی جیسے
 لہرے صابن کٹتا ہے۔

اب وہ۔۔۔ بھاگی جا رہی تھی۔ ایک آدمی نے گالی دیتے ہوئے
 کہا۔

اب اس دوسری کو ہوش میں لے آؤ۔ ایک آدمی نے کہا
 یہ پھر وہ دونوں ساتھ کی طرف چسے۔ ساتھ کے ہاتھ رسی کی مدد سے
 اس کے عقب میں باندھے گئے تھے۔

رک جاؤ۔ سری بات سنو۔ ساتھ نے جھٹکے سے اٹھتے
 ہوئے کہا لیکن دوسرے لے ساتھ کے حلق سے بے اختیار چٹا لگی
 کیونکہ ایک قوی ہیکل آدمی نے پوری قوت سے اس کے پہلو میں
 ہات چڑھائی تھی اور بندھی ہوئی ساتھ چٹا کر ایک طرف لڑھکتی چلی
 گئی کہ دوسرے آدمی نے اچھل کر اس پر لات چلائی اور ساتھ کا جسم
 خوب کھا کر بے اختیار پلٹ گیا لیکن اس کے ساتھ ہی ساتھ نے
 ٹھٹکے کا باری کٹائی اور دوسرے لے وہ اچھل کر کھڑی ہو گئی۔ اس
 کے جسم میں درد کی تیز ہری سی دھڑلہ تھیں اور چہرہ تکلیف کی
 حالت سے سجا ہوا تھا لیکن وہ ٹکا باری کھا کر کھڑے ہوئے ہیں
 کہیں اب وہ گئی تھی۔

کہاں چلے گی تو۔۔۔ ایک آدمی نے ساتھ کو قلیط گالی دیتے

ہوئے کہا تو صالحہ کے ذہن میں جیسے غصے کا لہر سا بلبل اٹھا اور پھر
 سے پہلے کہ وہ دونوں اس پر مزید حملہ کرتے صالحہ نے ہلکت اپنی
 کسی لڑاکے بیٹھے کے انداز میں پوری قوت سے ایک آدمی سے
 سینے پر ٹکر ماری اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم اچھل کر خاص
 قوس کی طرح گھٹکا اور دوسرا آدمی اس کے جڑے ہوئے پیروں پر
 زوردار ضرب سینے پر کھا کر گھٹکا ہوا الٹ کر پشت کے بل سینے
 بجیک پہٹا آدمی ٹکر کھا کر پہلے ہی نیچے گر گیا تھا۔ صالحہ تلابازی نہ
 سیدھی ہوئی اور اس نے ہلکت اچھل کر پوری قوت سے اٹھتے ہوئے
 ایک آدمی کے سینے پر دوبارہ چب لگایا اور وہ گھٹکا ہوا نیچے گر گیا نہ
 کہ صالحہ نے دوبارہ اچھل کر ایک بار پھر اس کے سینے پر چب لگایا
 پوری قوت سے مارے اور اس کے ساتھ ہی اچھل کر ایک طرف
 کھڑی ہوئی۔ اس کا سانس تھج تھج چل رہا تھا اور اس کی آنکھوں سے
 ٹپٹے نکل رہے تھے۔ سر کی زوردار ٹکر کھا کر جو آدمی گرا تھا اس نے
 اٹھنے کی کوشش کی تھی لیکن پھر وہ سانس نہ لے سکا تھا۔ اس نے سر
 کے دونوں کناروں اور ناک کے دونوں گھٹوں سے خون سے مار
 بجیک دوسرے آدمی کے سینے پر بار بار چب لگا کر صالحہ نے اس کو
 گہری بے ہوشی کی دلدلی میں دھکیل دیا تھا۔ صدمہ لے کر وہ
 اس نے تھج تھج سانس لے لے اور پھر اس نے ہلکت اچھل کر عقب سے
 موجود ہاتھوں کو ناکوں سے نکال کر ملنے کی طرف کر دیا۔ اس
 کے بازو ہی طرح مڑے گئے تھے لیکن اب وہ گاتھ اس کے ملنے

نیچے پھر چھ ہی لمحوں میں اس نے انگلیوں کی مدد سے گاتھ کی دسی
 پڑ کر اسے ایک جھٹکے سے کھول لیا۔ جیسے ہی اس کے ہاتھ کھلے وہ
 نیچے سے ایک طرف پڑی ہوئی اس بلم کی طرف چھٹی جس پر پورن کا
 لٹکا موجود تھا۔ اس نے بلم اٹھائی اور پھر اس آدمی کی طرف چھٹی
 جس کے منہ اور ناک سے خون بہہ رہا تھا۔ اس آدمی نے بلم مار کر
 جوں کی گھون کاٹی تھی۔ پتلا پورن کا بدلہ لینے کے لئے اس نے
 ہی اس آدمی کو اپنے کا فیصلہ کر لیا اور پھر دونوں ہاتھوں سے بلم
 پڑ کر اس نے اسے پوری قوت سے زمین پر پڑے ہوئے اس آدمی کی
 زمین پر مارا تو اس قوی ہیکل آدمی کی گردن بھی بالکل اسی طرح
 ٹھٹھکی جیسے پورن کی گردن کٹی تھی اور اس آدمی کے کٹے ہوئے دھڑ
 سے خون فوارے کی طرح نکلنے لگا۔ صالحہ تیزی سے پیچھے ہٹی۔ اس
 نے بلم ایک طرف پھینکا اور پھر اس نے دوسرے بے ہوش پڑے
 رہنے والی کو جھٹک کر ناک سے پکڑا اور اسے کھینچی ہوئی سائیڈ پر
 لے گئی۔ اس نے دسی اٹھائی اور اس آدمی کو پلٹ کر اس کے دونوں
 بازو چب کر اس کے اس کی کانٹوں میں دسی باندھ کر گاتھ لگا دی
 کی گئی بیل کی پٹی ہوئی تھی اور اجنبی سنبھوڑ تھی۔ اب صالحہ نے
 پھر دھڑ دیکھا تو اسے احساس ہوا کہ وہ ایک کشادہ غار میں ہے۔
 جس ایک کونے میں وہ بستر زمین پر تگھے ہوئے تھے اور ساتھ ہی
 نیم چار سائیکس ٹریک بھی موجود تھا۔ غار کا دیانہ کھٹا ہوا تھا۔ صالحہ
 کھانسنے کی طرف چھ گئی۔ اس نے باہر نکل کر ادھر ادھر دیکھا تو

ہر طرف گھٹا جھل تھا۔ وہ سمجھ گئی کہ یہ دونوں آدمی جہاں اس نے
خانے سے بھاگنے والوں کو پکڑنے اور انہیں سزا دینے کے لئے
گئے ہوں گے۔ وہ واپس مڑی اور اس نے جستی ٹرنک کو کھینچ کر
میں کپڑوں کے جوڑے اور سیاہ رنگ کی خالیں بڑی ہونی تر
پکڑ لیا تھا۔ ساتھ ساتھ ٹرنک سے کچھ اور پھر مڑ کر وہ اس آدمی کی طرف
بڑھ گئی جو ابھی تک اونچے سے مت چڑا ہوا تھا۔ ساتھ ساتھ اس نے
پشت کے بل گھٹایا اور پھر جھٹک کر اس نے دونوں ہاتھوں سے اس
ناک اور مت بڑھ کر دیا۔ پھر انہوں نے اس آدمی کی پسلیوں کی
جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے لگ گئے تو وہ نے
بھاگنے اور بھگنا کر وہ اس آدمی کے سامنے کھڑی ہو گئی۔
پھر اس آدمی نے کر بڑھتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور اس کے سامنے
اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ہاتھ نیچے
ہونے کی وجہ سے وہ ایک بار پھر لڑکھوا کر رہ گیا۔ یہاں
اٹھنے کی کوشش کی اور اس بار وہ اٹھ کر بیٹھ جانے میں
گیا۔

”کیا نام ہے تمہارا“ ساتھ ساتھ بھگنا کر اس نے اس
سے مارتے ہوئے کہا تو وہ آدمی جھج مار کر ایک بار پھر پشت
نیچے جا گرا۔
”بڑا۔ کیا نام ہے تمہارا“ ساتھ ساتھ بھگت اس کی ہڈی
بڑی پر بھگ مارتے ہوئے جھج کر کہا تو کہہ اس آدمی کے منہ سے

”یہ آدمی ہے۔ کیا نام ہے“ ساتھ ساتھ دوسری ٹانگ پر بھگ کا وار
کئے ہوئے کہا۔

”یہ آدمی ہے۔ کیا نام ہے“ ساتھ ساتھ دوسری ٹانگ پر بھگ کا وار
کئے ہوئے کہا۔

”تم نے پورے پر جس انداز میں حکم کیا ہے اس کے بعد تم میری
کھانسی میں انسان نہیں رہے۔ البتہ جو میں پوچھوں وہ اگر تم جاک
نہ تو میں تمہیں چھوڑ کر چلی جاؤں گی ورنہ لہنے ساتھی کی کٹی ہوئی
جھانک لے لو۔ ہاتھ پورے کی طرح میں نے بھگ مار کر اس کی گردن
کٹی ہے۔ اس طرح تمہاری گردن بھی کٹ جائے گی۔ ساتھ ساتھ
کئے ہوئے کہا۔

جہاں بھڑی خانہ سے رابطہ کیے جاتا ہے۔

جہاں کوئی رابطہ نہیں ہے۔ ہم یہاں جنگل میں رہتے ہیں اور
بلخ میں صرف ایک دن ہم میں سے ایک کاٹھان شہر جاتا ہے اور
خانہ بچے کی چیزیں، شراب اور دوسری اشیاء لے آتا ہے۔ البتہ ہمارا
بدھلیف سے رہتا ہے۔ وہی ہمیں ہدایات دیتا ہے۔ بدھلیف
بلاؤں کا رہتا ہے۔

کسی طرح رابطہ کرتے ہو۔ صلہ نے پوچھا۔

ملا نہیں۔ بدھلیف نے کہا۔

خزانہ کھانے کے لیے۔ بدھلیف نے ہنسنے سے کہا۔

اور ننگ کے لیے رکھا ہوا ہے تاکہ کسی کو معلوم نہ ہو
تو بدھلیف نے جواب دیتے ہوئے کہا تو صلہ کو کر ننگ کی طرف
دھکی۔ اس نے ننگ ہٹایا تو نیچے جے ہوئے ایک چھوٹے سے
گھر میں داخلی زائسبز موجود تھا۔ صلہ نے زائسبز اٹھایا تو اس
کے سامنے بچے کے کھانے کے لیے زائسبز گھسنے لگے کسی کا تھا۔

جہاں سے کاٹھان شہر جانے کا راستہ بتاؤ۔ صلہ نے کہا تو
جیسے راستہ بتا دیا۔

تم انسان نہیں رہو گے ہو اس لئے مجھے جہاں موت پر کوئی
نہیں ہو گا۔ صلہ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے
دھکی دھکی سے بلخ پڑ کر اسے پوری قوت سے گھما کر بدھلیف کی

م۔ م۔ مجھے مت مارو۔ ہم دونوں مہاراش خنیم کے
ہیں اور یہاں جنگل میں رہتے ہیں تاکہ اگر کوئی عورت بدھلیف
سے فرار ہو جائے تو ہم اسے سزا دے سکیں یا اسے پکڑ کر
جائیں۔ ہم نے تم دونوں کو تنگ کیا تو جہاں اسٹوڈنٹ
کے گئے کہ تم دونوں بھڑی خانہ سے فرار ہو کر اور جاری ہو
اس سے پہلے ایک جیب میں ایک عورت کو مہاراش والوں
بھڑی خانے میں چھپایا تھا اور واپسی پر وہ ہم سے ملے تھے
نے بتایا تھا کہ وہ جس عورت کو جہاں بھڑی خانے میں چھپا
ہیں اس کا تعلق پاکیشیا سے ہے۔ بہر حال تم دونوں کو
نے جہاں اٹھایا کیا اور پھر جہاں سے بچے جاتی ہوئی
کیا گیا اور پھر تم۔ تم دونوں کو بے ہوش کر کے جہاں
پھر تمہیں ہمارے کر ایک طرف لے دیا گیا اور ہم نے پورے
میں لاکر اس سے پوچھ گچھ کی تو اس نے بتایا کہ تم نے بدھلیف
میں تمام مردوں اور عورتوں کو ہلاک کر دیا ہے۔
جہاں کی حد کی ہے تو ہم نے پورے کو اور ہمیں جہاں
مارنے کا فیصلہ کر لیا۔ پھر وہی کو قتل کر دیا گیا۔ اس کے بعد
ہوا وہ ہمارے تصور میں بھی نہیں تھا۔ تم عورت تھی اور
ہوتی بھی اس لئے ہم سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ تم بدھلیف
ہاتھوں کے ساتھ ہمارا اس طرح حشر کر دو گی۔ بدھلیف نے
رک کر اور کر رہے ہوئے پوری تکفیل بنا دی۔

اس نے لمبی بات - اور ایذا ال -
 صالو نے چمک کر کہا اور
 اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ ایک لمحے کے لئے تو
 اس کا دل چاہا کہ وہ ٹرانسمیٹر کو غار کی دیوار سے مار کر توڑ دے لیکن
 جیسے لمحے اس نے ارادہ بدل دیا اور ٹرانسمیٹر کو واپس جیب میں
 چھپی تھا کہ ٹرانسمیٹر سے ایک بار پھر سنی کی آواز سنائی دی۔
 اب یہ گھیاں سنے گا تو اسے چین ائے گا۔ صالو نے فحیلے
 پر سے کہا اور ایک بار پھر جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن آن
 دیا۔

ایلو - ایلو - پرنس آف ڈمپ کالنگ - اور -
 دوسری
 آواز سے عمران کی آواز سنائی دی تو صالو بے اختیار اچھل پڑی -
 ان کچھ عمران کی آواز سن کر اس طرح کھل اٹھا تھا جیسے صحرا میں
 ایک بارش شروع ہو گئی ہو۔

پرنس - پرنس - میں صالو بول رہی ہوں - اور -
 صالو
 - صحت خیر ہے لگے میں کہا۔

تم کہاں ہو صالو - اور -
 دوسری طرف سے کہا گیا۔
 میں کسی بڑی خانے میں تھی - وہاں سے نکل کر واپس جنگل
 میں آئی - میرے ساتھ بڑی خانے کی ایک عورت تھی کہ اچانک
 اس نے کہہ دیا کہ یہاں پر ہمیں بے ہوش کر کے غار میں لایا گیا - اس
 نے کہہ کر اس نے انداز میں تھوڑے کر کے ہلاک کر دیا لیکن میں
 - جوجہ کی لہر ان دونوں آدمیوں کو ہلاک کر دیا - اب میں اس

گردن پر مار دیا۔ بلم کی تیز چمکی جیسے کنارے سے بلدیو کی گردن پر
 یا نکل اسی طرح کٹ دی جیسے پورن کی گردن کٹی تھی - صالو -
 ایک طرف پھینکا اور پھر ٹرانسمیٹر اٹھا کر اس نے جیب میں ڈال دیا۔
 کے دہانے کی طرف چمک گئی لیکن پھر وہ بے اختیار اچھل پڑی -
 اپنی مٹین گن کا خیال آیا تھا - جب وہ بے ہوش ہوئی تھی تو مٹین
 گن اس کے کانوں سے لگی ہوئی تھی لیکن اب غار میں مٹین گن
 نظر نہ آ رہی تھی اور صالو کو اس بلدیو سے اس بارے میں پوچھنا
 خیال بھی نہ آیا تھا۔ وہ مڑی اور اس نے ایک طرف جھانک کر
 ہی تھا کہ اچانک اس کی جیب میں موجود ٹرانسمیٹر سے سنی کی
 سنائی دی۔ اس نے بلم کو واپس رکھا اور جیب سے ٹرانسمیٹر
 اس نے اس کا بٹن پریس کر دیا۔

ایلو - ایلو - مہاٹے کالنگ - اور -
 ایک تیار ہوئی
 ہوئی مرواٹ آواز سنائی دی۔

کیا بات ہے - کیوں جھج رہے ہو بلدیو کی طرف - اور -
 نے فراتے ہوئے لگے میں کہا۔

کنن - کنن - کون ہو تم - تم کوئی عورت ہوں یا نہ -
 بلدیو کہاں ہے - اور -
 دوسری طرف سے اس بار اجنبی جیت
 بھرے لگے میں کہا گیا۔

دونوں کی لاشیں آکر دیکھ لو سان کی گردنیں میں نے کٹ دی
 ہیں یہ انسان نہیں وہ لکڑے تھے وہ لکڑے اور چھوٹے بھی ہیں۔

ٹار میں ہوں سا اور۔۔۔ صاف نے توجہ تیرے لیے میں کہا۔

بجری خانے کے کس طرف یہ ٹار ہے۔ میں بجری خانے سے بول رہا ہوں۔ اور۔۔۔ عمران نے کہا تو صاف نے بجری سے معصوم ہونے والی ساری تفصیل بتادی۔

ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا۔ تم اس ٹار سے نکل کر کسی دروازے پر چپ جاؤ۔ دم چپ پر آ رہے ہیں۔ اور۔۔۔ عمران نے کہا اس کے ساتھ ہی اس نے چپ کا نمبر بھی بتا دیا۔

آپ بجری خانے کیسے پہنچ گئے اور میں جو یا کا کیا ہوا۔۔۔ صاف نے بے چین ہو کر کہا۔

وہ ہمارے ساتھ ہے اور صحیح سلاست ہے۔ تفصیلی بات بہت پامناظر ہو گی۔ اور لیڈ نل۔۔۔ عمران نے کہا تو روبرو۔۔۔ نرا نمبر آف کیا اور پھر اسے چپ میں ڈال کر اس نے ہر صاف بجری سے ٹار کے جانے کی طرف چھو گئی۔ اب اس۔۔۔ گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

ایک لمبے قد اور سانڈ کی طرح پھیلا ہونے معبود جسم کا آدمی اس نے سر ہانگ کی کمانڈر نائپ یونیفارم پہنی ہوئی تھی ایک اس میں گری پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر حریت کے ساتھ جھٹکائی کے تاثرات نمایاں تھے۔ یہ مہاراش نامی تنظیم کا چیف اسے تھا۔ سلسلے میں ایک نرا نمبر بھی موجود تھی اور فون سیٹ اس کی ٹکڑیوں میں بونجی ہوئی تھیں۔

یہ فورٹ کون ہو سکتی ہے اور کس طرح اس نے بلدیہ اور اس کے کچھک کیا۔ مہاشے نے پوچھا تو اس نے انداز میں کہا ہانگ فون کی گھنٹی بج انھی تو اس نے ہاتھ جوھا کر رسیور اٹھا

کہ۔۔۔ مہاشے بول رہا ہوں۔۔۔ مہاشے نے خراستے ہوئے منہ سے یہ کہا۔

بچے لیکن دوسری طرف سے گھسنی بچنے کی آواز سنائی دیتی رہی تھی۔
کسی نے رسیور نہ اٹھایا تو مہاشے نے ایک بار پھر کر پائل دیا یا آواز
پر ٹون آنے پر اس نے دوبارہ ٹیبلٹس کرنے شروع کر دیئے۔
"ہیں۔ گولے رام بول رہا ہوں۔" رابطہ قائم ہوتے ہی
ایک مرد آواز سنائی دی۔

"مہاشے بول رہا ہوں اپنے کوارٹر ہے۔" مہاشے نے تھکاتے
لہجے میں کہا۔

"یہاں چیف۔" علم۔ گولے رام نے اس بار متادباہ لے
لیے۔

"جی دو عورتوں کو تم نے ہوش سے اٹھا کیا تھا انہیں کہاں
بھیج دیا تھا۔" مہاشے نے پوچھا۔

"میں ان کے علم پر ان دونوں کو کاشی الے پر پہنچایا گیا
تھا۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"تم گاڑی لے کر وہاں جاؤ۔ وہاں سے کوئی کال اٹھائیں کر رہا
نہیں کی یوزینیشن بناؤ۔ فوراً۔" مہاشے نے کہا۔

"علم کی تعمیل ہو گی چیف۔" دوسری طرف سے کہا گیا تو
مہاشے نے ایک بار پھر کر پائل دیا اور ٹون آنے پر اس نے تیزی

سے ٹیبلٹس کرنے شروع کر دیئے لیکن اس بار بھی دوسری طرف
کوئی آواز سنائی دیتی رہی لیکن کسی نے رسیور نہ اٹھایا تو

مہاشے کے ہجرے پر حرمت اور تشویش کے طے طے تاثرات نمایاں

باخو بول رہا ہوں چیف۔ دوسری طرف سے ایک بھی
آواز سنائی دی۔

"کیا رپورٹ ہے۔ تم نے بہت دن کر دی رپورٹ دینے پر
مہاشے نے سخت لہجے میں کہا۔

"چیف۔ میں پہلے بلدیو کی لار میں گیا۔ وہاں بلدیو اور
دونوں کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔ فلم سے ان دونوں کی لاشیں

گئی تھیں۔ بلدیو کی دونوں ہتھیلیوں کی ہڈیاں بھی توڑی گئیں
وہاں بندی خانے کی ایک عورت کی لاش بھی پڑی ہوئی تھی۔

گردن بھی فلم سے کافی گئی تھی اور اب وہاں کوئی مرد اور
موجود نہیں۔ وہاں سے ٹرانسمیٹر بھی غائب تھا۔ پوچھ میں سنا۔

بلدی خانے گیا تو وہاں بھی قتل عام کیا گیا ہے۔ "مہاشے نے
باقی سب ساتھیوں کی لاشیں پڑی ہوئی ہیں۔ ایک عورت کی

گولیوں سے چھلنی پڑی ہوئی ہے۔ اسے سب لوگوں کو مایوس
کیا ہے اور کہاں پر کوئی مرد یا عورت زندہ موجود نہیں ہے۔

بندی خانے سے ہی کال کر رہا ہوں۔" دوسری طرف سے
مستطیل بولتے ہوئے کہا گیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ یہ تمام کام اس عورت نے کیا ہے۔
بندی خانے پہنچایا گیا تھا۔ اب اسے تلاش کرنا ہو گا۔" نمک

تم واپس آ جاؤ۔" مہاشے نے کہا اور ہاتھ مار کر اس سے
دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے ٹیبلٹس کرنے

گوڑے رام بول رہا ہوں جیپ۔ کاشی اڑے سے۔ دوسری طرف سے گوڑے رام کی سٹوٹل سی آواز سنائی دی تو مہاشے چونک

پڑا۔ کیا رپورٹ ہے۔ کیوں کال اٹھ نہیں کی جا رہی تھی۔ مہاشے نے کہا۔

جہاں قتل عام کیا گیا ہے جیپ۔ سب لوگ ہلاک ہو چکے۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

ایک غیر ملکی لڑکی کو وہاں ہلاک کیا گیا ہو گا۔ اس کی لاش پھیلے ہوئے ہے۔ مہاشے نے کہا۔

نہیں جیپ جہاں کسی عورت کی لاش موجود نہیں ہے اور نہ کوئی زخمی ملے گا۔ گوڑے رام نے جواب دیا۔

تھک ہے۔ مہاشے نے کہا۔ اس نے ریسورڈ نکال لیا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ایک بار پھر ریسورڈ اٹھایا۔

مہاشے بول رہا ہوں۔ مہاشے نے کہا۔ گوپال کا نائب روڈ بول رہا ہوں جناب۔ مس ٹکٹا اور اس

نے حکام کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ ان کی لاشیں جہاں پڑی ہوئی تھیں۔ رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

تھک ہے۔ مہاشے نے سر دھکے میں کہا اور اس کے ساتھ لاکھ نے ریسورڈ اس طرح کر لیل پر پڑ دیا جیسے سارا قصور اس

نقشہ کاروں کے متوکل سا ہو رہا تھا۔

ہو گئے۔ اس نے ہاتھ مار کر کریٹل دبا دیا اور فون آنے پر ایک جھپٹتی کرتے شروع کر دیے۔

گوپال بول رہا ہوں۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک سی آواز سنائی دی۔

مہاشے بول رہا ہوں۔ مہاشے نے کہا۔ اہ آپ۔ حکم فرمائیں۔ گوپال نے اس بار سنا دیا۔

میں کہا۔ ٹکٹا جو ہو مل ہالہ پڑ گیا ہے اس کی رہائش جگہ پر ہو مل کے قریب ہے۔ فون اٹھ نہیں کر رہی۔ تم کسی اور فوراً وہاں بھیجے اور اسے میرا فون شہر سے کر کہو کہ وہ نکلے دیتے۔

کال کرے۔ مہاشے نے کہا۔

اگر۔ ابھی آپ کو رپورٹ مل جائے گی۔ اور اس سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی مہاشے نے ریسورڈ رکھ دیا۔

یہ سب آخر کیا ہو رہا ہے۔ ہندی تھکنے میں قتل عام ہو رہا ہے۔

جنگ میں ہندی اور کافر رام کو ہلاک کر دیا گیا۔ اب کاشی کی کال اٹھ نہیں کی جا رہی اور یہ ٹکٹا کے گھر سے کوئی جواب دے رہا ہے۔ آخر یہ سب کیا ہو رہا ہے۔

مہاشے نے پوچھتے ہوئے کہا اور پھر فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ جھکا

رسیورڈ اٹھایا۔

مہاشے بول رہا ہوں۔ مہاشے نے کہا۔

چاہا۔ وہاں سے مجھے اطلاع مل گئی کہ ایک عورت تو پاکیستانی
ہے جبکہ دوسری عورت غیر ملکی ہے۔ سہانچہ میں نے حکم دے دیا کہ
اس پاکیستانی عورت کو بدی خانے پہنچا دیا جائے جبکہ اس غیر ملکی
عورت کو ہلاک کر دیا جائے۔ اس کے بعد مجھے بدی خانے سے
اطلاع ملی کہ ایک پاکیستانی عورت کو وہاں پہنچا دیا گیا ہے۔ اس
کے بعد چنانچہ غیر متوقع اطلاعات ملنے لگیں۔ بدی خانے سے وہ
بہت عجب ہو گئی اور وہاں سب کو ہلاک کر دیا گیا۔ کاشی علی سے
مجھے قتل عام کیا گیا ہے اور سب کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ شکستا کو
جس کے خادموں سمیت ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اس کا مطلب ہے
یہ دونوں عورتیں اور یہ مرد اجنبی تہمت یافتہ لوگ ہیں اس
نے ہی پھرتا ہوں کہ ان کا فوری خاتمہ کر دیا جائے۔ تم اپنے
بھائی کو لے کر سو ناری جنگل میں سو رہے لگاؤ۔ اب یہ لاؤنا
ہو کر نہ رہے۔ تم کو شل کریں گے اور انہیں معلوم نہیں
ہوگا کہ وہ جنگل میں تم سو رہے ہو۔ تم جنگل میں شکار کھیلنے کے
لئے وہاں سے ان سب کا خاتمہ کر دو۔ فوری۔ اور سنو۔ اگر تم
ایک سو گئے تو ہمیں مہاراش میں ترقی دے دی جائے گی اور تم
یہ کام ہی جاؤ گے۔ مہاشے نے کہا۔

”تپ کی دیا ہے عید۔ آپ بے فکر رہیں۔ ہم موت بن کر ان پر
مات چلیں گے۔ یہ چاہے کتنے ہی تہمت یافتہ کیوں نہ ہوں لیکن
انہی جنگل میں ان کا شکار ہمارے لئے ہے جو آسان ہو گا۔“

”یہ بہت چاہو۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ پاکیستانی عورت
اجنبی تہمت یافتہ ہیں۔ اگر ان دو عورتوں کی وجہ سے یہ سارا نام
چلا ہے تو پھر مرد کیا کریں گے اور وہ یقیناً یہاں حملہ کریں گے۔ یہ
مجھے اس سے پہلے ان کا خاتمہ کرنا ہو گا۔“ مہاشے نے جواب دیا
ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر رسیا اٹھایا
تجزی سے خبر نہیں کرنے شروع کر دی۔
”گوپال بول رہا ہوں۔“ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مرد
آواز سنائی دی۔

”مہاشے بول رہا ہوں۔“ مہاشے نے اجنبی تہمت ہے۔
کہا۔

”یہیں عید۔ حکم۔ دوسری طرف سے خود باز لے کر
گیا۔“

”تمہارے پاس کتنے آدمی ہیں گوپال۔“ مہاشے نے کہا۔
”اس وقت دس ہیں عید۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔
”سنو۔ کاشان شہر میں تین مرد اور دو عورتیں جن کا تعلق بائیس
سے ہے مہاراشی پدم کے خلاف کام کرنے لگے ہیں۔ وہ بولی
والہ بار میں ٹھہرے ہیں۔ میرا نے ان میں سے دو عورتوں کو ان
لئے اٹھوایا کہ وہ دونوں عورتوں کو بدی خانے پہنچا کر انہیں شہر
پدم کے محل میں بطور حاسیوں کے لگھاویں گے۔ سہانچہ کو لے کر
نے شکستا کے کہنے پر دونوں عورتوں کو لے کر آیا اور کاشی علی سے

گوپال نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
 "انہیں کاٹھان شہر میں تلاش کرنے کی ضرورت نہیں۔ اس
 نے لاٹھالہ پہلے کو ارٹھر پر حملہ کرتا ہے اور اس کے لئے انہیں
 ہوتاری جنگ سے گور کر آنا ہوگا۔ تم وہیں پکٹنگ کرو گے اور
 جیسے ہی وہ ہٹاک اسوں تم نے مجھے ٹرانسمیٹر پر رپورٹ دینی ہے۔
 چھائی کال کا انتظار رہے گا۔" مہاشے نے کہا۔

"لیس چیف۔" گوپال نے جواب دیا تو مہاشے نے ہنس کر
 کہہ دیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات تھے
 کیونکہ وہ جانتا تھا کہ ہوتاری جنگ ہے۔ گھٹا جنگ ہے اور
 اور اس کے آدمی گھٹے جنگ میں دشمنوں کا شکار کیلئے کے باہر تھے۔
 لہذا یہ لوگ ان کے ہاتھوں موت کا شکار ہو جائیں گے۔

مہاشے نے جیب کاٹھان شہر کے کنارے پر لے جا کر روک دی۔
 "ٹانگہ۔" تم نے ہونٹل جا کر سامان لانا ہے لیکن خیال رکھنا۔ سو
 ہے کہ وہاں مہاشے کے آدمی ہمارے انتظار میں موجود ہوں۔
 انہیں نے جیب روک کر ٹانگہ سے کہا۔

"ہمیں ہیں۔" ٹانگہ نے کہا اور جیب سے اتر کر پیڈل آگے
 بڑھا گیا۔

"مہاشے صاحب۔ یہ تو بڑا مسئلہ شروع ہو گیا ہے۔ ہمارا تو
 بڑا کام ہے۔ ہمارا ہی قسم کا مشن ہو گا لیکن یہاں تو ہمارا قاعدہ تربیت
 کے لئے موجود ہیں۔" مہاشے نے کہا۔

"ہاں۔" مہاشے نے عظیم ہمارا قاعدہ تربیت یافتہ ہے اور اب ہم نے
 اس کے پہلے کو ارٹھر پر حملہ کرتا ہے۔ کاٹھان پہاڑ پر اس کو روک دیا
 نہ کہ اس کے پہلے ہی سے وہیں گے۔ ٹانگہ کو بھی میں نے اسی لئے بھیجا

ہے کہ ٹانگیں زمین دیا میں کام کرتا رہتا ہے اس نے دوا سنا ہے
ان کے ہاتھ نہ قے گا۔ عمران نے کہا۔

ہاں۔ اگر آپ حکم دیں تو میں اکیلا جا کر اس ایڈیٹور کو روک دوں۔
جو زلف نے کہا۔

نہیں۔ یہ کام تمہارے اکیلے کے بس کا نہیں ہے۔ اس نے
خاموش رہا۔ میں ذرا نقشے کا مطالعہ کروں تاکہ ٹانگے کے اسے

کاٹناں بھالا کا کوئی بہتر راستہ تلاش کر سکوں۔ عمران نے کہا۔
میرا خیال ہے کہ ان لوگوں کو اس قتل و غارت کے

میں اب تک اطلاع مل چکی ہوگی جس نے انہماک انہوں نے برے
خاتمے کے لئے کوئی نہ کوئی پلاننگ کر لی ہوگی۔ خاموش رہا۔

ہوئی جو یانے کہا۔
ہاں جیسا۔ اس نے تو میں نقشے کو دیکھنا چاہتا ہوں۔

رہتے سے تو ہم آسانی سے کاٹناں بھالا تک پہنچ سکتے ہیں
نے کہا تو جو یانے انہماک میں سر ہا دیا۔ عمران نے کہا۔

جیب سے ایک تہہ عمدہ نقشہ نکالا اور اسے سامنے سینے پر بٹھا
جو یا کھسک کر جیب کے دروازے کے ساتھ لٹک گئی۔

ہاں۔ میں باہر جا کر نگرانی کرتا ہوں کہیں کوئی پہنچ نہ
تھلا نہ کر دے۔ جو زلف نے کہا۔

اے ہاں۔ ٹھیک ہے۔ عمران نے کہا تو جو زلف نے
دروازہ کھل کر جیب سے باہر چلا گیا۔ عمران نقشے پر جھک گیا۔

ان کے جگہ اسے غور سے دیکھتا با اور پھر اس نے طویل سانس لیا۔
بچا رہتے ہیں۔ ٹین ہر راستہ سو تار ی جنگل پر جا کر ختم ہو جاتا

ہے۔ سو تار ی جنگل کو اس کے باضوری ہے اور نقشے کے مطابق
جانی گستا جنگل ہے اور جہاں گھنے پن کا فصوصی نشان دیا گیا ہے۔

انہوں نے سر اٹھاتے ہوئے کہا۔
جہاں مطلب ہے کہ ہمارے خلاف پلٹنگ میں سو تار ی جنگل

میں چھپ سکتی ہے۔ جو یانے کہا۔
ہاں۔ اگر وہ جہاں پلٹنگ کر رہیں تو ہم آسانی سے ان کا شکار ہو

سکتے ہیں اور تربیت یافتہ اولی لازمی بات سوچے گا۔ عمران
نے جواب دیا۔

تو اس کا کیا حل ہے۔ جو یانے کہا۔
ہمارے ساتھ جو زلف موجود ہے جنگل کا علمبردار اور دو جنگی

ٹوینٹ بھی اس سے وہ کیا محاورہ ہے کہ سیاں جے کو تو ال اب ڈر
کہے گا۔ عمران نے کہا تو صاف ہے اختیار اس چلی۔

کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم نے کیا کہا ہے۔ جو یانے حیران
ہو کر کہا کہ یہ اس نے یہ محاورہ پہلی بار سنا تھا۔

میںیں جواب کو کہتے ہیں اور کو تو ال کا مطلب آج کل کا گورنر
کہ تو اس نے اس کا مطلب ہے کہ جب ہمارا محبوب گورنر بن گیا

ہے تو اب ہم کھل کر کھیل سکتے ہیں۔ اب کسی کا ہمیں کیا ڈر۔
انہوں نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو اس بار جو یانے اختیار مسکرا

دی۔

• جہاں مطلب ہے کہ تم اب گورنر بن گئے ہو۔

بوروہ لیا نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس چلا۔

• میں تو اس صورت میں بن سکتا ہوں کہ مجھے کسی کا سیارہ ملے اور حاصل ہو۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جیسا۔

• اختیار منہ پھر لیا۔ اس کا چہرہ گنگنا ہو گیا تھا۔ عمران کی دلالت نے ہر اسے کہہ آگئی تھی کہ اس نے جو بات کی ہے اس کا کیا پھر نکلتا ہے۔

• عمران صاحب۔ اس گھنے جنگل میں جیب تو نہ چل سکتی ہے۔ لے لیٹھا ہمیں پیدل جانا ہو گا اور یہ بھی دیکھنا ہو گا کہ یہ جنگل کتنا بڑا ہے اور اس کی پوزیشن کیا ہے۔ صاحب نے جو عقبی بست پٹھی ہوئی تھی بات کرتے ہوئے کہا۔

• خاصا بڑا جنگل ہے اور دوسری بات یہ کہ وہاں جانور بھی ہوتا ہو گا کہ اس کی پوزیشن کیا ہے۔ کیا اس میں جیب چل سکتی ہے۔ نہیں۔ عمران نے نقشہ تبہ کرتے ہوئے کہا۔

• تو کیوں نہ ہم اس جنگل کی بجائے کسی اور راستے سے جائیں۔ وہاں پہنچیں۔ سب یہ جنگل کا نشانہ بن جائیں گے چاروں طرف تو جیسے سنا۔ صاحب نے کہا۔

• اس جنگل کی پوزیشن ایسی ہے کہ ہمیں لا محالہ اس سے کسی۔ کسی پوزیشن سے گزرنا ہو گا۔ پھر غلط پریشان ہونے کی ضرورت

• یہ ہے۔ سب جبکہ ہم ذہنی طور پر ہوشیار ہو گئے ہیں تو اب پریشانی کوئی بات نہیں۔ عمران نے نقشہ جیب میں ڈالنے ہوتے

• عمران صاحب۔ ہیڈ کوارٹر میں داخل ہونے اور وہاں ان کا رخصت کرنے کے لئے ہمیں ہماری اسلحے کی ضرورت چلے گی۔ اس کا کیا ہو گا۔ صاحب نے کہا۔

• نہیں۔ وہاں صرف آدمی ہوں گے اور آدمی عام اسلحے سے بھی ہتھیار چا سکتے ہیں۔ عمران نے جواب دیا اور پھر دو تینوں جیب سے باہر آگئے کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ ٹانگیں کو واپس آنے میں ہی کافی دن لگے گی۔

• عمران صاحب۔ سوتلی جنگل میں ہمارے خلاف ایکشن میں آئے توئی ہو سکتے ہیں۔ صاحب نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

• جنگل میں تو ایک آدمی بھی کافی ہو سکتا ہے۔ البتہ میرا خیال ہے کہ دس بارہ افراد ہو سکتے ہیں۔ عمران نے جواب دیا۔

• ہاں۔ پھر تو واقعی ہمارے لئے شدید خطرات ہوں گے۔ صاحب نے کہا۔

• لکھنے کی ضرورت نہیں۔ تم پاکیشیا سکیورٹ سروس کی رکن ہو کر پاکیشیا سکیورٹ سروس کی دھوم تو پوری دنیا میں ہے۔۔۔ ایک ایک کو تربیت یافتہ ہی لیکن پھر بھی اسرائیل اور امریکہ کیلئے کم تربیت یافتہ ہوں گے۔ یہ بھی ضروری نہیں کہ جو کچھ ہم سوچ رہے

وہاں تھا۔ چونکہ عمران نقشے کو بغور دیکھ چکا تھا اس لئے اب اس کے لئے سوئاری جنگل پہنچنے اور یہ وہاں سے کاشان پہاڑ پر جانے میں کوئی رکاوٹ نہیں تھی۔

جوزاف: عمران نے بھانک جوزاف سے مخاطب ہو کر کہا۔
میں ہاں۔ جوزاف نے جو ملتی سیٹ پر بیٹھا تھا جواب دے ہوئے کہا۔

تم خاموش ہو۔ کیا جنگل پسند نہیں آیا۔ عمران نے سگراتے ہوئے کہا۔

ہاں سارے جنگل ست کہیں۔ یہ تو روان علاقہ ہے۔ یہاں نہ دھاتے ہوئے غیر اہل نہ خاستے ہوئے چیتے اور نہ ہی جاہلی پھاتے وے ست ہاتھی۔ یہاں تو مجھے خرگوش بھی نظر نہیں آیا اور آپ نے جنگل کیہ رہے ہیں۔ جوزاف نے منہ پلاتے ہوئے کہا تو وہی سیٹ سب سے اختیار نہیں ہے۔

جہاں مطلب ہے کہ جنگل وہ ہوتا ہے جس میں درختوں کی کمی نہ ہو۔ عمران نے کہا۔

نہیں ہاں۔ درختوں کے بغیر جنگل لاش جیسا ہوتا ہے۔ جوزاف نے کہا تو عمران اس کے خواہمورت جواب پر بے اختیار ہنس پڑا۔

جہاں کیا خیال ہے کہ درختوں کے بغیر جانور ہی ہوتے ہیں۔ عمران نے کہا۔

وہی وہی کچھ وہ بھی سوچیں۔ عمران نے کہا تو سادہ کا ہوا ہوا ہے اختیار کھل اٹھا اور پھر وہ گھٹنے پر لٹکے واپس آیا تو اس کے ہاتھوں میں دو بڑے بڑے بیگ تھے جبکہ ایک ایک اس کے پشت پر باندھا ہوا تھا۔

کیا ہوا۔ عمران نے پوچھا۔

وہاں کوئی آدمی چینگ کے لئے موجود نہیں تھا۔ میں نے طرح دیکھ بھال کرنے کے بعد کمروں میں گیا اور بیگ لیا۔ یہ کمرے میں اکٹھے کئے اور ایک ایک کر کے انہیں فارلڈ سے باہر آیا۔ میں نے پارکنگ سے ایک جیب الائی اور ایک جیب میں لے اور پھر جہاں سے دو گومیٹر کے فاصلے پر میں نے جیب کو تھپک میں چھوڑا اور بیگ اٹھا کر پیدل جہاں تک پہنچا ہوں نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے۔ ان انگنوں سے اسٹیشن ٹال کر جیوں میں ان کے باقی بیگ جہاں کسی تھلائی کے نیچے چھپا دو۔ واپس۔ عمران نے کہا تو ٹانگیں نے بیگ کھولے اور پھر عمران نے سب نے مٹھین ہٹلر ٹال کر جیوں میں ڈالے اور مٹھین کھول کر جگن میں پائنس کی صورت میں قمیضیں بھر کر انہیں انہیں کاندھوں سے ڈالیا۔ جولڈ نے تینوں بیگ ایک دہلی گھنٹی تھلائی کے نیچے چھپا کر رکھ دیئے۔ جو گھنٹی بھر وہ ایک جیب میں بیٹھے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ (درآمدنگ سینہ)

نہیں ہاں۔ جوڑف نے قدرے حیرت بھری نظر سے اس کی بات سنی۔

”کیا انسان درندے نہیں ہو سکتے؟“ عمران نے کہا۔

”اوپر ہاں۔ آپ درست کہتے ہیں۔ انسان جب درندگی کرنے لگے تو وہ ان درندوں سے بھی زیادہ رحمہ بن جاتا ہے۔“ جوڑف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ہم جلد ہی ایک گئے جنگل میں چلا جائیں گے۔ وہاں ہوسنا۔ کہ وہاں انسان درندے موجود ہوں۔ پھر کیا جیسی باتیں جنگل واقعی جنگل گئے لگ جائے گا یا نہیں؟“ عمران نے کہا۔

”اگر وہ درندے ہوتے تو ہاں۔“ جوڑف نے جواب دیا۔

”عمران ہے اختیار سسکا دیا۔ اس بات کا فیصلہ کیسے ہو گا کہ وہ درندے ہیں یا نہیں؟“ عمران نے کہا۔

”ہاں۔ ہاتھ درندے جنگل میں کھلے عام پرتے ہیں۔ انسان درندے چپ کر دار کرتے ہیں۔“ جوڑف نے جواب دیا۔

”اب ظاہر ہے وہ وہاں جنگل میں رہے تو نہیں کر رہے ہوں۔ ہمارے شکار کے لئے انہیں پھینا تو ہو گا۔“ عمران نے کہا۔

”مجھے ان کی بات آجائے گی ہاں اور مجھے پتہ چل جائے گا کہ انسان ہیں یا درندے۔“ جوڑف نے کہا تو اس بار عمران ہلکا

”جس کیسے پتہ چل جائے گا۔ کیا انسانوں سے خوشبو آتی ہے؟“

”انسانی درندوں سے بدبو۔“ عمران نے کہا۔

”نہیں ہاں۔ انسانوں کی اپنی بو ہوتی ہے لیکن جب کوئی انسان چپ کر کسی پر وار کرتا ہے تو اس کی بو میں فرق آ جاتا ہے۔“

”نہیں مجھے معلوم ہو جائے گا کہ یہ کیسی بو ہے۔“ جوڑف نے جواب دیا۔

”لو کہ۔ پھر تیار ہو جاؤ۔ ہم اصل جنگل میں پہنچنے والے ہیں۔“

”ہاں۔ مجھے تیار ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ جنگل میں داخل ہوتے ہی میں خود بخود تیار ہو جاؤں گا۔“ جوڑف نے جواب دیا تو

”ہم نے اہلیت میں سر ملادیا۔“

”کیا ان لوگوں کو ہماری آمد کا علم کسی ماورائی طاقتوں کے ذریعے ہوا ہے یا انہوں نے باقاعدہ خبری کرائی ہے؟“ جوڑف نے

”نہیں۔“

کے پاس سے پر ایک مقامی آدمی لدا ہوا تھا۔ اس نے اس آدمی کو
وہاں کے سسٹے زمین پر ڈال دیا۔

اس کے پاس یہ ٹرانسمیٹر بھی ہے ہاں۔ عارف نے کہا اور
پہلے سے ایک ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے عمران کی طرف بڑھا دیا۔

یہ کہاں موجود تھا۔ عمران نے ٹرانسمیٹر لپیٹے ہوئے پوچھا۔

یہ قریب ہی ایک درخت پر موجود تھا ہاں۔ مجھے اچانک اس
بے گناہی اور پھر میں تجھاریوں کی اوٹ لے کر اس کی طرف بڑھا۔

میں نے ایک پتھر اس کو مارا تو یہ مری ہوئی چھبکی کی طرح نیچے
جھڑیوں میں آگرا اور میں نے اسے بے ہوش کر دیا۔ پھر میں نے

خود اس کی تلاش لی تو اس کی جیب سے یہ ٹرانسمیٹر اور ایک
خفیہ پتھر برآمد ہوا۔ عارف نے کہا۔

اس کے دونوں ہاتھ اس کے عقب میں کر کے باندھ دو اور پھر
بے ہوش میں لے آؤ۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس

نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ٹرانسمیٹر کا جانی لینا شروع کر دیا جبکہ
دھک نے ایک طرف تجھاریوں پر پھیلی ہوئی بیل اتار کر اسے

سوس اور اس میں تو ذکر اس کے دونوں سرے آپس میں ملا کر اس
نے انہیں رسی کی طرح بل دے کر آخر میں گاتھہ لگا دی۔ پھر وہ

اپنی آیا اور اس نے اس آدمی کو اتار کر اس کے دونوں ہاتھ عقب
میں لگا کر کے انہیں اس بیل سے بنی ہوئی رسی سے باندھ دیا۔ اس کام

میں کاننگ نے بھی اس کی مدد کی۔ ہاتھ باندھنے کے بعد عارف نے

مرد تو واقعی مر جان مر رہے ہوتے ہیں۔ بظاہر بھیجے ہوئے ہوتے ہیں۔
چلے جاتے ہیں لیکن اصلیت ان کی دونوں کے روپ میں ملتے ہیں۔
یہ ہے۔ عارف نے کہا تو عمران اس کی بات سن کر بے اختیار ہنسنے لگا۔

محبت کی بارش میں بھیجے ہوئے کہو۔ عمران نے کہا تو یہ
بے اختیار کھٹکھٹا کر ہنس پڑی۔

ہاں۔ ہاں۔ جیب روکو۔ اچانک عارف نے چپ کاٹ کر
عمران نے بے اختیار جیب روک دی۔ دوسرے لمحے عارف جیب

میں سے دو دانہ گول کر لے کر غائب ہو گیا۔
ابھی تو میرے خیال کے مطابق سوچ رہی تھی کہ کافی فاصلہ۔

پھر اسے کیا ہوا ہے۔ عمران نے کہا اور جیب کا دھڑکاؤ
وہ بھی نیچے آگیا۔ باقی ساتھی بھی تیزی سے نیچے آگئے۔ ہتھکڑی

ہر طرف خاموش طاری تھی۔
عارف کو لانا کچھ دیر محسوس ہوا ہوا۔ کاننگ نے...

جبکہ جنگل کے اصل باسی تم ہو کیونکہ تم کاننگ ہو۔ اس نے
خفیس ہوتا پلہنے تھا۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

میں آپ کا کافی گروہ بن گیا ہوں۔ کاننگ نے کہا تو عمران
اس کے خواہش کے جواب پر بے اختیار ہنس پڑا۔ اس لمحے سے

تجھاریوں سے کوئی کوہاٹ کی آواز سنائی دی تو وہ سب چونک کر وہ
ادھر دیکھنے ہی لگے تھے کہ عارف تجھاریوں سے نکل کر باہر آگیا۔

اسے پلٹ کر دوبارہ پشت کے بل لٹا دیا اور پھر جھک کر اس کا بازو اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ جو لوگوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے آثار ابھرے تو جوف نے ہاتھ اٹھائے اور سیدھا کھڑا ہو گیا۔ اس آدمی نے جو لوگوں بعد کر لپٹے ہوئے آنکھیں کھولیں وہیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک جھٹکے سے انھیں کی ٹو شہر کی تو عمران کے اظہارے پر جوف نے اسے بالاد سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے کھرا کر دیا۔

کیا نام ہے تمہارا۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

م۔م۔م۔ میں تو بیراگی ہوں۔ جھک میں رہتا ہوں۔ م۔م۔م۔ میرا نام سہانے رام ہے۔ اس آدمی نے دک دک کر اور غصے سے لہجے میں کہا۔ جوف نے اسے ابھی تک بالاد سے پکڑا ہوا تھا۔ وہ لڑکھارہ کر رہا تھا۔

بیراگیوں کے پاس ٹرانسمیٹر نہیں ہوتے۔ اپنا اس پر نہ دے۔ انہی ایک ایک ہڈی طعنے کراہوں گا۔ عمران نے ہانپتے ہوئے کہا۔

م۔م۔م۔ میں جاکر رہا ہوں۔ اس آدمی نے یک رو بہ کہا۔

اس کی ایک آنکھ لٹل دھڑل۔ عمران نے کہا تو جوف کا دھڑا ہاتھ کھلی کی سی تیزی سے گھوما اور دوسرے لمحے ماحول اس آدمی کے طق سے ٹپکنے والی کرناک جیلا سے گونج اٹھا۔ جوف نے

جھٹکے سے دھڑل سے انگی اس کی آنکھ میں مار دی تھی۔

سب بولے۔ کیا نام ہے تمہارا۔ یہ سوچ لو کہ ہمیں سطوم ہو جانا ہے کہ تم جھوٹ بول رہے ہو یا جاک۔ اگر اس بار جھوٹ بولا تو ماری آنکھ بھی ختم ہو جائے گی۔ عمران نے ڈراتے ہوئے کہا۔

م۔م۔م۔ میرا نام پرشاد ہے۔ پرشاد۔ میں جاکر رہا ہوں۔ اس آدمی نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کے ہرے پر تکلیف کے ساتھ سب نے پناہ خوف کے تاثرات بھی اٹھائے تھے۔

کیا تمہارا تعلق مہاراش سے ہے۔ عمران نے پوچھا۔

ہاں۔ ہاں۔ مگر تمہیں کیسے معلوم ہوا۔ پرشاد نے اس بار جھٹکے سے لہجے میں کہا۔

صرف میرے سوالوں کے جواب دلاؤ۔ سنو۔ ایک لفظ بھی جھوٹ نہ بولاؤ۔ تم جھوٹی گیلی ہو اور جس طرح جھوٹی گیلیوں کو ہائی گیر واپس سٹور میں پمپنگ دیتے ہیں اس طرح میں بھی تمہیں لٹھ بھونک دوں گا لیکن اگر تم نے جھوٹ بولا تو پھر تمہارا انجام ہم تک ہو گا۔ عمران نے پہلے سے بھی زیادہ سرد لہجے میں کہا۔

م۔م۔م۔ مجھے مت مارو۔ میں جاکر لوں گا۔ پرشاد نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

تم جہاں کیوں موجود ہو اور تم نے ٹرانسمیٹر پر کس کو کیا رپورٹ دی ہے۔ عمران نے کہا۔

میرا تعلق مہاراش کے ایک سیکشن ہے مہاراشی سیکشن کہا جاتا

ہو گئی ہے۔ اس میں سے تین مرد اور دو عورتیں باہر نکل گئیں۔ ایک آدمی جیب کو ٹھیک کرنے میں مصروف ہے۔ آپ حکم دیں تو میں اپنے مطمئن پستل سے آسانی سے ان کا خاتمہ کر سکتا ہوں۔ اور پر خدا نے کہا۔

نہیں۔ تم نے سلسلے نہیں آتا۔ وہ اچھائی ترست یافتہ ہیں۔ تم مارے جاؤ گے اور اس کے ساتھ ساتھ انہیں بھی سزا دی جائے گا کہ ہم جہاں سو تیری جنگ میں موجود ہیں جبکہ انہیں بات کا علم نہیں ہے اس لئے وہ جہاں تھے ہی کہ اس نسبت پر پھنس کر قیمتی طور پر قتل ہو جائیں گے۔ اور۔۔۔ کوئی بات نہ لے لے میں کہا۔

بس پاس۔ اور۔۔۔ پر خدا نے کہا تو دوسری طرف سے لڑنے والے کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا گیا اور پر خدا نے بھی۔۔۔ کر دیا۔ عمران نے اس کے ہاتھ سے ٹرانسمیٹر لے لیا۔

اسے آف کر دے۔ جولف۔۔۔ عمران نے کہا تو۔۔۔ جولف اس پر کسی خطاب کی طرح عجیب اور جنگ پر خدا نے نکلنے والی چیز سے گونج اٹھا۔ جولف نے ناکت دونوں ہاتھوں سے طرح پر خدا کو لٹھا میں اچھال کر نیچے پھینک دیا تھا کہ نیچے گرنے اس کی گردن ٹوٹ گئی اور اس کا جسم جھڑلے جھلکے کھانا۔۔۔ ساکت ہو گیا۔

اسے گھسیٹ کر کسی چھالی میں پھینک دے۔

پر خدا نے اس کے حکم کی تعمیل کر دی۔ اس کا مطلب ہے کہ انہوں نے جنگ میں مطمئن گنوں کی ٹریک لائننگ کے نصب بنائے ہوئے ہیں۔ جو یہاں نے کہا۔ ہیں۔ تم نے درست سمجھا ہے اور اس بات سے ظاہر ہوتا ہے کہ جنگ میں لکھن کرنے کے باوجود ترست یافتہ ہیں۔ اب میں اچھائی محاذ دھما ہو گا۔ عمران نے کہا۔

پاس۔ آپ مجھے اجازت دیں۔ میں جنگ میں جا کر ان کا خاتمہ کر سکتا ہوں۔۔۔ جولف نے کہا۔

جیسے۔ تم کہیں فائرنگ کا شکار ہو جاؤ گے۔ ہمیں اب ایسا بہت اختیار کرنا ہو گا کہ ہم ان کے عقب میں پہنچ جائیں۔ عمران نے کہا۔

نہیں کیسے۔ ہمیں ان کی پوزیشنوں کا تو علم نہیں ہے۔ جو یہاں نے کہا تو عمران نے ٹرانسمیٹر پر ایک بار پھر فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

ایک۔ ایک۔ ہاٹے کالنگ۔ اور۔۔۔ عمران نے عجیب ہلنے کی آواز اور لگے میں بات کرتے ہوئے کہا کیونکہ صلح نے جب قلم میں سے بلرپے سے ملنے والے کھسٹ فریکوئنسی ٹرانسمیٹر پر بات نہ کی تو یہ بدی خانے میں موجود ٹرانسمیٹر پر بھی سنی گئی تھی اور لگے دوسری طرف سے ہاٹے نے بات کی تھی اس لئے ہاٹے کی آواز لگے اس کے ذہن میں موجود تھا۔

”میں عجیب۔ گویا الٹ رنگ ہو۔ اور۔“ گویا الٹ رنگ ہو۔ اور۔
آواز مٹا دی۔

”کیا یوڈیشن ہے جہاڑی۔ اور۔“ عمران نے پوچھا۔
”جیہ۔ ہمیں اطلاع مل چکا ہے کہ پاکیشیائی دشمن ایک ریل
ہی کالے جنگل کی طرف سے سوناری جنگل کی طرف چھو رہے ہیں۔
ان کی تعداد پانچ ہے۔ تین مرد اور دو عورتیں اور ہم ان کو
کرنے کے لئے پوری طرح تیار ہیں۔ اور۔“ گویا الٹ رنگ ہو۔ اور۔
”کیسے پتہ چلا۔ اور۔“ عمران نے کہا تو گویا الٹ رنگ ہو۔ اور۔
پر شادی دونوں کالوں کے بارے میں تفصیل بتادی۔
”تم نے کیا اقتاعات کر رکھے ہیں۔ اور۔“ عمران نے پوچھا۔
”میں میں کیا۔“

”میرا خیال تھا کہ یہ لوگ سوچا سوچا سانپ سے آئیں گے اس نے
میں نے یہاں سے کالوں پہلا رنگ بگڑ کر اس فائرنگ سب سے
بچے تھے اور میرے آدمی بھی پانچوں طرف موجود تھے۔ میں
ٹرانسپیرنٹ اطلاع مل ہے اس کے مطابق یہ لوگ جیب میں آ رہے
سانپ سے آ رہے ہیں اس لئے میں نے فوری کر اس فائرنگ کی۔
اس طرف لگنے کا حکم دیا ہے اور یہ تو اچھا ہوا کہ ان کی جیب میں
ہو گئی ہے اس لئے ہمیں موقع مل گیا ہے۔ اب جیسے ہی یہ لوگ
سانپ سے داخل ہوں گے ان پر ہر طرف سے فائرنگ شروع ہو جائے
گی۔ کہ اس فائرنگ بھی اور میرے آدمیوں کی فائرنگ بھی۔ اور۔“

”ایں نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔
”اوکے۔ ٹھیک ہے۔ اب میں پوری طرح مطمئن ہوں۔ اور۔
”ایں نے کہا۔ عمران نے کہا اور ٹرانسپیرنٹ کر کے اس نے اسے
جیب میں ڈال لیا اور پھر اندرونی جیب سے اس نے نقشہ نکالا اور اسے
دیکھ کر وہ کہہ اٹھا کہ اسے خورے دیکھنے لگا۔
”ہو پ۔ ہمیں تمہارا سا بیکر کاٹنا ہو گا۔“ عمران نے کہا اور
اس کے ساتھ ہی نقشہ اٹھا کر اس نے اسے بند کر کے جیب میں ڈالا
اور جیب کی طرف مڑ گیا۔
”تو پ نے اب سوچا سوچا سانپ سے اندر جانے کا پتہ گرام بتایا
یہ سانپ نے کہا۔“

”ہم۔ عجیب کی طرف ابھی ہم سے خوفزدہ ہیں۔ اب ان کی
پھر توجہ اس طرف رہے گی جبکہ ہم اندر داخل ہو کر ان کا آسانی
کے لئے کر رہے ہیں۔“ عمران نے کہا۔
”لیکن کیا اس طرف ان کا خطرہ موجود نہیں ہو گا جیسے اور موجود
ہو۔“ ایسا نے کہا تو عمران ہلکا سا ہنسا۔
”جیسے ہاں۔ واقعی اور بھی ان کا آدمی موجود ہو گا اور ضروری
ہے کہ وہ اس سے بچ کر نہ گئے۔“ عمران نے کہا۔
”لیکن ہاں۔ اس کے آدمی تو اور ہوں گے۔ یہاں پہنچنے میں تو
بے وقت لگے گا۔“ ٹانگیر نے کہا۔
”کیا خیال ہے کہ ہمیں جیب چھوڑنی پڑے گی اور جنگل میں
”

جیب کی آواز دور سے ہی سنائی دیتی ہے۔ عمران نے کہا۔
 "ہاں۔ آپ اس طرف سے اندر چلیں۔ ہم ان کی کراں فارم
 سے بھی ٹھٹ لیں گے اور ان سے بھی۔" ٹانگہ لے کر
 "نہیں۔ پھر کٹ کر جانے میں ہمیں قاعدہ ہو گا۔"
 کہا۔

"یہ جنگل کا سسٹ ہے اس لئے جو فیصد جوزف کرے گا
 درست ہو گا۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ جنگل کا ہر درخت اور ہر چھائی شکاری ہو سکتی ہے۔"

لئے آپ سرحد پر دک جائیں۔ میں اکیلا اندر جاؤں گا اور یہ
 پوری خبری کر کے واپس آؤں گا۔ اس کے بعد اب اس نے یہ
 آپ تیلے کا منصوبہ بنائیں گے وہ بہتر ہو گا۔ جوزف نے کہا۔

"اے کو اب جیب کا علم ہو چکا ہے اس لئے اندر
 ہارنگ کے ساتھ ساتھ سب اعلیٰ گھسی بھی استعمال کریں گے۔
 ایک بھی سب اعلیٰ جیب پر چڑ گیا تو پھر ہم سب قتل ہو جائیں گے
 جو لیا نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہم سوچاؤ سانچے سے ہی جائیں گے۔ اس وقت
 طہرات بہر حال کم ہو جائیں گے۔" عمران نے کہا اور
 ساتھ ہی اس نے جیب سلاٹ کی اور اسے آگے چھادیا اور
 آگے جانے کے بعد اس نے جیب کو مولا اور سانچے پر آگے
 گیا۔ جیب میں موجود سب الزامات پوش پٹے ہوئے تھے کہ ہتھیار

جیب لے جھٹکا کھایا اور اس کے ساتھ ہی اس کا انجین بند ہو گیا۔
 "سی ہوا۔" سانچے پر سوار جو لیا نے کہا۔

"اب واقعی جیب خراب ہو گئی ہے۔ اب یہاں سے ہمیں پیدل
 چلنا ہو گا۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایسا تک اسے کیا ہوا ہے؟" جو لیا نے منہ ہلاتے ہوئے کہا۔
 "کوئی خاص بات نہیں ہے۔ فیول ختم ہو گیا ہے۔" عمران
 نے کہا اور پھر وہ دونوں کھول کر نیچے اتریا۔ اس کے نیچے اترتے ہی
 اپنی ساقی میں نیچے اتر آئے۔

"کیا جیسے پہلے بت نہیں جلاتا تھا۔" جو لیا نے حیرت بھرے
 لہجے میں کہا۔

سو فی شاید خراب تھی۔ ایک جگہ پر تکی ہوئی تھی۔ میں سمجھا کہ
 وہ فیول بہر حال ہے کہ ہم کاشان پہاڑ تک پہنچ جائیں گے لیکن پھر
 پہنک سوتی نے حرکت کی اور خالی کے نشان پر پہنچ گئی۔ اس کے
 ساتھ ہی انجین بند ہو گیا۔ عمران نے کہا تو جو لیا نے بے اختیار
 ایک طویل سانس لیا۔

"جوزف۔ اب تم نے ہمیں سے سوچاؤ سانچے پیدل جا کر
 وہی جنگل میں داخل ہونا ہے جبکہ ہم جہاز سے پیچھے وہاں پہنچیں
 گے۔ تم نے کہ اس ہارنگ ٹرین سے بچ کر کسی ایک آدلی کو بے
 دوش کر کے لے آنا ہے تاکہ اس سے ہم وہاں کی پوزیشن معلوم کر
 لیں گے۔ جس وقت ہم میں سے کوئی بھی کسی وقت بھی ہارنگ کی

سنسنا تو رہا تھا کہ جنگل میں جا کر خواتین گھنور ہو جاتی ہیں لیکن
 قریب آج ہوا ہے اس لئے تو قدیم دور کا آدمی خاتون کی باتوں میں
 جیسی ہل کر پلٹنے کی بجائے اسے باتوں سے پکڑ کر گھسیٹتا ہوا لے
 ہٹا دکھایا جاتا ہے۔ عمران نے کہا تو جو یا ایک بار پھر اس

مردوں کی اتنی تسکین ایسے ہی مناظر سے ہوتی ہے۔ مرد چاہے
کتنے ہی عظیم یافتہ اور مہذب ہوں اس کے ذہن میں بہر حال عورت پر
چڑ کر کے اسے تسخیر کرنے کی خواہش سوچو رہتی ہے۔ سوچو یا نہ کہنا۔
"خواہش نہیں۔ حسرت کہو۔ بہر حال اب چلو۔ اب جو ذوق کافی
لے لے لال گیا ہو گا۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور آگے
بڑھ گیا۔

”تو تم اس لئے یہ باتیں کر رہے تھے کہ عارف اور ہمارے
میان فاصلہ دور ہو جائے۔“ عویا نے قہر سے غصیلے لہجے میں کہا۔
”ہی۔۔۔ ہی۔۔۔ ہی۔۔۔ تاکہ ہو گیا کہ مجھے مردوں کی نفسیات پر ہر مغف
مجھے سننے کا موقع مل گیا۔“ عمران نے جواب دیا تو عویا ایک بار
بڑھکس ہوئی۔

”ٹھیک ہے۔ اب کیا کہا جاسکتا ہے۔“ ... دنیائے کامرے
 نکلتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

وہ میں آگیا ہے۔۔۔ محمد امین نے کہا۔

”کیس ہیں۔“ — ”آج کے جواب دیا۔“

”سیدھے چلے جاؤ اور پھر جہاں سے سیاہ رنگ کے پتوں والے درخت
درخت تمہیں نظر آنا شروع ہو جائیں گے وہیں سے سوناری جنگل
آغاز ہو گا اور ان درختوں سے کچھ چٹے ہم رنگ جائیں گے۔ ترے
وہیں واپس آنا ہے۔“ عمران نے کہا۔

میں ہاں۔ آپ بے فکر رہیں۔ - عیاد نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا اور پھر وہ لکھنؤ کی سڑکوں سے دوپٹے پر گیا۔

آؤ چلیں۔ لیکن صاف اور ٹانگہ ملے جاکے میں اور نہ ہی میرے
گروہ میں کی صورت میں آگے بڑھیں گے تاکہ ایک دوسرے کو
بھی رکھا جائے۔۔۔ عمران نے کہا۔

تپے میں ساڑھ۔ ہاتھ لے کر کہا اور تپے سے اُٹھ کر
 جبکہ ساڑھ بھی اس کے پیچھے آگے چلے گئی۔ سب کا دونوں طرف سے
 اور تھل ہو گئے تو جویا نے عمران کی طرف دیکھا جو خاموش کھڑا تھا۔
 کیا ہوا۔ اب ہمیں بھی آگے چلنا چاہئے۔ جویا نے
 خاموش کھڑے دیکھ کر کہا۔

”گناہ جنگ۔ سائیں سائیں کی روان پرورد گھلا میں اور جہان۔ وہ
کیا معلوم ہے۔“ عمران نے کہا تو عویس بے اختیار ہنس چلا۔
”جہارا ان باتوں سے کیا نقص؟ تمہیں تو سرے سے اصل

تو نے کوئی رپورٹ نہیں دی ان پاکیشیائی مہینوں کے
بارے میں۔ اور۔۔۔ جیب نے کہا تو گوپال کے چہرے پر ایک
پر حیرت کے تاثرات ابھرائے۔

وہی آپ سے تفصیلی بات ہوئی ہے جیب۔ ابھی پانچ منٹ
بلاؤ۔ گوپال نے کہا۔

ہاں۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم نئے میں ہو۔ میں تو ایک گھنٹہ
بے چارہ کی کل کا انتظار کر رہا ہوں اور اب بھی میں نے بی کل کی
بے۔۔۔ دوسری طرف سے چمچے ہوئے لٹے میں کہا گیا۔

جیب۔ پانچ منٹ پہلے آپ نے کل کی اور پاکیشیائیوں کے
بارے میں معلوم کیا تو میں نے آپ کو تفصیل بتائی کہ سرے آوی
نے انہیں جیب پر چیک کر لیا ہے اور پھر آپ کے پوچھنے پر میں نے
اپنی پٹک کے بارے میں بھی آپ کو تفصیل بتائی۔ اور۔۔۔ گوپال
نے نوٹس جھٹکے ہوئے کہا۔

اگر سادہ سہی بیٹے۔ میں نے تو انہیں کل کیا ہے اور نہ ہی
تو نے میری بات ہوئی ہے۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ اور۔۔۔ جیب
نے ہلچلے ہوئے کہا۔

جیب۔ آپ کی آواز میں۔۔۔ بیچانوں کا تو اور کون پہچانے گا۔
اور۔۔۔ گوپال نے کہا۔

اس کا مطلب ہے کہ ہمارے ساتھ باقاعدہ مکمل کیلے جا رہا ہے
اور انہیں پاکیشیائیوں کی حرکت ہوگی۔ وی بیٹے۔ یہ لوگ تو شری

گوپال ایک بھاری کی اوت میں موجود تھا اور اس کی انصر
سے اجتنابی حاکم دور ہیں کی ہونی تھی جبکہ ایک مٹھیں گن اور یہ
میدان کی اس کے قریب زمین پر چلی ہوئی تھی کہ ایک
سے ہلکی سی سٹی کی آواز سنائی دی تو اس نے دور ہیں انصر۔
کر گئے میں نکالی اور جیب سے ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے اسے
دیا۔

ہلچلے۔ ہلچلے۔ ہلچلے۔ کالنگ۔ اور۔۔۔ جیب ہلچلے کی
سنائی دی تو گوپال نے اختیار تک چا کر ایک اسی پانچ منٹ ہے
جیب نے اسے کل کیا تھا اور تفصیل سے بات ہوئی تھی۔ پر اب
اتنی جلدی دوبارہ کل کرنے پر وہ جو تک چا۔

نہیں جیب۔ گوپال اٹھانگ ہو۔ اور۔۔۔ گوپال نے
مذہب لگے میں کہا۔

میں کیا کہہ سکتا ہوں باس۔ میں وہ طے پر موجود تمام ایریا دیکھ رہا ہوں۔ کوئی آدمی یا جانور موجود نہیں ہے۔ لیکن گھاس فائرنگ ہو گیا۔ اور۔۔۔ بکرے کے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”بہر حال تم غلط رہو۔ یہ سنا ہے کہ یہ لوگ کسی سواری پر موجود ہوں۔ اور ایٹل آل۔۔۔ گوپال نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر تک کر دیا۔

”یہ آخر کیا ہو رہا ہے۔ جب تک کہ اس فائرنگ ٹرپ کی دسی نہ گئی جتنے وہ کسی صورت اوپر ہو ہی نہیں سکتا۔۔۔ گوپال نے چہچہاتے ہوئے کہا اور ابھی وہ بڑھاپی ہاتھ کہ ایک بار پھر تیر اور مسلسل فائرنگ کی آواز آنا شروع ہو گئی۔ یہ آواز شمال کی طرف سے قدرتی تھی اور گوپال کا جبرہ ایک بار پھر بڑھ گیا۔ پھر فائرنگ ختم ہو گئی تو اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر کا آواز شروع ہو گئی تو گوپال نے کل ہلاکی۔

”ٹرانسمیٹر ہلا ہوا ہوں باس۔ کہ اس فائرنگ ٹرپ خود بخود اوپر ہو گیا ہے لیکن جہاں کوئی آدمی نہیں ہے۔ اور۔۔۔ ایک مٹو حشری کی آواز سنائی دی۔

”یہ سب آخر کیا ہو رہا ہے۔ بھلے بکرے کا ٹرپ خود بخود اوپر ہو گیا۔ یہ سب جہاد سے والا اوپر ہو گیا ہے۔ یہ سب آخر کیا ہو رہا ہے۔۔۔ گوپال نے طے کے بل چیخے ہوئے کہا۔

”میں کیا کہہ سکتا ہوں باس جہاں تو کوئی آدمی موجود نہیں ہے

۔ کرشن۔ تم فوراً سوچو اور جنگ والی سائیل پر چلے جاؤ۔ یہ سن ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ وہاں سے سواری جنگ میں داخل ہوں۔ تم نے ان کا خیال رکھا ہے اور اگر یہ لوگ دوسرے جنگ میں ہوں تو تم نے فوری مجھے کال کرتا ہے اور خیال رکھا ہے کہ تم ان کے سامنے نہیں آتا۔ اور۔۔۔ گوپال نے کہا۔

”لیں باس۔ اور۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اور ایٹل آل۔۔۔ گوپال نے کہا اور ٹرانسمیٹر تک کر دیا۔

”تم نے رکھا اور ایک بار پھر وہاں اس نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد اچانک وہاں سے فائرنگ کی تیر آواز سنائی دی تو گوپال نے اختیار اچھل چکا۔ فائرنگ مسلسل جاری تھی اور اس سے ہی وہ سمجھ گیا کہ کہ اس فائرنگ ٹرپ اوپر ہو گیا ہے۔ یہی ٹرانسمیٹر سے کال آنا شروع ہو گئی تو گوپال نے بجلی کی سی تین ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اس کو آہن کر دیا۔

”ایٹل۔۔۔ ایٹل۔۔۔ بکرے کا ٹرپ۔ اور۔۔۔ ایک تیر اور تیر۔۔۔ آواز سنائی دی۔

”لیں۔ گوپال فائرنگ ہو۔ کیا ہوا ہے۔ اور۔۔۔ گوپال۔

”تیر لے میں کہا۔

”باس۔ کہ اس فائرنگ ٹرپ اچانک خود بخود اوپر ہو گیا۔

”جیک کوئی آدمی وہاں موجود نہیں تھا۔ اور۔۔۔ بکرے کے کہا۔

”یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اور۔۔۔ گوپال نے پتہ کر کہا۔

اور یہی میں نے اسے اپنی کیا ہے۔ یہ خود بخود آپ ہی ہو گیا ہے۔
اور... سیکھنے والے غور سے غور سے لے کر ہیں کیا۔

• ٹھیک ہے۔ محتاط رہو۔ اور لیڈ آؤٹ۔
اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

یہ سب پاگل کر دینے والا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ وہ کہیں
فائر ٹریپ تھے اور دونوں ہی ضائع ہو گئے۔ گویا بال نے جرات
ہونے کہا۔ اس کے ہجرے پر خوف کے پنگے سے تاثرات ابھرتے تھے
کیونکہ چٹے چٹے کی کال اور اب اپنا تک دونوں کو اس قابو نہیں
کے خود بخود اوپر ہو کر ضائع ہو جانے پر اس کے دل پر خوف سا جو
گیا تھا۔ دیکھو یہ بھی یہ لوگ تو ہم پرست واقع ہوئے ہیں اور یہ سب
تو ہمارا راجہ املا میں ہو رہا تھا اس کی وجہ سے اس کے دہن اور
میں خوف اجڑ آیا تھا۔ وہ جھوٹے خاموش یہ تھا ہا کہ اب اسے کیا
چاہئے کہ اپنا تک اسے اپنی بائیں طرف سے اگلی سی کوا لاسٹ
آواز سنائی دے تو وہ چونک کر اس طرف کو حرا ہی تھا کہ اپنا تک اس
سایہ اس پر تھا اور پھر اس سے چٹے کہ وہ سنبھلتا اس سے اپنی
دھماکے سے ہونے اور ساتھ ہی تاریکی نے اس کے دہن پر ٹپک رہا
اور اس کے تمام حواس تاریکی میں لپکتے چلے گئے۔

جس کو گنی ہے جہاد کو گئے ہوئے۔ عمران نے کلائی
 جہاد کو گنی کو دیکھتے ہوئے کہا۔ وہ اور جو یا ایک اونچی
 پہاڑ کی اہٹ میں بیٹھے ہوئے تھے۔

ہیں۔ اتنی دکانی تو نہیں چلے جہد میں بھی جہاں تک پہنچے
 دکانی رہ گئی ہے اور اب جہاں پہنچے ہوئے بھی نصف گھنٹے سے
 پہلے ہو گیا ہے۔ جو یانے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ
 کوئی بات ہوتی اپنا تک دور سے کانٹنگ کی آواز سنائی دی۔ یہ
 رنگ مسلسل بدوری تھی۔

• کہیں کا رنگ ٹھپا دینا ہے۔ عمران نے ہوسٹ
بلایتہ کرنے کہا۔

”کہیں جو وہ اس کی دوسری آگیا ہو۔ جو یہاں پر پڑھا
 آئے ہوئے کیا۔“

کی جگہ سے جھڑک تھوڑا ہوا۔ اس کے کانہ سے پر ایک بے ہوش
 لڑکا ہوا تھا۔ جھڑک کسی جگہ کے سے انداز میں آگے چلا رہا تھا
 اور وہ لڑکا اس نے کانہ سے پر لڑے ہوئے آدمی کو عمران کے
 لئے دیکھ رہا تھا۔

ہاں۔۔۔ یہ ان کا پاس ہے۔ جھکل میں دس آدمی ہیں جن میں سے
 ایک کو میں نے ہلاک کر دیا ہے اور اسے میں اٹھا لیا ہوں۔ جھڑک
 نے سیدھے کمرے ہوتے ہوئے کہا۔
 کراس فائرنگ ٹرپس تم نے اوپر کئے تھے۔ عمران نے

کہا۔ میں۔۔۔ میں نے چیک کیا تو وہ صرف دو تھے اور میں نے
 سب کو اوپر کر دیا کہ ان کو قتل کئے بغیر ہم آگے چلا رہی
 تھیں تھیں۔۔۔ جھڑک نے جواب دیا۔

تو ہی تم نے ہلاک کیا ہے وہ کہاں ہے۔ عمران نے کہا۔
 ایک دوریت سے اترا اور محالوں میں سے آگے جنوب کی
 طرف چلا رہا تھا کہ میں نے اسے چھاپ لیا اور پھر اس نے مجھے اپنا
 دم کرشن بتایا۔ اس نے بتایا کہ وہ شہر کہاں نصب ہیں اور کتنے
 آدمی ہیں موجود ہیں اور اس نے ہی مجھے اس آدمی کے بارے میں
 بتایا۔ اسے پاس گواہ کہہ رہا تھا۔ چنانچہ میں نے کرشن کو ہلاک
 کر دیا اور پھر وہوں کو اس فائرنگ ٹرپس اوپر کر کے میں نے ایک
 جگہ پر لٹا دیا اور اس آدمی کے سر پر پھینک دیا۔ یہ ایک جھڑکی کی اوٹ

نہیں۔ جھڑک جھکل کا کیا ہے۔ وہ ایسے ٹرپس کے
 پاس میں تھا۔ کوئی اور جگہ ہے۔ عمران نے کہا۔
 کہیں ٹانگہ اور ساتھ تو لہے طور پر آگے نہیں چلے
 جاتی ہے اور کچھ کر دکانے کے چکر میں رہتی ہے۔
 کہا۔

نہیں۔ ٹانگہ اس کے ساتھ ہے اس لئے ایسا نہیں ہو
 عمران نے کہا اور پھر تقریباً دس منٹ کی خاموشی کے بعد
 سے ایک بار پھر فائرنگ کی تیج آواز ابھری۔۔۔ فائرنگ میں
 ابھی تھی۔

دوسرا کراس فائرنگ شہر اوپر ہوا ہے۔ اس کا
 کہ کوئی خاص کام ہو رہا ہے۔ عمران نے کہا۔
 کیا خاص کام۔۔۔ میں نے جھکل کر پوچھا۔

جھڑک کوئی خاص کام دکانے میں معروف ہے۔
 نے کہا تو میں نے جواب دینے کی بجائے ہنس دیا۔ پھر
 ایک ٹھنڈے گور گیا اور ہر طرف خاموشی رہی تو اب ایک
 اختیار چنگ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے اس طرح کمرے۔۔۔
 بھی جھنگ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

کیا ہوا ہے۔۔۔ میں نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
 جھڑک واپس آ رہا ہے۔ مجھے اس کے پلنے کی ضرورت
 دی ہے۔ عمران نے کہا اور دوسرے لے ایک چلا۔

تجہ میں نے پوچھا ہے اس کا جواب دو۔ عمران کا بچہ بھگت ہو گیا تھا۔

ہاں۔ میں گوپال ہوں۔ کیا تم ہمارے گھر آؤ گے؟ گوپال نے کہا۔

ہاں۔ یہ بات تمہارے ذہن میں کیسے آگئی؟ عمران

نے بھگت کو کہا تو جواب میں جب گوپال نے پیٹ مہاشے کی بات سن کر کہہ دیا کہ اس فائرنگ ٹرپ میں چل جانے کی بات کی ہے۔

میں ہمارے گھر کے خلاف کام کر رہا ہوں۔ جادوگری کا دعویٰ تو مجھے شری پدم اور گرد و فیر کرتے ہیں۔ اب تم یہ بتاؤ کہ کونسی آوی کہیں کہاں موجود ہیں؟ عمران نے جواب دیا۔

مجھے نہیں معلوم۔ میں نے تو انہیں پھیل کر جھٹک کرنے اور انہیں ہٹانے کا حکم دیا تھا۔ اب مجھے نہیں معلوم کہ وہ کہاں گوپال نے کہا۔

جہاں ان سے رابطہ کیے ہوئے ہے۔ کیا ٹرانسمیٹر؟ عمران

ہاں۔ گوپال نے کہا تو عمران نے جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا ہی تھا۔

میں بیٹھا ہوا تھا اور دور ہیں سے چیک کر رہا تھا۔ اس کے پاس ایک مین گن، ایک میٹائل گن اور ایک ٹرانسمیٹر موجود تھا۔ میں نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے۔ ہیل کی رسی بناؤ اور اس کے ہاتھ باندھ دو۔ درخت سے ہاتھ دو۔ عمران نے کہا تو تھوڑی دیر بعد اس نے اس کے حکم کی تعمیل کر دی۔

اب اوپر باتیں ہاتھ پر جا کر ٹانگیں اور صاف کو بلاؤ۔ میں نے کہا تو جھولک سر ہٹا ہوا اس طرف کو بڑھ گیا۔ عمران نے بڑھ کر دونوں ہاتھوں سے اس توی کاٹاک اور منہ نہ کر دیا۔

میں نے کہا۔ کیا مطلب ہے۔ تم۔ تم۔ میں کہاں ہوں۔

آوی نے ہوش میں آتے ہی فاشوری طور پر کہہ دیا۔ اب وہ جھولک کرتے ہوئے کہا اور اس کی آواز سننے ہی عمران نے کہا۔ گوپال ہے کیونکہ مہاشے کی آواز میں وہ اس سے بات کر رہا ہے۔ جہاں نام گوپال ہے اور تم نے ہمارے خلاف کس فائرنگ ٹرپس لگا رکھے تھے۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

تم۔ تم۔ تم پاکیشیائی بھگت ہو۔ گوپال کے چہرے پر اچھائی خوف کے تاثرات ابھرتے تھے۔

یہ لگا تھا کہ دور سے جوف آتا کھائی دیا۔ اس نے کسی
بڑے پر اٹھایا ہوا تھا۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ بھی اس کے ساتھ

جنگل کی طرف گئی ہوئی تھیں جو جوف گیا تھا۔ اپنا تک
سے بیلوں کی دسی کی مدد سے بڑھا ہوا گوپال بھگت اچھل کر
تھوڑا دور ہوا اور اس نے جو یا کو دونوں ہاتھوں میں بٹو کر اپنے
کرنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لگے وہ جھٹکا ہوا اچھل کر
ایک دھمکے سے جاگرا اور اس کے ساتھ ہی رستہ رستہ

کے ساتھ ہی بچے گر کر اٹھا ہوا گوپال بھگت سی جی مار کر واپس
بڑھ لگے تھپتھپے کے بعد ساکت ہو گیا۔ یہ فائرنگ بھی نہ دیا
تھی جبکہ عمران کو حرکت میں آنے کی ہمت ہی نہ ملی تھی۔
اس نے چارے کو کیا معلوم تھا کہ وہ کسی غیبی لوقہ

کی کوشش کر رہا ہے۔ عمران نے مسکراتے ہوئے
اس نے ہاتھ اور جسم کو کیسے کھول لیا۔ یہ بات
پہلے دایم جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔
یہ جنگل کے سلسلے میں تربیت یافتہ تھا اور جتنا اس
بھی ہوں گے۔ نہانے یہ فائرنگ کس سلسلے میں ہوتی ہے۔
نے کہا۔

اے ہاں۔ ابھی تک کوئی دائیں ہی نہیں آیا۔
پریشان ہوتے ہوئے کہا۔
آ۔ ہمیں خود معلوم کرنا ہو گا۔ عمران نے کہا اور

جنگل کی طرف گئی ہوئی تھیں جو جوف گیا تھا۔ اپنا تک
سے بیلوں کی دسی کی مدد سے بڑھا ہوا گوپال بھگت اچھل کر
تھوڑا دور ہوا اور اس نے جو یا کو دونوں ہاتھوں میں بٹو کر اپنے
کرنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لگے وہ جھٹکا ہوا اچھل کر
ایک دھمکے سے جاگرا اور اس کے ساتھ ہی رستہ رستہ
کے ساتھ ہی بچے گر کر اٹھا ہوا گوپال بھگت سی جی مار کر واپس
بڑھ لگے تھپتھپے کے بعد ساکت ہو گیا۔ یہ فائرنگ بھی نہ دیا
تھی جبکہ عمران کو حرکت میں آنے کی ہمت ہی نہ ملی تھی۔
اس نے چارے کو کیا معلوم تھا کہ وہ کسی غیبی لوقہ
کی کوشش کر رہا ہے۔ عمران نے مسکراتے ہوئے
اس نے ہاتھ اور جسم کو کیسے کھول لیا۔ یہ بات
پہلے دایم جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔
یہ جنگل کے سلسلے میں تربیت یافتہ تھا اور جتنا اس
بھی ہوں گے۔ نہانے یہ فائرنگ کس سلسلے میں ہوتی ہے۔
نے کہا۔

اے ہاں۔ ابھی تک کوئی دائیں ہی نہیں آیا۔
پریشان ہوتے ہوئے کہا۔
آ۔ ہمیں خود معلوم کرنا ہو گا۔ عمران نے کہا اور

ہم نے ٹائیکر کو دیکھا تو اس کی حالت غائب تھی اس نے جھول
اسے اٹھایا اور ہم جہاں آئے۔ ساتھ نے تفصیل بتاتے
کے کہا۔ اسی لمحے ٹائیکر بھی ہوش میں آگیا۔ جھول نے اسے
سودا پیر چھنی ہوئی شیش پینا کر اس پر کوسہ بنا دیا۔

تم نے لفظ کام کیا ہے ٹائیکر۔ جہیں خیال رکھنا چاہئے تھا کہ جو
ہی آہا ہو اس کی نگرانی بھی کی جا رہی ہوگی۔ انہوں نے جہیں
بیک کر لیا ہو گا۔ اگر ساتھ وہاں نہ ہوتی تو تم ختم ہو چکے
ہوتے۔ عمران نے دھچکے میں ٹائیکر سے مخاطب ہو کر کہا۔

اتنی اہم سواری ہاں۔ مجھے واقعی اس بات کا خیال نہ آیا تھا۔
مجھے شرمندہ سے لگے میں کہا۔

انجمن خیال رکھنا۔ یہ اتنا تعانی کا کرم ہے کہ جہیں سواری
نے کا موقع مل رہا ہے اور ایسے حالات میں ایسا کہنے کا موقع ہی
میں ملتا کرتا۔ عمران نے کہا تو ٹائیکر نے اجابت میں سر ہلا دیا۔

اس کو پال سمیت اس آدمی نے جن میں سے سات ختم ہو گئے
ہی تھے ابھی تک موجود ہیں اور اب ہم نے ان تینوں کا خاتمہ کرنا
ہے۔ پھر پھانگے چھ سکس گے۔ عمران نے کہا۔

ہاں۔ تب مجھے اجازت دیں میں ابھی ان کا خاتمہ کر دیتا
ہوں۔ جھول نے کہا۔

ٹھیک ہے۔ ٹائیکر تو حرکت نہیں کر سکتا اس لئے جو یہاں
کھستے ساتھ جانے کی۔ میں یہاں رکنا ہوں کیونکہ ٹائیکر کی حالت

نے عیب سے لائٹر نکال کر عمران کو دے دیا۔ عمران نے اسے
سے رہاں نکالا اور اسے لائٹر کی مدد سے آگ لگائی اور جب وہ
راکھ ہو گیا تو اس نے گرم راکھ کو اپنی منجھ میں رکھ کر اسے
دو چار بار ہلایا اور پھر اس نے یہ راکھ ٹائیکر کے ذرخوں پر مال
سے اسے اچھی طرح مل دیا۔

اس کی شرٹ کی پیشیاں ہٹا کر پانچہ دو۔ عمران نے
ہوئے کہا تو جھول اس کے حکم کی تفصیل میں لگ گیا۔

ہاں۔ اب بتاؤ کہ کیا ہوا ہے۔ عمران نے سر
مخاطب ہو کر کہا جو خاموش کوی تھی۔

ہم دونوں ایک تھالی کے پیچھے چھپے ہوئے تھے۔ یہ
ایک آدمی ٹائیکر کو نظر آیا جو چپ چاپ انداز میں خاموش

لیٹا ہوا ہماری طرف جھپک رہا تھا۔ ٹائیکر نے اسے چھپے
معلومات حاصل کرنے کا پلان بنایا اور پھر آگے بڑھ کر اسے

دیا لیکن اسی لمحے وہ اطراف سے فائرنگ شروع ہو گئی اور
ہو گیا تو مجھے فائر کھونا پڑا۔ ٹائیکر نے جس پر حملہ کیا تھا۔

گیا تو میں آگے چلی اور پھر میں نے مختلف سپائس پر تین آدمی
جو درختوں پر چھپے ہوئے تھے فائر کر کے نیچے گرادیا۔ وہ الگ

تھے لیکن میں نے انہیں مختلف سپائس سے فائر کر کے ختم
کئے میں جھول بھی نکلا گیا اور پھر جھول اور میں نے مل کر

آدمیوں کو جو تھالیوں میں چھپے ہوئے تھے فائرنگ کر کے ختم

کسی بھی وقت غائب ہو سکتی ہے۔ عمران نے کہا تو وہ بڑا
جورف تیزی سے واپس مڑ گئے اور چند لمحوں بعد ہی وہ دونوں طرف
سے غائب ہو گئے۔

تم بیٹو جاؤ ٹانگہ اور سالک۔ تمہارے بیک میں پانی نہ رہا
ہو گی۔ ٹانگہ کو اب پانی پلا دو۔ عمران نے کہا تو سالک نے
پشت پر موجود بیک سے پانی کی بوتل نکالی اور اسے عمران کے
ہاتھ میں دے دیا۔ ٹانگہ نے تھوڑا سا پانی پیا اور بوتل واپس
سالک کی طرف بڑھا دی۔ پانی پینے کے بعد ٹانگہ کے چہرے
پر راحت کے تاثرات ابھرتے۔ پھر کچھ دیر بعد انہیں وہ سے بیک
پھر فائرنگ کی آوازیں سنائی دینے لگیں اور پھر خاموشی طاری ہو گئی۔
عمران ہوسٹ گھنٹے خاموش کھڑا تھا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد وہ
اور نکالیا واپس آتے دکھائی دیے۔

ہاں۔ تین آدمی تھے۔ تینوں قتل ہو گئے ہیں۔
تھوڑا سا گراہا۔

کیا تینوں اکٹھے تھے۔ عمران نے پوچھا۔
نہیں ہاں۔ وہ تھالیوں کی آڑ لے کر اوپر چڑھ رہے تھے۔
جو یا نے انہیں چیک کر لیا اور پھر میں نے آگے بڑھ کر ٹانگہ
کے انہیں قتل کر دیا۔ جورف نے جواب دیا۔
ٹھیک ہے۔ ٹانگہ اب بہت بہتر ہے۔ آؤ اب بیٹو اور
دیکھتے ہیں۔ عمران نے کہا لیکن اس سے پہلے کہ وہ آئے ہوں

بیک عمران کی جیب سے سیٹی کی آواز سنائی دی تو عمران نے جیب
سے ٹرانسمیٹر نکال لیا۔ یہ وہی ٹرانسمیٹر تھا جو جورف نے گوپال سے
مل لیا تھا۔ عمران نے اسے ان کو دیا۔

ایک۔ ایک۔ مہاشے ٹانگہ اور۔ ٹرانسمیٹر سے مہاشے کی
دھڑکی دی۔

میں۔ گوپال انڈیا تک پہنچ گیا۔ اور۔ عمران نے گوپال
کو اطلاع دے دی کہ میں بات کرتے ہوئے تھا۔

سیٹل کو ڈوبہ راہ۔ اور۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔
سیٹل کو پتہ چل گیا۔ اور۔ عمران نے کہا۔

کون ہو تم۔ تم گوپال ہیں ہو۔ کون ہو تم۔ اور۔ ایک گھنٹہ
بعد ہی طرف سے پہنچے ہوئے کے میں نہ گیا۔

پچھلے کی ضرورت نہیں ہے مہاشے۔ تمہارے تمام آدمی گوپال
سے قتل ہو چکے ہیں اور ہم اس وقت تمہارے ہیڈ کوارٹر کے سامنے

رہ رہے ہیں۔ لہذا اس شہر میں ہم کو کاشان پہاڑ سے نکال کر باہر بھجوا
دو۔ پورے کاشان پہاڑ کو رینج رینج کر دیں گے۔ اور۔ عمران

نے بھی توجہ آواز میں کہا لیکن اب وہ اپنی اصل آواز میں بول رہا تھا۔
تم۔ تم نے گوپال کی آواز اور لہجے میں کیسے بات کر لی۔ پہلے

تم نے میری آواز اور لہجے میں گوپال سے بات کی تھی۔ تم
میں گراہو۔ لہجے مہاشے سے بات کرنا ہو گی۔ اور لیڈ آل۔ دوسری

طرف سے خوفزدہ لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم

ہو گیا تو عمران نے سکراتے ہوئے ٹرانسمیٹر تک کر کے اسے زیر
میں ڈال لیا۔
تو۔ اب یہ تو ہم پرست لوگ پوری طرح خوفزدہ ہو گئے
ہیں۔ عمران نے کہا اور آگے بڑھ گیا۔

شری پدم مقدس ٹاور میں آتی پاتی مارے بیٹھا ہوا پراگھتا میں
صرف تھا کہ ہینک ٹاور کے دہانے پر سایہ سا نظر آیا تو شری پدم
نے چونک کر دہانے کی طرف دیکھا۔ دہانے پر سرخ رنگ کی کمانڈو
یونیفارم میں ایک آدمی اندر داخل ہو رہا تھا اور شری پدم اسے دیکھتے
ہی پہچان گیا کہ یہ مہاراش کا جیپ مہاشے ہے کیونکہ مہاراش تنظیم
شری پدم نے ہی قائم کی ہوئی تھی۔ مہاشے نے اجتنابی منو دیا۔ انداز
میں پرہیز کیا اور پھر دوڑا تو ہو کر شری پدم کے سامنے بیٹھ گیا۔ اس
کی نظریں جھکی ہوئی تھیں۔

کیوں آئے ہو بالک۔ شری پدم نے کہا۔

مہارگرو۔ پاکیشیائی جادو گروں نے میرا تمام میکشن جو میں نے
ساتھ ہی جنگ میں ان کے ماتھے کے لئے لگایا ہوا تھا ہلاک کر دیا ہے
مہارگرو۔ یہ لوگ بہت جیسے جادو گرو ہیں۔ یہ جب چاہیں کسی کی

پچھتی سی خزاں کی آواز ابھری اور دوسرے لمحے ایک بھیانک شکل
دور مٹانے قد کا آدمی تیزی سے ایک کونے سے نکل کر شری پدم
کے سامنے آکر بیٹھ گیا اور اس نے اپنا ہاتھ زمین پر رکھ دیا۔

”خوک حاضر ہے آقا۔“ اس آدمی نے کہا لیکن اس کے لیے
پچھتی سی خزاں تھی۔

”خوک۔ ہمارے دشمن مقدس پہاڑ کا نشان تک پہنچ جانے میں
سہج ہو گئے ہیں۔ ہمارے محافظوں کے سردار ہمارے کا کہا ہے
کہ جادوگر ہیں۔ تم بتاؤ کہ حقیقت کیا ہے۔“ شری پدم نے
چیلے میا کہا۔

”آقا۔ آگے والے جادوگر نہیں بلکہ عام آدمی ہیں لیکن وہ اجنبی
تو ہے یاخوت اور انہیں اس لیے آپ کے محافظان کا مقابلہ نہیں
کرے گا۔“ خوک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”میں ان کا خاتمہ چاہتا ہوں۔ ابھی اور اسی وقت سب کو کون کرے
گا۔“ شری پدم نے کہا۔

”آقا۔ ان کے پاس روشنی کا مقدس کلام موجود ہے۔ جب تک
ان کے پاس وہ کلام ہے ان کے قریب آپ کی کوئی طاقتور سے طاقتور
شک نہیں ہو سکتی۔ آپ اپنے محافظوں سے کہیں جو عام آدمی ہیں کہ
انہیں وہ روشنی ملانی کر دیں اور پھر ان کی جیسوں سے روشنی کا کلام
نکل کر علیحدہ کر دیں۔ اس کے بعد آپ ان کا خاتمہ کر دیں۔“
خوک نے کہا۔

آواز اور لمحے میں بات کر لیتے ہیں اور انہوں نے جادو کے اور
سجے آدمیوں کو ہلاک کر دیا ہے جبکہ سچے آدمی اجنبی تہذیب
یاخوت تھے۔ سب یہ مقدس پہاڑ کے سامنے پہنچ گئے ہیں۔ پاکستان
جادوگر ہیں ہمارے آپ اپنی طاقتوں کو حکم دیں کہ وہ
جادوگر ان کا خاتمہ کر دیں۔ ہمارے نے اجنبی مذہب ان کے
کہا۔

”جادوگر۔ تم کیا کہہ رہے ہو۔ لوگ تو سیکڑوں میں
لوگ ہیں جو ہماری طرح تہذیب یاخوت ہیں۔ شری پدم
حیرت میرے لیے میں کہا تو ہمارے نے پہلے اپنی آواز اور
گوپال سے بات کرنے اور پھر گوپال کی آواز اور سچے میں اس سے
ہونے والی بات کی تفصیل بتادی۔

”میں کہہ رہا ہوں۔ تم جادو اور اپنے آدمیوں کو مرنے
جادوگر ہیں تو ہماری طاقتیں انہیں مقدس پہاڑ کے قریب
کر دیں گی اور اگر یہ جادوگر نہیں ہیں تب بھی جیسے ہی یہ مقدس
پہاڑ میں داخل ہوں گے ہماری طاقتیں ان پر ٹوٹ پڑیں گی۔ ان
پدم نے کہا۔

”ہمارے آدمی ہے۔ ہمارے نے مسرت میرے لیے
ایک بار پھر تمام کر کے وہ الٹا اور سحر کر تیزی سے واپس چاہیے۔
شری پدم نے آنکھیں بند کر کے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھا شروع کر دیا
اور پھر اس نے بند کٹی کو لہو سے اپنا دھن پر مارا تو مار میں گنا

اپنے بچے بلایا ہے گرد مہاراج۔ مہاشے نے قریب آکر
ماتوہرہ بیٹھے ہوئے اجتانی مودبانہ بچے میں کہا۔

ہاں۔ ہم نے جس میں اس لئے بلایا ہے کہ تمہیں بتا سکیں کہ
بڑے دشمن جادوگر نہیں ہیں۔ البتہ ان کے پاس روشنی کا کلام ہے
جس کی وجہ سے ہماری شکلیاں ان پر قابو نہیں پاسکتیں۔ یہ لوگ
ریت یافتہ ہیں اور اپنی ذہانت کے بل بوتے پر کام کرتے ہیں۔ تم
یہ کام قابو کرو اور پھر ان پر بے ہوش کاری کرو۔ جب یہ بے
ہوش ہو جائیں تو انہیں کالی ٹار میں ڈال دو اور پھر اپنے کسی آدمی
کے ذریعے ان کی جیسوں سے روشنی کا کلام نکال کر علیحدہ کر دو۔ اس
کے بعد ہم وہاں کالی ٹار میں آئیں گے اور پھر اپنی شکلیوں سے ان کو
محبت کا کام انجام تک پہنچا دیں گے۔ شری پدم نے تجھے میں
نہی۔

حکم کی تعمیل ہو گی گرد مہاراج۔ اگر یہ جادوگر نہیں ہیں تو پھر
ہم ان سے آسانی سے نمٹ لیں گے۔ مہاشے نے سر ت جبرے
لے میں کہا۔

ہاں۔ جادو اور اپنی ذہانت استعمال کر کے ان کو بے ہوش کر
کے کالی ٹار میں پہنچاؤ اور پھر ان کی جیسوں سے روشنی کا کلام نکال کر
بچے اطلاع دو۔ شری پدم نے کہا۔

اگر آپ اجازت دیں گرد مہاراج تو ہم خود ان کا خاتمہ کر کے
لوہ کی ٹاٹیں آپ کے سامنے لار کھیں۔ مہاشے نے کہا۔

کیا رکاوٹ صرف روشنی کا کلام ہے یا کچھ اور بھی ہے۔ کیا میں
اپنی شکلیاں نہیں ہیں۔ شری پدم نے قدم سے حیرت پر
میں کہا۔

نہیں۔ یہ لوگ یاد دہشتہ اور اس طرح یہ روشنی کے
تھے جن انہوں نے آدمیوں کو ہلاک کیا۔ انسانی خون کرنے کی
سے وہ اس حصار سے باہر آ گئے ہیں۔ اب ان کی حفاظت روز
روشنی کا کلام کر رہا ہے۔ فلوک نے جواب دیا۔

کیا مقدس جہاز پر ہماری شکلیاں ان کا کچھ نہیں بنا سکتیں۔
جو لو۔۔۔ شری پدم نے فحشہ لے میں کہا۔

نہیں۔ آپ کی تمام شکلیاں اہم صبر سے اور کھدگی کی ہیں۔
جبکہ یہ لوگ روشنی اور پاکیزگی کے لوگ ہیں اس لئے ان سے آپ
نکلنا ہی نہیں سکتا۔ تب اس اپنی ذہانت سے اور ان کی اہم
قائمہ الفاظ ان کا خاتمہ کر سکتے ہیں۔ البتہ جب یہ لوگ روشنی
حصار سے باہر آ جائیں گے تو پھر آپ کی شکلیاں ان کو موت
موت مار سکتی ہیں۔ فلوک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے۔ میں کچھ گیا ہوں۔ اب تمہیں سکتے ہو۔
پدم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ ہلاتا تو وہ اپنی شکل
خراپہ کے ساتھ ہی غائب ہو گیا۔ شری پدم نے ایک بار پھر
اپنی منہ میں کچھ پڑھا اور غار کے دہانے کی طرف بھونک کر
ٹھوڑی دیر بعد مہاشے اندر داخل ہوا۔

- تہیں۔ میں انہیں اجتنابی عبرت تاک انجام تک پہنچانا چاہتا ہوں اس لئے جیسے میں حکم دے مہاروں دیکھ ہی نہیں کرتا ہوں۔
شری پدم نے قہقہے لگے میں کہا۔
"حکم کی تعمیل ہوگی بہاراج۔" مہاشے نے لڑتے ہوئے
لگے میں کہا۔
"جلا۔" شری پدم نے کہا تو مہاشے نے پرنام کیا اور غار
دور کے دہانے کی طرف چلا گیا۔

غراں لپٹے ساتھیوں سمیت لاکھان پہاڑ سے کچھ فاصلے پر سوناری
نکل کے اندر موجود تھا۔ وہ سب تھلاڑیوں کی اوٹ میں بیٹھے ہوئے
مٹی کی طرف دیکھ رہے تھے پہاڑ کے گرد واقعی اجتنابی اونچی فصیل
لی ہوئی تھی جس پر جگہ جگہ دھارے سے پتے ہوئے تھے۔ سلسلے
پہ چار سا کڑی کا پھانگ تھا جو بڑھ تھا۔

"کیپ سلسلہ ہے۔ پورے پہاڑ کے گرد فصیل اس انداز میں
لی گئی ہے جیسے پہاڑ ہو بلکہ کوئی لیبارٹری ہو۔" جویا نے
جوت بھرے لگے میں کہا۔

"ہاں۔ گنا ہے جیسے اس پہاڑ کے اندر کوئی خاص کام کیا جا رہا ہو
بول۔ تقدس کی خاطر اتنا کام نہیں کیا جاسکتا۔" مہاشے نے
طلب دیتے ہوئے کہا۔

”جو کچھ بھی ہے بہر حال ہم نے اس شری پر دم کاغذ کرنا ہے۔
اس کے لئے بہر حال ہمیں اس کے اندر جانا ہوگا۔“ عمران نے کہا۔

”ہاں۔ میرے خیال میں ہم سلسلے کی بجائے قطعی طرف سے
اس فصیل کو عبور کریں۔ ہمارے پاس آٹو کنکریں موجود ہیں۔
ٹانگے لے کر۔“

”ہاں۔ اس فصیل کی وجہ سے میں نے انہیں ساتھ نہ لیا
لیکن ایسی صورت میں ہمیں پورا پہاڑ کو اس کرنا پڑے گا۔ اور
میں جواب دیا۔“

”میں ٹکڑی کے پھاٹک کو تو ماحول سے الایا جا سکتا ہوں
مگر وادع ناورد کا ہے۔ وہاں یہی مٹھیں گئیں بھی ٹھکانے ہیں۔
جویا نے کہا۔“

”میرا خیال ہے اس پہاڑ کے اندر جانے کے لئے لونی۔ وہ
کریک موجود ہوگا۔ اگر ہم ان کے ٹوکس میں آتے ہیں تو
جائیں تو زیادہ بہتر ہے گا کیونکہ یہاں ان کی تعداد کم ہے۔
عمران نے کہا۔“

”تو پھر اس کریک کو تلاش کیا جائے۔“ جویا نے کہا۔

”ہاں۔ مجھے اجازت دیں۔ میں اسے تلاش کر سکتا ہوں۔
خاموشی کو بے حریف نے کہا تو عمران سمیت سب بے اختیار ہنس
پڑے۔“

”کیسے تلاش کرو گے۔“ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا
”یہ کچھ۔ واقعی انتہائی دشوار کام تھا۔ پودے پہاڑ کے گرد موجود
میں ان کو چیک کرنا ضروری تھا۔“

”ہاں۔ جہاں کریک ہوتا ہے اور جنگل بھی ہوتا ہے وہاں لارنا
یہ پہاڑی بوٹی خود بخود پیدا ہو جاتی ہے جسے الریتہ میں کاروش کہا
جاتا ہے۔ میں اسے بہت اچھی طرح پہچانتا ہوں کیونکہ اس بوٹی کو
کریک کی بدبو اسی پرمان پر ساقی ہے۔“ جوزف نے کہا۔

”اگر یہ بات ہے تو پھر ٹھیک ہے۔ تم فی الحال سلسلے اور
وادی ساتھ دوں پر کام کرو لیکن خیال رکھنا۔ اگر تم وادع ناورد والوں
میں ٹھکانے تو پھر انہوں نے جہاں سے اندر کریک پہنچ کر رہنا
چاہتے ہیں۔“ عمران نے کہا۔

”تب بے فکر رہیں ہاں۔ جوزف کی حرکت جنگل کے پودے
کو چیک نہیں کر سکتے۔ وادع ناورد والے کہیں کریں گے۔ جوزف
جسے خاطر اس لئے میں کہا اور تجوی سے آگے بڑھ گیا۔“

”اب ہمیں جہاں جوزف کا انتظار کرنا ہوگا۔“ جویا نے کہا۔
”ہاں اور ساتھ ہی دعا بھی کرنا ہوگی کہ کوئی کریک اسے مل
جائے۔“ عمران نے کہا۔

”کیا دوبارہ اس کریک کو بند نہیں کیا گیا ہوگا۔“ صالح
نے کہا۔

”ہو سکتا ہے کر دیا گیا ہو لیکن کریک کے اندر دیوار کو توڑنا

قبیلہ کھلی قلعا کے دیوار مٹا رہے گا۔ عمران نے کہا تو اس نے اہل بیت میں سر ملا دیے اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد بوزوف پہنچ گیا۔

ہاں۔ کریک میں نے کشاکش کر لیا ہے لیکن اسے دیکھ کر آگے بڑھ کر دیا گیا ہے۔ بوزوف نے قریب آکر کہا۔ کہاں ہے کریک۔ عمران نے کہا تو بوزوف نے قمریہ بتاتا شروع کر دی۔

چلو۔ لیکن بے حد احتیاط سے کام لیتا ہو گا۔ ہمیں کسی سرحد واضح کارڈز والوں کی نگاہوں میں نہیں آنا۔ عمران نے کہا تو وہ سب صحابیوں کے درمیان غلط انداز میں چلتے ہوئے رہا۔ رہنمائی میں آگے چلتے چلے گئے۔ انہیں کریک والے دیکھ رہے تھے۔ ایک چھپنے میں بھی تقریباً ایک گھنٹہ لگ گیا۔ یہ ایک نیا جگہ تھا جس کے پہاڑ سرخ تو کیلے تھے والی ایسی صحابیوں تھیں اور کہیں ٹکڑے آتی تھیں اور بوزوف نے بتایا کہ یہی صحابیوں کی نعلانی ہوتی ہیں۔ ان کے لئے یہ جگہ بھی خاصہ مہتمم تھی۔ کارڈ سے کارڈ کے پہاڑ اس کے پہاڑ میں داخل ہونے میں اجالہ انداز میں گئی تھی۔ غار میں داخل ہو کر وہ تیزی سے آگے چلنے لگے اور پھر کریک پہ آگے جا کر اچانک بڑھ ہو گیا۔ وہاں واقعی قمریہ میں پختہ دیوار بنائی گئی تھی۔

دیوار زیادہ پختہ نہیں ہے۔ قمریہ کی مدد سے اس کی ایک بڑی جگہ بنا سکتی ہے۔ اس طرح دھماکہ نہیں ہو گا۔ عمران نے کہا اور پھر واقعی قمریہ کی محنت کے بعد انہوں نے قمریہ کی مدد سے دیوار کی ایک اینٹ نکال لی اور پھر ایک اینٹ نکلنے کے بعد سٹی کے آگے سے بنائی گئی دیوار کی باقی ماندہ اینٹیں آسانی سے نکل لی تھیں۔ اب دیوار میں اتنا جڑا سوراخ ہو گیا تھا کہ اس میں سے وہ ایک ایک کر کے آسانی سے دوسری طرف جا سکتے تھے۔

ابھی بت جاو۔ تازہ ہوا اندر جانے دو۔ عمران نے کہا اور پھر تقریباً پندرہ منٹ بعد عمران نے سب سے پہلے اسے کر اس کیا اور اس کے بعد ایک ایک کر کے وہ سب اس سوراخ کو کر اس کر کے داخل ہو گئے۔ کریک کافی آگے تک جا رہا تھا اور پھر اچانک ایک میں روشنی نظر آنے لگی اور عمران سمجھ گیا کہ یہاں سے ایک قمریہ ہوا رہا ہے۔ عمران آگے بڑھا اور پھر اس نے اوپر بڑھ کر سر پر ٹھک کر دیکھا تو اس نے دیکھا کہ وہ اس فاصلے کی دیوار سے کافی فاصلہ پر تھے۔ وہاں بھی گہنی صحابیوں تھیں اور درخت بھی موجود تھے لیکن کوئی آدمی نظر نہ آ رہا تھا۔ عمران نے مڑ کر اپنے ساتھیوں کو پوچھا کہ کیا وہاں پر وہ اجمل کر اس کریک سے باہر آ گیا۔ ان کے چہرے ایک ایک کر کے اس کے ساتھی بھی باہر آ گئے۔ پھر ایک ایک کر کے وہ صحابیوں کی اوٹ میں چھپے ماحول کا جائزہ لیتے رہے اور پھر عمران آگے چلے گئے لیکن ابھی انہوں نے کچھ ہی فاصلہ طے کیا ہو گا

کہ اچانک دوشوں سے ساتھی ساتھی کی آواز میں انہیں اور اس
ساتھ ہی ان کے آس پاس اور قدموں میں ہلکے سے دھماکے ہوئے
لگ گئے۔ اس سے پہلے کہ عمران اور اس کے ساتھی سمجھتے تھے
وہیں نکتہ گہری تاریکی میں اوجھڑ چکے تھے۔

شری پدم مقدس غار میں موجود تھا کہ غار کے پہاڑ پر ساجہ سا
درہ ہوا۔ شری پدم نے دھمک کر دیکھا تو آنے والا مہاشے تھا۔
نے منہ دبانے انداز میں یہ نام کیا اور دوڑا تو اس نے ہو کر بیٹھ گیا۔
کیسے کہتے ہو۔ شری پدم نے سخت لگے میں کہا۔
مہاراج۔ یا کیشیاں، نکتہ پڑے گئے ہیں اور انہیں بے
ان کے کالی غار میں پہنچا دیا گیا ہے۔ ان کی جیسوں سے روشنی کا
نکلاں کر بیٹھ کر دیا گیا ہے۔ مہاشے نے مسرت ہرے
میں کہا تو شری پدم بے اختیار اچھل پڑا۔
لو۔ لو۔ کیسے پڑے گئے۔ تفصیل بتاؤ۔ شری پدم نے

مہاراج۔ یہ لوگ واقعی بے حد چالاک اور شاطر ہیں۔ ہمارا
ہر گناہ کہ پچانگ کو ہم سے اڑا کر یہ اندر داخل ہونے کی کوشش

جائے گا۔ ہاٹے نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”کچھ ادنیٰ ہیں۔ شری پدم نے پوچھا۔

”تین مرد ہیں اور دو عورتیں۔ مردوں میں سے ایک لڑکی ہے۔“

ہاٹے نے کہا۔

”یہ دونوں عورتیں وہی ہیں جنہیں پہلے پکڑا گیا تھا یا کوئی اور؟“

شری پدم نے پوچھا۔

”وہی ہیں مہاراج۔ ایک غیر ملکی ہے اور دوسری پاکیشیائی جنگ

میں ایک افریقی حبشی ہے اور دو پاکیشیائی ہیں۔“

ہاٹے نے جواب دیا۔

”ہو جب۔“ لٹیک ہے۔ تم وہاں پہنچے میں آباہوں۔“

شری پدم نے کہا تو ہاٹے نے ایک بار پھر بتام کیا اور اٹھ کر واپس غار

کے دہانے کی طرف چلا گیا۔ اس کے باہر جانے کے بعد شری پدم

نے من ہی من میں کچھ جھٹکا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے

دونوں ہاتھوں کو ہوا میں جھٹکا تو کمرے میں سٹائی دی اور اس کے

ساتھ ہی ایک سیاہ رنگ کا کتا جس کی آنکھیں سفید تھیں اندر داخل

ہوا اور شری پدم کے سامنے پنکھ کے بل بیٹھ کر اس نے اپنا سر

اچھ پر رکھا اور اس کے ساتھ ہی اس کے جسم سے دھواں سا اٹھا اور

جو کچھ ہو جب دھواں چھٹا تو وہاں ایک سیاہ رنگ کا آدمی بیٹھا

ہوا تھا جس کے پورے جسم پر جڑے جڑے سیاہ پال تھے اور اس کی

آنکھیں سفید رنگ کی تھیں۔ اس کی آنکھوں میں سیاہی کا رنگ نہ

کریں گے اس لئے ہم نے وہاں مٹھیں گنوں سے کچا لڑا ہوا
تینہات کئے ہوئے تھے اور فصل پر بنی ہوئی مچانوں پر بھی لڑا ہوا
آدھی انہیں لٹکا دیتے تھے لے تیار تھے لیکن جب آپ نے انہیں
بے ہوش کرنے کا حکم دیا تو میں نے فوری طور پر احکامات دے دیے
اور مچانوں پر بھی بے ہوشی کے کیپول پھینکنے والی گیس بھجوائی۔
اس کے ساتھ ساتھ میں نے فصل کے چاروں طرف دھتے دھتے
لپٹے آدمی اور خٹوں پر بٹھا دیئے اور انہیں بھی بے ہوش کر دیئے۔
گنیں دے دیں۔ کچے تھوڑے تھا کہ کہیں وہ بھاگ کی طرف نہ
کی۔ بجائے کسی اور جگہ سے فصل کو بھوں سے الگا کر اندر داخل نہ
جائیں۔ پھر اپنا کچھ اطلاع ملی کہ یہ لوگ ہر سرور طور پر اپنا
اندھ موجود تھے۔ میرے حکم کی تعمیل میں ان پر بے ہوش کر دینے
والی گیس گاڑ کر دی گئی تھی اور یہ سب بے ہوش ہو گئے۔ ہونے
اطلاع دی گئی۔ میں لپٹے آدمیوں سمیت وہاں پہنچا اور ہر ایک
ایک آدمی نے ان کی کٹائی لی تو ان کی جیسوں میں ایسے اٹھ ہوئے
تھے جن پر ان کا مقدس کلام لکھا ہوا تھا۔ وہ کاذب ان سے ملے اور
دینے گئے اور پھر انہیں وہاں سے اٹھا کر کالی غار میں پہنچا دیا گیا۔
میرے حکم پر ان کے ہاتھ بھی رسیوں سے باندھ دیئے گئے۔ ان کے
جیسوں سے تمام اسلحہ بھی نکل لیا گیا۔ اس کے بعد میں نے ہینک
کرائی تو بت چلا کہ یہ لوگ ایک کریک میں داخل ہو کر اس میں
موجود دیوار کو توڑ کر اندر پہنچے ہیں۔ سب جو حکم ہو اس پر عمل کیا

یہ سب کچھ ہوا اور سب کچھ لوگوں کے سامنے دکھایا گیا تو اس نے اپنا ماتھا شری پدم کے سامنے زمین پر لگا یا اور پھر اٹھ کر دھڑلے سے دوڑنے لگا۔ وہ اپنے گھر کے باہر چلا گیا تو شری پدم اٹھا اور فخرانہ انداز میں پہننے کی طرف چلنے لگا۔ تمناوی دربارہ ایک بڑے دار کے پاس پہنچا جہاں مہاشے اور اس کے چار ساتھی موجود تھے اور ان کے ہاتھوں میں مٹھیں تھیں۔ ان میں سے سب نے دھڑلے سے بل جھٹک کر شری پدم کو پرنام کیا۔ شری پدم نے صرف سر ہلا کر ان کے پرنام کا جواب دیا اور پھر آگے چلے کر دار میں داخل ہو گیا۔ دار آگے جا کر نکلے چلے کرے میں جمیل ہو گیا تھا اور وہاں اس کمرے میں بھی مہاشے کے وہ آدمی موجود تھے انہوں نے بھی دھڑلے سے بل جھٹک کر پرنام کیا۔ دار کی عقبی دیوار کے ساتھ تین مردانہ وہ عورتیں بیٹھیں جو اسے انداز میں پوسے ہوئے تھے۔ ان کے ہاتھ ان کے عقب میں رکھے دی سے باہر سے گئے تھے اور ان کے دونوں سر بھی باہر سے پھٹ گئے تھے۔

انہیں ہوش میں لے آؤ۔ شری پدم نے دار میں موجود ایک اونٹنی کے پر بیٹھتے ہوئے کہا تو ایک آدمی تیزی سے آگے بڑھا۔ اس نے جیب سے ایک پو توئی نکالی اور اس کا دھکن کھول کر اس نے باہر باری ان پانچوں کی ناک سے پو توئی کا دھند لگایا۔ آخری آدمی کی ناک سے پو توئی کا دھند لگا کر اس نے پو توئی نکالی اور اس کا دھکن لگا کر اسے جیب میں ڈال لیا۔

تھا۔

آگاہی ہے۔۔۔ ماٹھری حاضر ہے۔ اس آدمی کے منہ سے خزاہٹ بھری آواز نکلی۔

ہمارے دشمن کالی دار میں پھنس گئے ہیں۔ ان کے پاس دھن کا کام تھا۔ وہ ان سے علیحدہ کر دیا گیا ہے۔ ہم انہیں عبرت ناک موت مارنا چاہتے ہیں۔ ایسی عبرت ناک موت کہ ان کی دھنیں بھی صدیوں تک محفوظ رہیں۔ تم بتاؤ کہ انہیں کیسی موت دے جائے۔ شری پدم نے کہا۔

مہاراج۔ انہیں میرے اور میرے پیلوں کے حوالے کر دیں۔ ہم ان کے غرے سے جانیں گے۔ ان کی آنکھیں نکال دیں گے اور ان کے پوسے جسم کو بھجھو کر کھا جائیں گے۔ انہیں موت آسانی سے نہیں آئے گی۔۔۔ ماٹھری کا دھند بڑا۔۔۔ اس آدمی نے اسی طرح خزاہٹ ہونے لگی میں کہا۔

ٹھیک ہے۔ تم اپنے پیلوں کو ساتھ لے کر کالی دار میں چلو۔ لیکن اس وقت تک سامنے نہیں آنا جب تک میں تمہیں حکم نہ دوں میں چاہتا ہوں کہ پہلے وہ میرے سامنے آتا دیکھیں۔ میری عین کریا اور اپنی زندگی کی ہیک مائیں پر میں انہیں عبرت ناک موت ماروں گا۔ شری پدم نے کہا۔

حکم کی تعمیل ہو گی آگاہ۔۔۔ ماٹھری نے کہا۔

بتاؤ۔۔۔ شری پدم نے کہا اور اس آدمی کے جسم سے دھواں

اب تم دونوں باہر جاؤ۔ سبھی ہاں سیری لکھتوں کا ماح ہوا۔
اب جہادی ضرورت نہیں رہی۔ شری پدم نے کہا تو دونوں
آوی پر نام کر کے تیزی سے کمرے سے باہر چلے گئے تو شری پدم نے
منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ کر دونوں باہر سے اٹھا کر ہوا میں بھرتے
تو غار میں سیاہ رنگ کا دھواں سا پھیلنا چلا گیا۔ اس کے ساتھ ہی
کتوں کی خراشوں کی آوازیں ابھریں اور پتھروں پر کھڑے ہو کر
دس سیاہ رنگ کے کتے نظر آنے لگے جن کی آنکھیں سفید رنگ
کی تھیں۔ ان میں سے ایک بڑے قد کا تھا جبکہ باقی نو اس سے
چھوٹے تھے۔

ایک طرف بلیو جاؤ۔ اسی دھب میں۔ میں ان سے پوچھ رہی
ہوں کہ میں ان کی اکتیا کرنے کی کیا دس گا۔ شری پدم
نے کہا۔

جو حکم آگا۔۔۔ ان سب نے انسانی آواز میں فراتے ہوئے لے
میں کہا اور پھر ایک سائیل پر تھپکا کر انہیں کو آگے کی طرف بھا
کر بھیجے گئے۔ چاکٹا ان کے آگے دو میلوں میں پہنچ گیا۔ اسی لے
نچے سے میوے اٹھا کر چلے ہوئے ان مردوں اور عورتوں کے
جسموں میں حرکت کے آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے جبکہ شری پدم
کی نظریں ان پر جمی ہوئی تھیں۔

مران کے ذہن پر چھائی ہوئی تاریکی میں روشنی نمودار ہونا شروع
ہوئی اور پھر تیزی سے یہ روشنی پھیلنے لگی۔ اس کی آنکھیں کھلیں
نیں پتھروں تک تو آنکھوں کے سامنے دھند سی چھائی رہی لیکن پھر
یہ دھند تیزی سے چھٹ گئی اور مران نے واضح طور پر اٹھنے کی
کوشش کی تو وہ لا کھواتے ہوئے انداز میں اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اسی لمحے
اسے محسوس ہو گیا کہ اس کے دونوں ہاتھ اس کے عقب میں کر کے
باندھے گئے ہیں جبکہ سامنے ایک آوی ایک تخت پر آتی پاتی مادے
پہنچا ہوا تھا۔ اس نے سیاہ رنگ کا لباس پہنا ہوا تھا اور اس کا سر گنجا
تھا۔ پورا سر صاف ہوا تھا البتہ بالوں کی ایک لکڑی اس کی گردن
تک لگی ہوئی تھی۔ اس کے ہرے پر شیطیت اور کیٹنگی نمایاں نظر آ
تی تھی اور اس کی نظریں مران پر جمی ہوئی تھیں۔ مران نے
غریبی گھبرا کر ادم اور دیکھا تو وہ یہ دیکھ کر پتھ تک چلا کہ اس کے

سادے ساتھی ہوش میں آنے کے عمل سے غور رہے ہیں جبکہ ایک سامعین پر نو سیارہ رنگ اور سفید آنکھوں والے خوشنکاح کے قتلہ ہمارے بیٹے ہونے لگے جبکہ ان کے سلسلے ایک سیارہ رنگ کا چارہ سا کی ہو ہوا تھا جو قد و قامت اور حساست میں ان سب سے بڑا تھا۔ اس کی تو نظریں بھی حیران پر جمی ہوئی تھیں۔ ایک کشادہ غار بنا کر تھیں۔
- تمہیں ہوش آگیا سو رکھو۔ سلسلے بیٹھے ہونے انہی نے بڑے استہزائیہ لہجے میں کہا تو عمران نے چونک کر فوراً سے اسے دیکھا۔

- تم کون ہو۔ عمران نے کہا تو وہ انہی کا غراہ ہوا۔
- کہتے ہیں کہ وہ نہیں چاہے۔

- میں شری پدم ہوں سو رکھو۔ وہی شری پدم ہے تم ہلاک کرنے آئے ہو نور اب دیکھو تم کسی طرح بڑھے ہوئے ہے اس ہونے پر تم نے کیا کیا تھا کہ شری پدم جس کے قبضے میں ہزاروں اجالہ ماحولر فکٹیاں ہیں اور جو کلام ہندو کا مہا گڑھ ہے کہ تم جیسے سو رکھو ہلاک کر سکتے ہو اور یہ بھی سن لو کہ تمہارے پاس جو مقدس اقد تھے وہ بھی تم سے چھو کر دھو گئے ہیں۔ میں تمہیں اس سے ہوش میں لایا ہوں کہ تمہیں ہمارے ملکوں کے ہماری موت سے قوروت ناک ہوگی کہ تمہاری رو میں بھی صدیوں تک فکٹیاں نہیں کی۔ یہ سب سب میری ادنیٰ سی فکٹیاں ہیں ماحولر اور اس کے چلے۔ جیسے ہی میں انہیں اشارہ کران گا یہ تمہارے جسم کو اس طرح پھینکا دیں گے

وہ چہری روح نکل سکے گی لیکن تمہاری حالت صبرت ناک ہوتی جی جانے گی۔ شری پدم نے بڑے قافراہ لہجے میں خود ہی تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا لیکن اس دوران عمران کی انگلیاں اپنا کام کرتی رہیں اور جب شری پدم نے بات ختم کی تو عمران کے ہاتھ وہی کی گرفت سے آزاد ہو چکے تھے۔ اس کے ساتھ ہی اس نے دل ہی دل میں آیت الکرسی کا ورد کرتا پایا لیکن دوسرے لمحے اس کا ہاتھ چھو کر کے ہلک سے اڑ گیا کہ اس کا وہیں بالکل سپٹ ہو چکا۔ کوئی مقدس لفظ اس کے دہن میں سرے سے آ ہی نہ تھا۔
- تم نے مقدس کلام ہم سے چھو کر دیا ہے لیکن ہمارے قانون میں مدفن کلام سوچو ہے۔ اس کا تم کیا کرو گے۔ عمران نے اس سے اصل بات انکوائے کے لئے کہا۔

- یہ کالی فار ہے۔ تمہارا کوئی مقدس کلام تمہیں یاد نہیں آئے گا یہاں میری فکٹیوں کا راج ہے اور میں یہاں کا مہاراج ہوں۔ شری پدم نے کہتے ہوئے کہا۔

- یہ کالامات کیا تمہاری فکٹیوں نے نکالے ہیں۔ عمران نے

کہا۔ نہیں۔ مہاٹے کے آدمیوں نے یہ کام کیا ہے اور مہاٹے تو نہیں آسان موت مارنا چاہتا تھا لیکن میں نے اسے حکم دیا کہ تمہیں ہلاک کرنے کی بجائے بے ہوش کرے اور مقدس کالام تم سے چھو کر کے تمہیں یہاں کالی غار میں پہنچا دے اور اس نے ایسا ہی کیا۔

شری پدم نے کہا۔

اس کے باوجود تم نے ہمارے ہاتھ اور سر دیکھیں گے ہاتھ دیکھیں گے۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہیں بہر حال ہم سے غلو لاحق ہے۔ عمران نے کہا۔

یہ کام ہمارے کا ہے۔ یہاں تو ساری مرضی کے بغیر تم انگلی کی بھی حرکت نہیں دے سکتے اور سنو۔ اگر تم ہمارا مذہب اختیار کرو اور میرے سامنے سر جھکا دو تو میں تمہیں نئی زندگی بخش سکتا ہوں۔ شری پدم نے کہا۔

ہم تم پر اور تمہارے شیطانوں پر ایک لاکھ نصیحتیں بھیجتے ہیں۔ عمران نے خراتے ہوئے کہا اور ابھی عمران کا فقرہ مکمل ہی ہوا تھا کہ ملکیت وہ دس کے دس کے پیچھے ہوتے فرش پر گھٹنے لگے۔ دوسرے لکھے دو دھوئیں میں تبدیل ہوئے اور اس کے ساتھ ہی ایک فقیر ہوئی انسانی آواز سنائی دی۔

ہم جل رہے ہیں۔ ہم راکھ ہو رہے ہیں۔ ہمیں بچا لو مہدی۔ جتنی ہوئی آواز سنائی دی لیکن دوسرے لکھے دھوئیں میں شراب سے ٹکر آئے اور پھر وہ جتنی ہوئی آواز لاتی پٹی گئی سب کوں بھڑکے وہاں تھا اور وہی کہتے جبکہ شری پدم صدمہ بنا بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے پھر سے ہر اچھائی حیرت کے تاثرات تھے۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ یہ سب کچھ واقعی ہوا ہے۔ اس کے لہجہ ایک جھٹکے سے تھا اور اس نے اچھل کر شری پدم پر چھپ ناپا لیکن

دوسرے لکھے اچھل کر اس طرح مٹی دیوار سے چٹا کر یا جیسے گیند کو شوب ٹکا کر واپس بھیجا گیا ہو لیکن عمران کا جسم قضا میں ہی پھنسی کھا گیا اور پھر بندھے ہوئے جیروں کے بل کھڑا ہوا ہی تھا کہ شری پدم نے اپنا ہاتھ اس کی طرف اٹھایا۔

تم پر لخت ہو۔ ایک لاکھ لخت۔ عمران نے چیخ کر کہا تو شری پدم اس طرح چپ کر محنت سے نیچے جا کر جیسے کسی نے اس کے جسم پر ایک وقت کئی کولہ بھروسہ کیا ہوں۔

تم پر لخت ہو۔ لخت ہو۔ لخت ہو۔ عمران نے مسلسل چیخے ہوئے کہا لیکن دوسرے لکھے شری پدم چپ کر اٹھا اور دھتکا ہوا کسی پہاڑی لوٹ کی طرح بھاگ کر اس قلعہ سے باہر نکل گیا۔ مسلسل چیخ رہا تھا جبکہ اس کے باہر بڑھتے ہی عمران نے پہلی نالی تپتی سے تنک کر لپٹے جیروں میں بھڑکی ہوئی دسی کھولی اور اس کے ساتھ ہی وہ دوڑتا ہوا قلعہ کے پہاڑ کے قریب جا کر کھڑا ہو گیا۔ پہاڑ کی طرف سے دوڑ کر آتے ہوئے قدموں کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ یہ آواز دو آدمیوں کی تھی۔ بھڑکوں بھڑکوں دونوں آدمی ایک دوسرے کے پیچھے دوڑتے ہوئے اندر داخل ہوئے اور عمران نے ملکیت مانگ آگے کر دی اور وہ دونوں ایک دوسرے سے ٹکرا کر پیچھے ہونے لگے تو عمران نے تعجب کر ان میں سے ایک کے ہاتھ سے لپکنے والی مٹھین گن چھپائی اور دوسرے کے ہاتھ سے مٹھین کی تیر آواز اس کے ساتھ ہی دونوں آدمیوں کی جیتوں سے

گورج الحاح۔ عمران عظیم کن لئے تیزی سے ہانے کی طرف بھڑکی اور پھر ہلکت رک کر وہ اچھل کر سائیکل پر کھڑا ہو گیا کیونکہ اس سے باہر سے ایک بار پھر بہت سے افراد کے دولٹنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں اور قدموں کی آوازیں بتا رہی تھیں کہ وہ سب جن کی تعداد کافی تھی اندھا دھند دولٹتے ہوئے آ رہے تھے اور پھر دولٹتے ہوئے آؤں ہوا سے نکل کر آگے بڑھنے لگے۔ ان کی تعداد پانچ تھی کہ اچانک عمران نے جو سوار کے عقب میں تھا ٹریک دبا دیا اور پھر سیدھا سیدھا آوازوں کے ساتھ ہی وہ پانچوں افراد چھپتے ہوئے منہ کے بل بجے گرے۔ عمران نے اس وقت تک ٹریک سے ہاتھ نہ ہٹایا جب تک وہ پانچوں قطع نہیں ہو گئے۔ عمران نے ٹریک سے انگلی نہیں ہٹائی اور پھر وہ سوار کو تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ سیدھا لکڑی کا وہ سوار ہانے سے باہر آ گیا۔ وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ ابھی عمران وہاں دیکھ رہی تھا کہ اچانک ایک بھان کے پیچھے سے ایک سارے ما نکل کر اس پر چھپا۔ یہ ایک چٹا سا بھند تھا لیکن عمران کی تیزی سے بھلا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹریک دبا دیا اور وہ بھند رنگ کا بھند ہلکتا ہوا اچھل کر وہ پانچوں بھان کے پیچھے ہٹ گیا۔ غائب ہو گیا۔ اسی لمحے عمران کو خیال آیا تو اس نے تیزی سے الٹ کر سی گاڑی شروع کر دیا اور اس بار اس کے دھن میں مقدس گھر آ گیا تھا۔ اس نے آہستہ الٹ کر سی پڑھ کر لپٹے ہاتھ پر بھونک ماری اور پھر اس ہاتھ کو لپٹے سر کے چاروں طرف گھما دیا۔ اس کے ساتھ

وہاں عوامی کہ لپٹے ساتھیوں کا بت چلائے کہ وہ کیوں حرکت کرتے ہیں انے لیکن جیسے ہی وہ غار میں داخل ہوا غار کی ہر دیوار سے ان کی تیز آوازیں سنائی دینے لگیں اور سرخ اور سیاہ رنگ کا دھواں بھلا دھواں دھونے لگا لیکن عمران اسی طرح بھاگتا ہوا اور دولٹتے میں اپنی رونی لاشوں کو بھلا گھٹا ہوا دیکھتا اس کا کھانا کمرے میں چھٹ گیا۔ عمران نے دیکھا کہ اس کے ساتھی ہوش میں تھے لیکن وہ اسی طرح بھٹے ہوئے تھے۔ عمران نے ایک بار پھر آہستہ الٹ کر سی گاڑی شروع کر دیا اور جیسے جیسے وہ آہستہ الٹ کر سی چڑھا گیا پوری غار میں ہلکتا عجیب عجیب سا شور مچا رہا ہو گیا۔ یوں محسوس ہوا تھا جیسے ہزاروں لکڑی کا وہاں مل کر تکلیف کی شدت سے چیخ رہی ہوں۔ عمران نے آہستہ الٹ کر سی چڑھ کر چاروں طرف بھونک ماری اور پھر لکڑی کا وہاں نہیں خاموشی طاری ہو گئی لیکن اس کے ساتھ ہی اس کے سب ساتھی ہلکتے چپ کر اٹھ بیٹھے۔

عمران صاحب۔ ہمارے دھن ہاویہ درسیوں سے بچے ہوئے صاحب نے چل کر کہا تو عمران اجماع میں سر ہلاتا ہوا تیزی سے آگے بڑھا اور پھر اس نے ٹانگیں صاف ہو دیا اور عورف کے ہاتھ لٹکے۔ لپٹے چڑھوں کی رسیاں انہوں نے خود کھول لیں۔

جیسے کیا ہو گیا تھا عورف عمران نے تیز لپٹے میں کہا۔

لپٹے کاٹھا دیوتا نے ادا پ لیا تھا باس اور کاٹھا دیوتا ہے

لپٹے لے وہ لپٹے آپ کو خوفناک داخل میں چٹا پاتا ہے سب نے

سو ہے۔ عمران نے کہا۔

مجھے اجازت دیں باس کہ میں کاشنگا دیوتا سے اپنے ہاتھ سر پر
کھالوں۔ ایک بار کاشنگا دیوتا نے میرے سر پر ہاتھ رکھ دیا تو پھر
میں شیطان والا شیطان بھی مجھ پر ہاتھ نہ ڈال سکے گا۔ جوزف
نے کہا۔

کیا کرو گے تم۔ عمران نے پوچھا۔

مجھے کاشنگا دیوتا کی منت کرنا پڑے گی باس۔۔۔ جوزف نے
کہا۔

اور میرے پاس آؤ۔ عمران نے کہا تو جوزف قدم چھاتا
جہاں کے سامنے آگیا۔

جہاں کاشنگا دیوتا الہیت میں چار رہتا ہوگا۔ مجھے۔ اس نے میں
میں آیات پڑھ کر تم پر برکت دیتا ہوں۔ تم حفاظت میں رہو
گے۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تین بار آیت
الکری پڑھ کر جوزف کے گرد بادل اس کا حصار کر دیا۔

باس۔ باس۔ مجھے اپنے اہل روٹنی سی محسوس ہو رہی ہے
باس۔ اب نے جو کچھ کیا ہے اس کی طاقت تو کاشنگا دیوتا کی طاقت
سے بھی لاکھوں گنا زیادہ ہے۔ آپ عظیم ہیں آقا۔ جوزف نے
اسے حقیقت بھرے لہجے میں کہا تو عمران مسکرا دیا۔

عمران صاحب۔ ہمارے ش کے سب الزاد باہر کافی تعداد میں
ہوں گے۔ ہمیں چلے ان کا خاتمہ کرنا ہوگا اور پھر اس کے بھاری کا

مجھے اس دہل سے نکالا ہے باس۔ آپ عظیم ہیں باس۔
نے کہا تو عمران کہہ گیا کہ ان کالی طاقتوں نے ان سب کو بیکار کیا
تھا اب یہ بات اس کی کہ میں نہ آتی تھی کہ وہ کس طرف حرکت
میں آگیا اور دوسرے لہجے اس کے دہن میں ایک خیال آگیا کہ پھر
اس نے اس شری پدم اور اس کی طاقتوں پر بحث بھیجی تھی اس نے
وہ ان کی گرفت سے آزاد ہو گیا تھا۔ اسے یاد آگیا کہ پہلے بھی ایک
بار جب اس نے لفظ اہت استعمال کیا تھا تو اس طرف شیطان
طاقتیں رعب ہو گئی تھیں اور اس کے ساتھ ہی اسے یاد آگیا کہ یہ لفظ
بھی مقدس کلام میں موجود ہے جبکہ اس نے اسے باکشیلی زبان
کے لفظ کے طور پر استعمال کیا تھا کیونکہ مقدس کلام اس کے دہن
میں ابھری نہ تھا۔ اس کے ہم ساتھیوں نے مطمئن تھیں انھوں
تھیں۔

جوزف۔ اب یہ شیطان بھاری کہیں چھپ گیا ہوگا۔ اب تم
نے اسے تلاش کرنا ہے۔ عمران نے کہا۔

عمران صاحب۔ یہ مقدس کلام یا تو وہاں کھو کر دیں یا
ہمیں کوئی روحانی حصار قائم کر لینا چاہئے۔ یہ ان شیطانی طاقتوں کا
گھونٹ ہے اور اس گھونٹ میں قدم قدم پر شیطانی طاقتوں سے بی واسطہ
پہنچے گا۔ صاحب نے کہا۔

تم سب کو آیت الکری تو آتی ہی ہوگی۔ وہ پڑھتے رہو۔ اب
جہاں کالہ قلم تو ہے نہیں کہ میں اسے کھو کر دوں۔ اب جوزف کا

خاطر اطمینان سے ہوتا رہے گا۔ ٹائگر نے کہا۔

اے ہاں۔ ٹھیک ہے۔ آؤ پہلے ان کا شکار کر لیں۔ پھر دینا جائے گا۔ عمران نے کہا اور سر کر رہا تھا کہ وہاں کی طرف بڑھا چلا گیا۔

بھانگ کے سٹنٹ ایک جے سے کرے کے باہر چار مسلح افراد کو بے تحاشے کہ ایک آدمی دوڑا تا ہوا ان کی طرف آتا دکھائی دیا تو وہ بڑوں کو تک کر اسے دیکھنے لگے۔

یہ کاشو کو کیا ہوا ہے۔ اس میں سے ایک آدمی نے کہا۔
غضب ہو گیا۔ جیب مہاشے مارا گیا ہے۔ اس آدمی نے
لب آکر چپے ہوئے کہا۔

کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ ان چاروں نے بے اختیار اچھلے ہوئے کہا۔

ہاں۔ میں دیکھ کر آ رہا ہوں۔ کالی غار میں جیب مہاشے کے ساتھ چھ آدمیوں کی لاشیں پڑی ہوئی ہیں اور وہ پاکستانی فوج کا ممبر ہیں۔ آنے والے نے ہاتھ ہوئے کہا۔

"اے اے۔ اے۔ پھر تو کرم داس کو اطلاع دیتا ہو گی سہیل ہمارے
کے لئے وہ چیف ہے۔" ایک آدمی نے کہا اور تیزی سے چل کر
کمرے میں داخل ہو گیا۔ اس نے میز پر چسے ہوئے فون کا رسید
الٹایا اور نمبر برقی کر دیتے۔

"نہیں۔ کرم داس بول رہا ہوں۔" دوسری طرف سے ایک
خفت سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"راگھو بول رہا ہوں سہیل ہمارے اور اس کے چھ ساتھیوں کو
کالی گار میں پاکیشیائی بمبھٹوں نے ہلاک کر دیا ہے۔ آپ فوراً
ہینے کو اور ڈیڑھ گھنٹے میں آؤں گے۔ اس آدمی نے تیج تیج لے کر میں جلتے ہوئے
کہا۔

"یہ سب کیسے ہو گیا۔" دوسری طرف سے حیرت برے لے
میں کہا گیا۔

"تپ جلد آتے۔ پھر دیکھیں گے۔" راگھو نے کہا۔

"اچھا۔ میں آ رہا ہوں۔" دوسری طرف سے کہا گیا اور اس
کے ساتھ ہی رابطہ قائم ہو گیا تو راگھو نے رسیہ دیکھ دیا۔

"ہمیں انہیں تلاش کرنا چاہئے۔ یہ کہاں چھپ سکتے ہیں۔" ہاتھ
نے باہر آکر اپنے ساتھیوں سے کہا۔

"کرم داس آجائے۔ پھر جسے وہ کہے گا وہی کریں گے۔" جت
میں غماز رہا ہو گا۔" دوسرے آدمی نے کہا۔

"گرو ہمارا ج بھی تو کالی گار میں گئے تھے۔ ان کا کیا ہوا۔" راگھو

نے کہا۔

"وہ جیتنا اپنے مقدس غار میں چلے گئے ہوں گے۔ حسبِ امکان انہیں
نے جواب دیا جس نے پہلے آکر اطلاع دی تھی۔

"یہ آخر کیسے ہو گیا۔ کالی گار میں تو شکریوں کا گھر ہوتا ہے۔ یہ
گرو ہمارا ج کے پاس تو لاکھوں انتہائی طاقتور شکریاں ہیں۔ وہ تو جیسا
گرو ہیں۔ آخر یہ بجٹ کیسے نکل گئے۔" راگھو نے کہا۔

"سراخیال ہے کہ پاکیشیائی بجٹ صرف بجٹ نہیں ہیں۔ وہ
بھی جلد گرو ہیں اور نہ کالی گار میں گرو ہمارا ج کی مرضی کے بغیر ان کی
انگلی بھی حرکت میں نہیں آسکتی۔" دوسرے آدمی نے کہا۔ اسی
لے دور سے دھڑکتے ہوئے قدموں کی آواز سنائی دی تو وہ سب بڑھ کر
اس طرف دیکھنے لگے۔ ایک لمبے قد اور دلہنی جسم کا نوجوان جس
کے جسم پر سرخ رنگ کی کمانڈو ٹاپ پر میٹارم تھی سبے تھماتا دھڑکا
ہوا اس طرف آ رہا تھا۔

"کرم داس آ رہا ہے۔ اب یہ چیف ہے۔" راگھو نے کہا تو
سب نے اہلبت میں سر ہلا دیتے۔

"کیا ہوا ہے۔" کہنے لگا ہے یہ سب کچھ۔" کرم داس نے
قبضہ آکر قدم سے ہانپتے ہوئے لے کر کہا۔

"کالہ نے آکر بتایا ہے۔" راگھو نے کہا۔

"ہاں۔ میں چیف ہمارے سے بات کرنے کے لئے کالی گار کی
طرف گیا تو چیف باہر موجود تھا۔ میں گار کے اندر گیا تو وہاں گار

میں چھاری طرح تو ہم پرست نہیں ہوں۔ مجھے۔ میں نے
گرفت لینڈ میں تعلیم حاصل کی ہے۔ شکستیاں ہوتی ضرور ہیں مگر
میرے خیال میں ذہانت سب سے بڑی اور سب سے طاقتور طاقت ہے
جسے کرے میں ان آدمیوں کے پاس مطمئن نہیں ہوں جو ان
بجائوں نے حاصل کر لیں اور پھر سب کچھ ختم ہو گیا۔ ان شکستوں
نے زیادہ سے زیادہ اس حد تک کام کیا کہ شری مہاراج کو ان سے
چاہا لیکن اب ہمیں ذہانت سے کام لینا ہو گا ورنہ ہم بھی ان شکستوں
کے ہاتھوں مارے جاسکتے ہیں۔ کرم داس نے کہا۔
تم نصیحت کہتے ہو۔ لیکن ہمیں اب کیا کرنا ہو گا۔ رانگو نے
کہا۔

یہ لوگ جتنا بچلے ہمیں ختم کرنے کی کوشش کریں گے تاکہ
ہماری طرف سے انہیں کوئی خطرہ نہ رہے۔ اس کے بعد یہ مہاراج
شری پدم کے خلاف کام کریں گے اس لئے مجھے پہلے تو تمام چان
ٹالوں کو آگاہ کرنا ہو گا کہ وہ دور بیٹوں کی مدد سے پورے پہاڑ کو
بلیک کر سکتے ہیں اور کسی بھی مشکوک حرکت پر مجھے اطلاع دیں
بلکہ تم نے اگئے ہو کہ پہاڑ کا راونڈنگنا ہے۔ یہ لازماً کسی نہ کسی مار
میں چھپے ہوئے ہوں گے۔ اگر یہ تمہیں نظر آجائیں تو تم انہیں
کوہلوں سے الاؤ دینا اور اگر یہ کسی چان والے کو نظر آئیں تو ہم
تمہیں ٹرانسمیٹر پر اطلاع دے دوں گا۔ رانگو تم سب کا انتظام ہو گا۔
چھارے پاس ٹرانسمیٹر ہو گا لیکن تم سب نے انتہائی محتاطانہ کام

کے چسے کرے کے باہر سرنگ میں چیل اور اس کے چاروں
ساتھیوں کی لاشیں پڑی ہوتی تھیں۔ وہ سب اوندھے منہ چسے
ہوئے تھے اور ان کی پشت گوہروں سے چھلنی تھی۔ میں چسے کرے
میں گیا تو وہاں وہ مہاراجوں کی لاشیں پڑی ہوتی تھیں۔ انہیں بھی
گوہروں سے چھلنی کیا گیا تھا اور وہاں مہاراج شری پدم تھے اور
ہی وہ پاکیشیائی بچت تھیں بے ہوش کر کے کالی غار میں پہنچایا گیا
تھا۔ رانگو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

اس کا مطلب ہے کہ یہ ساری کارروائی ان پاکیشیائی بچتوں
کی ہے۔ وہ ہوش میں آگئے یا پھر انہیں ہوش میں لایا گیا اور انہیں
سے یہ سب کچھ کیا۔ کرم داس نے ہنسنا نہ جانتے ہوئے کہا۔
مگر وہاں تو مہاراج شری پدم بھی موجود تھے۔ ان کا کیا ہوا۔
رانگو نے کہا۔

وہ جتنا اپنی طاقتوں کی حد سے مقدس مار میں پہنچ گئے ہوں گے
آداب ہمیں ان لوگوں کو نکال کر کے ان کا خاتمہ کرنا ہے۔ کرم
داس نے کہا۔

کرم داس۔ اب پہاڑ کے اوپر تم چیل ہو اس لئے کہ کرنا
ہے سوچا کچھ کر کرنا۔ میری فکر میں تو یہ بات نہیں آ رہی کہ کالی
غار میں تو مہاراج شری پدم کی لاشیں طاقتور طاقتیں ہر وقت
رہتی ہیں۔ ان سب نے ان بچتوں کو کیوں نہیں روکا۔ رانگو
نے کہا۔

جے علاقے کے تمام مسجدوں اور مقدس مقامات کی نگرانی کی جائے
تو وہ چیف مہاشے کا نائب تھا اور مہاشے کی موت کے بعد اب وہ
خود مہاراش کا چیف بن گیا تھا لیکن بہر حال شری پدم کی رسمی
ابھارت بہت ضروری تھی لیکن اب وہ سوچ رہا تھا کہ شری پدم سے
کیسے اور کہاں رابطہ کرے کہ اپانک اسے خیال آگیا کہ ایک بار
چیف مہاشے نے شری مہاراج شری پدم سے بھی بات کی تھی تو
مہاراج نے اسے بتایا تھا کہ جب بھی اسے ان سے رابطے کی ضرورت
پڑے تو وہ ایک پتھر لے کر اس پتھر پر تین بار اس کا نام لے کر پتھر کو
دھڑکے اور پھر اس پتھر کو کسی دوسرے پتھر سے ٹکرا دے تو ان کا
رابطہ ہو جائے گا۔ تو کرم داس کے سامنے اس کا کبھی تجربہ نہیں ہوا
تالیق اس نے اسے اتارنے کا فیصلہ کر لیا۔ وہ کرسی سے اٹھا اور
افس سے باہر آکر وہ سائینے میں موجود ایک اور کمرے میں آگیا۔ یہ
کہ ایک کمرہ میں بتایا گیا تھا۔ وہاں پتھر موجود تھے۔ اس نے ایک
پتھر اٹھا اور شری پدم کا تین بار نام لے کر اس پر پتھر مارا اور
پتھر کو اس نے کمرے کی دیوار پر مار دیا۔ دوسرے کمرے ایک چیمبر کی
اولا صفائی دی اور اس کے ساتھ ہی دیوار پر ایک چوکھٹا سا روشنی ہو
گیا اس پر شری پدم کا چہرہ نظر آ رہا تھا۔ کرم داس ٹکٹ لڑانوں ہو
کر بیٹھا اور اس نے سر جھکا لیا۔

”مہاراج شری پدم کی ہے۔ میں آپ کا بالک کرم داس ہوں
مہاراج۔“ کرم داس نے سر جھکاتے ہوئے اسے لیکن اجنبی

کرنا ہے۔ صرف وہ آدمی جہاں چھوڑ جانا جو اوٹ میں رہیں گے اور
ہینے کو اور ٹرکی طاعت کریں گے۔ میں آفس میں رہوں گا۔ کرم
داس نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ تم بے فکر رہو۔ میں انہیں تلاش کر کے طمع کر
دوں گا۔“ رانگو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

”اگر تم نے ان کا خاتمہ کر دیا تو تم میرے مستقل نائب بن جانا
گے۔ مہاراش کے سیکرٹری چیف۔“ کرم داس نے کہا۔

”میں ضرور انہیں ہلاک کر دوں گا۔“ رانگو نے کہا اور پھر وہ

کرم داس کے ساتھ اندر آفس میں آگیا۔ کرم داس نے سچ کی دراز

کھول کر اس میں سے ایک گھسٹہ لڑکے کی کٹا کٹا کھال کر رانگو کو

دیا اور اسے ایک بار پھر غماخ پہنے کا کہہ کر اس نے اسے بھیج دیا۔

رانگو کے باہر جانے کے بعد کرم داس نے فون کا رسیڈ اٹھا لیا اور پھر

باری باری سب چانوں پر فون کر کے اس نے انہیں تمام حالت

بتائے اور انہیں بطور چیف حکم دیا کہ وہ دوسروں کی مدد سے

پیشگی کرتے رہیں اور اگر تو یہ دشمن ان کی سطح گنوں کی سطح میں

ہوں تو خود ان پر فائر کھول دیں اور اگر سطح میں نہ ہوں تو فائر سیزر

اسے اطلاع دیں۔ یہ تمام انتظامات کر کے کرم داس کرسی کی پشت

سے کمر لگا کر بیٹھ گیا لیکن دوسرے کمرے کے درجن میں مہاراج

شری پدم کا خیال آگیا کیونکہ مہاراش عظیم کا اصل چیف شری پدم

ہی تھا اور یہ عظیم اس نے حکومت سے کہہ کر ہوائی قہر تاکہ مٹا

مُردبان لگے میں کیا۔

”کیوں راجہ کیا ہے۔“ شری پدم کی سخت اور جھنجھکی ہوئی تہہ کرے میں گونج اٹھی تو کرم داس نے کاشو سے ملنے والی اطلاع سید کے ساتھ ساتھ لہنے چلیں جھٹے اور مہارٹوں کو ہدایت دینے کے بارے میں تمام تفصیل اجتائی مُردبان لگے میں بتادی۔

”مجھے سہری لکھنوں نے سب کچھ بتا دیا ہے۔ میں جہیں مہارے کی جگہ چلیں مقرر کرتا ہوں۔ میں مقدس غار میں ہوں اور میری لکھنوں نے یہ غار بھر کر دیا ہے۔ اب ان لوگوں کو تم نے اور تمہارے ساتھیوں نے ہلاک کرنا ہے۔ سب سے ہلاک ہو جائیں تو تم سے دوبارہ راجہ کر لیتا اور ستر۔ تم لہنے سب مہارٹوں کو بتا دو کہ تم میں سے کوئی بھی مقدس غار کے قریب بھی نہ آنے دو۔ لکھنوں کے ہاتھوں مارا جائے گا۔“ مہاراج شری پدم نے اسی طرف نیچے جھٹے میں کیا۔

”حکم کی تعمیل ہوگی مہاراج۔ لیکن آپ کی لکھنیاں انہیں تلاش تو کر سکتی ہیں۔ اگر ان کے بارے میں معلوم ہو جائے تو ہم ان پر موت بن کر ٹوٹ جائیں گے۔“ کرم داس نے کہا۔

”ان لوگوں کے پاس روشنی کا کام ہے اس لئے وہ لکھنوں کو مکر نہیں آسکتے۔ تم نے انہیں خود تلاش کرنا ہو گا اور چلنے بھی میں نے ان کو عام آدمی سمجھا تھا۔ اگر انہیں ہے ہوشی کے دوران گولی مار دی جاتی تو بہتر ہوتا۔ اب تم نے انہیں بغیر کسی دھتکے کے گولیوں سے

مہاراجہ ہے۔“ شری پدم نے کہا۔

”آپ کے حکم کی تعمیل ہوگی مہاراج۔“ کرم داس نے جواب دیا تو ایک جھٹکے سے دیوار میں روشنی بھٹکنا دیکھ کر گھبرا گیا تو کرم داس اٹھا اور پیراس کرے سے لٹل کر وہ آفس میں پہنچا جی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور آگے چل کر اس نے رسیوں لٹکائی۔

”میں۔ کرم داس بول رہا ہوں۔“ کرم داس نے ٹھٹکا لگے میں کیا۔

”حرام بول رہا ہوں چلیں۔“ پھان شری پدم نے۔ ہم نے پاکیشیا کی لکھنوں کو تیسرے گھنٹائی پھانوں میں چھپے ہوئے دیکھ لیا ہے لیکن یہ ہماری تو کیا سب پھانوں کی سیخ میں نہیں ہیں اس لئے آپ کو اطلاع دی جا رہی ہے۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”جگہ کی پوری تفصیل بتاؤ۔“ کرم داس نے چیتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے تفصیل بتائی جانے لگی۔

”ٹھٹک ہے۔“ کھٹے لڑا ہیں۔“ کرم داس نے پوچھا۔

”مرد مکر آئے ہیں۔“ حرام نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ٹھٹک ہے۔“ انہیں ٹکروں میں رکھو۔ میں راگھو کو بتا دیتا ہوں۔“ ان کا فکار کھیلے گا۔“ کرم داس نے کہا اور رسیوں رکھ کر اس نے مہر کی دروازے ایک ٹرانسمیٹر لٹکا اور اس کا بین پرس کر دیا۔

”ایلو۔ ایلو سہریں کرم داس کا ٹک۔“ اور۔“ کرم داس نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

نے اللہ تعالیٰ کو کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اب وہ مطمئن نظر آ رہا تھا کہ اب یہ معاملہ اسے ختم ہوتا نظر آ رہا تھا۔ اسے اس وقت ان کی طرف سے پریشانی تھی جب تک ان کا پتہ نہ پلا تھا لیکن پتہ چل جانے کے بعد اسے اس بارے میں کوئی فکر نہ رہی تھی بلکہ وہ جانتا تھا کہ رانگو بھی آسانی سے ان کا خاتمہ کر دے گا۔

”نہیں چیف۔ رانگو بیل رہا ہوں۔ اور۔۔۔“
 دوسری طرف سے رانگو کی منہ باندہ آواز سنائی دی۔
 ”تم کہاں موجود ہو۔ اور۔۔۔“ کرم داس نے پوچھا۔
 ”چیف۔ ہم سیاہ پتھروں والے علاقے میں موجود ہیں۔ اب اگر یہ لوگ ہمیں کہیں فکر نہیں آئے۔ اور۔۔۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”جو قبیلی چان سے حرم نے اطلاع دی ہے کہ اس نے ان لوگوں کو چیک کر لیا ہے۔ جہاں یہ لوگ موجود ہیں۔ ہمیں وہاں کی تفصیل بتا دیتا ہوں۔ تم نے ان کا اچھا نامہ سے فکر کیا ہے۔ معمولی سی غفلت بھی نہیں کرنی۔ اور۔۔۔“ کرم داس نے کہا۔
 ”تپ بے فکر رہیں چیف۔ میں ان کا فکر اس طرح کیلئے گا جسے جہازی لوگوں کا فکر کیا جاتا ہے اور مجھے اس فکر میں مہارت حاصل ہے۔ اور۔۔۔“ رانگو نے منہ باندہ لگے میں عرب دیکھ رہے تھا تو کرم داس نے اسے وہی تفصیلی بات دی جو اسے حرم نے بتائی تھی۔

”تھیک ہے چیف۔ میں کہہ گیا ہوں۔ تپ بے فکر رہیں۔ اب یہ سچا کر دیا جائے گا۔ اور۔۔۔“ رانگو نے جواب دیا۔
 ”جیسے ہی یہ بات ہوں تم نے مجھے رپورٹ دی ہے۔ اور۔۔۔“ کرم داس نے کہا۔

”نہیں چیف۔ اور۔۔۔“ دوسری طرف سے کہا گیا تو کرم داس

مران نے اپنے ساتھیوں کے دو گروپ بنائے تھے۔ ان سے ایک گروپ میں وہ اور تانگیر تھا جبکہ دوسرے گروپ میں وہ اور جوینا تھیں جبکہ جوزف کی بیوی اس نے اس مقدس تہ کو ختم کرنے پر لگا دی تھی۔ اسے معلوم تھا کہ جوزف اپنی مصروفیات کی بنا پر اس مقدس تہ کو آسانی سے تلاش کرے گا۔ انہوں نے اپنا ہجر گھٹ اس مبارک شہر کا خاتمہ رکھا ہوا تھا۔ تانگیر سمیت اس وقت پہلا کی شمالی سمت میں تھے جبکہ دوسرا جوینا جنوبی سمت میں تھیں۔ انہوں نے راولپنڈی کا کرچیک کرنا تھا کہ چانیں صرف سلسلے کے رستہ پر تھیں اور ان کی تعداد چار تھی۔ شمالی سمت میں اور دو جنوبی سمت میں دو میاں میں بنی ہوئی تھیں۔

باقی تمام فصل سادہ تھی۔ مران اور اس کے ساتھیوں کے پاس صرف مشین گنیں تھیں کیونکہ ان کا اپنا اسلحہ تو ان کی بے ہوشی کے

مران نے کہا۔ میرا خیال ہے کہ ہم اس طرح بھٹس جائیں گے۔ ہمیں ان کے بیٹے کو اور پر قبضہ کرنا چاہیے۔ وہاں ہمارا اسلحہ بھی ہو گا۔ ہر ہم ان چانوں کا خاتمہ کر سکتے ہیں۔ تانگیر نے کہا۔

اصل مسئلہ تو ان چاروں کا ہے جو قاروں میں ہمیں تلاش کرنے پڑے ہیں اور بیٹے کو اور پر چھانگ کے قریب ہو گا اور ہمیں اسے وہاں جاتے ہوئے آسانی سے مارک کر لیا جائے گا۔ مران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بے اختیار ہنسنے لگا۔

کیا وہاں؟ تانگیر نے اسے چوتھے دیکھ کر کہا۔ ہمیں چان سے دور رہنے کی مدد سے چیک کیا جا رہا ہے۔

اس کے ساتھ ہی عمران نے ٹائیکر کو اپنے قریب سے ہٹ کر کچھ فاصلے پر بٹنے کا کہہ دیا تاکہ دونوں اطراف سے آنے والوں کو بیک وقت گھیرا جاسکے اور ٹائیکر تیزی سے سائیڈ سے ہٹ کر ایک پھان کی ہٹ میں بندھ گیا۔

عمران صاحب۔ یہ لوگ جگر کاٹ کر ہمارے اوپر سے بھی تو آ جکتے ہیں۔ ٹائیکر نے کہا۔

اے ہاں۔ اگر وہ بھاری ٹریکروں کا شکار کیلئے رہے ہیں تو پھر یہاں بھی ہو سکتا ہے کیونکہ بھاری ٹریکروں کے شکار کی بھی خصوصی ٹیکہ ہے۔ عمران نے کہا۔

تو پھر ہاں۔ کیا ہم ایسی پھانوں کی اوٹ لے لیں کہ اوپر سے ٹکر نہ آسکیں۔ ٹائیکر نے کہا۔

نصیحت ہے۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ کچھ اور مانیخ سے ہٹ کر ایک ایسی پھان کی اوٹ میں ہو گیا جو اوپر سے بند تھی۔ اس کی ایک سائیڈ ہی بند تھی جبکہ دوسری ایک سائیڈ کھلی ہوئی تھی اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد عمران کو اوپر سے ہلکی سی ٹیکہ کی آواز سنائی دی تو وہ ہلکا ہوا گیا۔

جہاں کوئی نہیں ہے راگھو۔ ایک ہلکی سی مردانہ آواز سنائی

۔ کسی اوٹ میں چھپے ہوئے ہوں گے۔ تم دونوں یہاں رکھو۔ تم نے ہماری نگرانی کرنی ہے۔ دوسری آواز

نے شیٹوں کی چٹک دیکھی ہے۔ عمران نے کہا۔
لیکن پھان سے جہاں کا فاصلہ تو زیادہ ہے۔ وہ وہاں سے تو نہیں ہٹ نہیں کر سکیں گے۔ ٹائیکر نے کہا۔

میرا خیال ہے کہ وہ ان چھ افراد کو اطلاع دیں گے جنہیں وہاں نے چٹیک کیا ہے۔ چونکہ یہ خصوصی طور پر تربیت یافتہ لوگ ہیں اس لئے ہمیں بھی ان کے خلاف کوئی ٹرپ بنالینا چاہیے۔ عمران نے کہا۔

گوں سا ٹرپ ہاں۔ ہمارے پاس تو کوئی سامان نہیں ہے۔ ٹائیکر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

کوئی بات نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حل تو دی ہے۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

پھر بھی ہاں۔ ہمیں کیا کرنا ہو گا۔ ٹائیکر نے بے ہوشی بھرے لہجے میں کہا۔

بھلی بات تو یہ ہے کہ ہمیں جہاں سے اوپر اس انداز میں جا رہا ہے کہ پھان سے چٹیک کرنے والے ہمیں چٹیک نہ کر سکیں۔ یہ لوگ لاڈلے سائیڈوں سے دو گروپوں کی صورت میں جہاں آئیں گے جلد ہی اتر ہوں گے۔ پھر جیسے ہی یہ لوگ ہماری ریٹھ میں آئیں گے ہم انہیں فائر کھول دیں گے۔ عمران نے کہا تو ٹائیکر نے اذیت میں ہاتھ دھو دیا کیونکہ اس کے علاوہ کوئی صورت ہو بھی نہیں سکتی تھی۔

دونوں کی اوٹ میں رہ گئے ہوئے اس جگہ سے خاصا اور ٹھکانے

سٹاٹی دی تو عمران نے بے اختیار ہنٹ مٹھنے لگے کیونکہ وہ سوچ رہا تھا کہ اگر کوئی کاروباری نہ کر سکتا تھا تو اسے اپنی آسانی سے ہٹ کیا جاسکتا تھا اور پھر اسے دونوں سائیڈوں سے دو کھینچنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ اسی لمحے پچانگ مشین گن کی دھم دھم کی آوازیں سنائی دیں اور اس کے ساتھ ہی وہ انسانی جوتھیں سنائی دیں اور جوتھوں کی آوازیں گہرائی میں جاتی سنائی دے رہی تھیں۔ اس کے ساتھ ہی اوپر ایک سائیڈ سے بے تماشہ فائرنگ شروع ہو گئی۔ عمران کے سر پر جو کچھ پچان تھی اس سے اور سے ہونے والی فائرنگ سے وہ محوہ تھا یہیں ایک سائیڈ کھلی ہوئی تھی۔ اس کے اندازے کے مطابق پہلی فائرنگ ٹانگہ کی طرف سے کی گئی تھی۔ پچانگ اس نے ایک سائیڈ پر جو کھلی ہوئی تھی اہٹ سی مئی تو اس نے ہلکتے رخ مولا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ فائرنگ بدھ ہو گئی تھی جین آٹھیں لب تیج ہو گئی تھیں اور عمران آٹھیں من کر کے گیا کہ ٹانگہ کو باقاعدہ مہارت سے گھیرا جا رہا ہے اس سے اب نہ کہ فصول تھا۔ وہ بھگتا ہوا آگے دھاوا اس نے اور سامرا باہر نہ آکر پچان کی اوٹ میں بھی رہے اور اوپر موجود الزام اسے چیک بھی نہ کر سکے اور آٹھیں پیدا کرنے والے بھی نظر آجائیں۔ اسے وہ آوی بڑے قحط انداز میں دھکے ہونے اس طرف جلتے دکھائی دے رہے تھے جس طرف ٹانگہ تھا۔ عمران کچھ گیا کہ وہ سائیڈ سے اس پر حملہ کرنا چاہتے ہیں کہ عمران نے ہلکتے ٹانگہ دبا دیا اور مشین گن کی

سٹاٹی دی تو عمران نے بے اختیار ہنٹ مٹھنے لگے کیونکہ وہ سوچ رہا تھا کہ اگر کوئی کاروباری نہ کر سکتا تھا تو اسے اپنی آسانی سے ہٹ کیا جاسکتا تھا اور پھر اسے دونوں سائیڈوں سے دو کھینچنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ اسی لمحے پچانگ مشین گن کی دھم دھم کی آوازیں سنائی دیں اور اس کے ساتھ ہی وہ انسانی جوتھیں سنائی دیں اور جوتھوں کی آوازیں گہرائی میں جاتی سنائی دے رہی تھیں۔ اس کے ساتھ ہی اوپر ایک سائیڈ سے بے تماشہ فائرنگ شروع ہو گئی۔ عمران کے سر پر جو کچھ پچان تھی اس سے اور سے ہونے والی فائرنگ سے وہ محوہ تھا یہیں ایک سائیڈ کھلی ہوئی تھی۔ اس کے اندازے کے مطابق پہلی فائرنگ ٹانگہ کی طرف سے کی گئی تھی۔ پچانگ اس نے ایک سائیڈ پر جو کھلی ہوئی تھی اہٹ سی مئی تو اس نے ہلکتے رخ مولا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ فائرنگ بدھ ہو گئی تھی جین آٹھیں لب تیج ہو گئی تھیں اور عمران آٹھیں من کر کے گیا کہ ٹانگہ کو باقاعدہ مہارت سے گھیرا جا رہا ہے اس سے اب نہ کہ فصول تھا۔ وہ بھگتا ہوا آگے دھاوا اس نے اور سامرا باہر نہ آکر پچان کی اوٹ میں بھی رہے اور اوپر موجود الزام اسے چیک بھی نہ کر سکے اور آٹھیں پیدا کرنے والے بھی نظر آجائیں۔ اسے وہ آوی بڑے قحط انداز میں دھکے ہونے اس طرف جلتے دکھائی دے رہے تھے جس طرف ٹانگہ تھا۔ عمران کچھ گیا کہ وہ سائیڈ سے اس پر حملہ کرنا چاہتے ہیں کہ عمران نے ہلکتے ٹانگہ دبا دیا اور مشین گن کی

سٹاٹی دی تو عمران نے بے اختیار ہنٹ مٹھنے لگے کیونکہ وہ سوچ رہا تھا کہ اگر کوئی کاروباری نہ کر سکتا تھا تو اسے اپنی آسانی سے ہٹ کیا جاسکتا تھا اور پھر اسے دونوں سائیڈوں سے دو کھینچنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ اسی لمحے پچانگ مشین گن کی دھم دھم کی آوازیں سنائی دیں اور اس کے ساتھ ہی وہ انسانی جوتھیں سنائی دیں اور جوتھوں کی آوازیں گہرائی میں جاتی سنائی دے رہی تھیں۔ اس کے ساتھ ہی اوپر ایک سائیڈ سے بے تماشہ فائرنگ شروع ہو گئی۔ عمران کے سر پر جو کچھ پچان تھی اس سے اور سے ہونے والی فائرنگ سے وہ محوہ تھا یہیں ایک سائیڈ کھلی ہوئی تھی۔ اس کے اندازے کے مطابق پہلی فائرنگ ٹانگہ کی طرف سے کی گئی تھی۔ پچانگ اس نے ایک سائیڈ پر جو کھلی ہوئی تھی اہٹ سی مئی تو اس نے ہلکتے رخ مولا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ فائرنگ بدھ ہو گئی تھی جین آٹھیں لب تیج ہو گئی تھیں اور عمران آٹھیں من کر کے گیا کہ ٹانگہ کو باقاعدہ مہارت سے گھیرا جا رہا ہے اس سے اب نہ کہ فصول تھا۔ وہ بھگتا ہوا آگے دھاوا اس نے اور سامرا باہر نہ آکر پچان کی اوٹ میں بھی رہے اور اوپر موجود الزام اسے چیک بھی نہ کر سکے اور آٹھیں پیدا کرنے والے بھی نظر آجائیں۔ اسے وہ آوی بڑے قحط انداز میں دھکے ہونے اس طرف جلتے دکھائی دے رہے تھے جس طرف ٹانگہ تھا۔ عمران کچھ گیا کہ وہ سائیڈ سے اس پر حملہ کرنا چاہتے ہیں کہ عمران نے ہلکتے ٹانگہ دبا دیا اور مشین گن کی

سٹاٹی دی تو عمران نے بے اختیار ہنٹ مٹھنے لگے کیونکہ وہ سوچ رہا تھا کہ اگر کوئی کاروباری نہ کر سکتا تھا تو اسے اپنی آسانی سے ہٹ کیا جاسکتا تھا اور پھر اسے دونوں سائیڈوں سے دو کھینچنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ اسی لمحے پچانگ مشین گن کی دھم دھم کی آوازیں سنائی دیں اور اس کے ساتھ ہی وہ انسانی جوتھیں سنائی دیں اور جوتھوں کی آوازیں گہرائی میں جاتی سنائی دے رہی تھیں۔ اس کے ساتھ ہی اوپر ایک سائیڈ سے بے تماشہ فائرنگ شروع ہو گئی۔ عمران کے سر پر جو کچھ پچان تھی اس سے اور سے ہونے والی فائرنگ سے وہ محوہ تھا یہیں ایک سائیڈ کھلی ہوئی تھی۔ اس کے اندازے کے مطابق پہلی فائرنگ ٹانگہ کی طرف سے کی گئی تھی۔ پچانگ اس نے ایک سائیڈ پر جو کھلی ہوئی تھی اہٹ سی مئی تو اس نے ہلکتے رخ مولا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ فائرنگ بدھ ہو گئی تھی جین آٹھیں لب تیج ہو گئی تھیں اور عمران آٹھیں من کر کے گیا کہ ٹانگہ کو باقاعدہ مہارت سے گھیرا جا رہا ہے اس سے اب نہ کہ فصول تھا۔ وہ بھگتا ہوا آگے دھاوا اس نے اور سامرا باہر نہ آکر پچان کی اوٹ میں بھی رہے اور اوپر موجود الزام اسے چیک بھی نہ کر سکے اور آٹھیں پیدا کرنے والے بھی نظر آجائیں۔ اسے وہ آوی بڑے قحط انداز میں دھکے ہونے اس طرف جلتے دکھائی دے رہے تھے جس طرف ٹانگہ تھا۔ عمران کچھ گیا کہ وہ سائیڈ سے اس پر حملہ کرنا چاہتے ہیں کہ عمران نے ہلکتے ٹانگہ دبا دیا اور مشین گن کی

اوت لینا ہوا کافی بچے آگیا تو ایک جگہ وہ ٹھٹھک کر رک گیا پھر اس نے کچھ دور دوڑتے ہوئے قدسوں کی آوازیں سنی تھیں یہیں پر اسے سرخا یو پیٹا دم والے دو سیکل کمانڈوز دوڑ کر اس طرف بہتے دکھائی جس طرف سے عمران اور ٹائگر آئے تھے۔ ایک لمبے سے تو عمران نے سوچا کہ ان پر فائر کھول دے لیکن پھر وہ رک گیا کیونکہ اسے معلوم نہ تھا کہ بچے اور کتنے آدمی ہیں اس نے ایمان نہ کیا فائرنگ کی وجہ سے ان کا سات سلسلے آجائے اور وہ کافی تھکے ہوئے۔ اس طرح وہ اور ٹائگر پھنس بھی بیٹھے تھے۔ جب یہ دونوں جہا پر ٹل کمانڈوز پھانوں کی اوت میں غائب ہو گئے تو عمران نے ایک بار پھر تیزی سے بچے کو تھکا شروع کر دیا اور پھر پھان کی اوت میں چھپ کر وہ رک گیا۔ اب وہ عام سیکل سے صرف چھ فٹ کے فاصلے پر تھا اس نے سرائے کر کے دیکھا تو یہ ایک پراچہ تھا جس سے بچے کر تھے لیکن وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ عمران پھان کی اوت سے نکلے ہی والا تھا کہ اس نے ایک آدمی کو باہر آتے دیکھا وہ بڑی بے بسی کے انداز میں اس طرف دیکھ رہا تھا جس طرف کھلے دونوں آدمی تھے۔ اس کے انداز سے بے چینی نمایاں تھی ساسی آدمی کے علاوہ کوئی آدمی وہاں نظر نہ آ رہا تھا اسی لمحے اسے دور سے ایک آدمی دوڑ کر آگیا ہوا دکھائی دیا۔

اوت لینا ہوا کافی بچے آگیا تو ایک جگہ وہ ٹھٹھک کر رک گیا پھر اس نے کچھ دور دوڑتے ہوئے قدسوں کی آوازیں سنی تھیں یہیں پر اسے سرخا یو پیٹا دم والے دو سیکل کمانڈوز دوڑ کر اس طرف بہتے دکھائی جس طرف سے عمران اور ٹائگر آئے تھے۔ ایک لمبے سے تو عمران نے سوچا کہ ان پر فائر کھول دے لیکن پھر وہ رک گیا کیونکہ اسے معلوم نہ تھا کہ بچے اور کتنے آدمی ہیں اس نے ایمان نہ کیا فائرنگ کی وجہ سے ان کا سات سلسلے آجائے اور وہ کافی تھکے ہوئے۔ اس طرح وہ اور ٹائگر پھنس بھی بیٹھے تھے۔ جب یہ دونوں جہا پر ٹل کمانڈوز پھانوں کی اوت میں غائب ہو گئے تو عمران نے ایک بار پھر تیزی سے بچے کو تھکا شروع کر دیا اور پھر پھان کی اوت میں چھپ کر وہ رک گیا۔ اب وہ عام سیکل سے صرف چھ فٹ کے فاصلے پر تھا اس نے سرائے کر کے دیکھا تو یہ ایک پراچہ تھا جس سے بچے کر تھے لیکن وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ عمران پھان کی اوت سے نکلے ہی والا تھا کہ اس نے ایک آدمی کو باہر آتے دیکھا وہ بڑی بے بسی کے انداز میں اس طرف دیکھ رہا تھا جس طرف کھلے دونوں آدمی تھے۔ اس کے انداز سے بے چینی نمایاں تھی ساسی آدمی کے علاوہ کوئی آدمی وہاں نظر نہ آ رہا تھا اسی لمحے اسے دور سے ایک آدمی دوڑ کر آگیا ہوا دکھائی دیا۔

کچھ سے موجود آدمی نے اسے دیکھ کر بچے

تھوڑی دیر بعد ٹائگر سائیڈ سے اتر کر دوڑتا ہوا عمران کی سائیڈ پر آ گیا۔

تم اس طرف سے اوپر چڑھ جاؤ اور چیک کرتے رہو کہ پھانسی سے کتنے آدمی آ رہے ہیں ہم نے اب ان کا شمار کھیلا ہے میں اس دوران چھوٹا اور سالہ کو کال کر کے جہاں ہوا لوں۔ عمران سے کہا تو ٹائگر سر ہلاتا ہوا آگے چھو گیا تو عمران نے جیب سے ڈرائیو نکال لیا۔ یہ ڈرائیو عمران ہمارے ہاتھوں کی جیسوں سے لگے تھے جنہیں عمران نے پشت پر گولیاں ماری تھیں۔

اچھے۔ اچھے۔ پرنس کاٹنگ۔ اور۔۔۔ عمران نے تیرے لیے میں بار کال دیتے ہوئے کہا۔

ہیل۔ جو بیا اٹھانگ۔ یو۔ سا۔ اور۔۔۔ چھ لوگ بعد اوری طرف سے جو بیا کی آواز سنائی دی۔

کہاں ہو تم اس وقت۔ اور۔۔۔ عمران نے کہا۔

ہم دونوں ایک پھانسی کی طرف چھ رہے ہیں۔ لیکن جہاں ہوت کی کوئی چیز نہیں ہے اس لیے ہم دیکھ رہے ہیں۔ اور۔۔۔ بیا سے جواب دیا۔

تم دونوں احتیاط سے پھانگی کی طرف آجاء ہم نے جہاں پہلے کو اتر پر قبضہ کر لیا ہے۔ تم پھانگی کے سامنے آجاء۔ اور۔۔۔ لپٹ آں۔ عمران نے کہا اور ڈرائیو نکال کر کے اس نے اسے جیب میں ڈال لیا۔

باس۔ چار آدمی پھانسی سے اتر کر ہماری طرف آ رہے ہیں۔ سچہ لوں بعد ٹائگر کی آواز سنائی دی۔

یہ چاروں اکٹھے آئیں گے۔ جب یہ قریب پہنچیں تو تم نے ان پر فائر کھول دینا ہے۔ عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

اوکے باس۔ ٹائگر کی آواز سنائی دی اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد اسے فائرنگ اور انسانی چیخوں کی آوازیں سنائی دیں اور پھر خاموشی طاری ہو گئی۔

میں نے انہیں ہٹ کر دیا ہے باس۔ ٹائگر کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

نصیحت ہے۔ وہیں رہو۔ شاید فائرنگ کی آوازیں سن کر کوئی اور آجائے۔ عمران نے کہا اور پھر آدھے گھنٹے بعد اسے جو بیا کی فواز سنائی دی۔

کہاں ہو پرنس۔ جو بیا کی فواز اور سے آرہی تھی۔

آجاء لپچے۔ جلدی کرو۔ عمران نے اونچی آواز میں کہا اور تھوڑی دیر بعد چھوٹا اور سالہ دونوں ہمارے ہاتھوں کی جیسوں سے لگے تھے جنہیں عمران نے پشت پر گولیاں ماری تھیں۔

تم اندر تلاش کرو۔ جہاں پہلے کو اتر میں جیتنا ہماری اسلحہ موجود ہو گا۔ عمران نے کہا تو جو بیا اور سالہ سر ہلاتی ہوئی اندر بھاگ کر وہیں کی طرف جا رہی تھیں۔ کچھ دیر بعد اندر سے فون کی گھنٹی کی آواز سنائی دی تو عمران تیزی سے سڑا اور دوڑتا ہوا اندر داخل ہو گیا۔

فون کی گھنٹی بج رہی تھی۔ اس نے رسیور اٹھالیا۔
 "میں" عمران نے اس چیف کی آواز میں کہا جو پہلے فون کر
 رہا تھا۔

"واسو بول رہا ہوں بیان ضرورتیں سے چیف کرم داس۔
 ہیڈ کوارٹر کی طرف سے مسلسل فائرنگ کی آوازیں سنائی دی ہیں۔
 کیا ہوا ہے؟" ایک سوڈیاہ آواز سنائی دی۔
 "پاکیشیائی بمبٹوں سے مقابلہ ہو رہا ہے۔ تم اپنی جہازوں
 لٹے رہو۔" عمران نے کرم داس کی آواز اور لگے میں جواب دیا۔
 "اگر آپ کہیں تو میں اپنی جہاز سے آوی بیج دوں۔" دوسری
 طرف سے کہا گیا۔

"سنو۔ تم نے ٹھیک بات کی ہے اب جبکہ پاکیشیائی فوجت اندر
 داخل ہو چکے ہیں اس نے جہازوں پر بیٹھے سب کا کوئی فائدہ نہیں ہے
 تم ایسا کرو کہ لہجہ ساتھیوں سمیت ہیڈ کوارٹر آجلاؤ باقی جہازوں
 والوں کو بھی پیغام دے دو تاکہ ہم سب مل کر ان بمبٹوں کا نشانہ
 کر سکیں۔" عمران نے کرم داس کے لگے میں بات کرتے ہوئے
 کہا۔

"ٹھیک ہے چیف۔ آپ نے اچھا فیصلہ کیا ہے۔ اس طرح
 مل کر آسانی سے ان کا خاتمہ کر لیں گے۔ ہم آ رہے ہیں۔" دوسری
 طرف سے اس طرح صرست ہرے لگے میں کہا گیا جیسے کرم داس
 نے اس کی بات مان کر اسے اجنبائی صرست بخش ہو۔

بندی پہنچو۔ یہ لوگ کسی بھی وقت ہیڈ کوارٹر پر قبضہ کر سکتے
 ہیں۔" عمران نے کہا۔
 "نہیں چیف۔" دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے بغیر کچھ
 کہے رسیور دنگ دیا۔

"عمران صاحب۔ سارا اسلحہ ایک الماری میں موجود ہے۔
 عمران کے رسیور دنگتے ہی صاف نے کہا تو عمران اس الماری کی طرف
 دوڑ گیا۔

"خوارف کہاں ہے۔ وہ تمہارے ساتھ نہیں آیا۔" عمران نے
 ہانگ ایک خیال کے تحت پوچھا۔

"ہم سے شروع میں ہی علیحدہ ہو گیا تھا اس کا کہنا تھا کہ وہ اس
 شہان بھاری کو تلاش کرے گا۔" جو بیانے جواب دیا۔

"وہ تو ہوتا رہتا۔ پہلے ہمیں ان مہاجرٹوں کا خاتمہ کرنا تھا۔
 عمران نے کہا اور پھر اس الماری سے اپنا مخصوص اسلحہ نکال کر جو لیا
 وہ صاف کو دے دیا۔

"تم دونوں اسلحہ لے کر دوسری سمت میں اونچائی پر چلی جاؤ۔
 اس طرف سے آنے والے لوگوں کا خاتمہ تم نے کرنا ہے۔ کسی
 محدودی کی ضرورت نہیں ہے۔" عمران نے کہا تو جو لیا اور صاف
 نے اہلیات میں سر ملانے اور پھر تیزی سے کمرے سے نکل کر باہر
 کی طرف دوڑ گئیں جبکہ عمران نے باہر باہرے میں آکر ٹائیگر کو
 آواز دی۔

”یہ تانسس عارف نہاتے کہاں ہوگا۔ گھس گھس کسی کی نظروں میں
ہو گیا تو مارا جائے گا۔“ عمران نے پوچھتے ہوئے کہا ”کیوں وہ مرے
لئے وہ بجلی کی سی تیزی سے مڑا کیونکہ اس نے دردناک سے گھس گھس
دیکھا تھا۔“

”ہاں۔ میں نے اس شیطان بھاری کا سراغ لگایا ہے۔“ اچانک
عارف نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔
”اسے بعد میں دیکھیں گے جیلے ہم نے ان مہارٹوں کا خاکہ کرنا
ہے۔ یہ قریت یافتہ لوگ ہیں تم اسلحہ لے کر ہیٹ کوارٹر کے اندر
بھٹن پر پہنچ جاؤ۔ دائیں ہاتھ پر ٹائنگر ہے اور بائیں ہاتھ پر بھوٹیا اہد
ساختہ ہیں۔ تم نے دونوں اطراف کا خیال رکھنا ہے۔ بجلی کرو۔ لون
لوگوں کی تعداد نہاتے کتنی ہو۔“ عمران نے سرد اور تیز لہجے میں
کہا۔

”یہاں۔“ عارف نے کہا اور پھر صوبہ پر چڑھا اسلحہ اٹھا کر
وہ تیزی سے مڑا اور باہر چلا گیا۔ عمران بھی مطمئن گن اٹھانے باہر آ
گیا۔ اس کے خیال کے مطابق اسے کسی ایسی جگہ پر ہونا چاہئے جہاں
سے وہ ساری صورت حال کا صرف بخوبی جاننے لے سکے بلکہ ضرورت
پسنے پر لپٹے ساتھیوں کی مدد بھی کر سکے اور پھر اس کی نظروں
ہیٹ کوارٹر کے سامنے پھانگ کے قریب ایک اونچے درخت پر ہم
گھس اور اس نے اس پر جڑہ کر سورج بتانے کا فیصلہ کر لیا کیونکہ یہ
اس کے خیال کے مطابق بہترین جگہ تھی۔

”یہاں۔“ ٹائنگر کی آواز سنا دی۔
”ٹائنگر۔ بہادر اسلحہ مل گیا ہے۔ تم فوراً ہیچ آکر اسلحہ لو اور تم
نے اپنی طرف سے پھانوں سے آنے والوں سے شکنا ہے۔ بجلی توڑ
وہ لوگ کسی بھی وقت پھنک سکتے ہیں۔“ عمران نے ادنیٰ آواز میں
کہا۔

”یہاں۔“ ٹائنگر نے جواب دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد
ٹائنگر نیچے آگیا۔ عمران نے اسے ضروری اسلحہ دے کر واپس بھجوا دیا
اسی لمحے فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو وہ تیزی سے فون کی
طرف چڑھ گیا۔

”یہاں۔ چیف کرم داس بول رہا ہوں۔“ عمران نے کرم
داس کی آواز اہل لہجے میں کہا۔

”دندھری بول رہا ہوں۔ چیف۔ ماسونے لگے کہا ہے کہ آپ نے
سب کو ہیٹ کوارٹر پہنچنے کا کہا ہے۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہاں۔“ اب پھانوں پر بیٹھنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ ہم نے ہر
صورت میں ان ہتھیاروں کا خاکہ کرنا ہے اور لٹکے جیسے جہاز میں
انہیں ہمیں مل کر تلاش کرنا ہو گا ورنہ ہم کو چن چن کر فٹ کر
دیں گے۔“ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

”یہاں۔ چیف۔ ہم آ رہے ہیں۔“ دوسری طرف سے مطمئن لہجے
میں کہا گیا اور عمران نے وسیع دور کو دیکھا اور پھر باری باری وہ فون اٹھ
آئے تو انہیں بھی عمران نے ہیٹ کوارٹر آنے کا کہہ دیا۔

ہاں ہاں کو ہلاک کر دیا ہے۔ اس شہوتی نے انسانی آواز میں جواب دیا تو شری پدم نے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔۔۔ کیسے ممکن ہے۔۔۔ تم کیا کہہ رہے ہو۔ شری پدم نے ہنسیانی انداز میں پیچھے ہٹے ہوئے کہا۔

میں دوست کہہ رہا ہوں نکا۔ میں سب کی لاشیں دیکھ کر قہقہہ ہوں۔ اس جانور نے انسانی آواز میں کہا۔

اے۔ اے۔ میں انہیں جس ڈالوں گا۔ میں ان کو عبرت ناک موت ماروں گا۔ شری پدم نے جھلے سے لیاہ ہنسیانی انداز میں کہا۔

نکا۔ اب وہ آپ کے خلاف کام کریں گے اس لئے میرا مشورہ ہے کہ آپ گھوٹی کنوئیں والے گھر کا بیاد کھول دیں اور اندر اپنی بو بھیا دیں۔ ان لوگوں کے ساتھ ایک المرتضیٰ ہے جو آپ کی بو سونگھ کر آپ کو تلاش کرنا پیر رہا ہے۔ اسے معلوم ہو گیا ہے کہ آپ یہاں مقدس گھر میں ہیں لیکن جب وہ آپ کی بو وہاں سونگھے گا تو وہ لازماً اندر داخل ہو گا۔ وہاں آپ اپنا سایہ بگھاویں اس طرح انہیں یقین ہو جائے گا کہ آپ اس کے اندر موجود ہیں۔ پھر جیسے ہی وہ اندر داخل ہوں گے آپ کا سایہ گھوٹی کنوئیں کا منہ کھول دے گا اور یہ سب لوگ گھوٹی کنوئیں میں گر جائیں گے اور پھر آپ اس کنوئیں کا منہ بند کر دیں۔ اس طرح یہ سب وہیں تکب تکب کر ختم ہو جائیں گے۔ شہوتی نے باقاعدہ مشورہ دیتے ہوئے کہا۔

شری پدم مقدس گھر کے ایک کونے میں بٹھی ہوئی بہن کی کھالوں سے بٹے ہوئے مست پر لیٹا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر نگہ۔ اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ اسے معلوم تھا کہ مقدس گھر کے گرد اس کی اجتنائی طاقتور شکلیوں کا حصار ہے اور ہاپرش کے لوگ ان پاکیشیائیوں کا بہر حال خاتمہ کر ہی نہیں گئے اس سے وہ مطمئن تھا کہ اپنا تک کرے میں بھی سی ڈرامہ کی آواز ابھری تو شری پدم نے اختیار اچھ کر پیچھے کیا۔ اس کے سامنے علی سے چڑا اور بکے سے چھوٹا ایک جانور بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا رنگ سیاہ تھا لیکن آنکھیں کبوتر کے خون سے بھی دیاہ سرخ تھیں۔

شہوتی تم۔ کیا کوئی خاص طہر ہے۔ شری پدم نے تیج لے میں کہا۔

ہاں مہاراج۔ پاکیشیائی لوگوں نے جہاں موجود تمام

کاغذ کر دیں گی۔ شہونی نے کہا۔

اور ہاں۔ تم واقعی بے مد عقل مرد ہو شہونی۔ میرا تھارے
ہاں مشوروں پر عمل کر رہا ہوں۔ کالی ماشی کی شکلیوں کو بھی
میں حکم دے رہا ہوں کہ وہ ان کاغذ کر دیں اور اس کے ساتھ ہی
میں کاغذ جامدادی کی غار بھی قائم کر رہا ہوں اور ہاں۔ تھاراجیلا
مطرحہ بھی درست ہے۔ میں گھوشی غار والا عمل بھی مکمل کر رہا
ہوں۔ بہر حال کسی نہ کسی بہتر میں وہ بھنس کر ہلاک ہو جائیں
گے۔ شہونی پدم نے کہا۔

آپ کی قدر شناسی بہ مہاراج۔ منب مجھے بحیثیت دے دیں تاکہ
میں واپس جا سکوں۔ شہونی نے مسرت جبرے لگے میں کہا۔
ہاں۔ جاؤ تم بحیثیت لے لو۔ تم نے مجھے مشورے دیئے ہیں۔
نئی پدم نے کہا تو شہونی نے مسرت جبرے انداز میں قہقاری ماری
اور پھر نکتہ جانب ہو گیا۔ شہونی پدم نے اندھ کر غار کی دیوار میں
موجود چائے میں موجود مٹی کا جھٹا ہوا دیا اٹھایا اور اسے بستر کے
ساتھ زمین پر رکھا اور خود بھی آلتی پالتی مار کر اس کے سامنے بیٹھ گیا
اور اس نے صیغے کی لو پر اپنی فکریں جمادیں۔ سچہ لگوں بھد صیغے کی
لو کم ہونا شروع ہو گئی اور پھر وہ تقریباً سچہ سا گیا تھا کہ اچانک بھوک
اٹھا اور اس کی تیز روشنی غار میں پھیلنے لگی تھی پھر اس کی ٹونے
میں ہونا شروع کر دیا اور جھٹ لگوں بھد جب وہ جھٹ کی طرح نارمل ہو
گئی اور پھر اس کی ٹونہ سے کم ہونا شروع ہو گئی۔ جب وہ تقریباً

کیوں۔ میں ایسا کیوں کروں۔ کیا سبھی شکلیاں اب اس قابل
نہیں رہ گئیں کہ میں ان بھد مور کھوں کو ہلاک کر سکوں۔ میں
کاغذ جامدادی کا ہمارا گرد ہوں۔ ویسے بھی میرے پاس لاکھوں اجنبی
ماتحتور شکلیاں ہیں اور اب روشنی کا کلام بھی ان کے پاس نہیں ہے۔
میں اب تک اس لئے خاموش رہا تھا کہ مہاراج ان کاغذ کر دیں
گے لیکن اب میں مکمل کر سکتے آؤں گا۔ شہونی پدم نے فصیح
لہجے میں چیتے ہوئے کہا۔

آگاہ۔ روشنی کا کلام تو ان سے ظہور ہو چکا ہے لیکن روشنی کا غار
ان کے لاکھوں میں موجود ہے اور انہوں نے روشنی کے اجنبی ماتحتور
کلام کا ہمارا لہجہ گرد حصار قائم کیا ہوا ہے اس لئے آپ کی ٹونی
شکلی جا ہے وہ اجنبی ماتحتور وہ ان کے قہب نہیں جا سکتی۔ بہت تر
نہیب شکلیوں سے ہی ان کاغذ کر رہا پہنچے ہیں تو یہ کاشان قہب
میں کالی ماشی کی بھد وہ شکلیاں موجود ہیں وہ اجنبی ماتحتور ہیں۔ کہ
انہیں یہی حکم دیا گیا ہے کہ جب یہ پاکیشیانی بھت واپس جائیں
جب وہ حرکت میں آئیں لیکن آپ ہمارا کہہ دیں آپ کے علم پر وہ جہیں
آجائیں گی۔ وہ ان لوگوں کاغذ کر سکتی ہیں یا وہ سری صورت و
بھی ہو سکتی ہے کہ نہیب کاغذ جامدادی کے مہان گرد ہونے کے ناطے
جہاں کاغذ جامدادی کی غار قائم کر دیں تاکہ جیسے ہی یہ لوگ اس غار
میں داخل ہوں تو یہ خود خود کاغذ جامدادی کے حصار کے اندر پہنچ جائیں
گے اور وہاں موجود کاغذ جامدادی کی اجنبی ماتحتور شکلیاں اجنبی آسانی

ختم ہونے کے قریب تھی تو چنانک ایک بار پھر بھوک اٹھی۔ یہ کارروائی تین بار ہوئی اور پھر اس کے ساتھ ہی شری پدم نے ایک طویل سانس لے کر دھتے کی لٹ سے ٹکریں اٹائیں اور پھر دیا اٹھا کر وہ انھا اور اس نے دیا واپس چلتے میں رکھ دیا۔ چلتے میں ایک مٹی کا پیالہ موجود تھا جس میں اجڑائی بدبو دار گہرے رنگ کا سیال بھرا ہوا تھا۔ اس نے پیالہ اٹھایا اور اس میں موجود بدبو دار سیال کو دھتے میں ڈال دیا۔ جب دیا بھر گیا تو اس نے پیالہ واپس چلتے میں رکھ دیا۔

”اب یہ تین پتھر عیار ہو گئے۔ اب میں دیکھوں گا کہ یہ پاکیشالی مورکھ کیسے نچ کر جاتے ہیں۔“ شری پدم نے اجڑائی اٹھیں بھرے لٹے میں کہا اور ایک بار پھر ہرن کی کھال سے بٹے ہوئے ہتھ پر بیٹھ گیا۔

عمران لہنے ساتھیوں سمیت بیڑے کو اتر والے حصے میں موجود تھا پہریش کے تمام آدمی ختم ہو چکے تھے۔ چار بچانوں سے تقریباً بیس بڑے بیڑے کو اتر آ رہے تھے کہ ان پر فائر کھول دیا گیا تھا۔ اس کے بعد وہ آدمی نچ کر بیڑے کو اتر کے حصے پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئے تھے لیکن ان دونوں کا خاتمہ عمران نے کر دیا تھا۔ اس کے بعد عمران کی ہمت پر ان چاروں بچانوں کو بھی میزائلوں سے تباہ کر دیا گیا تھا۔ اس طرح کاشان بھائی پر موجود تمام میزائلوں کا خاتمہ ہو گیا تھا۔

”اب اس شری پدم کا خاتمہ کرنا ہے۔“ عمران نے کہا۔
 ”ہاں۔ میں نے پہلے ہی آپ کو بتایا ہے کہ میں نے اسے کاش کر دیا ہے۔“ جوائے نے کہا۔
 ”ہاں۔ تم نے بتایا تھا۔ اب یہ بتاؤ کہ کس ٹائپ کی جگہ ہے“

کہاں ہے یہ غار۔ چلے۔ عمران نے کیا تو جو لہجہ نے اعلیٰ

میں سر ہا دیا۔

عمران صاحب۔ اب ہمارا واسطہ ہمارا ماست شیطانی طاقتوں سے ہو گا اس لئے بہتر ہے کہ ہم مقدس کلام اپنی جیسوں میں رکھ لیں جہاں کاغذ موجود ہے۔ صالحہ نے کہا۔

اوپر ہاں۔ واقعی۔ تم نے خوب یاد دلایا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہمیں انسو بھی کر لینا چاہئے اور پھر خیال رکھنا ہو گا کہ ہم باوجود یہی۔ جو زلف کے پاس جو شہسوئی بوتل موجود ہے۔ خوشبو بھی سب لگاؤ۔ عمران نے کہا تو سب نے اعلیٰ میں سر ہا دیئے اور پھر قنوازی درجہ وہ سب پہنچے نوار سے نکل کر جو زلف کی رہنمائی میں آگے بڑھے گئے۔ جو زلف بھڑائی کافی بلندی پر پہنچ کر آگے چھو رہے تھے کہ اچانک وہ سے اختیار ٹھٹھک کر رک گیا۔

کیا ہوا۔ عمران نے بھی رکے ہوئے کہا۔

ایک منٹ ہاں۔ جو زلف نے جسے دھیسے لگے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ کسی پہاڑی لومڑی کی طرح پتھانوں کو بھلا لگتا ہوا ایک طرف بڑھ گیا سجدہ لگوں بعد جو زلف کی چرخ ستائی دی۔ ایسی چرخ سیسے کسی نے اس کے سینے میں خنجر مار دیا ہو۔ عمران اور اس کے ساتھی بھی طرح بھلا لگے ہوئے انداز میں اس طرف کو بڑھے بعد چھوڑ دیا۔ جو زلف گیا تھا لیکن ابھی وہ تھوڑی ہی آگے بڑھے تھے کہ ایک پتھان کی آہٹ سے جو زلف تھمرا ہوا۔ اس نے ایک ہاتھ میں ایک بلیب سے

عمران نے کہا۔

ایک غار ہے جس کا ہاتھ ایک جسے پتھر سے بند کر دیا گیا ہے اور ہاں اس ہاتھ کے باہر اور اندر شیطانی طاقتیں موجود ہیں۔ بڑے شیطان کے چھپے مدعو کی لڑ میں نے وہاں سو ٹھکی ہے۔ اور جو انہو سیگوں والا شیطان ہے اور بڑے شیطان کا درباری ہے۔ اس کی خوراک انسانی دل ہیں۔ وہ ہے جو طاقتور نکھاتا ہے اور روح اور کاشانی نے کچے بنایا تھا کہ رو جو جہاں پہنچ جائے وہاں صرف شہیت ہی باقی رہ جاتی ہے۔ اندھیرے اند آتے ہیں اور لوگوں کے دل ان کے جسموں سے پر اسرار طور پر غائب ہو جاتے ہیں۔ جو زلف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

شیطان تو ہمارے سر میں ہوا۔ عمران نے سکرات سے کہتے کہا اور سوائے جو زلف کے باقی سب نے اختیار ہنس پڑا۔

ہاں۔ رو جو کا مذاق مت الٹیں۔ وہ ہے جو خطرناک شیطان ہے۔ جو زلف نے اجنبائی سمجھا رہے ہیں۔

تم نے اس کی لڑ سو ٹھکی ہے۔ تم نے ایسا دل چلیک کر یا ب یا نہیں۔ عمران نے کہا تو ایک بار پھر سب نے اختیار مسکرا دیئے۔

ہاں۔ روح لا کر کاشانی نے میرے دل پر ہاتھ رکھا تھا اس نے رو جو شیطان میرا دل نہیں ٹال سکتا۔ جو زلف نے اور دیا۔ سمجھا لگے میں کہا۔

جانور کی ایک ٹانگ پکڑی ہوئی تھی جو علی سے مشابہ تھا اور وہ اس طرح نکلنے آ رہا تھا جیسے شکاری مرغابی کو شکار کر کے اسے ٹانگ سے پکڑ کر اٹھا کر لاتے ہیں۔ جوزف کے چہرے پر ایسے شکانات تھے جیسے کسی نے بخار مار کر اس کا منہ اوجھلنے کی کوشش کی ہو۔ عمران اور اس کے ساتھی وہیں رک گئے۔

یہ کیا ہے اور تم چھٹے کیوں تھے؟ عمران نے حیرت برپا کی۔

ہاں۔ یہ شاگی ہے اور آخر سیکنوں والے شیطان رجوعی سامع ہے۔ استثنائی طاقتور اور خطرناک طاقت رکھتی جاتی ہے۔ مجھے اس کی برائی تھی۔ میں نے اسے پکڑنے کی کوشش کی لیکن اس نے میرے من پر اپنا خوفناک بخار دیا جس سے مجھے ملنے سے بے اختیار تپانے لگی لیکن میں نے اس کی گردن توڑ دی ہے۔ جوزف نے قریب آکر اس جانور کو زمین پر پھیلتے ہوئے کہا۔ اس جانور کا منہ واقعی اس تاج کا تھا کہ جیسے کسی پتھر یا طرح کا منہ ہو۔

تو اب جانور کے پنجے سے جہاڑی جیچا نکلے لگ گئی ہے۔ کیوں؟ عمران کا بوجھ ٹھٹھکا رہا تھا۔

ہاں۔ اس کے ناکھوں میں دھیر ہوتا ہے۔ دھیر دھیر جو انسان کو چھٹنے پر مجبور کر دیتا ہے۔ اگر میں فوری طور پر اس کی گردن نہ توڑتا تو یہ میری آنکھیں نکال دیتی۔ جوزف نے ہنسے ہوئے ہنسے ہوئے کہا۔

ایسا دھیر جو چھٹنے پر مجبور کر دے؟ عمران نے پوچھا۔

ہوئے کہا اور پھر اس نے تھک کر اس جانور کے چھٹے کا مساجت شروع کر دیا۔ اسی لمحے ان سب کو چاروں طرف سے خزاوت بھری آوازیں سنائی دینے لگیں تو وہ سب نے صرف بے اختیار چوٹک پیسے بلکہ انہوں نے عظیم پستل بھی نکال لئے۔

یہ اس کی ساتھی میں ہیں۔ لیکن چونکہ ان کی سردار کی گردن ٹوٹ گئی ہے اس لئے اب یہ ہم پر اس وقت تک حملہ نہیں کر سکتیں جب تک وہ شیطان ان میں سے کسی کو باقی شکستوں کا سردار نہ بنا دے۔ جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ یہ سردار تھی عمران نے کہا۔ اس کی گردن کے گرد سیاہ دھند ہے اور یہ سردار کی نظائری ہوتی ہے اور ہاں۔ یہ استثنائی خطرناک شیطان قوت رکھتی جاتی ہے۔ اس کی گردن پر اگر تلوار بھی ماری جائے تو کوئی اثر نہیں ہوتا۔ البتہ وہج ہا کڑا کشمکش دو انگلیوں سے اس کی گردن توڑ دیتا تھا۔ اس نے مجھے یہ ترکیب بتائی تھی ہاں۔ جوزف نے کہا۔

تائیکر جہاڑے ہیک میں ایک سفید رنگ کی بوتل ہے اس میں سو سو گلولے جوزف کے چہرے پر لگا دو۔ اس جانور کے ناکھوں واقعی دھیر گئے ہیں اور اگر جوزف کا بروقت علاج نہ کیا گیا تو یہ دھیر کے اثر سے ہلاک بھی ہو سکتا ہے۔ عمران نے کہا تو تائیکر نے اہمیت میں سر ملایا اور عمران کی ہدایت پر عمل کرنا شروع کر دیا اور

موجود تھا۔ عمران نے کہا۔

نہیں باس۔ وہ تو ہاں سے کافی دور ہے۔ یہ تو قریب سے آ رہی ہے۔ وہ شاید یہاں پہنچ گیا ہے۔ عارف نے کہا اور تیزی سے آگے جھٹکے۔ عمران بھی اس کے ساتھ ہی آگے چلا اور عمران کے پیچھے باقی ساتھی بھی چل پڑے۔ قمری در بعد عارف ایک غار کے دہانے کے قریب جا کر رک گیا۔ دہانے پر گوہر موجود تھا لیکن بہر حال وہاں صاف دکھائی دے رہا تھا۔

باس۔ وہ شیطان بھاری اس غار میں موجود ہے۔ میں دیکھتا ہوں۔ عارف نے کہا اور آگے بڑھنے لگا۔

فہرہ۔ ہم بھی ساتھ چلتے ہیں۔ عمران نے کہا اور پھر اس نے مڑ کر اپنے ساتھیوں کو مخاطب بننے کا مخصوص اشارہ کیا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ عارف نے غار کے قریب جا کر دونوں ہاتھوں کو ایک پتھر پر چڑی ہوئی گرد پر تین بار زور زور سے مارا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے دونوں ہاتھوں سے غار کے دہانے پر موجود پتھر کو ایک جھٹکے سے ہٹا کر ایک طرف لٹکا دیا۔ اس غار کا دہانہ کھل چکا تھا۔ غار کافی بڑا تھا اور اندر لٹکا ہوا پتھر صیرا تھا لیکن ایک کونے میں کسی آدمی کا سایہ چٹھا ہوا نظر آ رہا تھا۔

یہ ہے شری پدم باس۔ اس بو کا بخیر ہی ہے۔ عارف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اندر داخل ہوا لیکن دوسرے لٹکے پتھر تک کر رک گیا کیونکہ اس کے سامنے دیوار سیڑھی تھی۔ اس دیوار کی

پر قمری در بعد وہ سب آگے بڑھنے لگے۔ انہیں ہر طرف سے چراغوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں لیکن کوئی جانور سامنے نہ آیا تھا۔

عمران صاحب۔ یہ شاکی کیسے شیطانی طاقت ہے۔ یہ تو انی بھاری جانور دکھائی دے رہا تھا۔ ٹائگر نے کہا۔

اب عارف اسے شیطانی طاقت کہہ رہا ہے تو ایسے ہی دیکھو۔ عارف کی بات ایسے معاملات میں قائل ہوتی ہے۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو ٹائگر نے اختیار مسکرا دیا۔ عارف اب بھی ان سے آگے تھا کہ اچانک وہ ایک بار پھر ٹھٹھک کر رک گیا۔

کیا ہوا۔ کیا پھر کسی شیطانی طاقت کی مدد آئی ہے۔ عمران نے کہا۔

باس۔ وہ شیطان بھاری یہاں سے قریب موجود ہے۔ میں اس کی بو سمجھ رہا ہوں۔ عارف نے کہا۔

تم کچھ کب ملے ہو اس سے جو تمہیں اس کی بو کی بھارت ہو گئی ہے۔ عمران نے حیرت برے لہجے میں کہا۔

باس۔ شیطانی بھاریوں کے جسموں سے نکلنے والی بو سب سے علیحدہ ہوتی ہے۔ اجنبائی ناگوار ہو۔ ایسے جیسے ہزاروں فاقہیں گل کر بو پیدا کرتی ہیں۔ عارف نے اجنبائی سفید لہجے میں کہا۔

کیا وہ مقدس غار قریب ہے جہاں قہارے چول شری پدم

جلیب کیا تو ٹانگیں بے ہوش تھیں۔ عمران نے دونوں ہاتھوں سے اس کا
ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد ٹانگیں کے جسم میں حرکت آگئی
انہار نمودار ہوئے شہر میں آگئے تو اس نے ہاتھ ہٹائے اور صاف کی
طرف چڑھ گیا۔ صاف بھی بے ہوش تھی۔ اس نے یہی کارروائی اس
کے ساتھ دوہرائی اور پھر وہ یانی طرف متوجہ ہو گیا جو اب اٹھ کر
بیٹھ چکی تھی۔ اس سے منہ سے ہلکی سی گراہی نکل رہی تھی۔
تم نصیب ہو چکا۔ لولی دیکھو تو نہیں ہوا۔ عمران نے
کہا۔

اور نہیں۔ اس بات میں آتی ہیں۔ پورا جسم حرکت کر رہا ہے۔
یہ بیانے جواب دیا تو عمران خوف کی طرف چڑھ گیا جو اب اٹھ کر
بیٹھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

کیا ہوا۔ کیا وہ ڈاکٹر کشکانی نے اٹا ہاتھ رکھ دیا تھا۔ عمران
نے اس کے قریب جا کر کہا۔

اور نہیں ہاں۔ میں نصیب ہوں۔ وہ ڈاکٹر کشکانی کا ہاتھ لگے
چلا گیا ہے ورنہ اتنی جلدی سے گرنے کے بعد تو میرا دل یقیناً بند ہو
جاتا۔ جولف نے جواب دیا تو عمران مسکرا دیا۔ قہقہے درجہ
صاف اور ٹانگیں بھی اٹھ کر بیٹھ گئے اور عمران کو یہ معلوم کر کے بے
حد اطمینان سا ہوا کہ اس کے سارے ساتھی اس قدر جلدی سے
گرنے کے باوجود نوٹ بوٹ سے بہر حال بچ گئے تھے۔ سب کو اس تقریباً
سب کو آتی تھیں لیکن یہ چوٹیں بہر حال قابلِ برداشت تھیں۔ اور

وہ سے فارور میان میں بند ہو گیا تھا۔
اور۔ اور۔ یہ دیوار کہاں سے آگئی۔ ٹھہر۔ میں دیکھتا
ہوں۔ عمران نے اندر داخل ہو کر کہا اور عمران کے پیچھے اس
کے ساتھی بھی غار میں داخل ہو گئے۔ وہ سب اس دیوار کے قریب جا
کر رک گئے۔ عمران نے منہ ہی منہ میں آیت الکرسی پڑھنا شروع کر
لی تھی کہ ایک ٹوکڑ گواہت کی تھوڑا سا کے ساتھ ہی ان نے دوسرے
پچھلے سے زمین غائب ہو گئی اور وہ سب پچھلے ہوئے اور ہاتھ پیرا رہے
ہوئے پچھلے گہرے اندھیرے میں گرے پڑ گئے۔ چند لمحوں بعد
دھماکوں کی ہلکی ہلکی آوازیں کے ساتھ ہی وہ ایک دوسرے سے ٹک
کر پھیل گئے۔ عمران نے کوچہ اندھیلک کرنے کی کوشش کی تو
وہ کسی سے ٹکرا کر پشت کے بل پڑے جا گرا اور اس نے منہ سے
سنگاری ہی نکل گئی۔ اسے یوں محسوس ہوا تھا جیسے اس کی ریڑھ کی
ہڈی کے تمام ہیرے ٹوٹ گئے ہوں۔ اس کا سانس کٹنے لگا تھا اس
نے پوری قوت سے سانس لینے کی کوشش کی اور چند لمحوں بعد اس نے
رکا ہوا سانس بحال ہو گیا تو اس نے اپنے جسم کو حرکت دی اور پرے
دیکھ کر اسے بے حد طمانیت کا محسوس ہوا کہ اس کا پورا جسم حرکت
کر رہا تھا۔ وہ بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد اندھیرے میں
اسے سامنے سے ٹکرانے لگ گئے۔ اس کے ساتھیوں میں سے جولف
اور جو بیا کے جسم حرکت کر رہے تھے جبکہ ٹانگیں اور صاف دونوں بے
حس و حرکت پڑے ہوئے تھے۔ عمران نے آگے بڑھ کر ٹانگیں کو

اب گہرا اندھیرا تھا اور یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اوپر چھت پر بارش
گئی ہو۔

اس کا مطلب ہے کہ ہمیں ایک منصوبے کے مطابق اس
کنوئیں میں پھینکا گیا ہے۔ عمران نے کہا۔

یہ شیطانی کنواں نہیں ہے پاس۔ عام سا کنواں ہے۔ جوئی
نے کہا۔

اسے کنواں نہیں کہنا چاہئے بلکہ گڑھا کہنا چاہئے کیونکہ اس کی
تہ میں پانی نہیں ہے اور نہ ہی یہ زیادہ گہرا ہے ورنہ بہاڑی کنوئیں
تو اچھائی گہرے ہوتے ہیں۔ عمران نے کہا۔

ٹانگہ۔ جہارے پاس نارچ ہے۔ وہ ٹالو تاکہ جہاں کا نظارہ تو
کیا جاسکے۔ عمران نے کہا تو ٹانگہ نے اپنے بیگ میں سے ایک

چھوٹی سی پنسل نارچ نکال کر اسے آہستہ آہستہ کنوئیں میں ڈال دیا
میں تیر روشنی پھیل گئی کیونکہ نارچ سے لگنے والی روشنی ہے۔ یہ

تھی۔ عمران نے ٹانگہ کے ہاتھ سے نارچ لے کر اس کنوئیں میں ڈال
گہرائی کا بڑی تفصیل سے جائزہ پانین یہ دیکھ کر اس کے ہوتے کچھ

لگے کہ گو کنواں عام سا کھلا تھا مگر اس کی دیواریں سلیمت کی طرح
سپاٹ تھیں۔ فرش پر گھاس کا کالی جواڑا صحر موجود تھا اور اب عمران

بکھ گیا کہ انہیں اتنی بلندی سے گرنے کے باوجود وہ نہیں کیوں نہیں
آئیں۔ یہ گھاس لمبے ریشے کا تھا اور پورے کنوئیں کے فرش پر اس کا

کافی جواڑا خیرہ موجود تھا۔ یوں محسوس ہوتا تھا کہ اس گھاس کو جہاں

باقاعدہ ذخیرہ کیا جاتا ہے۔ اور چھت تھی جو ایک جیو پلانٹ کی
صورت میں نظر آ رہی تھی۔

حیرت ہے۔ انہوں نے ہمیں جہاں کیوں پھینکا دیا ہے۔
عمران نے جیڑاتے ہوئے کہا۔

تو جہار اکیلا خیال ہے کہ ہمیں باقاعدہ پلانٹنگ کے تحت جہاں
پھینک دیا گیا ہے۔ جوئی نے حیرت جڑے لہجے میں کہا۔

ہاں۔ اس غار میں سے محسوس طور پر اس بہاری کی تیزبو آتا
ہو پھر کسی سائے کا نظر آتا اور ہمارے اندر داخل ہونے کے بعد اس

دیوار کا تہوار ہونا اور پھر ہمارا نیچے گرنا یہ سب ظاہر کرتا ہے کہ
ہمیں ہمارے خلاف باقاعدہ کھیل کھیلا گیا ہے۔ عمران نے کہا۔

لیکن وہ ہمارے خلاف براہ راست بھی تو ایکشن لے سکتے
تھے۔ صادق نے کہا۔

نہیں۔ ہماری جیسوں میں مقدس روشن کلام کی موجودگی کی
وجہ سے وہ ہم پر حملہ کر سکتے ہیں اور نہ ہی ہمیں شیطانی انداز میں

قصص پہنچا سکتے ہیں اس لئے انہوں نے یہ کھیل کھیلا ہے تاکہ ہم
جہاں بھوکے پیاسے خود ہی ہلاک ہو جائیں۔ عمران نے کہا۔

لیکن پاس۔ اگر ایسی صورت ہوتی تو انہیں جہاں اس قدر
گھاس اکٹھی کر کے رکھنے کی کیا ضرورت تھی۔ گھاس نہ ہوتی تو ہم

دیکھ ہی اتنی بلندی سے گر کر ہلاک ہو جاتے۔ ٹانگہ نے کہا۔

اس گھاس کی بھی کوئی نہ کوئی خصوصیت ہو گی جو ہمارے

دل استعمال کی بنائے تھی۔ عمران نے کہا۔

ہاں۔ یہ روحانی دلدل کے کناروں پر پانی مانے والی نہیں ہے۔ یہ اچھالی گرم دلدل ہوتی ہے اور اس گھاس میں بھی دلدل کے اثرات ہوتے ہیں۔ قبیلہ ہاتھور کے رہا۔ اس گھاس پر ہتھ پر لپٹے دشمنوں کو پانچویں بیچے تھے اور بیچ کو اس نے سمجھ لیا کہ بچے مارنے سے تھے۔ اچانک جوزف نے کہا تو عمران اس کے سامنے بے اختیار ہونک چڑے۔

اور۔ تو یہ بات ہے۔ اس گھاس کے بارے میں میں نے یہ سنا ہوا ہے کہ ایسی گھاس سے جس کے اندر اگر انسانی جسم ہو تو اس کی حرارت کی وجہ سے اس گھاس میں آگ شعلہ بن جاتی ہے۔ ہوتا ہے۔ تو یہ ہے اس سرسبز سرسبز بنگلہ بھرتے ہوئے کہا۔

اب ان باتوں کو چھوڑ دو۔ ہم نے یہاں سے نکلنا ہے۔ اس بات سے میں سوچا۔ یہ کیا ہے۔

چاروں طرف بھاری چٹانیں ہیں۔ دیواریں سیاہ ہیں اور ان میں بھی فحش چٹان ہے۔ اب کیسے یہاں سے نکلا جائے۔ عمران نے کہا۔

ہاں۔ ایک ترکیب مجھے معلوم ہے لیکن۔ جوزف نے کہتے ہیں چپ ہو گیا۔

کون سی ترکیب۔ ہمارے عمران نے جو تک کر پوچھا۔

اس میں سارے سے خطرہ بھی موجود ہے یا نہیں۔ جوزف نے کہا۔

ہم اس وقت مکمل خطرے میں ہیں اس لئے مزید خطرہ کیا ہو سکتا ہے۔ عمران نے مت بھانٹتے ہوئے کہا۔

ہاں۔ اس گھاس کے دھبے کو دیوار کے ساتھ لگا کر اسے اگر ہم چاروں طرف چٹانوں اور چٹانوں سے آگ لگا دیں تو اس میں سے آگ کی کرنی نکل کر اپنے چٹان تک پہنچے گی کہ وہ جھج جائے گی۔ البتہ اس قسم میں میں بھی شہید ہوں گی۔ ایسی کرنی کہ شعلہ میں آگ لگا دیں تو اس سے مراداشت نہ کر سکیں۔ جوزف نے کہا۔

ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ یہاں ایک پتھر سے اینٹیاں دھونے کی بجائے یہاں ہمیں بدو جہد تو کرنی ہو گی مگر چٹان جھج بھی جائے تب بھی ہم اوپر تک کیسے پہنچیں گے۔ عمران نے کہا۔

ہاں۔ ہمارے پاس آٹھ کنویں موجود ہیں۔ ٹانگیں لگانے کہا۔ عمران نے اختیار ہونک چٹا۔

اب ہاں۔ واقعی۔ ٹھیک ہے۔ پھر بیٹے اس گھاس کو دیوار کے ساتھ لگائیں۔ پھر وہ ہو گا دیکھا جائے گا۔ عمران نے کہا اور پھر وہ سب اس کام میں لگ گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ گھاس کے دھبے کو دیوار کے ساتھ لگا کر چھت تک پہنچانے میں کامیاب ہو گئے۔ اب باقی کنویں مانگوں گا گھاس سے خالی ہو چکا تھا۔ ٹانگیں لگانے عمران کے

نہیں مجھے کی بلکہ گرمی اب مزید چڑھ گئی ہے۔ سب ہمیں اپنی
وقت برداشت سے کام لینا ہو گا۔ عمران نے کہا اور تیزی سے
آگے چڑھ کر اس نے اس غلا کے سلسلے سے جلتی ہوئی گھاس کو
بوتوں کی مدد سے سانپ پر کیا اور پھر وہ پانی بمپ کے انداز میں اچھلا
اور دوسرے کے اس کے دونوں ہاتھ اس غلا کے کنارے پر چڑے اور
اس کا جسم کسی سپرنگ کی طرح اڑا کر اٹھاتا چلا گیا۔ کچھ لمحوں بعد
بی وہ اس غلا میں داخل ہونے میں کامیاب ہو چکا تھا۔

اب۔۔۔ میں تمہیں یاد کر چھپتا ہوں۔ عمران نے ٹانگہ سے
کھینچ کر ٹانگہ بہر حال ڈھکی تھا اور ہر جگہ ہی ٹانگہ اڑا کر اچھلا
عمران نے اس کا بازو پکڑ کر ایک تھکے سے اڑا کر کھینچ لیا۔ اس کے بعد
بویا اور سانپ کو بھی عمران نے ہی کھینچ کر اڑا کر پھینکا۔ جبکہ جو ذلک خود
ی اڑا کر کھینچ گیا تھا۔ یہ ایک سرنگ ناراست تھا جو آگے جا کر مڑ جاتا
تھا لیکن اس میں وہ کڑے ہو کر چل سکتے تھے اس لئے وہ کراننگ
کرتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے اور تھوڑی دیر بعد ہی وہ ایک ایک
کر کے کھلی فضا میں پہنچ گئے۔ اس کے ساتھ ہی سب نے نہ صرف
امیساں کا سانس لیا بلکہ اللہ تعالیٰ کا شکر بھی ادا کیا جس نے انہیں
اس انداز میں خوفناک موت سے بچایا تھا۔

وہ مارا دھرا ہے جہاں ہم داخل ہوئے تھے۔ کیا اب تمہیں وہاں
سے اس شیطان بھاری کی بو نہیں آ رہی؟ عمران نے جھڑپ سے
کہا۔

اوارے پر بیگ سے لاترنگاں کر گھاس کے دھیر کو آگ لگادی۔
گھاس اجلتی ٹھٹھک تھی اس لئے وہ دھوا دھوا جلتی لگی اور جتہ ہی لوں
بعد عمران اور اس کے ساتھیوں کو احساس ہو گیا کہ اس مخصوص
گھاس میں حدت عام گھاس سے زیادہ نکل رہی ہے۔ سبھ لوں نے
اسی ان کے جسم پیسنے سے بھگت گئے۔ اب آگ دھوا دھوا جلتی رہی
تھی اور انہیں یوں محسوس ہوا تھا جیسے وہ آگ کے خوفناک لہڑیوں
درمیان موجود ہوں۔ جھپٹ اور کوٹ مار دینے لگے لیکن گرمی کی
شدت لمحہ بہ لمحہ اس قدر تیز ہوتی جا رہی تھی کہ انہیں یوں محسوس
ہونے لگ گیا تھا کہ ان کے جسم بھی گھاس کی طرح دھوا دھوا جلتے
لگ جائیں گے اور ابھی تک آگ اور جھٹان تک نہ پہنچی تھی۔
ایمانک ایک زوردار دھماکا ہوا اور اس کے ساتھ ہی جہاں گھاس
جل رہی تھی دیوار میں ایک چا سا سوراخ ہو گیا اور اس سوراخ میں
سے نکلے ہوا اندر آتا شردا ہو گئی لیکن اس سوراخ میں کب اندھا
تھا۔

اس گھاس کو مل کر بچانے کی کوشش کرو۔ یہ واقعی ب
ناتقابل برداشت ہوتی جا رہی ہے۔ یہ کوئی راستہ نکلا ہے۔ تاکہ ہوا
اندھ آنے لگی ہے۔ عمران نے چیخ کر کہا تو سب آگے چڑھے اور پھر
انہوں نے چروں میں بیٹھے ہوئے بوتوں کی مدد سے اس جلتے ہوئے
دھیر کو پورے کنوئیں میں بکھر کر اسے چروں سے مسل کر بچاتا
شردا کر دیا لیکن آگ بجھ ہی نہ رہی تھی۔

نہیں پاس۔ وہاں موجود ہو ختم ہو گئی ہے۔ عارف نے
 نوک لٹے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
 ”ہو نہ۔ پھر آگے چلو۔ اب اور کیا ہو سکتا ہے۔“
 نے کہا تو عارف سر ہلاتا ہوا آگے چلا گیا۔ عمران اور اس کے
 ساتھیوں نے جوتنگ باہر آنے سے پہلے اپنے کواٹ اور چیکس بینک
 تھیں اور بیک بھی کروں پر بانٹ دئے تھے اس سے اس وقت سب
 ان کے پاس موجود تھے۔ صرف عمران کے پاس کوئی بیک نہ تھا۔

شری چم مقدس غار میں ہرن کی آواز سے بے ہوش ہوئے ہستہ پر
 بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی نظریں سٹپے دیوار پر جمی ہوئی تھیں جہاں ایک
 ستانی کرسمس شعل کی جھانسی کھڑی موجود تھی جس کی تیرنی لیتیں
 اتالی تیر سرت انھیں اس طرح نظر آ رہی تھیں جیسے تیر بلب بلب
 بات ہوں۔

کافلی حاضر ہے آقا۔ کھڑی کے منہ سے انسانی آواز سنائی

دی۔

کاکلی۔ جس کنوئیں میں پاکیشیائی مورکھوں کو ڈالا گیا ہے کیا
 تم اسے ایلو سکتی ہو۔ شری چم نے کہا۔

ہاں آقا۔ کاکلی کی نظریں سے کوئی جگہ نہیں چھپ سکتی۔ کاکلی
 نے جواب دیا۔

وہاں دیکھنا شروع کرو اور مجھے بتاؤ کہ کیا وہ لوگ ہلاک ہو گئے

مرح دھکنے لگ گیا ہے۔ کاکلی نے کہا۔
 ایسا ہی ہو گا۔ بالکل ایسے ہی ہو گا اور ابھی یہ لوگ ہلاک ہو
 جائیں گے۔ شری پدم نے سر تھیرے لگے میں کہا۔
 آقا۔ آقا۔ کنویں کی دیواریں جھٹنے لگ گئی ہیں اور ایک جگہ
 جھٹ گئی ہے۔ کاکلی نے اپنا منہ کہا۔
 اس کے باوجود یہ ابھی تک زندہ ہیں۔ کیا واقعی یہ زندہ ہیں۔
 شری پدم نے چیخ کر کہا۔
 ہاں آقا۔ اور آقا اب وہ آپ کو بٹھانے کی کوشش کر رہے ہیں
 لیکن آگ نہیں بجھ رہی۔ کاکلی نے باقاعدہ جبرہ کرنے کے بعد
 میں بولتے ہوئے کہا۔
 اب یہ آگ نہیں بجھ سکتی۔ شری پدم نے کہا۔
 آقا۔ آقا۔ وہ اس ٹونے ہونے سے پرہیز کر رہے ہیں۔
 لوگوں کی خاموشی کے بعد کاکلی نے چیخ کر کہا تو شری پدم نے اختیار
 اجمل چلا۔
 کیا۔ کیا کہہ رہی ہو۔ کہاں جبرہ کر رہے ہیں اور کیسے۔ شری
 پدم نے ایسے لگے میں کہا جسے اسے کاکلی کی بات سمجھ میں نہ آئی ہو۔
 آقا۔ وہ سب اس ٹونے ہونے سے میں بچ گئے ہیں اور آقا۔
 اب وہ رینگتے ہوئے باہر آ رہے ہیں۔ کاکلی نے تھوڑی دیر بعد کہا
 تو شری پدم کے چہرے پر اجماعی حیرت کے اثرات ابھرائے۔
 کیا یہ کوئی راستہ ہے۔ شری پدم نے حیرت بھرے لہجے

یہ یا نہیں۔ شری پدم نے کہا۔
 آقا۔ میں دیکھ رہی ہوں۔ وہ لوگ عمارتوں کے دھیرے
 کوہوں کی دیوار کے ساتھ لگا رہے ہیں۔ کاکلی نے اپنی غصہ
 جھٹتی ہوئی باریک آواز میں کہا تو شری پدم چونک چلا۔
 دھیرے کو دیوار کے ساتھ لگا رہے ہیں۔ مگر کیوں۔ شری پدم
 نے اجماعی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
 میں یہ تو نہیں جانتا سکتی۔ صرف جو کچھ میں دیکھ رہی ہوں اور
 جانتا سکتی ہوں آقا۔ کاکلی نے جواب دیا۔
 ٹھیک ہے۔ دیکھ کر بتاتی رہو۔ شری پدم نے سونے
 چہاتے ہوئے کہا۔
 آقا۔ اب وہ دھیرے کو آگ لگا رہے ہیں۔ کاکلی نے بتا دیا
 بعد کہا تو شری پدم چونک چلا۔ اس کے چہرے پر اپنا منہ سر تھیرے
 اثرات ابھرائے۔
 نادان مورکھ۔ وہ خود اپنے آپ کو ہلاک کر رہے ہیں۔ میں آپ
 بتانے تو کنوئیں کو چٹا رہا ہے۔ یہ کیسے نکال سکیں گے۔ میں نے تو یہی
 چاہا تھا کہ جیسے جیسے وقت گزرے گا گھاس میں حرارت بڑھتی جائے
 گی اور وہ رات کے کسی پہر بل کر ماکہ ہو جائیں گے لیکن یہ تو وہ
 اپنے ہاتھ سے اپنے آپ کو ہلاک کر رہے ہیں۔ ہا۔ ہا۔ ہا۔ شری
 پدم نے خود کاکلی کے انداز میں جھپٹتے ہوئے کہا۔
 آقا۔ وہ اپنا اپنا منہ کر رہے ہیں۔ کنواں چلتے ہوئے خود کو

ہیں کہا۔

ہاں آکا۔ یہ راست ہے اور آکا وہ اب باہر آگئے ہیں کھلی جگہ پر۔
 وہ اس کتوں سے بھاگ کر باہر آگئے ہیں۔ کاکلی نے تیرے لیے میں کہا
 تو شری پدم کے چہرے پر مسکراہٹوں تک تو ایسے تاثرات ابجڑے سے
 اسے کاکلی کی بات پر یقین نہ آیا ہو۔

آکا۔ وہ سب آگے بڑھ رہے ہیں اور وہ سب صحیح سلامت
 ہیں۔ کاکلی نے کہا۔

اوہ۔ اوہ۔ یہ موت کے منہ سے باہر آگئے ہیں۔ اوہ۔ اوہ۔ یہ
 کیسے ہو گیا۔ ٹھیک ہے۔ تم جاؤ۔ مجھے اب ان کے بارے میں بچہ
 اور سوچنا ہو گا۔ شری پدم نے کہا تو ککلی ایک دم دھواں بن کر
 غائب ہو گئی۔ اب دیوار بالکل سہل نہ تھی۔

یہ کیسے لوگ ہیں۔ یہ کیسے بھاگ کر باہر آگئے۔ اوہ۔ یہ سب کیا
 ہو رہا ہے۔ ہاں۔ مجھے اب اپنی سب سے طاقتور صفی کو حرکت میں
 لانا ہو گا چاہے مجھے اسے کتنی ہی بھیٹ ہی کیوں نہ دینی پڑے۔
 کاکلی ماشی کی شکستیں بھی بے کار ہو گئی ہیں۔ اس جہش نے ان کی
 سردار کی گردن توڑ دی ہے۔ نہانے یہ کیسے لوگ ہیں۔ شری
 پدم نے خود ککلی کے انداز میں جڑواتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ
 ہی وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے لپٹے دونوں ہاتھ لپٹے سر پر رکھے
 اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہرن کی کھالوں کے پتے ہونے پر مستزید
 ہی جڑے بے داغے انداز میں تلخا شروع کر دیا۔ اس کے ساتھ ساتھ

وہ اونٹنی آواز میں تھانوس سے الفاہ بولتا جا رہا تھا کہ اچانک ہمارے
 ایک دھماکہ ہوا اور ہر طرف دھواں سا پھیلنا چلا گیا۔ اس کے
 ساتھ ہی شری پدم نے تلخا بند کر دیا اور دونوں ہاتھ سر سے ہٹا کر وہ
 اپنی پانچ مار کر بہت پر بیٹھ گیا۔ دھواں پورے گھر میں بکھرا رہا اور
 پھر وہ ایک جگہ اکٹھا ہونا شروع ہو گیا اور چند لمحوں بعد ایک انتہائی
 جھیاٹک شعل کی ایک لمبے قد اور انتہائی دھلے پتلے جسم کی مالک
 عورت کدلی نظر آئے تک گئی۔ اس عورت کے چہرے پر گوشت
 موجود ہی نہ تھا بلکہ صرف ہڈیاں تھیں۔ آنکھوں کی جگہ بھی خلا تھا
 لیکن پھر تیزی سے اس کے چہرے پر گوشت نظر آنے لگ گیا اور بعد
 لمحوں بعد وہ ایک عام سی عورت بن گئی تھی جس کی آنکھوں میں
 سادہ کی آنکھوں جیسی چمک تھی۔ اس کے جسم پر ہرن کی کھال کا
 لباس تھا۔ البتہ سر بالوں سے یکسر بے نیاز تھا۔ اس وجہ سے اس کا
 چہرہ عجیب سا لگ رہا تھا۔

کوروش حاضر ہے آکا۔ آپ تو کوروش کو بھول ہی گئے ہیں۔ اس
 عورت نے جسے لاڈ بھرے لہجے میں کہا اور پھر وہ شری پدم کے سامنے
 اپنی پانچ مار کر بیٹھ گئی۔

جہیں اس وقت بلایا جاتا ہے کوروش جب معاملات کسی کے
 پاس میں نہیں رہتے۔ شری پدم نے مرد لہجے میں کہا۔
 کوروش حاضر ہے آکا۔ اس عورت نے اس بار مودبانہ لہجے
 میں کہا۔

”جہیں جہاں آتے ہوئے حالات کا علم تو ہو گیا ہو گا۔“ شری پدم نے کہا۔

”ہاں آقا۔ یہ پاکیشیائی روشنی کے لوگ ہیں اس لئے کوروش باوجود اچھائی طاقتور ہونے کے انہیں براہ راست ہلاک نہیں کر سکتی البتہ کوروش اتنا کر سکتی ہے کہ انہیں کاٹھام جادو کے علاقے میں پہنچا دے۔ اس وقت کاٹھام جادو کی شکلیاں اپنی طاقتور ہیں کہ وہ ان کی روشنی کو بجھا بھی دیں اور انہیں ہلاک بھی کر سکیں۔“ کوروش نے کہا۔

”ہاں۔ چلے ہی تھوڑی سی جگہ پر انہیں یقینی موت والے کنوئیں میں پھینک دیا گیا لیکن یہ وہاں سے بھی بچ گئے۔ لیکن تم کیا کرو گی۔“ شری پدم نے کہا۔

”آقا۔ جی آسان بات ہے۔۔۔ جیسے ہی کسی علاقہ میں داخل ہوں گے میں ان پر کورٹھا جادو پھونک دوں گی۔ کورٹھا جادو سے یہ بے ہوش ہو جاتیں گے اور پھر میں ہروش کو بلاؤں گی اور ہروش انہیں اٹھا کر وہاں پہنچا دے گا۔“ کوروش نے جواب دیا۔

”لیکن ہروش اس روشنی کے حصار کو کیسے پار کرے گا جو کاٹھام جادو کے گرد موجود ہے۔“ شری پدم نے کہا۔

”ہروش پر یہ حصار اثر نہیں کرے گا آقا کیونکہ ہروش بھی ان کے دھرم کا جن ہے لیکن یہ وہ بھی شیطان کا دہریا ہے۔“ کوروش نے کہا۔

”اگر ایسا ہے تو ہروش سے کہو کہ وہ ان کو جیسی قسم کر دے تاکہ مجھے اطمینان ہو جائے۔“ شری پدم نے کہا۔

”ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے لیکن پھر اس کی مطلوبہ ہیمنٹ دینا ہو گی آقا۔“ کوروش نے کہا۔

”اس کی کیا ہیمنٹ ہو سکتی ہے۔“ شری پدم نے پوچھا۔

”وہ جو بھی طلب کرے آقا کیونکہ وہ شیطان کا دہریا ہی ہے۔“ کوروش نے کہا۔

”نصیبک ہے۔ چلے اس سے بات کر لو۔“ شری پدم نے کہا۔

”جو حکم آقا۔“ کوروش نے کہا اور پھر اس نے آنکھیں بند کر لیں اور تھکے بازوؤں میں ٹٹ بٹک کر آنکھیں بند کئے۔ بیٹھی رہی اور پھر اس نے آنکھیں کھول دیں۔

”آقا۔ ہروش سے بات ہو گئی ہے۔ وہ ان دشمنوں کا خاتمہ جہاں کرنے پر حیار ہو گیا ہے لیکن وہ ہیمنٹ میں آپ کی دس شکلیاں مانگتا ہے تاکہ شیطان کے دربار میں اس کی موت چوہہ جائے۔“ کوروش نے کہا۔

”اس سے پوچھو کیا وہ کالی ماٹ کی شکلیاں لینا چاہتا ہے۔“ وہ بھی جی شکلیاں ہیں جو ہمارے چیلے نے جہاں بھیجی ہیں لیکن ان کی مردار کو ہمارے دشمنوں نے ہلاک کر دیا ہے اس لئے اب باقی جو وہ شکلیاں ہمارے لئے بے کار ہو چکی ہیں۔“ شری پدم نے کہا۔

”میں پوچھتی ہوں آقا۔“ کوروش نے کہا اور ایک بار پھر اس

ہاں۔ تم جسے شیطان کے بھی مہا گرو اور مہا پرش کے بھی
پروٹا ہو۔ پروٹا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ زمین پر آتی
باقی مار کر بیٹھ گیا۔

ہم نے کورش کے دربارے میں اس لئے بلایا ہے کہ ہمارے
نئے روشنی کے دھرم کے لوگ ہیں اور ان کے پاس روشنی کا کلام
ہو رہا ہے اس لئے ہماری سب سے طاقتور شکتی کورش بھی ان پر وار
س کر سکتی جبکہ ہمیں بتایا گیا ہے کہ تم پر یہ روشنی کا کلام اثر نہیں
کرتا کیونکہ تم بھی ان کے دھرم کے ہو۔ کیا واقعی ایسا ہی ہے۔
شری پدم نے کہا۔

ہاں۔ میں یہی اشیاء پر ان کے دھرم کا ہوں۔ میں شکتی نہیں
ہوں۔ میں کے ہوں میں جسے شیطان کا وہ باری بتا ہوں۔ میں نے
شیطان کے لئے ایسے ایسے کام کئے ہیں کہ جسے شیطان نے خوش ہو
رہے اپنے دربار میں نمایاں جگہ دی ہے اور مجھ پر روشنی کا کلام اس
قدر اثر نہیں کر سکتا جس قدر ہماری شکتیوں پر کر سکتا ہے۔ مجھ میں
ایسی طاقت ہے کہ میں ایک لمحے میں ان کی پیشی بنا کر رکھ دوں
کہ پروٹا نے جسے قاتل لگے میں کہا۔

تم نے ہیمنٹ میں دس شکتیاں مانگی تھیں لیکن ہم تمہیں چودہ
دیے گئے اور یہ چودہ بھی یہاں شکتیاں ہیں بشرطیکہ تم ہمارے سامنے
اپنے کاغذ کر دو۔ ہم ان کی لاشوں کی لپٹے ہاتھوں سے ہتھیار کرنا
چاہتے ہیں۔ شری پدم نے کہا۔

نے آنکھیں بند کر لیں اور پھر اس نے اس بار پچھلے سے جلدی آنکھیں
کھول دیں۔

”آپا ہے آقا۔ بلکہ وہ اس کی بھانپے ہوئے شکتیاں ملنے پر خوش
ہو گیا ہے۔“ کورش نے کہا۔

”فحشک ہے۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ لیکن شرط یہ ہے کہ وہ
ہمارے سامنے دشمنوں کا خاتمہ کر دے۔ بلاؤ اسے تاکہ ہم اس سے
برہ راست بات کر سکیں۔“ شری پدم نے کہا تو کورش نے
اجابت میں سر ہلاتے ہوئے ایک بار پھر آنکھیں بند کر لیں۔ چند لمحوں
بعد اس نے آنکھیں کھولیں تو اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات
ابھر آئے تھے۔

”آپا ہے آقا۔“ کورش نے کہا اور چند لمحوں بعد ہی دار میں
اپنا تک ایک چار سا دیول نظر آنے لگ گیا اور پھر یہ دیول ٹھہم ہو گیا
تو یہ ایک دیو میل ساٹھ کی طرح چلا ہوا دیوی تھا جس کا چہرہ چاتھا اور
آنکھوں میں سفیدی نمایاں تھی۔ اس کی پٹیلی تنگ تھی اور سرے
جسے بڑے بال کاٹوں کی طرح کھڑے تھے۔ اس نے سیاہ رنگ کا
چست لباس پہنا ہوا تھا۔ اسے دیکھتے ہی اندازہ ہو جاتا تھا کہ وہ ہے
پناو طاقت کا مالک ہے۔

”پروٹا آگیا ہے آقا۔“ اس آنے والے نے اجنبی بھاری اور
کوک دار لہجے میں کہا۔

”سیرے ہارے میں چلتے ہو پروٹا۔“ شری پدم نے کہا۔

نے کرتا۔ یہ کام پردوش کا ہے ہمارا نہیں۔ لیکن جہاں موجودگی
ہر حال میرے لئے باعث اطمینان ہوگی۔ شری پدم نے کہا۔
جو حکم آقا۔ کوروش نے کہا۔

تم پردوش کے ساتھ مقدس پہاڑ کے سب سے چمے غار میں چلا
جاؤ۔ وہ غار جس کے باہر بیٹھوں والی چٹان ہے۔ وہاں پردوش اپنے
خصوصی قد و قامت کی وجہ سے کھل کر کام کر سکے گا۔ شری پدم
نے کہا۔

میں نے دیکھا ہوا ہے وہ غار۔ آؤ پردوش۔ کوروش نے اٹھتے
ہوئے کہا۔

تم جیسے دو گے شری پدم تو پھر وہ دشمن کیسے غار میں آئیں
گے۔ پردوش نے اٹھتے ہوئے کہا۔

میں بھی چلا جاؤں گا۔ شری پدم نے کہا تو کوروش اور
پردوش نے ایک دوسرے کے ہاتھ پکڑے اور پھر دونوں ہی بیک
وقت غائب ہو گئے تو شری پدم نے منہ پی منہ میں کچھ چاہ کر زمین
پر اور سے ہلنک ماری تو زمین بھٹی اور اس میں سے ایک کالے
ننگ کا چڑا ساہو پا باہر آگیا جس کے دو دانت باہر کو نکلے ہوئے تھے۔
حکم آقا۔ تلوور حاضر ہے۔ اس جگہ نے انسانی آواز میں
کہا۔

تلوور۔ میں نے دشمن کے خاتے کے لئے جو اقدامات کئے ہیں
کیا تم ان سے مطمئن ہو۔ شری پدم نے کہا۔

تو میرا نہیں جہاں غار میں بلوالو۔ تم بھی جہاں موجود ہو اور
کوروش بھی۔ میں تمہارے سامنے ان کا خاتمہ کر دیتا ہوں۔ پردوش
نے کہا۔

نہیں۔ یہ مقدس غار ہے اور جہاں ہماری تمام شکستیاں موجود
ہیں۔ روشنی کا کلام اگر جہاں داخل ہو گیا تو ہماری تمام شکستیاں ختم ہو
جاتیں گی اس لئے یہ مکمل کہیں اور کھیلا جاسکتا ہے۔ شری پدم
نے کہا۔

لیکن میں مکمل فضا میں ان کے سامنے نہیں جاسکتا۔ مجھے اپنی
حالت کے استعمال کے لئے کچھ اور میرا چاہئے کیونکہ میں ہر حال
شیطان کے دربار سے فاصلہ ہوں اور شیطان اندھے کے ساتھ ہے۔
پردوش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

لیکن انہیں غار میں کیسے لایا جائے۔ جتنے بھی میں نے اپنی
خصوصی یاد دہاں پہنچائی تھی۔ شری پدم نے کہا۔
تم بے فکر رہو۔ تم میرے ساتھ کسی جگہ سے غار میں چلو۔
جہاں وہ جگہ سے وہاں آجائیں گے اور میں انہیں ہلاک کر دوں
گا۔ پردوش نے کہا۔

کوروش تم نے بھی ہمارے ساتھ رہا ہے۔ شری پدم نے
کہا۔

آقا۔ میں ان پر ہر اور راستہ عمل نہیں کر سکتی۔ کوروش نے
کہا۔

”ہاں آقا۔ بظاہر آپ نے بہترین اقدامات کئے ہیں۔“ اس نے جواب دے کر اپنی پارکنگ جگہ پر ہوتی آواز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
”بظاہر کا کیا مطلب ہوا۔ کھل کر بات کرو۔“ شری پدم نے فیصلے لے لیے ہیں کہا۔

”شما کر دیکھئے مہاراج۔ میں نے اس نے بظاہر کا لفظ ادا کیا ہے کہ آپ کے دشمن بے حد خطرناک ہیں۔ پردوش سے مقابلے کا کچھ بھی نتیجہ نکل سکتا ہے۔“ جو ہے نے اپنی مخصوص آواز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تمہارا مطلب ہے کہ یہ دشمن اس حاشور جن کا خاتمہ کر سکتے ہیں۔ مگر کیسے۔“ شری پدم نے اجنبی حیرت برے لگے ہیں کہا۔

”آقا۔ یہ لوگ مکے بھی جن قبیلوں سے نکرائے گئے ہیں انہیں معلوم ہے کہ جنوں کا خاتمہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اگر تو پردوش نے انہیں کوئی ہلکت دیتے بغیر ہلاک کر دیا تو وہ ہلاک ہو جائیں گے اور اگر انہیں قہوڑی سی بھی ہلکت مل گئی تو پھر کچھ بھی ہو سکتا ہے۔“ انہوں نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ایسی صورت میں مجھے کیا کرنا چاہئے۔“ شری پدم نے کہا۔
”آقا۔ پردوش کی بات مان لیں۔ آپ جسے ملاد میں جانیں۔ آپ کی بو سو نگہ کر آپ کے دشمن وہاں پہنچ جائیں گے لیکن اس سے پہلے آپ کوروش کے دوسرے کاٹھان گاؤں میں موجود مہاراج کے پاس

نویسوں کو جہاں بلوائیں۔ وہ ملاد سے باہر موجود ہیں گے۔ ان کے پاس اسلحہ ہو گا۔ اگر تو پردوش نے آپ کے دشمنوں کا خاتمہ کر دیا تو نصیبک دور۔ آپ ان مہاراجوں کو حکم دے دیں۔ وہ ملاد میں داخل ہو کر فائر کھول دیں گے اور اس طرح اچانک فائرنگ سے آپ کے دشمن ہلاک ہو جائیں گے۔“ انہوں نے کہا۔

”او۔۔۔ یہ اجنبی نصیبک رہے گا۔ اب تم جا سکتے ہو۔“ شری پدم نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو چوہا دوبارہ پھینکی ہوئی زمین میں غائب ہو گیا اور زمین برابر ہو گئی۔

شیطان جن۔ کیا مطلب۔ عمران نے اس بارہو تک کر اور
اسخیرہ لکے میں کہا۔

باس۔ یہ ہو اس گھانا جن سے ملتی جلتی ہے جس سے آپ کی
کامت ہوتی تھی اور اسے آگ کے الاؤ میں ڈال کر فنا کر دیا گیا تھا۔ یہ
یہ بتا رہی ہے کہ یہ جن ہے اور شیطان کا دوبارہ ہے اور اس گھانا
جن سے زیادہ طاقتور ہے۔ جولف نے جواب دیا تو عمران کے
بہرے پر سنجیدگی سی چھا گئی۔

یہ وہ۔ اس کا مطلب ہے کہ شری پدم نے اپنی حرکت میں
کسی جن کو بلا دیا ہے۔ اب جن تو اس صورت میں لکے سے ہلاک
و سکتا جب وہ آدمی کے روپ میں ہو۔ اور نہیں۔ عمران نے
انٹیلیجس بہرے لکے میں کہا۔

باس۔ اس سے میں ڈروں گا۔ میں اس کا خاتمہ کر دوں گا۔
جولف نے کہا۔

تم چلے تو ہی۔ پہلے ہم اس گار میں داخل تو ہوں پھر دیکھیں
مے کہ کیا ہوتا ہے۔ عمران نے کہا تو جولف نے سر ہلایا اور
گے جسے لگا۔ پھر وہ مڑ گیا اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک گار کے کھلے
بہنے کے پاس پہنچ گئے۔

باس۔ اس گار میں وہ شیطان بہاری بھی موجود ہے اور وہ
شیطان جن بھی۔ جولف نے رک کر کہا۔

تائیکو۔ تمہارے پاس بے ہوش کر دینے والی گیس کا پمپل ہے

باس۔ باس۔ مجھے اس شیطان بہاری کی بو آنے لگ گئی ہے۔
اچانک آگے بڑھتے ہوئے جولف نے ٹکٹ چم کر کہا تو عمران سمیت
سب بے اختیار ہونک چڑے۔

کہاں سے آ رہی ہے یہ۔ کیا وہی پہلے وہل بگ سے۔ عمران
نے کہا۔

نہیں باس۔ وہ بگ تو ابھی کافی دور ہے۔ جولف نے
جواب دیا لیکن پھر تھوڑا سا آگے بڑھتے ہی وہ ایک بار پھر اچھل پڑا۔
اس کے بہرے پر تشویش کے آثار ابھرتے تھے۔

ارے۔ اب کیا ہوا۔ کیا کسی پری کی بو آگئی ہے نہیں۔
عمران نے کہا تو سب ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔

باس۔ اس شیطان بہاری کے ساتھ ساتھ مجھے کسی شیطان جن
کی بو بھی آنے لگ گئی ہے۔ جولف نے کہا۔

وہ نکالو۔ عمران نے ٹانگہ سے کہا۔

نہیں ہاں۔ یہ گیس سے بے ہوش نہیں ہوں گے۔ جو ذوق
نے کہا۔

نہیں۔ عمران نے ہر ایک کو کہا۔

ہاں۔ گیس انسانوں پر اثر کرتی ہے شیطان شیکیوں اور جنوں
پر نہیں۔ البتہ ایک کام ہو سکتا ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو۔
جوزف نے کہا۔

کیسا کام۔ کھل کر بات کرو۔ عمران نے فحشہ کے لیے
کہا۔

آپ مجھے اندر جانے دیں۔ میں اس جن کو باہر نکال لاؤں گا۔
باہر کھلی فضا میں اگر اس کی طاقت کمزور ہو جائے گی اور پھر اسے پکڑا
جاسکتا ہے اور ہلاک بھی کیا جاسکتا ہے۔ جوزف نے کہا۔

نہیں۔ ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہم یہاں باہر کھڑے رہیں اور تم
اندروں جنوں اور شیطانوں سے لڑتے رہو۔ عمران نے سردی سے
جواب دیا۔

عمران صاحب۔ مقدس کلام کی موجودگی کے باوجود ہم اس
طرح ان شیطانوں سے کیوں غولہ دار رہے ہیں۔ صالح نے
کہا۔

اس شری پدم نے اگر ہمارے خلاف اس جن کو بلایا ہے تو کچھ
سوچ کر ہی بلایا ہو گا۔ اسے یقیناً معلوم ہو گا کہ ہمارے پاس مقدس

روشن غلام ہے اس نے اسے خود ہم پر ہاتھ ڈالنے کی ہرانت نہیں ہو
گی تو یقیناً اس جن میں کوئی ایسی خاصیت ہو گی کہ اسے یہاں بلایا
گیا ہے۔ عمران نے کہا۔

تم چلے کیا۔ اگر تو اس شری پدم کا خاتمہ تمہیں چاہیے تو پھر
مردار میں جھڑپاں ڈال کر آگ لگا دیتے ہیں۔ لازماً سب دھواں اٹھ
جائے گا تو پھر یہ شیطان باہر آئے پر مجبور ہو جائے گا اور لا لائے
جائے گے۔ یہی وہ جن بھی باہر آجائے گا اور پھر اس سے وہ ہاتھ ہو
جائے گا۔ جو بیانے بنا تو عمر ان بے اختیار اچھل چلا۔

وہی گلا۔ تم نے واقعی سترین تہجیح سوچی ہے۔ اس تنگ جگہ
نہ جاسکے۔ علی جگہ پر اس کا خاتمہ آسانی سے ہو جائے گا۔ عمران
نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اوپر اوجھڑ دیکھا شروع کر دیا
سبے خشک جھڑپاں نکال کر رہا ہو۔

او۔ او۔ یہاں لوگ موجود ہیں۔ اس پھان کے نیچے میں نے
ٹھٹھکی ہے۔ وہ ہلڑش ہیں۔ وہی سربراہ رنگ کی یونیفارمز
انہوں نے پہنی ہوئی ہے۔ عمران نے کہا۔

بھلے ان کا خاتمہ کر لیں وہ۔ یہ ہمیں عقبہ سے نشانہ بنائیں
گے۔ یہ بیانے کہا۔

ہاں۔ آگے بڑھو۔ اس طرح جیسے ہم بھلے بڑھ رہے تھے۔ پھر ہم
پانچ ساتھیوں پر ٹپکا جائیں گے اس کے بعد فائر کھولنا۔ عمران
نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ سب اطمینان پورے انداز میں آگے

ام پاکستان فلاں میں ہے۔ وہاں مہاراج شری پرم کی ایک سستی

تو میری جہلیوں والی ترکیب پر عمل کیوں نہ کیا جاتے

تھا۔

ہا۔ ہا۔ ہا۔ آگے تم مرنے کے لئے پاکستانی چوہو۔ میرا نام پروش ہے پروش۔ ابھی تمہاری کپلی ہوئی لاشیں یہاں پڑی ہوں گی۔ پروش نے جسے فاطمہ لے گئے میں کہا ہی تھا کہ عمران نے ہاتھ میں ہکڑی ہوئی یو تن سے پانی اس کے جسم پر اچھال دیا۔ جیسے ہی پانی اس پر پڑا تو وہ جھٹکا ہوا اچھل کر پشت کے بل ایک دھماکے سے نیچے گرا اور یوں جھپٹنے لگا جیسے کسی آدمی کے جسم پر بیک وقت سینکڑوں کولے مار دیئے ہوں۔

”مجھے یہاں سے لے چلو۔“ اسی لمحے اس بھاری نے جھپٹے ہوئے کہا لیکن عمران نے پانی کو پوری قوت سے اس بھاری پر اچھال دیا اور بھاری ہری طرح جھٹکا ہوا نیچے گرا اور اس کے ساتھ ہی کسی عورت کے جھٹکنے کی آواز سنائی دی جو آہستہ آہستہ دم توڑ گئی جیسے بھاری مسلسل چلا رہا تھا اور فرش پر پڑا جھپٹ رہا تھا جبکہ وہ جن تیزی سے اٹھنے لگا تھا کہ جوزف بکلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے پوری قوت سے دونوں ہاتھ اس اٹھتے ہوئے جن کی دونوں آنکھوں پر مار دیئے۔ اس کے ساتھ ہی وہ نیچے پڑا اور پھر غار مشین ہسپتال کی درخواست کی آوازوں کے ساتھ ہی اس جن کی جینوں سے گونج اٹھی جبکہ وہ بھاری اب بے حس و حرکت پڑا تھا اور جن غار کے فرش پر بری طرح جھپٹ رہا تھا کہ اچانک اس کا جسم اپنی جگہ سے غائب ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی جوزف نے ایک عریض سانس لیے ہوئے

ہو لیائے کہا۔

”نہیں۔ یہ لوگ شیطانی طاقتوں کے مالک ہیں۔ ٹائگر۔ تمہارے بیگ میں پانی کی یو تن موجود ہے وہ مجھے دو۔“ عمران نے کہا تو ٹائگر نے بیگ میں سے پانی کی ایک یو تن نکال کر عمران کو دے دی۔

”اب تم نے خاموش رہنا ہے۔ میں اس پانی پر آمیت انکری چھ کر بھونک دوں گا۔ اس کے بعد میں اس پانی کو غار کے اندر بھیج دوں گا۔“ مجھے یقین ہے کہ ساری شیطانی طاقتیں اس برحق کلام کی تاثیر سے اسیر ہو جائیں گی۔ عمران نے کہا تو سب نے اذیت میں سر ہلا دیئے۔ عمران نے یو تن کا دھکن کھولا اور منہ ہی منہ میں پھنسا شروع کر دیا۔ کافی درنگ وہ چھتا رہا اور پھر اس نے پانی میں بھونک ماری اور دھکن بند کر دیا۔

”آؤ۔ اب اس غار میں بیٹیں۔“ عمران نے کہا اور آگے چھ کر اس نے یو تن کا دھکن کھولا اور یو تن میں موجود پانی کو اس غار کے دہانے کی سائیڈ دیواروں پر چھوڑنا شروع کر دیا اور ساتھ ساتھ وہ اندر جا رہا تھا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے تھے۔ یہ سرنگ غار امت تھا جو آگے جا کر مڑا تو سامنے ایک وسیع غار تھی جس کے آخری حصے میں ایک بھاری کھڑا تھا جبکہ مڑے کے ساتھ ہی ایک دیوہیکل جن دونوں ہاتھ فضا میں پھیلائے کھڑا تھا۔ اس کا چہرہ عجیب اقلقت تھا۔ دونوں آنکھوں میں سفیدی تھی لیکن اس کا پورا جسم انسانوں جیسا

مہارے مہاراشی قبیلے ہی سمجھتے ہیں۔ انا اور کلو کے دو
جادو اور بلاؤ اپنی شیطان طاقتوں کو جن کے سر پر تم پوری دنیا کے
مسلمانوں کے خاتمے کا دعویٰ کر رہے تھے۔ عمران نے کہا۔
"وہ۔ وہ میری کورس کہاں گئی۔ اہ۔ اہ۔ وہ پردوش جن کا کیا
ہوا۔ یہ سب کیا ہو گیا۔ میری کوئی طاقت بھی یہاں موجود نہیں ہے
تم نے کیا کیا ہے۔ تم نے مجھ پر کیا پھینکا تھا۔ شری پدم نے
یخت شری چیتے ہوئے کہا۔

"وہ پانی جس پر اللہ تعالیٰ کا کلام پڑھا گیا تھا۔ عمران نے کہا
اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں موجود بوتل میں موجود باقی
پانی بھی شری پدم پر اچھال دیا۔ شری پدم ایک بار تیر جھٹکا ہوا نیچے
گرا اور بری طرح چپے لگا۔

"کاشام جادو۔ کاشام جادو میرا انتقام لے گا۔ کاشام جادو پوری
دنیا کے مسلمانوں کا خاتمہ کر دے گا۔ یہ میرا شراب ہے۔ میرا
شراب۔ کاشام جادو سے تم بچ سکو گے۔ شری پدم نے چپتے
اور چپتے ہوئے کہا تو عمران نے جیب سے مشین پشیل نکالا اور اس
کے ساتھ ہی گولہ بارود کی تیر آوازوں کے ساتھ ہی گولیاں بادش کی
طرح زمین پر پڑنے لگیں اور شری پدم کے جسم پر پڑنے لگیں اور چند
لحوظ بعد ہی وہ ساکت ہو گیا اور اس کی آنکھیں بے نور ہو چکی تھیں۔
"عمران صاحب۔ اس کی شیطانی طاقتیں کہاں چلی گئیں۔ عدالت
نے کہا۔

مشین پشیل واپس جیب میں رکھ لیا۔

"کیا ہوا۔ کیا یہ بھاگ گیا ہے۔ عمران نے کہا۔

"نہیں ہاں۔ وہ فنا ہو گیا ہے۔ جوزف نے کہا۔

"کیا مطلب۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ہاں۔ آپ نے اس پر جو پانی چھڑکا تھا اس سے بچنے کے لئے اس

نے اپنا چہرہ بھی انسانوں جیسا بنایا تھا لیکن جیسے ہی اس کی آنکھیں

انسانوں جیسی ہوئیں میں نے اس کی آنکھیں نکال دیں اور آنکھیں

نکلنے ہی اس کے اندر کا شیطان نکل کر بھاگ گیا۔ میں نے اس پر غار

کھول دیا اور پھر یہ قاتل ہو گیا۔ وجہ ڈاکٹر بروکائی بتاتا تھا کہ جب

کوئی جن انسانی روپ میں شکار ہو کر قاتل ہو جائے تو پھر کچھ کہ وہ

قتل ہو گیا۔ اب اس کی لاش جنوں کے قبرستان میں دفن جانے کی اور

عمران کی مرضی وہ اس کا جو کریں۔ جوزف نے کہا۔

"چلو۔ جو کچھ ہوا اللہ تعالیٰ کا کرم ہوا ہے۔ اب اس بھاری کامی

خاتمہ کر دیں۔ اسے گھسیٹ کر باہر لے آؤ۔ عمران نے کہا تو

جوزف تیزی سے آگے بڑھا۔ اس نے بھاری کی ٹانگیں پکڑیں اور اسے

گھسیٹتا ہوا غار کے دہانے کی طرف لے گیا۔ عمران اپنے ساتھیوں

سمیت باہر آگیا تھا۔ اسی لمحے بھاری گھسنے کی وجہ سے ہوش میں آ

گیا۔

"مہاراش۔ انہیں ہلاک کر دو۔ مہاراش انہیں ہلاک کر دو۔

یخت شری پدم نے چپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

اس پر نصرت انگریز چڑھا ہوا پانی پڑ گیا ہے۔ اب کوئی شیطانی طاقت نہ اس کے قریب آ سکتی ہے اور نہ اس کا حکم مان سکتی ہے۔ جہاں روشنی ہو جائے وہاں اندھیرا کیسے رہ سکتا ہے۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب نے اہلبات میں سر ہلا دیئے۔

کیا مہاراش تعظیم اب بھی موجود ہوگی۔ جو یانے کہا۔

سراخیال ہے کہ یہ اس شیطان بھاری کی بنائی ہوئی تعظیم تھی اور اب اگر اس کے کچھ آدمی رہ بھی گئے ہوں گے تب بھی وہ فرح موڑ ہو گئے ہوں گے۔ اس مشن کا ایک قاعدہ یہ بھی ہوا کہ یہ شیطان تعظیم مہاراش بھی ختم ہو گئی ہے۔ یہ لانا اس سارے علاقے میں مسلمانوں کے خلاف کام کرتی رہتی ہوگی۔ عمران نے جواب دیا۔

عمران صاحب۔ اب کاشام جادو کا کیا ہو گا۔ صالحہ نے

پوچھا۔

اگر جو لیا اور صالحہ کو انوا کرانے کے جواب میں مہاراش ختم اور اس بھاری کا خاتمہ ہو سکتا ہے تو جو جادو پوری دنیا کے مسلمانوں کے خاتمے کے لئے موجود ہے تو اسے کیسے چھوڑا جا سکتا ہے۔ اس کا خاتمہ تو اس سے بھی زیادہ ضروری ہے۔ عمران نے جواب دیا۔ وہ سب اب اس بھاٹک کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے جس کے قریب ہیٹ کو آرڈر تھا۔ وہاں ایک جیب موجود تھی اور اب ان کا ہمد گرام اس جیب کے ذریعے بھاٹک کھول کر باہر جانے کا تھا۔

ہاں۔ جیلے تو اب اس کاشام جادو کو زیادہ اہمیت نہیں دے رہے تھے۔ ٹائیکر نے کہا۔

ہاں۔ چونکہ سید پران شاہ صاحب اسے اہمیت نہیں دے رہے تھے اس لئے سراخیال تھا کہ اس کی ایسی اہمیت تھیں ہے کہ ہم اس کے خلاف باقاعدہ کام کریں لیکن اس شیطان بھاری نے جس انداز میں مرتے ہوئے کاشام جادو کے بارے میں بات کی ہے اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اس جادو کا خاتمہ ضروری ہے۔ یہ واقعی مسلمانوں کے لئے خطرہ بن سکتا ہے۔ عمران نے کہا۔

تو کیا اب آپہاں سے سیدھے اندر کاشام جادو کے خاتمے کے لئے جائیں گے۔ صالحہ نے کہا۔

نہیں۔ ہم یہاں سے پاکیشیا واپس جائیں گے۔ جہیں اور جو لیا کو تو اس لئے ساتھ بھیجا گیا تھا کہ جہیں معلوم ہو سکے کہ جہاد جیب جہاد اکن قدر خیال رکھتا ہے۔ عمران نے جواب دیا۔

جیب واقعی تعظیم ہے۔ جو یانے کہا۔

اور میں۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

تم۔ تم بتر ہو۔ صرف بتر۔ جو یانے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے منہ پھیر لیا اور صالحہ بے اختیار کھٹکھٹا کر ہنس پڑی۔

ختم شد